

روحانی خزائن

تصنیفات

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

۱۶

ISLAM
INTERNATIONAL
PUBLICATIONS LTD

روحانی خزائن

مجموعہ کتب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
مسح موعود و مہدی معبود علیہ السلام
(جلد شانزدہم)

Ruhaani Khazaa'in

(Volume 16)

Collection of the books of Hazrat Mirza Ghulam Ahmad of Qadian,
The Promised Messiah and Mahdi (1835-1908), peace be upon him.
Volumes 1-23

© Islam International Publications Ltd.

First Published in Rabwah, Pakistan in the 1960s

Reprinted in the UK in 1984

Reprinted in 1989

Second edition (with computerized typesetting) published in 2008

Reprinted in the UK in 2009

Published in Qadian, India in 2008 (Vol. 1-10)

Present edition published in the UK in 2021

Published by:

Islam International Publications Ltd
Unit 3, Bourne Mill Business Park,
Guildford Road, Farnham, Surrey, GU9 9PS UK

Printed in Turkey at:

Levent Offset

ISBN: 978-1-84880-134-9 (Set Vol. 1-23)

10 9 8 7 6 5 4 3 2 1



حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب
کے مطالعہ کے متعلق

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس
ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا

احباب جماعت کے نام

پیغام

روحانی خزائن کے کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن ۲۰۰۸ء

کی اشاعت کے موقع پر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ
وَعَلٰی عِبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
هوالتاصر



لندن

10-8-2008

پیغام

وہ خزان جو ہزاروں سال سے مدفون تھے اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار اللہ تعالیٰ نے وَآخِرِينَ مِنْهُمْ کے مصداق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانے کے امام اور مہدی کے طور پر مبعوث فرمایا کہ تا اس کی توحید کا دنیا میں بول بالا ہو اور ہمارے پیارے نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور قرآن کریم کی صداقت دنیا پر روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے۔

قرآن کریم اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہی وہ زمانہ تھا کہ جب اسلام کی اشاعت اور تبلیغ ساری دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے سامان اس خدائے قادر مطلق نے پہلے سے مقرر کر رکھے تھے۔ اسی لئے اس زمانے میں سائنسی ایجادات اتنی تیزی اور کثرت سے ہوئی ہیں کہ انسانی عقل وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا کے مصداق حیران ہو جاتی ہے۔ یہی وہ زمانہ ہے کہ جس کے بارے میں وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کی پیشگوئی فرما کر یہ بتلا دیا کہ اس زمانے میں ایسی ایسی ایجادات ہوں گی کہ کتابوں اور رسالوں کی نشر و اشاعت عام ہو جائے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”اور نشر و اشاعت سے اس کے وسائل یعنی پریس وغیرہ کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو کہ اللہ نے ایسی قوم کو پیدا کیا جس نے آلات طبع ایجاد کئے۔ دیکھو کس قدر

پر لیں ہیں جو ہندوستان اور دوسرے ملکوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے تا وہ ہمارے کام میں ہماری مدد کرے اور ہمارے دین اور ہماری کتابوں کو پھیلانے اور ہمارے معارف کو ہر قوم تک پہنچانے تا وہ ان کی طرف کان دھریں اور ہدایت پائیں۔ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۷۷۳)

ایک اور کتاب میں آپ فرماتے ہیں:

”کامل اشاعت اس پر موقوف تھی کہ تمام ممالک مختلفہ یعنی ایشیا اور یورپ اور افریقہ اور امریکہ اور آبادی دنیا کے انتہائی گوشوں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی تبلیغ قرآن ہو جاتی اور یہ اس وقت غیر ممکن تھا بلکہ اس وقت تک تو دنیا کی کئی آبادیوں کا ابھی پتا بھی نہیں لگا تھا اور دور دراز سفروں کے ذرائع ایسے مشکل تھے کہ گویا معدوم تھے..... ایسا ہی آیت **وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَدْحُقُوا فِيهَا** اس بات کو ظاہر کر رہی تھی کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات اور ہدایت کا ذخیرہ کامل ہو گیا مگر ابھی اشاعت ناقص ہے اور اس آیت میں جو **مِنْهُمْ** کا لفظ ہے وہ ظاہر کر رہا تھا کہ ایک شخص اس زمانہ میں جو تکمیل اشاعت کے لئے موزوں ہے مبعوث ہوگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں ہوگا..... اس لئے خدا تعالیٰ نے تکمیل اشاعت کو ایک ایسے زمانہ پر ملتوی کر دیا جس میں قوموں کے باہم تعلقات پیدا ہو گئے اور برّی اور بحری مرکب ایسے نکل آئے جن سے بڑھ کر سہولت سواری کی ممکن نہیں۔ اور کثرت مطالع نے تالیفات کو ایک شیرینی کی طرح بنا دیا جو دنیا کے تمام مجمع میں تقسیم ہو سکے۔ سو اس وقت حسب منطوق آیت **وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَدْحُقُوا فِيهَا** اور حسب منطوق آیت **قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے بعثت کی ضرورت ہوئی اور ان تمام خادموں نے جو ریل اور تار اور آگن بوٹ اور

مطالع اور احسن انتظام ڈاک اور باہمی زبانوں کا علم اور خاص کر ملک ہند میں اردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زبان مشترک ہو گئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بزبان حال درخواست کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کے لئے بدل و جان سرگرم ہیں۔ آپ تشریف لائیے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجئے کیونکہ آپ کا دعویٰ ہے کہ میں تمام کافرانس کے لئے آیا ہوں اور اب یہ وہ وقت ہے کہ آپ ان تمام قوموں کو جو زمین پر رہتی ہیں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمام حجت کے لئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو میں بروز کے طور پر آتا ہوں۔ مگر میں ملک ہند میں آؤں گا۔ کیونکہ جوش مذاہب و اجتماع جمیع ادیان اور مقابلہ جمع ملل و نحل اور امن آزادی اسی جگہ ہے۔

(تحفہ گوڑویہ، روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۲۶۰-۲۶۳)

سوا س زمانے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ساری دنیا تک پہنچانے اور اسلام کی سچائی کو ساری دنیا پر ثابت کرنے اور خدائے واحد و یگانہ کی توحید کا پرچار کرنے کے لئے اسلام کا یہ بطل جلیل، جری اللہ، سیف کا کام قلم سے لیتے ہوئے قلمی اسلحہ پہن کر سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اتر اور اسلام کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا ایسا کرشمہ دکھایا کہ ہر مخالف کے پر نچے اڑا دیے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کا پرچم پھر سے ایسا بلند کیا کہ آج بھی اس کے پھریرے آسمان کی رفعتوں پر بلند سے بلند تر ہو رہے ہیں اور ساری دنیا پر اسلام کا یہ پیغام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے ذریعہ پھیل رہا ہے اور پھیلتا رہے گا۔ مسیح محمدی کی زندگی بخش تحریرات کی ہی یہ برکت ہے کہ ایک جہان روحانی اور جسمانی احیاء کی نوید سے مستفیض ہو رہا ہے اور صدیوں کے مردے ایک دفعہ پھر زندہ ہو رہے ہیں اور ایسا کیوں

نہ ہوتا کہ اسلام کی گزشتہ تیرہ صدیوں میں صرف آپ کا ہی کلام ایسا تھا جسے کبھی خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے ”مضمون بالا رہا“ کی سند نصیب ہوئی تو کبھی الہاماً یہ نوید عطا ہوئی کہ:

”در کلام تو چیزے است کہ شعراء را در آن دخل نیست۔ کلام اُفْصَحَتْ مِنْ لَدُنِّ رَبِّ كَرِيمٍ“۔ (کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۶۲۔ تذکرہ صفحہ ۵۰۸)

ترجمہ: ”تیرے کلام میں ایک چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل نہیں ہے۔ تیرا کلام خدا کی طرف سے فصیح کیا گیا ہے۔“ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۶)

چنانچہ ایسی ہی عظیم الہی تائیدات سے طاقت پا کر آپ فرماتے ہیں:

”میں بڑے دعویٰ اور استقلال سے کہتا ہوں کہ میں سچ پر ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے۔ اور جہاں تک میں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشی ہے۔“ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۰۳)

ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں:

”میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پر دازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔“ (نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۳۴)

پس یہ آپ کی دلی خواہش تھی کہ وہ آب حیات جو آپ کے مبارک قلم سے آپ کی کتابوں کی شکل میں دنیا کی روحانی اور علمی پیاس بجھانے کے لئے نکلا ہے اس سے سارا عالم فیضیاب ہو۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

”میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کی مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔ لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مردہ دلوں کے لئے آپ حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اس سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا زمین پر اس کو کوئی بند نہیں کر سکتا۔“

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۰۴)

عزیزو! یہی وہ چشمہ رواں ہے کہ جو اس سے پئے گا وہ ہمیشہ کی زندگی پائے گا اور ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی یفیض السمال حتی لا یقبلہ احد (ابن ماجہ) کے مطابق یہی وہ مہدی ہے جس نے حقائق و معارف کے ایسے خزانے لٹائے ہیں کہ انہیں پانے والا کبھی ناداری اور بے کسی کا منہ نہ دیکھے گا۔ یہی وہ روحانی خزانے ہیں جن کی بدولت خدا جیسے قیمتی خزانے پر اطلاع ملتی ہے اور اس کا عرفان نصیب ہوتا ہے۔ ہر قسم کی علمی اور اخلاقی، روحانی اور جسمانی شفا اور ترقی کا زینہ آپ کی یہی تحریرات ہیں۔ اس خزانے سے منہ موڑنے والا دین و دنیا، دونوں جہانوں سے محروم اٹھنے والا قرار پاتا ہے اور خدا کی بارگاہ میں متکبر شمار کیا جاتا ہے، جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے۔“

(سیرت المہدی جلد اول حصہ دوم صفحہ ۳۶۵)

اسی طرح آپ نے فرمایا کہ:

”وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے

نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔“

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۰۳)

پھر آپ نے ایک جگہ یہ بھی تحریر فرمایا کہ:

”سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں، کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے۔“

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۳۶۱)

یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہمیں اس امام مہدی اور مسیح محمدی کو ماننے کی توفیق ملی اور ان روحانی خزائن کا ہمیں وارث ٹھہرایا گیا۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم ان بابرکت تحریروں کا مطالعہ کریں تاکہ ہمارے دل اور ہمارے سینے اور ہمارے ذہن اس روشنی سے منور ہو جائیں کہ جس کے سامنے دجال کی تمام تاریکیاں کا فور ہو جائیں گی۔ اللہ کرے کہ ہم اپنی اور اپنی نسلوں کی زندگیوں ان بابرکت تحریرات کے ذریعہ سنوار سکیں اور اپنے دلوں اور اپنے گھروں اور اپنے معاشرہ میں امن و سلامتی کے دئے جلانے والے بن سکیں اور خدا اور اس کے رسول کی محبت اس طرح ہمارے دلوں میں موجزن ہو کہ اس کے طفیل ہم کل عالم میں بنی نوع انسان کی محبت اور ہمدردی کی شمعیں فروزاں کرتے چلے جائیں۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خزائن

خليفة المسيح الخامس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عرض ناشر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی ہدایات اور راہنمائی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ تصانیف کا سیٹ ”روحانی خزائن“ پہلی بار کمپیوٹرائزڈ شکل میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس سیٹ کی خصوصیات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاکیدی ارشاد کی تعمیل میں ہر کتاب فسٹ ایڈیشن کے عین مطابق رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ایک سے زائد ایڈیشن چھپے ہیں تو آخری ایڈیشن کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

۲۔ پورے سیٹ میں یہ التزام کیا گیا ہے کہ صفحہ کی سائیڈ پر ایڈیشن اول کا صفحہ نمبر دیا گیا ہے۔

۳۔ ایڈیشن اول میں اگر سہو کتابت واقع ہوا ہے تو متن میں اس لفظ کو اسی طرح کمپوز کیا گیا ہے۔ البتہ حاشیہ میں یہ نوٹ دیا گیا ہے کہ متن میں سہو کتابت معلوم ہوتا ہے اور غالباً صحیح لفظ یوں ہے۔

۴۔ یہ ایڈیشن روحانی خزائن کے سابقہ ایڈیشن کے صفحات کے عین مطابق ہے تاکہ جماعتی لٹریچر میں گزشتہ نصف صدی سے آنے والے حوالہ جات کی تلاش میں سہولت رہے۔

۵۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اس سیٹ میں مندرجہ ذیل اضافے کئے گئے ہیں۔

(ا) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مضمون جو آپ نے منشی گردیال صاحب مدرس ٹڈل اسکول چنیوٹ کے استفسار کے جواب میں تحریر فرمایا تھا اور روحانی خزائن میں شامل نہیں ہو سکا تھا۔ اسے روحانی خزائن کے نئے ایڈیشن میں جلد نمبر ۲ میں شامل اشاعت کر دیا گیا ہے۔

(ب) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اہم مضمون ”ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات“ جو پہلے ”تصدیق النبی“ کے نام سے سلسلہ کے لٹریچر میں موجود ہے اسے روحانی خزائن جلد نمبر ۴ کے آخر میں شامل اشاعت کر لیا گیا ہے۔

(ج) روحانی خزائن جلد ۴ میں الحق مباحثہ دہلی کے عنوان سے ایک کتاب شامل ہے۔ اس کے صفحہ ۲۲۱ پر مراسلت نمبر ۱۰ میں مولوی محمد بشیر صاحب اور مولوی سید محمد احسن صاحب ہے۔ اس کے بعد مراسلت نمبر ۲۰ میں مولوی بوبہ صاحب و منشی محمد اسحاق و مولوی سید محمد احسن صاحب کسی وجہ سے روحانی خزائن میں شامل ہونے سے روک گئی ہے۔ اسے روحانی خزائن جلد نمبر ۴ کے نئے ایڈیشن میں شامل کر لیا گیا ہے۔

ہونے سے رہ گئی ہے۔ اسے روحانی خزائن جلد نمبر ۴ کے نئے ایڈیشن میں شامل کر لیا گیا ہے۔

(د) روحانی خزائن جلد نمبر ۵ آئینہ کمالات اسلام کے آخر میں ”التبلیغ“ کے نام سے جو عربی خط شامل ہے اس کے آخر میں عربی قصیدہ درج ہے۔ ایڈیشن اول میں اس قصیدہ کے بعد ایک عربی نظم شائع شدہ ہے جو کسی وجہ سے روحانی خزائن جلد ۵ میں شامل نہیں ہو سکی تھی۔ نئے ایڈیشن میں یہ نظم شامل کر دی گئی ہے۔

(ہ) جلسہ اعظم مذاہب ۱۸۹۶ء کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تحریر فرمودہ بے مثال مضمون جو ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ کے نام سے اردو اور دوسری زبانوں میں چھپ چکا ہے اس کے اصل مسودہ کے کچھ صفحات کسی وجہ سے شامل اشاعت نہیں ہو سکے تھے انہیں اصل مسودہ سے جو خلافت لائبریری میں موجود ہے نقل کر کے جلد نمبر ۱۰ میں شامل کیا گیا ہے۔

(و) ریویو آف ریلیجنز اردو کا پہلا شمارہ ۹ جنوری ۱۹۰۲ء کو شائع ہوا۔ اس میں صفحہ ۳۳ تا ۳۴ پر مشتمل ”گناہ کی غلامی سے رہائی پانے کی تدابیر کیا ہیں؟“ کے عنوان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بصیرت افروز مضمون شائع ہوا تھا۔ اس مضمون کو روحانی خزائن جلد نمبر ۱۸ کے آخر میں کتاب نزول المسیح کے بعد شامل کیا جا رہا ہے۔

(ز) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک سے لکھا ہوا ”عصمت انبیاء“ کے عنوان سے ایک اور مضمون بھی ریویو آف ریلیجنز اردو مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۷۵ تا ۷۹ میں شائع ہوا تھا۔ یہ مضمون اب تک کتابی شکل میں شائع نہیں ہوا۔ اسے بھی روحانی خزائن جلد ۱۸ کے آخر میں شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔

والسلام
سید عبدالحی
ناظر اشاعت

اکتوبر ۲۰۰۸ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے اپنی ساری زندگی اشاعت و تبلیغ اسلام کے جہاد میں صرف کی اور اس مقصد کے لئے آپ نے نہ صرف کثیر تعداد میں کتب تصنیف فرمائیں بلکہ اشتہارات و تقاریر کے ذریعہ بھی خدمت اسلام کے اس فریضہ کا حق ادا فرمایا۔ حضور علیہ السلام کی جملہ تصانیف کو روحانی خزائن کی تین جلدوں کے سیٹ میں طبع کیا جا چکا ہے۔ اسی طرح آپ کے پُر معارف کلمات و تقاریر و مجالس علم و عرفان کو ملفوظات کی دس جلدوں میں، جبکہ آپ کے تحریر فرمودہ اشتہارات کو مجموعہ اشتہارات کے عنوان سے تین جلدوں میں تیار کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں علوم و فیوض روحانی سے لبریز اس لٹریچر (روحانی خزائن، ملفوظات اور مجموعہ اشتہارات) کے نئے ایڈیشن تیار کئے گئے ہیں جن کی اب سیدنا حضور اقدس کی منظوری سے یہاں انگلستان سے طباعت کی جا رہی ہے تاکہ بیرون ممالک میں قائم جماعتوں کی بھی علمی و روحانی ترقی دور ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جملہ تصانیف منیفہ جو روحانی خزائن کے نام سے ۲۳ جلدوں میں شائع شدہ ہیں، اس کے کمپیوٹر ایڈیشن میں بعض مقامات پر کتابت کے سہو اور اغلاط کی نشاندہی ہوئی تھی۔

امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے نئے ایڈیشن کی تیاری کا ارشاد فرماتے ہوئے بعض درج ذیل ہدایات سے نوازا:

”حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی صحت کو قائم اور برقرار رکھنے کے لئے لازم ہے کہ ان کو اول ایڈیشن کے عین مطابق اور اسی حال میں برقرار رکھا جائے۔ اگر اول ایڈیشن میں کہیں سہو کتابت ہے تو اس کو بعینہ

قائم رکھا جائے۔ البتہ واضح سہو اور غلطی کی ناشر کی طرف سے حاشیہ میں وضاحت دی جائے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات مبارکہ میں اس کے ایک سے زیادہ ایڈیشنز شائع ہوئے تھے تو آپ کی زندگی میں مطبوعہ آخری ایڈیشن کو پیش نظر رکھا جائے۔

غرضیکہ اول ایڈیشن سے تقابل کر کے اگر مابعد کسی سہو یا کتابت کی غلطی کی درستگی کی گئی ہے تو اسے نظر انداز کر کے اول ایڈیشن کے بالکل مطابق کر دیا جائے اور متن میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔“

اول ایڈیشن کے وقت اس زمانہ کی طرز کتابت کے مطابق ”ے“ اور ”ی“ کو اکثر و بیشتر ”ی“ لکھا گیا ہے۔ پہلے قارئین خود سمجھ جاتے تھے کہ فقرہ کی ترتیب کے لحاظ سے یہاں یائے معروف ہے یا یائے مجهول۔ لیکن اب اس تفریق کو سمجھنے میں قاری کو دقت اور مشکل درپیش ہوتی ہے۔ اس لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ فقرہ کی مناسبت سے یائے معروف اور یائے مجهول کو ظاہر کر دیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ”روحانی خزائن کے پہلے ایڈیشن کے مطابق صفحات نمبر اور عبارات رکھی جائیں۔“ چنانچہ اس ہدایت کی پابندی کی گئی ہے۔ اس لئے ناشر کی طرف سے اگر کوئی وضاحت ضروری سمجھی گئی تو اس کو بارڈر سے باہر رکھا گیا ہے۔

ایسے انگریزی الفاظ، اسماء وغیرہ جو اردو رسم الخط میں تحریر شدہ ہیں اور جن کو صحیح تلفظ سے پڑھنا مشکل ہے سہولت کی غرض سے ان کو انگریزی طرز میں بھی حاشیہ میں دے دیا گیا ہے۔

الحق مباحثہ دہلی کا ایک حصہ ”مراسلت نمبر ۲“ جو روحانی خزائن کی تدوین کے وقت دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے شامل نہ ہو سکا۔ کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن کے وقت یہ مراسلت مل گئی اور اسے جلد ۴ کے آخر پر صفحہ ۴۸۳ پر دے دیا گیا۔ اس ایڈیشن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اسے الحق مباحثہ دہلی کے آخر پر مراسلت نمبر ۱ کے بعد شامل اشاعت کیا جا رہا ہے۔

محمود کی آئین تو جلد ۱۲ میں آچکی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی آئین بھی لکھی تھی۔ یہ نظم ۱۹۰۱ء میں شائع ہوئی جو روحانی خزائن کی کسی جلد میں شامل نہیں۔

اب روحانی خزائن کی نظر ثانی کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اسے اپنے زمانی اعتبار سے روحانی خزائن جلد ۱ میں شامل کیا گیا ہے، مگر جلد کے آخر پر تاکہ صفحات کی ترتیب میں فرق نہ آئے۔

روحانی خزائن میں جو فارسی اشعار، عبارات اور رقوم بیان ہوئی ہیں ان کا ترجمہ اس ایڈیشن میں متن کے اختتام پر دے دیا گیا ہے تاکہ قارئین کو مفہوم سمجھنے میں سہولت ہو۔ یہاں انگلستان میں متعدد مرتبہ خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہو کر مختلف امور میں راہنمائی حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی اور ان ہدایات کی تعمیل کروائی۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے کرام نے بارہا ان بیش بہا علوم کو پڑھنے اور پھیلانے کی نصیحت فرمائی ہے۔ اللہ کرے کہ ہم سب ان سے کما حقہ فائدہ اٹھانے والے ہوں۔ آمین

خاکسار
مینیر الدین شمس
ایڈیشنل وکیل التصنیف

فروری ۲۰۲۱ء

ترتيب

روحاني خزائن جلد ۱۶

خطبة الهامية	۱
لُجَّة النور	۳۳۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تعارف

(از حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس)

روحانی خزائن کی یہ سولہویں جلد ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام کی دو عربی تصنیفات خطبہ الہامیہ اور لجة النور پر مشتمل ہے۔

خطبہ الہامیہ

عید الاضحیٰ جو ۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء مطابق ۱۰ ارذواج ۱۳۱۷ھ کو ہوئی۔ اس روز عید کی نماز ادا کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت فصیح و بلیغ عربی زبان میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا جو خطبہ الہامیہ کے نام سے مشہور ہے اور وہ اس کتاب کا وہ حصہ ہے جو یَا عِبَادَ اللّٰهِ فَکَسِرُوا سے شروع ہوتا ہے اور وَسَوْفَ یُنَبِّئُهُمْ خَبِیْرٌ پر ختم ہوتا ہے۔ یہ خطبہ طبع بار اول کے صفحہ ۳۱ سے لے کر صفحہ ۳۸ پر اور اس طبع کے صفحہ ۳۱ سے لے کر صفحہ ۳۷ پر ختم ہوتا ہے اس کے بعد ”الباب الثانی“ شروع ہوتا ہے۔ اصل خطبہ میں جس کی وجہ سے ساری کتاب کا نام ”خطبہ الہامیہ“ رکھا گیا قربانی کی حکمت اور اس کا فلسفہ بیان کیا گیا ہے اور باقی چار ابواب میں جو آپ نے بعد میں رقم فرمائے اپنے دعویٰ پر روشنی ڈالی ہے اور قرآن مجید و احادیث سے اپنے دعویٰ کی صداقت اور تائید میں دلائل دیئے ہیں۔ اس میں ایک اشتہار چندہ منارۃ المسیح بزبان اُردو بطور ضمیمہ خطبہ الہامیہ شائع کیا گیا ہے جس میں حضرت اقدس نے منارۃ المسیح کے اغراض و مقاصد کا ذکر فرمایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کی دو تیسریں معراج مکانی اور معراج زمانی ذکر فرما کر معراج زمانی کے لحاظ سے ”مسیح موعود“ کی مسجد کو مسجد اقصیٰ قرار دیا ہے اور اس اشتہار کے آخر میں آپ نے ۲۸ مئی ۱۹۰۰ء تاریخ تحریر فرمائی ہے۔

اور اس سے پہلے طبع اول کے ٹائٹل پیج کے صفحہ ۲ سے لے کر ب، ج صفحات اور اس طبع کے صفحہ ۳ سے صفحہ ۱۱ تک عربی زبان میں جو ”الْإِعْلَان“ شائع شدہ ہے اس کے نیچے ۲۵ اگست ۱۹۰۱ء تاریخ درج ہے اور حاشیہ متعلقہ خطبہ الہامیہ جو زیر عنوان ”ما الفرق بین ادم و المسيح الموعود“ اور ”الحالة الموجودة تدعو المسيح الموعود و المهدي المعهود“ جو کتاب کے آخر میں طبع اول کے صفحہ ۱ سے صفحہ ۱۱ تک اور اس طبع کے صفحہ ۳۰۷ سے صفحہ ۳۳۲ تک درج ہے۔ اس کے آخر میں ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء تاریخ لکھی ہے۔ ان تاریخوں سے ظاہر ہے کہ اصل خطبہ کے علاوہ جو آپ نے ۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء کو دیا تھا باقی چار ابواب اور دوسرے اشتہار اور حواشی آپ نے مئی ۱۹۰۰ء سے لے کر اکتوبر ۱۹۰۲ء تک کے درمیانی عرصہ میں کسی وقت تصنیف فرمائے اور اس کی اشاعت موجودہ مکمل کتاب کی صورت میں اکتوبر ۱۹۰۲ء کے بعد ہوئی۔

خطبہ الہامیہ ایک خدائی نشان ہے

عید الاضحیٰ ۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء کی تقریب میں شمولیت کے لئے ۱۰ اپریل سے ہی مہمانوں کی آمد قادیان میں شروع ہو گئی تھی اور بٹالہ، امرتسر، لاہور، سیالکوٹ، جموں، پشاور، گجرات، جہلم، راولپنڈی، کپورتھلہ، پٹیالہ، سنور وغیرہ بہت سے مقامات سے مہمان پہنچ چکے تھے۔ اخبار الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۰ء میں روئیداد جلسہ عید الاضحیٰ کے عنوان کے تحت لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:-

یوم العرفات کو علی الصبح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بذریعہ ایک خط کے حضرت مولانا نور الدین صاحب کو اطلاع دی کہ ”میں آج کا دن اور رات کا کسی قدر حصہ اپنے اور اپنے دوستوں کے لئے دُعا میں گزارنا چاہتا ہوں۔ اس لئے وہ دوست جو یہاں موجود ہیں اپنا نام اور جائے سکونت لکھ کر میرے پاس بھیج دیں تاکہ دعا کرتے وقت مجھے یاد رہے“ (اس پر تعمیل ارشاد میں ایک فہرست احباب کی ترتیب دے کر حضور کی خدمت میں بھیج دی گئی۔ مغرب و عشاء میں حضور تشریف لائے۔ جو جمع کی گئیں بعد فراغت فرمایا:-

”چونکہ میں خدا تعالیٰ سے وعدہ کر چکا ہوں کہ آج کا دن اور رات کا حصہ دعاؤں میں گزاروں۔ اس لئے میں جاتا ہوں تاکہ تخلف وعدہ نہ ہو۔“

یہ فرما کر حضور تشریف لے گئے اور دعا میں مشغول ہو گئے۔ دوسری صبح عید کے دن مولوی عبدالکریم صاحب نے اندر جا کر حضرت اقدس سے تقریر کرنے کے لئے خصوصیت سے عرض کی۔ اس پر حضور نے فرمایا:-

”خدا نے ہی حکم دیا ہے۔“ اور پھر فرمایا کہ ”رات الہام ہوا ہے کہ جمع میں کچھ عربی فقرے پڑھو۔ میں کوئی اور مجمع سمجھتا تھا۔ شاید یہی مجمع ہو۔“

..... جب حضرت اقدس عربی خطبہ پڑھنے کے لئے تیار ہوئے تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور حضرت مولوی نور الدین صاحب کو حکم دیا کہ وہ قریب تر ہو کر اس خطبہ کو لکھیں۔ جب حضرات مولوی صاحبان تیار ہو گئے تو حضور نے یا عباد اللہ کے الفاظ سے عربی خطبہ شروع فرمایا..... اثنائے خطبہ میں حضرت اقدس نے یہ بھی فرمایا۔

”اب لکھ لو پھر یہ لفظ جاتے ہیں“

جب حضرت اقدس خطبہ پڑھ کر بیٹھ گئے تو اکثر احباب کی درخواست پر مولانا مولوی عبدالکریم صاحب اس کا ترجمہ سنانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اس سے پیشتر کہ مولانا موصوف ترجمہ سنائیں حضرت اقدس نے فرمایا کہ

”اس خطبہ کو کل عرفہ کے دن اور عید کی رات میں جو میں نے دعائیں کی ہیں ان کی قبولیت کے لئے نشان رکھا گیا تھا کہ اگر میں یہ خطبہ عربی زبان میں ارتجالاً پڑھا گیا تو وہ ساری دعائیں قبول سمجھی جائیں گی۔ الحمد للہ کہ وہ ساری دعائیں بھی خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق قبول ہو گئیں۔“

ابھی مولانا عبدالکریم صاحب ترجمہ سنا ہی رہے تھے کہ حضرت اقدس فرط جوش کے ساتھ سجدہ شکر میں جا پڑے۔ حضور کے ساتھ تمام حاضرین نے سجدہ شکر ادا کیا۔ سجدہ سے سر اٹھا کر حضرت اقدس نے فرمایا کہ

”ابھی میں نے سرخ الفاظ میں لکھا دیکھا ہے کہ ”مبارک“ یہ گویا قبولیت کا

تاریخ احمدیت میں حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی اور حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی کی روایات خلاصہً تحریر ہوئی ہیں۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی فرماتے ہیں کہ
 ”حضور نے کھڑے ہو کر یا عباد اللہ کے لفظ سے فی البدیہہ عربی خطبہ پڑھنا شروع کیا۔ آپ نے ابھی چند فقرے ہی کہے تھے کہ حاضرین پر جن کی تعداد کم و بیش دو سو تھی وجد کی ایک عجیب کیفیت طاری ہو گئی۔ محویت کا یہ عالم تھا کہ بیان سے باہر ہے۔ خطبہ کی تاثیر کا وہ اعجازی رنگ پیدا ہو گیا کہ اگرچہ مجمع میں عربی دان معدودے چند تھے مگر سب سامعین ہمہ تن گوش تھے۔“

(تاریخ احمدیت جلد ۲ صفحہ ۸۴ تفصیل کے لئے دیکھئے روایات صحابہ جلد ۱۳ صفحہ ۳۸۵-۳۸۶)

حضرت بھائی عبدالرحمن قادیانی فرماتے ہیں کہ
 ”..... حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حالت یہ تھی کہ آپ کی شکل و صورت زبان اور لب و لہجہ سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ آسمانی شخص ایک دوسری دنیا کا انسان ہے جس کی زبان پر عرش کا خدا کلام کر رہا ہے۔ خطبہ کے وقت آپ کی حالت اور آواز میں ایک تغیر محسوس ہوتا تھا۔ ہر فقرہ کے آخر میں آپ کی آواز بہت دھیمی اور باریک ہو جاتی تھی۔ اس وقت آپ کی آنکھیں بند تھیں، چہرہ سُرخ اور نہایت درجہ نورانی۔ خطبہ کے دوران میں حضور نے خطبہ لکھنے والوں کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر کوئی لفظ سمجھ میں نہ آئے تو اسی وقت پوچھ لیں ممکن ہے کہ بعد میں میں خود بھی نہ بتا سکوں۔ پھر اس قدر تیزی سے آپ کلمات بیان فرماتے تھے کہ زبان کے ساتھ قلم کا چلنا مشکل ہو جاتا تھا۔ ان ہر دو وجوہ سے مولوی عبدالکریم صاحب اور مولوی نور الدین صاحب کو جو خطبہ نویسی کے لئے مقرر تھے بعض دفعہ الفاظ پوچھنا پڑتے تھے۔“

(تاریخ احمدیت جلد ۲ صفحہ ۸۴-۸۵ تفصیل کے لئے دیکھئے روایات حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی

سیرت المہدی جلد دوم تہذیب صفحہ ۳۶۵ تا ۳۷۱)

اسی خطبہ سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتاب تعطیر الانام موجودہ خلافت لائبریری ربوہ کے ورق پر اپنے قلم مبارک سے دو خوابیں تحریر فرمائی ہیں۔ ۱۹ اپریل ۱۹۰۰ء کی تاریخ دے کر حضور نے

میاں عبداللہ صاحب سنوری کی مندرجہ ذیل خواب لکھی ہے کہ

”میاں عبداللہ سنوری کہتے ہیں کہ منشی غلام قادر مرحوم سنور والے یہاں آئے ہیں۔ اُن سے اُنہوں نے پوچھا ہے کہ اس جلسہ کی بابت اس طرف کی خبر دو کیا کہتے ہیں۔ تو اس نے جواب دیا کہ اوپر بڑی دھوم مچ رہی ہے۔“

یہ خواب بعینہ سید امیر علی شاہ صاحب کے خواب سے مشابہ ہے کیونکہ انہوں نے دیکھا تھا کہ جس وقت عربی خطبہ بروز عید پڑھا جاتا تھا اس وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام جلسہ میں موجود ہیں اور اس خطبہ کو سن رہے ہیں۔ یہ خواب عین خطبہ پڑھنے کے وقت ہی بطور کشف اس جگہ بیٹھے ہوئے ان کو معلوم ہو گیا تھا۔“
(تذکرہ حاشیہ صفحہ ۲۹۰۔ ایڈیشن چہارم)

اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی خطبہ الہامیہ سے متعلق اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:-
”۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء کو عید اضحیٰ کے دن صبح کے وقت مجھے الہام ہوا کہ آج تم عربی میں تقریر کرو تمہیں قوت دی گئی۔ اور نیز یہ الہام ہوا۔“

كَلَامٌ اُفْصَحَتْ مِنْ لُدُنٍ رَبِّ كَرِيمٍ

یعنی اس کلام میں خدا کی طرف سے فصاحت بخشی گئی ہے۔

.....تب میں عید کی نماز کے بعد عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا گیا اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ غیب سے مجھے ایک قوت دی گئی اور وہ فصیح تقریر عربی میں فی البدیہہ میرے منہ سے نکل رہی تھی کہ میری طاقت سے بالکل باہر تھی اور میں نہیں خیال کر سکتا کہ ایسی تقریر جس کی ضخامت کئی جزوت تک تھی ایسی فصاحت اور بلاغت کے ساتھ بغیر اس کے کہ اول کسی کاغذ میں قلمبندی جائے، کوئی شخص دنیا میں بغیر خاص الہام الہی کے بیان کر سکے۔ جس وقت یہ عربی تقریر جس کا نام خطبہ الہامیہ رکھا گیا لوگوں میں سنائی گئی اس وقت حاضرین کی تعداد شاید دو سو^{۲۰۰} قریب ہوگی۔ سبحان اللہ اُس وقت ایک غیبی چشمہ کھل رہا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ میں بول رہا تھا میری زبان سے کوئی فرشتہ کلام کر رہا تھا کیونکہ میں جانتا تھا کہ اس کلام میں میرا دخل نہ تھا خود بخود

بنے بنائے فقرے میرے منہ سے نکلتے جاتے تھے اور ہر ایک فقرہ میرے لئے ایک نشان تھا..... یہ ایک علمی معجزہ ہے جو خدا نے دکھلایا اور کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا،
 (حقیقۃ الوحی - روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۶۰۳۷-۶۰۳۷ نیز دیکھو نزول المسیح صفحہ ۲۱۰ و سرورق خطبہ الہامیہ)
 پس خطبہ الہامیہ خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان ہے جو ۱۱/۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء کو ظاہر ہوا۔

لُجَّةُ النُّورِ

یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی ممالک عرب اور فارس اور روم اور بلاد الشام وغیرہ کے متقی ہندوں اور صالح علماء اور مشائخ کو تبلیغ کرنے کے لئے بصورت مکتوب تصنیف فرمائی اور اس کی تصنیف کا حقیقی محرک وہ الہام اور رؤیا ہوئے جن میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ بشارت دی تھی کہ مختلف ممالک کے صلحاء اور نیک بندے آپ پر ایمان لائیں گے اور آپ کے لئے دعائیں کریں گے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو برکت پر برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ آپ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

یہ کتاب ۱۹۰۰ء میں لکھی گئی۔ کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اقدس کا ارادہ کئی باب لکھنے کا تھا (دیکھو صفحہ ۶ لُجَّةُ النُّورِ) مگر ایک ہی باب آپ نے لکھا اور پھر معلوم ہوتا ہے آپ کی توجہ دوسری کتب کی طرف مبذول ہو گئی اور اس کتاب کی عام اشاعت آپ کی وفات کے بعد فروری ۱۹۱۰ء میں ہوئی۔

اس کتاب کے شروع میں آپ نے اپنی کنیت ابو محمود احمد تحریر فرمائی ہے اور اس میں آپ نے اپنے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی معبود کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ضرورت زمانہ کو بطور دلیل پیش کیا ہے اور اپنے آبائی سوانح، اپنے الہام ربانی سے مشرف ہونے اور اپنے زمانہ کے حالات کا شرح و بسط سے ذکر فرمایا ہے اور قوموں اور مذاہب میں تفرقہ کا ذکر کرتے ہوئے عالم اسلامی کی دینی اور دنیوی اتر حالات کا نہایت المناک نقشہ کھینچا ہے۔ ان کے آپس میں افتراق و انشقاق اور ان کے عقائد فاسدہ اور مسلمان علماء اور صوفیاء اور عامۃ المسلمین کی خرابیوں اور الحاد و بے دینی اور اسلام پر حملہ آور دشمنوں کے سامنے ان کی بے بسی اور بے بسی کا تفصیلی ذکر فرمایا ہے اور آخر میں پادریوں کے حملوں کا ذکر کر کے یہ خوشخبری دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں پر انہیں شکست فاش دی ہے اور وہ میدان سے بھاگنے پر مجبور ہو چکے ہیں اور فرمایا ہے کہ

”الیوم ینس الذین کانوا یصولون علی الاسلام“

(لُجَّة النُّور۔ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۴۷۵)

یعنی آج اسلام پر حملہ آور کفارنا امید ہو گئے ہیں اور تحدیثِ نعمت کے طور پر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مصلحین کی تمام شرائط مجھ میں جمع کر دی ہیں اور اس نے مجھے ہر قسم کی برکات سے نوازا اور میری ہر آرزو پوری کی اور ہر قسم کی دینی و دنیوی نعمتوں سے مجھے مالا مال کیا ہے۔ ان نعمتوں کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے اس نعمت کا بھی ذکر فرمایا ہے کہ بعض اوقات انسان اس خیال سے افسردہ اور دل شکستہ اور غمگین رہتا ہے کہ اس کا کوئی بیٹا نہیں ہوتا جو اس کی وفات کے بعد اس کا وارث ہو مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس قسم کا غم مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں ہوا۔ و اعطانی ربی ابناءً الخدمۃ ملتہ کیونکہ میرے رب نے مجھے اپنی جناب سے بیٹے عطا کئے ہیں جو دین اسلام کی خدمت کریں گے۔ (لُجَّة النُّور۔ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۳۹۸)

اس کتاب میں آپ نے اس بہتان کی بھی تردید فرمائی ہے کہ نعوذ باللہ آپ نے اپنی کتب میں صالح علماء کی ہتک کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

” ہم نیک اور صالح علماء اور مہذب شرفاء کی ہتک سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگتے

ہیں خواہ وہ مسلمان ہوں یا آریہ یا عیسائی یا کسی اور مذہب کے ہوں بلکہ ہم تو ان کے سفہا اور بے ہودہ گولوگوں میں سے بھی صرف ان کا ذکر کرتے ہیں جو اپنی فضول گوئی اور بدگوئی اور سب و شتم میں مشہور ہو چکے ہیں۔ لیکن جو لوگ سفاہت اور بدزبانی سے بری ہیں۔ ہم ان کا خیر سے ذکر کرتے اور ان کی تکریم و احترام کرتے اور ان سے بھائیوں کی طرح محبت رکھتے ہیں۔“ (ترجمہ از لُجَّة النُّور۔ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۴۰۹)

اور اس کتاب میں حضرت اقدس نے یہ عظیم الشان پیشگوئی بھی درج فرمائی ہے کہ ”اللہ تعالیٰ میری نصرت فرمائے گا یہاں تک کہ میرا امر یا میری دعوت زمین کے مشارق و مغارب میں پہنچے گی۔“

(ترجمہ از لُجَّة النُّور۔ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۴۰۸)

اصل کتاب عربی میں ہے اور اس کے نیچے فارسی زبان میں ترجمہ بھی لکھا گیا ہے۔

خاکسار

جلال الدین شمس

وہ خزانے جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار



حضرت مرزا غلام احمد دایانی
سیح موعود و مهدی موعود علیہ السلام

هذا هو الكتاب الذي الهمت حصه منه من رب العباد - في يوم عيد من الاعياد - فقرأته على الحاضرين - بانطاق الروح
 الامين - من غير مد والترقيم والتدوين - فلا شك انه اية من الايات - وما كان لبشر ان ينطق كشفاً من غير ان يوحى اليه
 العبارات - وكان الناس يهتدون بطبعه رغبة يوم العيد - ويستطلعون بعيون المشتاق المريد - فالحمد لله
 الذي اراهم مقصودهم بعد الانتظار - ووجدوا مطربهم كبستان مذللة اغصانه من التمار - وانه صنعة
 احسان الحضرة - ومطية تبليغ الناس الى السعادة وانه غيث من الله بعد ما انحلت البلاد و
 عمر الفساد - ولن تجده هذه المعارف في الآثار المتفاعة المدونة من الثقات - بل هي حقايق
 اوحيت الي من رب الكائنات - وانه اظهار تارة وهل بعد المسيح كتم - وهل بعد
 خاتم الخلفاء على السر ختم - وليس من العجب ان نسمع من خاتم
 الائمة - بكلماتها سمعت من قبل من علماء الملّة بل العجب العجيب
 ان ياتي المسيح الموعود والامام المنتظر وحكم
 الناس وخاتم الخلفاء - ثم لا ياتي بمعرفة جديدة
 من حضرة الكبرياء - ويتكلم كتكلم العالم من
 العباد - ولا يفرق تقريباً بين الظلمة
 والضياء - واني سميت
 هذه الرسالة

خُطْبَةُ الْهَامِيَّةِ

وَإِنِّي عَلَّمْتُهَا الْهَامِيَّ مِنْ رَبِّي وَكَانَتْ آيَةً

تتمت نسخة واحدة
 عاصم

تعداد الاشاعة
 ٢١٠٠

وانها طبع في مطبع ضياء الاسلام قاديان باهتمام الحكيم فضل الدين
 البهيري في سنة ١٣١٩ من الهجرة المقدسة

الاعلان

أيها الاخوان من العرب و فارس و الشام . و غيرها من بلاد الاسلام .
اعلموا رحمكم الله اني كتبت هذا الكتاب لكم ملهماً من ربّي . و أمرت ان
ادعوكم الى صراط هُديتُ اليه و اُؤدبكم بادبي . و هذا بعدما انقطع الامل
من علماء هذه الديار . و تحقق انهم لا يباليون عقبى الدار . و انقطعت حرّكتهم
الى الصدق من تفالسج لامن فالج . و ما نفعهم اثر دواء و لا سعى معالج .
و ما بقى لأجارد المعارف في ارضهم مرتع . و لا في اهلها مطمع . فعند
ذلك التقى في قلبي من الحضرة . ان اوى اليكم لطلب النصره . لتكونوا
انصارى كاهل المدينة و من نصرنى و صدقنى فقد ارضى ربه و خير البرية .
و ان شرالد و اب الصّم البكم الذين لا يصغون الى الحق و الحكمة . و لا
يسمعون برهاناً و لو كان من الحجج البالغة . و اذا قيل لهم امنوا بما اتاكم
من ربكم من الحقّ و البينة . بعد ايام كثرت الفرق و اختلافهم فيها و تلاطم
بحر الضلالة . قالوا لانعرف ما الحق و انا وجدنا اباة نا على عقيدة .
و انا عليها الى يوم المنية . و ما قلت لهم الا ما قال القران . فما كان جوابهم
الا السب و الهذيان . و ان الله قد علّمنى ان عيسى ابن مريم قد مات . و لحق
الاموات . و اما الذى كان نازلا من السماء . فهو هذا القائم بينكم كما
اوحى اليّ من حضرة الكبرياء . و كانت حقيقة النزول ☆ ظهور المسيح
الموعود عند انقطاع الاسباب . و ضعف الدولة الاسلامية و غلبة الاحزاب

☆ **الحاشية** - اعلموا ان لفظ النزول قد اختير للمسيح الموعود للوجهين

(١) احدهما لظهور انقطاع الاسباب الارضية كالحكومة و الرياسة و الوسائل الحربية في
مُلْك يُبعث فيه من الحضرة الاحدية . كأنه كانت اشارة الى ان المسيح الموعود لا يأتى الا
فى مُلك لا يبقّى فيه للاسلام قوّة و لا للمسلمين طاقة و مع ذلك يقومون للانكار و

وكان هذا اشارة الى ان الامر كله ينزل من السماء. من غير ضرب الاعناق وقتل الاعداء. ويُرى كالشمس في الضياء. ثم نقل اهل الظاهر هذه الاستعارة الى الحقيقة. فهذه أول مصيبة نزلت على هذه الملة. وما اراد الله من انزال المسيح. الأليرى مقابلة الملتين بالتصريح. فان نبينا المصطفى كان مثل موسى. وكانت سلسلة خلافة الاسلام. كمثل سلسلة خلافة الكليم من الله العالم. فوجب من ضرورة هذه المماثلة والمقابلة ان يظهر في اخر هذه السلسلة مسيح كمسيح السلسلة الموسوية. ويهود كاليهود الذين كفروا عيسى وكذبوه و ارادوا قتله وجروه الى ارباب الحكومة فمن العجب ان علماء الاسلام اعترفوا بان اليهود الموعودون في اخر الزمان ليسوا يهودًا في الحقيقة بل هم مثلهم من المسلمين في الاعمال والعادة. ثم يقولون مع ذلك ان المسيح ينزل من السماء. وهو ابن مريم رسول الله في الحقيقة لامثله من الاصفياء. فكانهم حسبوا هذه الامة اردء الامم واخبتهم فانهم زعموا ان المسلمين قوم ليس فيهم احد يقال له انه مثل بعض الاخير السابقين. واما مثل الاشرار فكثير فيهم ففكروا فيه يامعشر العاقلين. ثم ان مسألة نزول عيسى نبي الله كانت من اختراعات النصرانيين. واما القران فتوفاه والحقه بالميتين. وما اضطرت النصراني الى نحت هذه العقيدة الواهية الا

بقية الحاشية - ويريدون أن يطفئوا نور الله فضلا من ان يكونوا من الانصار فيؤيد المسيح من لدن رب السماء ولا يكون عليه منة احد من ملوك الارض واهل الدول والامراء ولا يستعمل السيف والسنان فكانه نزل من السماء ونصره الله من لدنه و أعان (٢) ثانيهما لاطهار شهرة المسيح الموعود في اسرع الاوقات والزمان في جميع البلدان. فان الشئ الذي ينزل من السماء يراه كل احد من قريب وبعيد ومن الاطراف والانحاء. ولا يبقى عليه ستر في أعين ذوى الانصاف. ويشاهد كبرق يبرق من طرف الى طرف حتى يحيط كدائرة على الاطراف. منه

فى ايام اليأس وقطع الامل من النصره الموعوده. فان اليهود كانوا يسخرون منهم ويضحكون عليهم ويؤذونهم بانواع الكلمات. عندما رأوا خذلانهم وتقلبهم فى الافات. فكانوا يقولون اين مسيحكم الذى كان يزعم انه يرث سرير داود وينال السلطنة وينجى اليهود فتألم النصارى من سماع هذه المطاعن. و الام الصبرُ بالألعن. فنحتوا الجوابين. عند هذين الطعينين والخطابين. فقالوا ان يسوع ابن مريم وان كان مانال السلطنة فى هذه الأوان. ولكنه ينزل بصورة الملوك الجبارين القهارين فى آخر الزمان. فيقطع ايدي اليهود وارجلهم وانوفهم ويهلكهم باشد العذاب والهوان. ويجلس احبابه بعد هذا العقاب. على سرر مرفوعة موعودة فى الكتاب. و اما قول المسيح انه من امن به فينجيه من الشدائد التى نزلت على بنى اسرائيل. فمعناه انه ينجيه بدمه من الذنوب لامن جور الحكومه الرومية كما ظنّ وقيل. فحاصل الكلام ان النصارى لما اذاهم طول مكنتهم فى المصائب. واطال اليهود السنهم فى امرهم وحسبوههم كالخاسر الخايب. شق عليهم هذا الاستهزاء. فنحتوا العقيدتين المذكورتين ليسكت الاعداء. وانّ من عادات الانسان. انه يتشبّث بامانى عند هبوب رياح الحرمان. و اذا رأى انه مابقى له مقام رجاء. فيسرّ نفسه بأهواء. فيطلب ما ندد عن الازهان. وشدّ عن الأذان. فقد يطلب الكيمياء عند نفاذ الاموال. وقد يتوجه الى تسخير النجوم والاعمال. وكذلك النصارى اذا وقع عليهم قول الاعداء. وما كان مفرّ من هذا البلاء. فنحتوا مانحتوا واتكثروا على الامانى. كما هو سيرة الاسير والعانى. فاشاعوا الاصولين المذكورين كما تعلم وترى. ووقوا حق العمى. ولما صار اعتقاد نزول المسيح جزو طبيعتهم. واحاط على مجارى الفهم وعاداتهم. كانت عنايتهم مصروفة لامحالة الى نزول عيسى. ليهلك اعداء هم ويجلسهم على سرر العزة والعلى. فهذا هو سبب سريان هذه العقيدة فى الفرق المسيحية. ومثلهم فى الاسلام يوجد فى الشيعة. فانه لما طال عليهم امد الحرمان. وما قام فيهم ملك الى قرون من

الزمان. نحتوا من عند انفسهم ان مهديهم مستتر في مغارة. ويخرج في اخر الزمان ويحيى صحابة رسول الله ليقتلهم باذية. وان حسيناً بن علي وان كان مانجّاهم من ظلم يزيد. ولكن ينجيهم بدمه في اليوم الاخر من عذاب شديد. وكذلك كل من خسر وخاب نَحَتْ هذا الجواب. وسمعت ان فرقة من الوهابيين الهنديين ينتظرون كمثل هذه الفرق شيخهم سيد احمدن البريلوى وانفدوا اعمارهم في فلوات منتظرين فهؤلاء كلهم محل رحم بمالم يرجع احد من كبراء هم الى هذا الحين. بل رجع المنتظرون اليهم وكم حسرات في قلوب المقبورين. فملخص القول ان عقيدة رجوع المسيح وحياته كانت من نسج النصراني ومفترياتهم. ليطمئنوا بالاماني ويذبوا اليهود وهمزاتهم. واما المسلمون فدخلوها من غير ضرورة. و أخذوا من غير شبكة. واكلوا السم من غير حلاوة. و اذا قبلوا ركناً من ركني الملة النصرانية. فما معنى الانكار من الركن الثاني اعنى الكفارة. وانا فصلنا هذه الامور كلها في الكتاب. وكفاك هذا ان كنت من الطلاب. ان الذين ظنوا من المسلمين ان عيسى نازل من السماء ما اتبعوا الحق بل هم في وادي الضلال يتيهون. ما لهم بذلك من علم ان هم الا يخرصون. أم أوتوا من البرهان او علموا من القران فهم به مستمسكون. كلاب اتبعوا اهواء الذين ضلوا من قبل وتركوا ما قال ربهم ولا يبالون. وقد ذكر الفرقان ان عيسى قد توفى فباى حديث بعد ذلك يؤمنون. الا يفكرون في سر مجى المسيح ام على القلوب اقفالها ام هم قوم لا يبصرون. ان الله كان قد منّ على بنى اسرائيل بموسى و النبيين الذين جاءوا من بعده منهم فعصوا انبياءهم ففريقاً كذبوا وفريقاً يقتلون. فاراد الله ان ينزع منهم نعمته ويؤتيها قومًا اخرين ثم ينظر كيف يعملون. فبعث مثيل موسى من قوم بنى اسماعيل وجعل علماء امته كانبيا سلسلة الكليم وكسر غرور اليهود بها بما كانوا يستكبرون. واتى نبينا كلما اوتى موسى وزياده واتاه من الكتاب والخلفاء كمثلته واحرق به قلوب الذين ظلموا واستكبروا لعلهم يرجعون. فكما انه خلق الازواج كلها

كذلك جعل السلسلة الاسماعيلية زوجاً للسلسلة الاسرائيلية. وذلك امر نطق به القرآن ولا ينكره الا العمون. الا ترى قوله تعالى في سورة الجاثية وَلَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ وَآتَيْنَاهُمْ بَيِّنَاتٍ مِنَ الْأَمْرِ فَمَا اخْتَلَفُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَعِيًا بَيْنَهُمْ إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ. ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَى شَرِيحَةٍ مِنَ الْأَمْرِ فَاتَّبَعُهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ^۱. فانظر كيف ذكر الله تعالى ههنا سلسلتين متقابلتين سلسلة موسى الى عيسى. وسلسلة نبينا خير الوري الى المسيح الموعود الذي جاء في زمنكم هذا. وانه ماجاء من القريش كما ان عيسى ماجاء من بني اسرائيل. وانه علم لساعة كافة الناس كما كان عيسى علما لساعة اليهود. لهذا ما اشير اليه في الفاتحة. وما كان حديث يفترى. وقد شهدت السماء باياتها وقالت الارض الوقت هذا الوقت فاتق الله ولا تئيس من روح الله والسلام على من التبع الهدى.

فحاصل الكلام ان القرآن مملو من ان الله تعالى اختار موسى بعد ما اهلك القرون الاولى واثاه التوراة وارسل لتائبه النبيين تنرا. ثم قفا على اثارهم بعيسى[☆]. واختار محمدا صلى الله عليه وسلم بعد ما اهلك اليهود واردي. و

☆ **الحاشية** - اعترض عليّ جاهل من بلدة اسمها جهلّ يا ذوى الحصات. وفي اخرها حرف الميم ليدل على مسخ القلب والممات. وفرح فرحاً شديداً باعتراضه وشتمنى وذكرنى باقبح الكلمات. وقال انّ هذا الرجل يزعم ان عيسى كان من متبعى موسى وليس زعمه هذا الا باطلاً وانّ كذبه من اجلى البديهيّات. بل اوتى عيسى شريعة مستقلة بالذات. فاغنى الذين كانوا مجتمعين عليه من شريعة الكليم واقام الانجيل مقام التوراة فاعلم ان هذا قول لا يخرج من فم الامن فم الذى نجس بنجاسة الجهل والجهالات. وذاب انف فطنته بجذام التعصبات. وزعم هذا الجاهل كانه يستدل على دعواه بالفرقان الذى هو الحكم عند الخصومات. وقرء قوله تعالى وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ فِيهِ

﴿ج﴾ لا شك ولا ريب ان السلسلة الموسوية والمحمدية قد تقابلتا وكذلك اراد الله وقضى. واما عيسى فهو من خدام الشريعة الاسرائيلية ومن انبياء سلسله موسى. وما اوتى له شريعة كاملة مستقلة ولا يوجد في كتابه تفصيل الحرام والحلال والوراثة

بقية الحاشية- هُدَى وَنُورٌ وَمُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَةِ وَهُدَى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ وَلِيُحْكُمَ أَهْلَ الْإِنجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِ^١. يعنى بيشارة خير الكائنات.

ومافهم سر هذه الآية وصال على بصوت هو انكر الاصوات. وظن انه اوى الى ركن شديد و سبني كالفقذات المفحشات. وقال انها دليل واضح على ان الانجيل شريعة مستقلة فيا سفا عليه وعلى غيظه الذى اخرجته من الارض كالحشرات .

وان من اشقى الناس من لاعقل له وبعده نفسه من ذوى الحصة. ويعلم كل صبي وصبية من المسلمين والمسلمات فضلا من البالغين والبالغات. ان القران لا يامر اليهود ولا النصرى ان يتبعوا كتبهم ويثبتوا على شرائعهم بل يدعوهم الى الاسلام

واوامره وقد قال الله فى كتابه العزيز إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ^٢ وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِينَ^٣. فكيف

يُظَنُّ فى الله القدوس انه يدعو اليهود والنصرى فى هذه الآية الى الاسلام يقول انكم لا تفلحون ابدا ولا تدخلون الجنة الا بعد ان تكونوا مسلمين. ولا ينعكم توراتكم ولا انجيلكم الا القران. ثم ينسى قوله الاول ويامر كل فرقة من اليهود

﴿ج﴾ والنصرى ان يثبتوا على شرائعهم يتمسكوا بكتبهم ويكفيهم هذا لنجاتهم وان هذا الاجمع الضدين واختلاف فى القران. والله نزه كتابه عن الاختلاف بقوله وَ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا^٤ بل الايت

التي حَرَفَ الْمُعْتَرِضُ معناها كمثل اليهود تشير الى ان بشارت نبينا صلى الله عليه وسلم كانت موجودة فى التورات والانجيل فكان الله يقول مالهم لا يعملون على وصايا التوراة والانجيل ولا يسلمون. نعم لو كانت عبارة القران بصيغة

الماضى ولم يقل وَلِيُحْكُمَ بل قال وكان النصرى يحكمون بالانجيل فقط مكان ذلك دليلا على مدعاه واما بقية الفاظ هذه الايات

والنكاح ومسائل اخرى. والنصارى يُقَرُّون به ولذلك ترى التورات فى ايديهم كما ترى الانجيل وقال بعض فرقههم انانجينا من ائقال شريعة التورات بكفارة دم عيسى. واما بعضهم الآخرون فيحرمون ما حرم التوراة ولا ياكلون الخنزير كمثل نصارى ارمينيا وهم اقدم من فرق اخرى فى المدى. واتفق كلهم على ان عيسى اتى بفضل من الله وان موسى اتى بالشريعة وسموها عهد الشريعة وعهد الفضل وسموا الاول عتيقاً والآخر جديداً فاسئلهم ان كنت تشك فى هذا. فملخص كلامنا ان الله توجه الى بنى اسرائيل رحمة منه فاقام سلسلة بموسى واتمها بعيسى. وهو اخر لينة لها. ثم توجه الى بنى اسماعيل فاقام سلسلة نبينا المصطفى. وجعله مثل الكليم ليرى المقابلة فى كل ما اتى. وختم هذه السلسلة على مثل عيسى. ليتم النعمة على هذه السلسلة كما اتمها على السلسلة الاولى. وان كانت السلسلة المحمدية خالية من هذا المسيح المحمدى. فتلك اذا قسمة ضيزى. ففكروا كل الفكر وليس النهى الا لهذا الامريا اولى النهى. ولا يتجى المرء الا الصدق فاطلبوه بدق باب الحضرة. واقبلوا على الله كل الاقبال لهذه الخطّة. وادعوه فى جوف الليالى وخرّوا باكين لله ذى العزة والجبروت ولا تمرّوا ضاحكين هامزين واستعينوا بالله من الطاغوت. يا عباد الله تذكروا وتيقظوا فان المسيح الحَكَمَ قد اتى. فاطلبوا العلم السماوى ولا تقوّموا متاعكم فى حضرة المولى. ووالله انى من الله اتيت وما افتريت وقد خاب من افترى. انّ

بقية الحاشية - اعنى لفظ فيه نور وهدى فليس هذا دليلاً على كون الانجيل شريعةً مستقلةً ليس الزبور وغيره من كتب انبياء بنى اسرائيل هُدى للناس اى يوجد فيها ظلمة ولا يوجد نور فتفكر ولا تكن من الجاهلين. وانّ النصارى قد اتفقوا على ان عيسى بن مريم ما اتاهم بالشريعة وانا نكتب ههنا شهادة جى. ام لىفرامى الذى هو بشپ لاهور اعنى امام قسوس هذه الناحية وكفاك هذا ان كنت تخشى من سواد الوجه والذلة. ورأينا ان نكتب عليحدة هذه الشهادة فى الحاشية. منه

ايام اللّٰه قداتت وحسرات على الذي ابني . ولا يُفلح المُعرض حيث أتى . والحق والحق اقول ان مجيى المسيح من هذه الامة كان امرا مفعولا من الحضرة من مقتضى الغيرة . وكان قدّر ظهوره من يوم الخلقه . والسرفيه ان اللّٰه اراد ان يجعل اخر الدنيا كأولها فى نفى الغير والمحوفى طاعة الحضرة الاحدية . واسلاك الناس فى سلك الوحدة الطبعية بعدما دعوا الى الوحدة القهرية . وكان الناس مُفترقين الى الفرق المختلفة . والآراء المتنوعة . والاهواء المتخالفة . ومطيعين للحكومة الشيطانية الدجالية الظلمانية . وما كانوا منفكين حتى تنزل عليهم فوج من السكينة . والشيطان الذى هو ثعبان قديم ودجال عظيم ما كان مخلصهم من اسره . وكان يريد ان ياكلهم كلهم ويجعلهم وقود النار لانه نظر الى ايامه ورأى انه مابقى من ايام الانظار الا قليلا فخاف ان يكون من المغلوبين . بمالم يكن من المنظرين إلا الى هذا الحين فرأى انه هالك باليقين . فاراد أن يصلح صولا هو خاتم صولاته واخر حركاته . فجمع كلما عنده من مكائده وحيّله وسلاحه وسائر الآلات الحربية . فتحرك كالجبال السائرة . والبحار الزاخرة بجميع افواجه ليدخل حمى الخلافة مع ذريّاته . فعند ذلك انزل اللّٰه مسيحه من السماء بالحربة السماوية . ليكون بين الكفر والايمان فيصلة القسمة . وانزل معه جنده من آياته وملائكة سماواته . فاليوم يوم حرب شديد وقاتل عظيم بين الداعى الى اللّٰه وبين الداعى الى غيره . انها حرب ماسمع مثلها فى اول الزمن ولا يسمع بعده . اليوم لا يترك الدجال المفتعل ذرة من مكائده الا يستعملها . ولا المسيح المبتهل ذرة من الاقبال على اللّٰه والتوجه الى المبدء الا ويستوفىها . ويحاربان حرباً شديداً حتى يعجب قوتهما وشدهما كُلّ من فى السّماء وترى الجبال قدم المسيح ارسخ من قدمها . والبحار قلبه ارق واجرى من ماء ها . وتكون محاربة شديدة وتنجر الحرب الى اربعين سنة من يوم ظهور المسيح حتى يُسمع دُعاء المسيح لتقواه و صدقه . وتنزل ملائكة النصره ويجعل اللّٰه الهزيمة على الشعبان وفوجه منة

على عبده. فترجع قلوب الناس من الشرك الى التوحيد ومن حب الشيطان الى حب الله الوحيد. والى المحوية من الغيرية. والى ترك النفس من الاهواء النفسانية. فان الشيطان يدعو الى الهوى والقطيعة والمسيح يدعو الى الاتحاد والمحوية. وبينهما عداوة ذاتية من الازل واذا غلب المسيح فاختتم عند ذلك محاربات كلها التي كانت جارية بين العساكر الرحمانية والعساكر الشيطانية. فهناك يكون اختتام دور هذه الدنيا ويستدير الزمان وترجع الفطرت الانسانية الى هيئتها الاولى. آلا الذين احاطتهم الشقوة الازلية. فاولئك من المحرومين. ومن فضل الله واحسانه انه جعل هذا الفتح على يد المسيح المحمدي ليرى الناس انه اكمل من المسيح الاسرائيلي في بعض شيونه وذلك من غيرة الله التي هيجهما النصراني باطراء مسيحيهم. ولما كان شان المسيح المحمدي كذلك فما اكبر شان نبي هو من أمته. اللهم صلّ عليه سلامًا لا يغادر بركة من بركاتك وسود وجوه اعداءه بتأييدتك واياتك امين.

الراقم ميرزا غلام احمد من مقام القاديان الفنجاب

لخمس وعشرين من اغسطس سنه ١٩٠١

تمہ حاشیہ ٹاسٹل پیج متعلقہ خطبہ الہامیہ

Bishops Bourn

Lahore

Aug. 15.01.

Dear Sir,

The Lord Jesus Christ was certainly not a lawgiver, in the sense in which Moses was, giving a complete descriptive law about such things as clean and unclean food etc. That he did not do this must be evident to any one who reads the New testament with any care or thought whatever. The Mosaic law of meats etc was given in order to develop in the minds of men who were in a very elementary stage of education and religion, the sense of law, and gradually of Holiness and the reverse. It is therefore called in the New testament a "Schoolmaster to bring us to Christ" (gal iii. 24) for it developed a conscience in men which, when awakened, could not find rest in any external or purely ceremonial acts but needed an inner righteousness of heart and life. And it was to bring this that christ came, By His life and death he

both deepened in men's minds the sense of what sin really is and how terrible it is and also showed men how they could be reconciled to God, obtaining forgiveness of sins and also power by the gift of the Holy Spirit to live a new life in real holiness, and in love to God and man. What the characteristics of that new life are, you can see by reading the sermon on the mount St. Mathew Chapters V-VII.

(اس کا ترجمہ دوسرے صفحہ پر دیکھو)

ترجمہ

از مقام بشپس بورن واقعہ لاہور

مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۰۱ء

جناب

خداوند یسوع مسیح ہرگز شارح نہ تھا جن معنوں میں کہ حضرت موسیٰ صاحب شریعت تھا۔ جس نے ایک کامل مفصل شریعت ایسے امور کے متعلق دی کہ مثلاً کھانے کے لئے حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے وغیرہ۔ کوئی شخص انجیل کو بغیر غور کے سرسری نگاہ سے بھی دیکھے تو اس پر ضرور ظاہر ہو جائے گا کہ یسوع مسیح صاحب شریعت نہ تھا۔

موسیٰ کی شریعت کھانے وغیرہ امور کے متعلق اس واسطے نازل ہوئی تھی کہ انسان کا دل تربیت پا کر شریعت کے مفہوم کو پالے اور رفتہ رفتہ مقدس اور غیر مقدس کو سمجھنے لگے کیونکہ انسان اس وقت تعلیم و مذہب کی ابتدائی منزل میں تھا۔ اس لئے انجیل میں کہا گیا ہے کہ موسیٰ کی شریعت ایک اُستاد تھی جو ہمیں مسیح تک لائی کیونکہ اس شریعت نے انسان کے دل میں ایک ایسی فطرت پیدا کر دی جو کہ ترقی پا کر صرف بیرونی اور رسمی اعمال پر قانع نہ ہوئی بلکہ دل اور رُوح کی اندرونی راستی کی تلاش کرنے والی ہوئی۔ اس راستی کے لانے کے واسطے مسیح آیا۔ اپنی زندگی اور موت کے ذریعہ سے اُس نے لوگوں کے دلوں میں یہ سمجھ ڈال دی کہ گناہ کیا ہے اور وہ کیسا خوفناک ہے اور گناہوں کی معافی حاصل کر کے اور رُوح القدس کے عطیہ سے ہم تقدس کی نئی زندگی پا کر اور خدا اور انسان کے درمیان محبت قائم کر کے خدا کو پھر راضی کر سکتے ہیں۔ متی باب ۵ و ۷ میں پہاڑی تعلیم کے پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس نئی زندگی کا طرز طریق کیا تھا۔

(دستخط جے اے لیفرائے بشپ لاہور)

ضمیمہ خطبہ الہامیہ

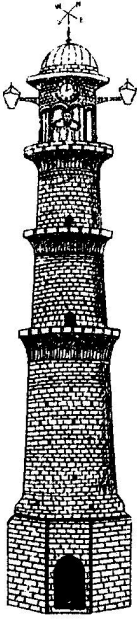
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اشتہار چندہ منارۃ المسیح



”بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلندتر محکم افتاد“

(یہ وہ الہام ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے جس کو شائع ہوئے میں برس گذر گئے)



خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قادیاں کی مسجد جو میرے والد صاحب مرحوم نے مختصر طور پر دو بازاروں کے وسط میں ایک اونچی زمین پر بنائی تھی اب شوکت اسلام کے لئے بہت وسیع کی گئی اور بعض حصہ عمارات کے اور بھی بنائے گئے ہیں لہذا اب یہ مسجد اور رنگ پکڑ گئی ہے یعنی پہلے اس مسجد کی وسعت صرف اس قدر تھی کہ بمشکل دو سو آدمی اس میں نماز پڑھ سکتا تھا لیکن اب دو ہزار کے قریب اس میں نماز پڑھ سکتا ہے اور غالباً آئندہ اور بھی یہ مسجد وسیع ہو جائے گی۔ میرے دعوے کی ابتدائی حالت میں اس مسجد میں جمعہ کی نماز کے لئے زیادہ سے زیادہ پندرہ یا بیس آدمی جمع ہوا کرتے تھے لیکن اب خدا تعالیٰ کا یہ فضل ہے کہ تین سو یا چار سو نمازی ایک معمولی اندازہ ہے اور کبھی سات سو یا آٹھ سو تک بھی نمازیوں کی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ لوگ دور دور سے نماز پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔ یہ عجیب خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ پنجاب اور ہندوستان کے مولویوں نے بہت زور مارا کہ ہمارا سلسلہ ٹوٹ جائے اور درہم برہم ہو جائے لیکن جوں جوں وہ بیخ کنی کے لئے کوشش کرتے گئے اور بھی ترقی ہوتی گئی اور ایک خارق عادت

طور پر یہ سلسلہ اس ملک میں پھیل گیا۔ سو یہ ایسا امر ہے کہ ان کے لئے جو آنکھیں رکھتے ہیں ایک نشان ہے۔ اگر یہ انسان کا کاروبار ہوتا تو ان مولویوں کی کوششوں سے کب کا نابود ہو جاتا مگر چونکہ یہ خدا کا کاروبار اور اس کے ہاتھ سے تھا اس لئے انسانی مزاحمت اس کو روک نہیں سکی۔

اب اس مسجد کی تکمیل کے لئے ایک اور تجویز قرار پائی ہے اور وہ یہ ہے کہ مسجد کی شرقی طرف جیسا کہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء ہے ایک نہایت اونچا منارہ بنایا جائے اور وہ منارہ تین کاموں کے لئے مخصوص ہو:-

اول یہ کہ تا مؤذن اس پر چڑھ کر پنج وقت بانگ نماز دیا کرے اور تا خدا کے پاک نام کی اونچی آواز سے دن رات میں پانچ دفعہ تبلیغ ہو اور تا مختصر لفظوں میں پنج وقت ہماری طرف سے انسانوں کو یہ ندا کی جائے کہ وہ ازلی اور ابدی خدا جس کی تمام انسانوں کو پرستش کرنی چاہیے صرف وہی خدا ہے جس کی طرف اس کا برگزیدہ اور پاک رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رہنمائی کرتا ہے۔ اس کے سوانہ زمین میں نہ آسمان میں اور کوئی خدا نہیں۔

دوسرا مطلب اس منارہ سے یہ ہوگا کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی بہت اونچے حصے پر ایک بڑا الٹین نصب کر دیا جائے گا جس کی قریباً ایک سو روپیہ یا کچھ زیادہ قیمت ہوگی۔ یہ روشنی انسانوں کی آنکھیں روشن کرنے کے لئے دُور دُور جائے گی۔

تیسرا مطلب اس منارہ سے یہ ہوگا کہ اس منارہ کی دیوار کے کسی اونچے حصے پر ایک بڑا گھنٹہ جو چار سو یا پانسو روپیہ کی قیمت کا ہوگا نصب کر دیا جائے گا تا انسان اپنے وقت کو پہچانیں اور انسانوں کو وقت شناسی کی طرف توجہ ہو۔

یہ تینوں کام جو اس منارہ کے ذریعہ سے جاری ہوں گے ان کے اندر تین حقیقتیں مخفی ہیں۔ اول یہ کہ بانگ جو پانچ وقت اونچی آواز سے لوگوں کو پہنچائی جائے گی اس کے نیچے یہ حقیقت مخفی ہے کہ اب واقعی طور پر وقت آ گیا ہے کہ لا الہ الا اللہ کی آواز ہر ایک کان تک پہنچے یعنی اب وقت خود بولتا ہے کہ اُس ازلی ابدی زندہ خدا کے سوا جس کی طرف

پاک رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رہنمائی کی ہے اور سب خدا جو بنائے گئے ہیں باطل ہیں۔ کیوں باطل ہیں؟ اس لئے کہ اُن کے ماننے والے کوئی برکت اُن سے پانہیں سکتے۔ کوئی نشان دکھا نہیں سکتے۔

دوسرے وہ لائٹیں جو اس منارہ کی دیوار میں نصب کی جائے گی اس کے نیچے حقیقت یہ ہے کہ تا لوگ معلوم کریں کہ آسمانی روشنی کا زمانہ آگیا اور جیسا کہ زمین نے اپنی ایجادوں میں قدم آگے بڑھایا ایسا ہی آسمان نے بھی چاہا کہ اپنے نوروں کو بہت صفائی سے ظاہر کرے تا حقیقت کے طالبوں کے لئے پھرتازگی کے دن آئیں اور ہر ایک آنکھ جو دیکھ سکتی ہے آسمانی روشنی کو دیکھے اور اُس روشنی کے ذریعہ سے غلطیوں سے بچ جائے۔

تیسرے وہ گھنٹہ جو اس منارہ کے کسی حصہ دیوار میں نصب کرایا جائے گا اس کے نیچے یہ حقیقت مخفی ہے کہ تا لوگ اپنے وقت کو پہچان لیں یعنی سمجھ لیں کہ آسمان کے دروازوں کے کھلنے کا وقت آگیا۔ اب سے زمینی جہاد بند کئے گئے اور لڑائیوں کا خاتمہ ہو گیا جیسا کہ حدیثوں میں پہلے لکھا گیا تھا کہ جب مسیح آئے گا تو دین کے لئے لڑنا حرام کیا جائے گا۔ سو آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو دین کے لئے تلوار اٹھاتا ہے اور غازی نام رکھا کر کافروں کو قتل کرتا ہے وہ خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔ صحیح بخاری کو کھولو اور اُس حدیث کو پڑھو کہ جو مسیح موعود کے حق میں ہے یعنی یضع الحرب جس کے یہ معنی ہیں کہ جب مسیح آئے گا تو جہادی لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ مسیح آچکا اور یہی ہے جو تم سے بول رہا ہے۔

غرض حدیث نبوی میں جو مسیح موعود کی نسبت لکھا گیا تھا کہ وہ منارہ بیضاء کے پاس نازل ہوگا اس سے یہی غرض تھی کہ مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے کہ اُس وقت باعث دنیا کے باہمی میل جول کے اور نیز راہوں کے کھلنے اور سہولت ملاقات کی وجہ سے تبلیغ احکام اور دینی روشنی پہنچانا اور ندا کرنا ایسا سہل ہوگا کہ گویا یہ شخص منارہ پر کھڑا ہے۔ یہ اشارہ ریل اور تار اور اگن بوٹ اور انتظام ڈاک کی طرف تھا جس نے تمام دنیا کو

ایک شہر کی مانند کر دیا۔ غرض مسیح کے زمانہ کے لئے منارہ کے لفظ میں یہ اشارہ ہے کہ اُس کی روشنی اور آواز جلد تر دنیا میں پھیلے گی۔ اور یہ باتیں کسی اور نبی کو میسر نہیں آئیں۔ اور انجیل میں لکھا ہے کہ مسیح کا آنا ایسے زمانہ میں ہوگا جیسا کہ بجلی آسمان کے ایک کنارہ میں چمک کر تمام کناروں کو ایک دم میں روشن کر دیتی ہے یہ بھی اسی امر کی طرف اشارہ تھا یہی وجہ ہے کہ چونکہ مسیح تمام دنیا کو روشنی پہنچانے آیا ہے اس لئے اُس کو پہلے سے یہ سب سامان دیئے گئے۔ وہ خون بہانے کے لئے نہیں بلکہ تمام دنیا کے لئے صلح کاری کا پیغام لایا ہے۔ اب کیوں انسانوں کے خون کئے جائیں۔ اگر کوئی سچ کا طالب ہے تو وہ خدا کے نشان دیکھے جو صد ہا ظہور میں آئے اور آرہے ہیں۔ اور اگر خدا کا طالب نہیں تو اُس کو چھوڑ دو اور اس کے قتل کی فکر میں مت ہو کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اب وہ آخری دن نزدیک ہے جس سے تمام نبی جو دنیا میں آئے ڈراتے رہے۔

غرض یہ گھنٹہ جو وقت شناسی کے لئے لگایا جائے گا مسیح کے وقت کیلئے یاد دہانی ہے اور خود اس منارہ کے اندر ہی ایک حقیقت مخفی ہے اور وہ یہ کہ احادیث نبویہ میں متواتر آچکا ہے کہ مسیح آنے والا صاحب المنارہ ہوگا یعنی اُس کے زمانہ میں اسلامی سچائی بلندی کے انتہا تک پہنچ جائے گی جو اس منارہ کی مانند ہے جو نہایت اونچا ہو۔ اور دین اسلام سب دینوں پر غالب آجائے گا اُسی کے مانند جیسا کہ کوئی شخص جب ایک بلند منار پر اذان دیتا ہے تو وہ آواز تمام آوازوں پر غالب آجاتی ہے۔ سو مقدر تھا کہ ایسا ہی مسیح کے دنوں میں ہوگا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ**۔ یہ آیت مسیح موعود کے حق میں ہے اور اسلامی حجت کی وہ بلند آواز جس کے نیچے تمام آوازیں دب جائیں وہ ازل سے مسیح کے لئے خاص کی گئی ہے اور قدیم سے مسیح موعود کا قدم اس بلند مینار پر قرار دیا گیا ہے جس سے بڑھ کر اور کوئی عمارت اونچی نہیں۔ اسی کی طرف براہین احمدیہ کے اس الہام میں اشارہ ہے جو کتاب مذکور

کے صفحہ ۵۲۲ میں درج ہے۔ اور وہ یہ ہے:- ”بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلندتر محکم افتاد“۔ ایسا ہی مسیح موعود کی مسجد بھی مسجد اقصیٰ ہے کیونکہ وہ صدر اسلام سے دُور تر اور انتہائی زمانہ پر ہے۔ اور ایک روایت میں خدا کے پاک نبی نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ مسیح موعود کا نزول مسجد اقصیٰ کے شرقی منارہ کے قریب ہوگا۔ ☆

☆
خطبہ

بعض احادیث میں یہ پایا جاتا ہے کہ دمشق کے مشرقی طرف کوئی منارہ ہے جس کے قریب مسیح کا نزول ہوگا۔ سو یہ حدیث ہمارے مطلب سے کچھ منافی نہیں ہے کیونکہ ہم کئی دفعہ بیان کر چکے ہیں کہ ہمارا یہ گاؤں جس کا نام قادیاں ہے اور ہماری یہ مسجد جس کے قریب منارہ طیار ہوگا دمشق سے شرقی طرف ہی واقع ہیں۔ حدیث میں اس بات کی تصریح نہیں کہ وہ منارہ دمشق سے ملحق اور اُس کی ایک جزو ہوگا بلکہ اس کے شرقی طرف واقع ہوگا۔ پھر دوسری حدیث میں اس بات کی تصریح ہے کہ مسجد اقصیٰ کے قریب مسیح کا نزول ہوگا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ منارہ بھی مسجد اقصیٰ کا منارہ ہے اور دمشق کا ذکر اُس غرض کے لئے ہے جو ہم ابھی بیان کر چکے ہیں۔ اور مسجد اقصیٰ سے مراد اس جگہ یروشلم کی مسجد نہیں ہے بلکہ مسیح موعود کی مسجد ہے جو باعتبار بعد زمانہ کے خدا کے نزدیک مسجد اقصیٰ ہے۔ اس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے کہ جس مسجد کی مسیح موعود بنا کرے وہ اس لائق ہے کہ اس کو مسجد اقصیٰ کہا جائے جس کے معنی ہیں مسجد ابعدا۔ کیونکہ جب کہ مسیح موعود کا وجود اسلام کے لئے ایک انتہائی دیوار ہے اور مقرر ہے کہ وہ آخری زمانہ میں اور بعید تر حصہ دنیا میں آسمانی برکات کے ساتھ نازل ہوگا۔ اس لئے ہر ایک مسلمان کو یہ ماننا پڑتا ہے کہ مسیح موعود کی مسجد مسجد اقصیٰ ہے کیونکہ اسلامی زمانہ کا خط ممتد جو ہے اس کے انتہائی نقطہ پر مسیح موعود کا وجود ہے لہذا مسیح موعود کی مسجد پہلے زمانہ سے جو صدر اسلام ہے بہت ہی بعید ہے۔ سو اس وجہ سے مسجد اقصیٰ کہلانے کے لائق ہے اور اس مسجد اقصیٰ کا منارہ اس

اب اے دوستو! یہ منارہ اس لئے طیار کیا جاتا ہے کہ تاحدیث کے موافق مسیح موعود کے زمانہ کی یادگار ہو اور نیز وہ عظیم پیشگوئی پوری ہو جائے جس کا ذکر قرآن شریف کی اس آیت میں ہے کہ سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلٰی الْمَسْجِدِ

بقیہ
حاشیہ

لائق ہے کہ تمام میناروں سے اونچا ہو کیونکہ یہ منارہ مسیح موعود کے احقاق حق اور صرف ہمت اور اتمام حجت اور اعلاء ملت کی جسمانی طور پر تصویر ہے پس جیسا کہ اسلامی سچائی مسیح موعود کے ہاتھ سے اعلیٰ درجہ کے ارتفاع تک پہنچ گئی ہے اور مسیح کی ہمت ثریا سے ایمان گم گشتہ کو واپس لارہی ہے اسی کے مطابق یہ مینار بھی روحانی امور کی عظمت ظاہر کر رہا ہے۔ وہ آواز جو دنیا کے ہر چہار گوشہ میں پہنچائی جائے گی وہ روحانی طور پر بڑے اونچے مینار کو چاہتی ہے۔ قریباً بیس برس ہوئے کہ میں نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کا یہ کلام جو میری زبان پر جاری کیا گیا لکھا تھا۔ یعنی یہ کہ انا انزلناہ قریباً من القادیان۔ وبالحق انزلناہ وبالحق نزل صدق اللہ ورسولہ وکان امر اللہ مفعولاً۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸۔ یعنی ہم نے اس مسیح موعود کو قادیان میں اتارا ہے اور وہ ضرورتِ حقہ کے ساتھ اتارا گیا اور ضرورتِ حقہ کے ساتھ اترا۔ خدا نے قرآن میں اور رسول نے حدیث میں جو کچھ فرمایا تھا وہ اُس کے آنے سے پورا ہوا۔ اس الہام کے وقت جیسا کہ میں کئی دفعہ لکھ چکا ہوں مجھے کشفی طور پر یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ یہ الہام قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے اور اس وقت عالم کشف میں میرے دل میں اس بات کا یقین تھا کہ قرآن شریف میں تین شہروں کا ذکر ہے یعنی مکہ اور مدینہ اور قادیان کا۔ اس بات کو قریباً بیس برس ہو گئے جبکہ میں نے براہین احمدیہ میں لکھا تھا اب اس رسالہ کی تحریر کے وقت میرے پر یہ منکشف ہوا کہ جو کچھ براہین احمدیہ میں قادیان کے بارے میں کشفی طور پر میں نے لکھا یعنی یہ کہ اس کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے درحقیقت یہ صحیح بات ہے کیونکہ یہ یقینی امر ہے کہ

﴿ج﴾

الْأَقْصَا الَّذِي بَرَكْنَا حَوْلَهُ^۱۔ اور جس کے منارہ کا ذکر حدیث میں بھی ہے کہ مسج کا نزول منارہ کے پاس ہوگا۔ دمشق کا ذکر اس حدیث میں جو مسلم نے بیان کی ہے اس غرض سے ہے کہ تین خدا بنانے کی تخم ریزی اوّل دمشق سے شروع ہوئی ہے اور مسج موعود کا نزول اس

بقیہ حاشیہ

قرآن شریف کی یہ آیت کہ سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْٓ بَرَكْنَا حَوْلَهُ، معراج مکانی اور زمانی دونوں پر مشتمل ہے اور بغیر اس کے معراج ناقص رہتا ہے پس جیسا کہ سیر مکانی کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد الحرام سے بیت المقدس تک پہنچا دیا تھا ایسا ہی سیر زمانی کے لحاظ سے آنجناب کو شوکت اسلام کے زمانہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا برکات اسلامی کے زمانہ تک جو مسج موعود کا زمانہ ہے پہنچا دیا[☆]۔ پس اس پہلو کے رو سے جو اسلام کے انتہاء زمانہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سیر کشنی ہے مسجد اقصیٰ سے مراد مسج موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے۔ مبارک و مبارک و کل امر مبارک يجعل فيه اور یہ مبارک کا لفظ جو بصبغہ مفعول اور فاعل واقع ہو قرآن شریف کی آیت بارکنا حوله کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْٓ بَرَكْنَا حَوْلَهُ۔ اس آیت کے ایک تو وہی معنی ہیں جو علماء میں مشہور ہیں یعنی یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکانی معراج کا یہ بیان ہے مگر

☆ حاشیہ در حاشیہ

شوکت اسلام کا زمانہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا اس کا اثر غالب یہ تھا کہ حضرت موسیٰ کی طرح مومنوں کو کفار کے حملہ سے نجات دی اس لئے بیت اللہ کا نام بھی بیت آمن رکھا گیا۔ لیکن زمانہ برکات کا جو مسج موعود کا زمانہ ہے اس کا یہ اثر ہے کہ ہر قسم کے آرام زمین میں پیدا ہو جائیں اور نہ صرف امن بلکہ عیش رغد بھی حاصل ہو۔ منہ

غرض سے ہے کہ تاتین کے خیالات کو محو کر کے پھر ایک خدا کا جلال دنیا میں قائم کرے۔ پس اس آیمہ کے لئے بیان کیا گیا کہ مسیح کا منارہ جس کے قریب اس کا نزول ہوگا دمشق سے شرقی طرف ہے۔ اور یہ بات صحیح بھی ہے کیونکہ قادیان جو ضلع گورداسپور پنجاب میں ہے جولاءِ ہور سے

﴿ح﴾

کچھ شک نہیں کہ اس کے سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک زمانی معراج بھی تھا جس سے یہ غرض تھی کہ تا آپ کی نظر کشنی کا کمال ظاہر ہو اور نیز ثابت ہو کہ مسیحی زمانہ کے برکات بھی درحقیقت آپ ہی کے برکات ہیں جو آپ کی توجہ اور ہمت سے پیدا ہوئی ہیں۔ اسی وجہ سے مسیح ایک طور سے آپ ہی کا روپ ہے۔ اور وہ معراج یعنی بلوغ نظر کشنی دنیا کی انتہا تک تھا جو مسیح کے زمانہ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور اس معراج میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے وہ مسجد اقصیٰ یہی ہے جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے جس کا نام خدا کے کلام نے مبارک رکھا ہے۔ یہ مسجد جسمانی طور پر مسیح موعود کے حکم سے بنائی گئی ہے اور روحانی طور پر مسیح موعود کے برکات اور کمالات کی تصویر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بطور موبہت ہیں اور جیسا کہ مسجد الحرام کی روحانیت حضرت آدم اور حضرت ابراہیم کے کمالات ہیں اور بیت المقدس کی روحانیت انبیاء بنی اسرائیل کے کمالات ہیں ایسا ہی مسیح موعود کی یہ مسجد اقصیٰ جس کا قرآن شریف میں ذکر ہے اس کے روحانی کمالات کی تصویر ہے۔

بقیہ حاشیہ

﴿ح﴾

پس اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج میں زمانہ گذشتہ کی طرف صعود ہے اور زمانہ آئندہ کی طرف نزول ہے اور ماہِ حاصل اس معراج کا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیر الاولین والآخرین ہیں۔ معراج جو مسجد الحرام سے شروع ہوا اس میں یہ اشارہ ہے کہ صفی اللہ آدم کے تمام کمالات اور ابراہیم خلیل اللہ کے تمام کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود تھے اور پھر اس جگہ سے قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکانی سیر

﴿خ﴾

گوشہ مغرب اور جنوب میں واقع ہے وہ دمشق سے ٹھیک ٹھیک شرقی جانب پڑی ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ یہ منارۃ المسیح بھی دمشق سے شرقی جانب واقع ہے۔ ہر ایک طالب حق کو چاہئے کہ دمشق کے لفظ پر خوب غور کرے کہ اس میں حکمت کیا ہے کہ یہ

بقیہ حاشیہ

کے طور پر بیت المقدس کی طرف گیا اور اس میں یہ اشارہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تمام اسرائیلی نبیوں کے کمالات بھی موجود ہیں۔ اور پھر اس جگہ سے قدم آنجناب علیہ السلام زمانی سیر کے طور پر اس مسجد اقصیٰ تک گیا جو مسیح موعود کی مسجد ہے یعنی کشفی نظر اس آخری زمانہ تک جو مسیح موعود کا زمانہ کہلاتا ہے پہنچ گئی۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ جو کچھ مسیح موعود کو دیا گیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں موجود ہے۔ اور پھر قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آسمانی سیر کے طور پر اوپر کی طرف گیا اور مرتبہ قَابِ قَوْسَیْنِ کا پایا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظہر صفات الہیہ اتم اور اکمل طور پر تھے۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس قسم کا معراج یعنی مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک جو زمانی مکانی دونوں رنگ کی سیر تھی اور نیز خدا تعالیٰ کی طرف ایک سیر تھا جو مکان اور زمان دونوں سے پاک تھا۔ اس جدید طرز کی معراج سے غرض یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیر الاولین والآخرین ہیں اور نیز خدا تعالیٰ کی طرف سیران کا اس نقطہ ارتقاع پر ہے کہ اس سے بڑھ کر کسی انسان کو گنجائش نہیں۔ مگر اس حاشیہ میں ہماری صرف یہ غرض ہے کہ جیسا کہ آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں کشفی طور پر لکھا گیا تھا کہ قرآن شریف میں قادیاں کا ذکر ہے۔ یہ کشف نہایت صحیح اور درست تھا کیونکہ زمانی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج اور مسجد اقصیٰ کی طرف سیر مسجد الحرام سے شروع ہو کر یہ کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا جب تک ایسی مسجد تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سیر تسلیم نہ کیا جائے جو باعتبار بعد زمانہ کے مسجد اقصیٰ ہو۔ اور ظاہر ہے کہ مسیح موعود کا وہ زمانہ ہے جو اسلامی سمندر کا بمقابلہ زمانہ

﴿خ﴾

لکھا گیا ہے کہ مسیح موعود دمشق کے شرقی طرف نازل ہوگا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی قرارداد باتیں صرف امور اتفاقیہ نہیں ہو سکتے بلکہ ان کے نیچے اسرار اور رموز ہوتے ہیں وجہ یہ کہ خدا تعالیٰ کی تمام باتیں رموز اور اسرار سے پُر ہیں۔

بقیہ حاشیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرا کنارہ ہے ابتدا سیر کا جو مسجد الحرام سے بیان کیا گیا اور انتہا سیر کا جو اس بہت دور مسجد تک مقرر کیا گیا جس کے ارد گرد کو برکت دی گئی۔ یہ برکت دینا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں شوکتِ اسلام ظاہر کی گئی اور حرام کیا گیا کہ کفار کا دست تعدی اسلام کو مٹا دے جیسا کہ آیت **وَمَنْ ذَخَلَ كَانَ مِنْهَا** سے ظاہر ہے۔ لیکن زمانہ مسیح موعود میں جس کا دوسرا نام مہدی بھی ہے تمام قوموں پر اسلام کی برکتیں ثابت کی جائیں گی اور دکھلایا جائے گا کہ ایک اسلام ہی با برکت مذہب ہے جیسا کہ بیان کیا گیا کہ وہ ایسا برکات کا زمانہ ہوگا کہ دنیا میں صلح کاری کی برکت پھیلے گی اور آسمان اپنے نشانوں کے ساتھ برکتیں دکھلائے گا اور زمین میں طرح طرح کے پھلوں کے دستیاب ہونے اور طرح طرح کے آراموں سے اس قدر برکتیں پھیل جائیں گی جو اس سے پہلے کبھی نہیں پھیلی ہوں گی۔ اسی وجہ سے مسیح موعود اور مہدی معبود کے زمانہ کا نام احادیث میں زمان البرکات ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ ہزار ہائی ایجادوں نے کیسی زمین پر برکتیں اور آرام پھیلا دیئے ہیں کیونکہ ریل کے ذریعہ سے مشرق اور مغرب کے میوے ایک جگہ اکٹھے ہو سکتے ہیں اور تار کے ذریعہ سے ہزاروں کوسوں کی خبریں پہنچ جاتی ہیں۔ سفر کی وہ تمام مصیبتیں یک دفعہ دور ہو گئیں جو پہلے زمانوں میں تھیں۔

غرض اس زمانہ کا نام جس میں ہم ہیں زمان البرکات ہے لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ زمان التائیدات اور دفع الآفات تھا اور اُس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا بھاری مقصد دفع شر تھا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اُس زمانہ میں اسلام کو اپنے قوی ہاتھ سے دشمنوں سے بچایا اور دشمنوں کو یوں ہانک دیا جیسا کہ ایک مرد مضبوط اپنی لاشی سے کتوں کو ہانک دیتا ہے۔

اب ہمارے مخالف گو اس دمشق حدیث کو بار بار پڑھتے ہیں مگر وہ اس کا جواب نہیں دے سکتے کہ یہ جو اس حدیث میں بتلایا گیا ہے کہ مسیح موعود دمشق کی شرقی طرف کے منارہ کے قریب نازل ہوگا اس میں کیا بھید ہے بلکہ انہوں نے محض ایک کہانی کی طرح

بہت
حاشیہ

پس چونکہ مسیح اور مہدی موعود کا زمانہ زمان البرکات تھا اسی لئے خدا تعالیٰ نے اس کے حق میں فرمایا بَارَكْنَا حَوْلَهُ یعنی مسیح موعود کی فرودگاہ کے ارد گرد جہاں نظر ڈالو گے ہر طرف سے برکتیں نظر آئیں گی چنانچہ تم دیکھتے ہو کہ زمین کیسی آباد ہوگئی باغ کیسے بکثرت ہو گئے نہریں کیسی بکثرت جاری ہو گئیں تمدنی آرام کی چیزیں کیسی کثرت سے موجود ہو گئیں۔ پس یہ زمینی برکات ہیں۔ اور جیسے اس زمانہ میں زمینی اور آسمانی برکتیں بکثرت ظاہر ہو گئی ہیں ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تائیدات کا بھی ایک دریا چل رہا تھا۔

فحاصل البيان ان الزمان زمانان. زمان التائيدات ودفع الأفات و زمان البركات والطيبات واليه اشار عزاسمه بقوله سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا الَّذِي بَرَكْنَا حَوْلَهُ فاعلم ان لفظ مسجد الحرام فى قوله تعالى يدل على زمان فيه ظهرت عزة حرمان الله بتائيد من الله وظهرت عزة حدوده واحكامه و فرائضه وتراءت شوكة دينه ورعب ملته. وهو زمان نبينا صلى الله عليه وسلم. والمسجد الحرام البيت الذى بناه ابراهيم عليه السلام فى مكة وهو موجود الى هذا الوقت حرسه الله من كل آفة. واما قوله عزاسمه بعد هذا القول اعنى المسجد الاقصا الَّذِي بَرَكْنَا حَوْلَهُ فيدل على زمان فيه يظهر بركات فى الارض من كل جهة كما ذكرناه انفا وهو زمان المسيح الموعود والمهدى المعهود والمسجد الاقصى هو المسجد الذى بناه المسيح الموعود فى القاديان

اس حدیث کو سمجھ لیا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ یہ کہانی نہیں ہے اور خدا تعالیٰ لغو کاموں سے پاک ہے بلکہ اس حدیث کے ان الفاظ میں جو اول دمشق کا ذکر فرمایا اور پھر اس کے شرقی طرف ایک منارہ قرار دیا ایک عظیم الشان راز ہے اور وہ وہی ہے جو ابھی ہم بیان کر چکے ہیں۔ یعنی یہ کہ تثلیث اور تین خداؤں کی بنیاد دمشق سے ہی پڑی تھی۔ کیا ہی منحوس وہ دن تھا جب پولوس یہودی ایک خواب کا منصوبہ بنا کر دمشق میں داخل ہوا اور بعض سادہ لوح عیسائیوں کے پاس یہ ظاہر کیا کہ خداوند مسیح مجھے دکھائی دیا اور اس تعلیم کے شائع کرنے کیلئے ارشاد فرمایا کہ گویا وہ بھی ایک خدا ہے بس وہی خواب تثلیث کے مذہب کی تخم ریزی تھی۔ غرض یہ شرکِ عظیم کا کھیت اول دمشق میں ہی بڑھا اور پھولا اور پھر یہ زہر اور اور جگہوں میں پھیلتی گئی۔ پس چونکہ خدا تعالیٰ کو معلوم تھا کہ انسان کو خدا بنانے کا بنیادی پتھر اول دمشق میں ہی رکھا گیا اس لئے خدا نے اُس زمانہ کے ذکر کے وقت کہ جب غیرت خداوندی اس باطل تعلیم کو نابود کرے گی پھر دمشق کا ذکر فرمایا اور کہا کہ مسیح کا منارہ یعنی اُس کے نور کے ظاہر ہونے کی جگہ دمشق کی مشرقی طرف ہے۔ اس عبارت سے یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ منارہ دمشق کی

سُمِّيَ أَقْصَى لُبْعَدِهِ مِنْ زَمَانِ النَّبُوَّةِ وَلِمَا وَقَعَ فِي أَقْصَى طَرَفٍ مِنْ زَمَنِ ابْتِدَاءِ الْإِسْلَامِ فَتَدْبِرُ هَذَا الْمَقَامَ فَانْهَ اودِعَ اسرارًا مِنَ اللَّهِ الْعَلَامِ.

خلاصہ کلام یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج تین قسم پر منقسم ہے۔ سیر مکانی اور سیر زمانی اور سیر لامکانی و لازمانی سیر مکانی میں اشارہ ہے طرف غلبہ اور فتوحات پر یعنی یہ اشارہ کہ اسلامی ملک مکہ سے بیت المقدس تک پھیلے گا۔ اور سیر زمانی میں اشارہ ہے طرف تعلیمات اور تاثیرات کے یعنی یہ کہ مسیح موعود کا زمانہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاثیرات سے تربیت یافتہ ہوگا جیسا کہ قرآن شریف میں فرمایا ہے وَأَخْرَجْنَا مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ^۱۔ اور سیر لامکانی و لازمانی میں اشارہ ہے طرف اعلیٰ درجہ کے قرب اللہ اور مدانات کی جس پر دائرہ امکان قرب کا ختم ہے۔ فافہم۔ منہ

بقیہ
حاشیہ

ایک جُز ہے اور دمشق میں واقع ہے جیسا کہ بد قسمتی سے سمجھا گیا بلکہ مطلب یہ تھا کہ مسیح موعود کا نور آفتاب کی طرح دمشق کے مشرقی جانب سے طلوع کر کے مغربی تاریکی کو دُور کرے گا اور یہ ایک لطیف اشارہ تھا کیونکہ مسیح کے منارہ کو جس کے قریب اس کا نزول ہے دمشق کے مشرقی طرف قرار دیا گیا اور دمشق تئلیث کو اس کے مغربی طرف رکھا اور اس طرح آنے والے زمانہ کی نسبت یہ پیشگوئی کی کہ جب مسیح موعود آئے گا تو آفتاب کی طرح جو مشرق سے نکلتا ہے ظہور فرمائے گا اور اس کے مقابل پر تئلیث کا چراغ مردہ جو مغرب کی طرف واقع ہے دن بدن پڑ مردہ ہوتا جائے گا کیونکہ مشرق سے نکلتا خدا کی کتابوں سے اقبال کی نشانی قرار دی گئی ہے اور مغرب کی طرف جانا ادا بار کی نشانی اور اسی نشانی کی طرف ایما کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے قادیاں کو جو مسیح موعود کا نزول گاہ ہے دمشق سے مشرق کی طرف آباد کیا اور دمشق کو اُس سے مغرب کی طرف رکھا۔ بڑا دھوکا ہمارے مخالفوں کو یہ لگا ہے کہ انہوں نے حدیث کے لفظوں میں یہ دیکھ کر کہ مسیح موعود اس منارہ کے قریب نازل ہوگا جو دمشق کی شرقی طرف ہے یہ سمجھ لیا کہ وہ منارہ دمشق میں ہی واقع ہے حالانکہ دمشق میں ایسے منارہ کا وجود نہیں اور یہ خیال نہیں کیا کہ اگر کہا جائے کہ اگر مثلاً فلاں جگہ فلاں شہر کے شرقی طرف ہے تو کیا ہمیشہ اس سے یہ مراد ہوا کرتا ہے کہ وہ جگہ اس شہر سے پیوستہ ہے؟ اور اگر حدیث میں ایسے لفظ بھی ہوتے جن سے قطعی طور پر یہی سمجھا جاتا کہ وہ منارہ دمشق کے ساتھ پیوستہ ہے اور دوسرے احتمال کی راہ نہ ہوتی تاہم ایسا بیان دوسرے قرآن کے مقابل پر قابل قبول نہ ہوتا۔ مگر اب چونکہ حدیث پر غور کرنے سے صاف طور پر سمجھ آتا ہے کہ اس حدیث کا صرف یہ منشا ہے کہ وہ منارہ دمشق کی شرقی طرف ہے نہ درحقیقت اُس شہر کا ایک حصہ تو دیانت سے بعید اور عقلمندی سے دُور ہے کہ خدا تعالیٰ کی اُن حکمتوں اور بھیدوں کو نظر انداز کر کے جن کو ہم نے اس اشتہار میں بیان کر دیا ہے بیوجہ اس بات پر زور ڈالا جائے کہ وہ منارہ جس کے قریب مسیح کا نزول ہے وہ دمشق میں واقع ہے

بلکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منارہ سے اُس مسجد اقصیٰ کا منارہ مُراد لیا ہے جو دمشق سے شرقی طرف واقع ہے یعنی مسیح موعود کی مسجد جو حال میں وسیع کی گئی ہے اور عمارت بھی زیادہ کی گئی اور یہ مسجد فی الحقیقت دمشق سے شرقی طرف واقع ہے۔ اور یہ مسجد صرف اس غرض سے وسیع کی گئی اور بنائی گئی ہے کہ تا دمشق کی مفاصل کی اصلاح کرے۔ اور یہ منارہ وہ منارہ ہے جس کی ضرورت احادیثِ نبویہ میں تسلیم کی گئی۔ اور اس منارہ المسیح کا خرچ دس ہزار روپیہ سے کم نہیں ہے۔ اب جو دوست اس منارہ کی تعمیر کے لئے مدد کریں گے میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ وہ ایک بھاری خدمت کو انجام دیں گے۔ اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ ایسے موقع پر خرچ کرنا ہرگز ہرگز ان کے نقصان کا باعث نہیں ہوگا۔ وہ خدا کو قرض دیں گے اور مع سود واپس لیں گے۔ کاش ان کے دل سمجھیں کہ اس کام کی خدا کے نزدیک کس قدر عظمت ہے۔ جس خدا نے منارہ کا حکم دیا ہے اُس نے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے کہ اسلام کی مُردہ حالت میں اسی جگہ سے زندگی کی رُوح پھونکی جائے گی اور یہ فتح نمایاں کا میدان ہوگا۔ مگر یہ فتح اُن ہتھیاروں کے ساتھ نہیں ہوگی جو انسان بناتے ہیں بلکہ آسمانی حربہ کے ساتھ ہے جس حربہ سے فرشتے کام لیتے ہیں۔

آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے

ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا ہے اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اُس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرتا ہے جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ سواب میرے ظہور کے بعد



تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔ ہماری طرف سے امان اور صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف دعوت کرنے کی ایک راہ نہیں۔ پس جس راہ پر نادان لوگ اعتراض کر چکے ہیں خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت نہیں چاہتی کہ اسی راہ کو پھر اختیار کیا جائے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ جیسے جن نشانوں کی پہلے تکذیب ہو چکی وہ ہمارے سید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیئے گئے۔ لہذا مسیح موعود اپنی فوج کو اس ممنوع مقام سے پیچھے ہٹ جانے کا حکم دیتا ہے جو بدی کا بدی کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اپنے تئیں شریر کے حملہ سے بچاؤ مگر خود شریانہ مقابلہ مت کرو۔ جو شخص ایک شخص کو اس غرض سے تلخ دوا دیتا ہے کہ تا وہ اچھا ہو جائے وہ اس سے نیکی کرتا ہے ایسے آدمی کی نسبت ہم نہیں کہتے کہ اُس نے بدی کا بدی سے مقابلہ کیا۔ ہر ایک نیکی اور بدی نیت سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ پس چاہئے کہ تمہاری نیت کبھی ناپاک نہ ہوتا تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ۔

یہ اشتہار منارہ کے بننے کے لئے لکھا گیا ہے مگر یاد رہے کہ مسجد کی بعض جگہ کی عمارت بھی ابھی نادرست ہیں اس لئے یہ قرار پایا ہے کہ جو کچھ منارہ المسیح کے مصارف میں سے بچے گا وہ مسجد کی دوسری عمارت پر لگا دیا جائے گا۔ یہ کام بہت جلدی کا ہے۔ دلوں کو کھولو اور خدا کو راضی کرو۔ یہ روپیہ بہت سی برکتیں ساتھ لے کر پھر آپ لوگوں کی طرف واپس آئے گا میں اس سے زیادہ کہنا نہیں چاہتا۔ اور ختم کرتا ہوں اور خدا کے سپرد۔

بالآخر میں ایک ضروری امر کی طرف اپنے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس منارہ میں ہماری یہ بھی غرض ہے کہ مینار کے اندر یا جیسا کہ مناسب ہو ایک گول کمرہ یا کسی اور وضع کا کمرہ بنا دیا جائے جس میں کم سے کم سو آدمی بیٹھ سکے اور یہ کمرہ وعظ اور مذہبی تقریروں کے لئے کام آئے گا کیونکہ ہمارا ارادہ ہے کہ سال میں ایک یا دو دفعہ قادیاں میں مذہبی تقریروں کا ایک جلسہ ہوا کرے اور اُس جلسہ میں ہر ایک شخص مسلمانوں اور ہندوؤں اور آریوں اور عیسائیوں اور سکھوں میں سے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے مگر یہ شرط ہوگی کہ دوسرے مذہب پر کسی قسم کا حملہ نہ کرے فقط اپنے مذہب اور اپنے مذہب کی تائید میں جو چاہے تہذیب سے کہے اس لئے لکھا جاتا ہے کہ ہمارے دوست اس اشتہار کو ہر ایک کاریگر معمار کو دکھلائیں اور اگر وہ کوئی عمدہ نمونہ اس مینارہ کا جس میں دونوں مطلب مذکورہ بالا پورے ہو سکتے ہوں تو بہت جلد ہمیں اس سے اطلاع دیں۔

والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیاں

۲۸ مئی ۱۹۰۰ء

مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیاں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهٖ الْکَرِیْمِ

يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَكِّرُوا فِيْ يَوْمِكُمْ هٰذَا يَوْمِ الْاَضْحٰى - فَاِنَّهٗ

اے بندگان خدا دریں روز شما کہ روز عید قربان است بیندیشید و فکر کنید چرا کہ اے خدا کے بند اپنے اس دن میں کہ جو بقر عید کا دن ہے غور کرو اور سوچو کیونکہ

اَوْ دَعَا سِرَارًا لِاَوْلٰى النَّهْيِ وَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ

دریں قربانی ہا از بہر دانشمندان راز ہا ودیعت نہادہ اند۔ و معلوم شاست کہ دریں روز ان قربانیوں میں عقلمندوں کیلئے بھی پوشیدہ رکھے گئے ہیں۔ اور آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ

يُضْحٰى بِكَثِيْرٍ مِّنَ الْعِجْمَاوَاتِ - وَتُنْحَرُ اَبَالٌ مِّنَ الْجِمَالِ وَ

بسیارے از جانوران ذبح کردہ می شوند و گلہ ہائے اشتراں و گلہ ہائے گاواں اس دن بہت سے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور کئی گلے اونٹوں کے اور کئی

خَنَاطِيْلٌ مِّنَ الْبَقَرَاتِ - وَتُذْبَحُ اَقَاطِيْعٌ مِّنَ الْغَنَمِ

سے کشند۔ ورمہ ہا از گوسپنداں قربانی سے کشند۔ و ایں ہمہ از بہر گلے گائیوں کے ذبح کرتے ہیں۔ اور کئی ریوڑ بکریوں کے قربانی کرتے ہیں

اِبْتِغَاءَ مَرْضَاتِ رَبِّ الْكَائِنَاتِ - وَكَذٰلِكَ يُفْعَلُ

رضا جوئی حق سبحانہ کردہ سے شود۔ و ہم چنیں از ابتدائے زمانہ اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کیا جاتا ہے۔ اور اسی طرح

مِنْ اِبْتِدَاءِ زَمَانِ الْاِسْلَامِ - اِلَى هَذِهِ الْاَيَّامِ - وَ

اسلام تا اس ایام کردہ مے شود وگمان من این است کہ اس
زمانہ اسلام کے ابتدا سے ان دنوں تک کیا جاتا ہے - اور میرا گمان ہے

ظَنِّي اَنَّ الْاِضَاحِي فِي شَرِيْعَتِنَا الْغَرَّاءِ - قَدْ خَرَجَتْ ﴿۲﴾

قربانیا کہ در شریعت روشن مامے کنند از حد شمار بیروں ہستند و سبقت بردہ
کہ یہ قربانیاں جو ہماری اس روشن شریعت میں ہوتی ہیں احاطہ شمار سے

مِنْ حَدِّ الْاِحْصَاءِ - وَفَاقَتْ ضَحَايَا الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ

اند بر آں قربانیا کہ مردمان از اُمت ہائے سابقہ کہ امت انبیاء
باہر ہیں - اور ان کو اُن قربانیوں پر سبقت ہے کہ جو نبیوں کی پہلی امتوں کے

مِنْ اُمَمِ الْاَنْبِيَاءِ - وَبَلَغَتْ كَثْرَةَ الدَّبَائِحِ اِلَى حَدِّ عُطْيَ

علیہم السلام بودندی کردند - و کثرت ذبیحہ ہائے رسیدہ است کہ پوشیدہ شد
لوگ کیا کرتے تھے اور قربانیوں کی کثرت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ ان کے

بِهِ وَجْهَ الْاَرْضِ مِنَ الدِّمَاءِ - حَتَّى لَوْ جُمِعَتْ دِمَاءُ هَا

روئے زمین از خون آں ہا - بحدے کہ اگر جمع کردہ شوند آں خون ہا
خونوں سے زمین کا منہ چھپ گیا ہے - یہاں تک کہ اگر اُن کے خون جمع کئے

وَأُرِيدُ اَجْرَاءُ هَا لَجَرَتْ مِنْهَا الْاَنْهَارُ - وَسَالَتْ الْبَحَارُ

و ارادہ کردہ شود کہ آنہارا جاری کنند البتہ از اں ہا نہر ہا جاری شوند و دریا ہا بروند
جائیں اور اُن کے جاری کرنے کا ارادہ کیا جائے تو البتہ ان سے نہریں جاری ہو جائیں اور دریا بہ نکلیں

وَفَاضَتْ الْغُدْرُ وَالْاَوْدِيَةَ الْكِبَارُ - وَقَدْعَدَّ هَذَا

و تمام زمین ہائے نشیب و وادیہائے بزرگ از خون رواں گردند - و اس کار در دین ما
اور زمین کے تمام نشیبوں اور وادیوں میں خون رواں ہونے لگے - اور یہ کام

الْعَمَلُ فِي مِلَّتِنَا مِمَّا يُقَرِّبُ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ - وَحُسِبَ

ازاں کار ہا شمار کردہ شدہ است کہ موجب قرب او سبحانہ سے باشند۔ و بچھو آں
ہمارے دین میں ان کاموں میں سے شمار کیا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا موجب ہوتے ہیں اور اُس

كَمْطِيئَةٍ تُحَاكِي الْبُرْقَ فِي السَّيْرِ وَلَمَعَانِهِ - فَلَا جَلَّ ذَالِكُ

مرکبے پنداشتہ اند کہ در سیر خود برق را مشابہ باشد و بدرخش آں بماند پس از بہر ہمیں سبب
سواری کی طرح یہ سمجھ گئے ہیں کہ جو اپنی سیر میں بجلی سے مشابہ ہو جس کو بجلی کی چمک سے مماثلت حاصل ہو اور

سُمِّيَ الضَّحَايَا قُرْبَانًا - بِمَا وَرَدَ إِنَّهَا تَزِيدُ قُرْبًا وَلَقِيَانًا -

ایں ذبیحہ یا را قربانی نام نہادہ اند چہ کہ در احادیث وارد شدہ کہ آتہا موجب قربت و ملاقات او سبحانہ ہستند
اسی وجہ سے ان ذبح ہونوالے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا کیونکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ یہ قربانیاں خدا تعالیٰ کے قرب اور ملاقات

كُلُّ مَنْ قَرَّبَ إِخْلَاصًا وَتَعَبُّدًا وَإِيمَانًا - وَانَّهَا مِنْ أَعْظَمِ

کسے را کہ قربانی بگذارد از روئے اخلاص و خدا پرستی و ایمان داری۔ و ایں قربانی ہا از بزرگتر
کا موجب ہیں اس شخص کے لئے کہ جو قربانی کو اخلاص اور خدا پرستی اور ایمان داری سے ادا کرتا ہے اور یہ قربانیاں شریعت کی

نُسُكِ الشَّرِيعَةِ - وَلِذَلِكَ سُمِّيَتْ بِالنَّسِيكَةِ - وَالنُّسُكُ

عبادات شریعت ہستند و از بہر ہمیں وجہ نام اینہا نسیکہ داشتہ اند و نُسُک در زبان عربی
بزرگ تر عبادتوں میں سے ہیں اور اسی لئے قربانی کا نام عربی میں نسیکہ ہے اور نُسُک کا لفظ عربی زبان میں

الطَّاعَةُ وَالْعِبَادَةُ فِي اللِّسَانِ الْعَرَبِيَّةِ - وَكَذَلِكَ جَاءَ

بمعنی فرمانبرداری و بندگی آمدہ - ہم چنیں ایں لفظ نُسُک
فرمانبرداری اور بندگی کے معنوں میں آتا ہے اور ایسا ہی یہ لفظ یعنی نُسُک

لَفْظُ النُّسُكِ بِمَعْنَى ذَبْحِ الذَّبِيحَةِ - فَهَذَا الْإِشْتِرَاكُ

بمعنی ذبح کردن جانور آنے کہ ذبح کردنی ہستند نیز ہم در لغت مذکور مستعمل شدہ۔ پس ایں اشتراک
اُن جانوروں کے ذبح کرنے پر بھی زبان مذکور میں استعمال پاتا ہے جن کا ذبح کرنا مشروع ہے۔ پس یہ اشتراک کہ جو

يَدُلُّ قَطْعًا عَلَىٰ أَنَّ الْعَابِدَ فِي الْحَقِيقَةِ هُوَ الَّذِي ذَبَحَ

کہ در معنی لفظ نسک یافتہ می شود این را بریں امر دلالت قطعی است کہ در حقیقت عابد و پرستار ہماں کس تو اندر بود کہ نسک کے معنوں میں پایا جاتا ہے قطعی طور پر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حقیقی پرستار اور سچا عابد وہی شخص ہے

نَفْسَهُ وَقَوَاهُ - وَكُلَّ مَنْ أَصْبَاهُ لِرِضَىٰ رَبِّ الْخَلِيقَةِ ﴿۴﴾

نفس خود اور ہمہ قوت ہائے خود را و ہمہ آں چیز ہارا کہ دل اور بردہ اند و محبوب او شدہ اند برائے رضا جوئی پروردگار جس نے اپنے نفس کو مع اس کی تمام قوتوں اور مع اس کے ان محبوبوں کے جن کی طرف اُس کا دل کھینچا گیا ہے اپنے رب کی

وَذَبَّ الْهَوَىٰ - حَتَّىٰ تَهَافَّتْ وَانْمَحَىٰ - وَذَابَ

خود ذبح کردہ است و خواہش نفسانی را دفع کردہ است بحدیکہ آں خواہش پارہ پارہ شدہ بپنہاد و ازو نشانے نماند رضا جوئی کیلئے ذبح کر ڈالا ہے اور خواہش نفسانی کو دفع کیا یہاں تک کہ تمام خواہشیں پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں اور نابود

وَعَابَ وَاخْتَفَىٰ - وَهَبَتْ عَلَيْهِ عَوَاصِفُ الْفَنَاءِ -

و پوشیدہ شد و پنہاں گردید۔ و برد تند باد ہائے فنا و نیستی بوزیدند ہو گئیں اور وہ خود بھی گداز ہو گیا اور اسکے وجود کا کچھ نمود نہ رہا اور چھپ گیا اور فنا کی شد ہو گئیں اس پر چلیں اور

وَسَفَتْ ذَرَّاتِهِ شَدَائِدُ هَذِهِ الْهَوَجَاءِ - وَمَنْ

و ذرہ ہائے او را سختی ہائے باد تند از جا بہرد۔ و ہر کہ دریں اس کے وجود کے ذرات کو اس ہوا کے سخت دھکے اڑا کر لے گئے۔ اور جس شخص نے

فَكَرَفَىٰ هَذَيْنِ الْمَفْهُومَيْنِ الْمُشْتَرَكَيْنِ - وَتَدَبَّرَ

ہر دو مفہوم کہ باہم در لفظ نسک اشتراک می دارند غور کردہ باشد ان دونوں مفہوموں میں کہ جو باہم نسک کے لفظ میں مشارکت رکھتے ہیں غور کی ہوگی اور اس مقام کو تدبّر

الْمَقَامَ بَيَقِظُ الْقَلْبَ وَفَتَحَ الْعَيْنَيْنِ - فَلَا يَبْقَىٰ

و اس مقام را بنگاہ تدبّر دیدہ وہ بیداری دل و کشادن ہر دو چشم ہمہ پیش و پس آنرا زیر نظر داشتہ باشد۔ پس کی نگاہ سے دیکھا ہوگا اور اپنے دل کی بیداری اور دونوں آنکھوں کے کھولنے سے پیش و پس کو زیر نظر رکھا ہوگا پس اُس پر

لَهُ خِفَاءٌ وَلَا مِرَاءً - فِي أَنْ هَذَا إِيْمَاءً - إِلَى أَنْ

برو پوشیدہ نحو اہد ماند و دریں امر بیچ نزاع دامن اونخواہد گرفت کہ اس اشتراک دو معنی کہ در لفظ نُسک موجود پوشیدہ نہیں رہے گا اور اس امر میں کسی قسم کی نزاع اس کے دامن کو نہیں پکڑے گی کہ یہ دو معنوں کا اشتراک کہ جو نسک کے

الْعِبَادَةُ الْمُنْجِيَةَ مِنَ الْخَسَارَةِ - هِيَ ذَبْحُ النَّفْسِ

است سوئے اس راز اشارہ است کہ پرستشہ کہ از خسران آخرت نجات دہد آں کشتن نفس امارہ است کہ برائے بدی لفظ میں پایا جاتا ہے اس بھید کی طرف اشارہ ہے کہ وہ عبادت جو آخرت کے خسارہ سے نجات دیتی ہے وہ اس نفس امارہ کا

الْأَمَارَةَ - وَنَحْرُهَا بِمُدَى الْإِنْقِطَاعِ إِلَى اللَّهِ

و بدکاری بسیار در بسیار جوش ہا میدارد و حاکے است بسیار بد فرما پس نجات دریں است کہ اس بد فرما از ذبح کرنا ہے کہ جو برے کاموں کیلئے زیادہ سے زیادہ جوش رکھتا ہے اور ایسا حاکم ہے کہ ہر وقت بدی کا حکم دیتا رہتا ہے

ذِي الْأَلَاءِ وَالْأَمْرِ وَالْإِمَارَةِ - مَعَ تَحْمُلِ أَنْوَاعِ

بکارد ہائے بریدن از خلق و آرمیدن جن ذبح کنند و از سوئے خدائے بگریزند کہ حکومت حقیقی و فرمان روائی بدست قبضہ قدرت پس نجات اس میں ہے کہ اس بر ا حکم دینے والے کو انقطاع الی اللہ کے کاروں سے ذبح کر دیا جائے اور غفلت سے قطع تعلق کر کے

الْمَرَارَةِ - لَتَنْجُوَ النَّفْسُ مِنْ مَوْتِ الْغَرَارَةِ - وَ

اوست و با اس ہمہ از بہر اس کارگو ناگون تلخی ہارا باید برداشت تا نفس از موت غفلت نجات یابد و خدا تعالیٰ کو اپنا مونس اور آرام جان قرار دیا جائے اور اسکے ساتھ انواع اقسام کی تلخیوں کی برداشت بھی کی جائے تا نفس غفلت

هَذَا هُوَ مَعْنَى الْإِسْلَامِ - وَحَقِيقَةُ الْإِنْقِيَادِ التَّامِّ -

ہمیں است معنی اسلام و ہمیں ست حقیقت اطاعت کاملہ

کی موت سے نجات پاوے اور یہی اسلام کے معنی ہیں اور یہی کامل اطاعت کی حقیقت ہے

وَالْمُسْلِمُ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - وَ

و مسلمان آنکس است کہ برائے خدا تعالیٰ گردن خود از بہر ذبح شدن نہادہ باشد و اور مسلمان وہ ہے جس نے اپنا منہ ذبح ہونے کیلئے خدا تعالیٰ کے آگے رکھ دیا ہو۔ اور

لَهُ نَحْرَ نَاقَةَ نَفْسِهِ وَتَلَّهَا الْجَبِينِ - وَمَا نَسِيَ الْحَيْنِ

شتر مادہ نفس راکشتہ از بہر ذبح بر پیشانی گندہ
اپنے نفس کی اونٹنی کو اس کے لئے قربان کر دیا ہو اور ذبح کے لئے پیشانی کے بل اسکو گرا دیا ہو اور موت سے

فِي حِينٍ - فَحَاصِلُ الْكَلَامِ أَنَّ النُّسْكَ وَالصَّحَايَا

فرا موش نہ کردہ پس خلاصہ کلام این است کہ ذبیحہ و قربانی ہا کہ در اسلام مروج اند
ایک دم غافل نہ ہو پس حاصل کلام یہ ہے کہ ذبیحہ اور قربانیاں جو اسلام میں مروج ہیں

فِي الْإِسْلَامِ - هِيَ تَذَكِرَةٌ لِهَذَا الْمَرَامِ - وَحَث

آں ہمہ از بہر ہمیں مقصود کہ بذل نفس است یاد دہانی است و
وہ سب اسی مقصود کے لئے جو بذل نفس ہے بطور یاد دہانی ہیں اور

عَلَى تَحْصِيلِ هَذَا الْمَقَامِ - وَارْهَاصُ لِحَقِيقَةِ تَحْصُلِ

برائے حاصل کردن ہمیں مقام ترغیب و تحریر است و برائے ہمیں حقیقت کہ پس از سلوک تام
اس مقام کے حاصل کرنے کے لئے ایک ترغیب ہے اور اس حقیقت کے لئے جو سلوک تام کے بعد

بَعْدَ السُّلُوكِ التَّامِّ - فَوَجَبَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ

میسرے شود ارہاص است یعنی نشان چیزے پیش از ظہور چیزے پس بر ہر مرد مومن و
حاصل ہوتی ہے ایک ارہاص ہے - پس ہر ایک مرد مومن اور

مُؤْمِنَةٍ كَانِ يَتَعَمَّرُ رِضَاءَ اللَّهِ الْوُدُودِ - أَنْ

زن مومنہ کہ طالب رضائے خدائے ودود باشد واجب است کہ
عورت مومنہ پر جو خدائے ودود کی رضا کی طالب ہے واجب ہے کہ

يَنْفَهُمَ هَذِهِ الْحَقِيقَةَ وَيَجْعَلَهَا عَيْنَ الْمَقْصُودِ -

اس حقیقت را بفہمہد و این را عین مقصود خود بگرداند
اس حقیقت کو سمجھے اور اس کو اپنے مقصود کا عین قرار دے

وَيُدْخِلَهَا فِي نَفْسِهِ حَتَّى تَسْرِيَ فِي كُلِّ ذَرَّةِ الْوُجُودِ -

اور نفس خود اس حقیقت را در آرد تا آنکہ در ہر ذرہ وجود سرایت کند اور اس حقیقت کو اپنے نفس کے اندر داخل کرے یہاں تک کہ وہ حقیقت ہر ذرہ وجود میں داخل ہو جائے۔

وَلَا يَهْدَى وَلَا يَسْكُنُ قَبْلَ آدَاءِ هَذِهِ الضَّحِيَّةِ

اور راحت و آرام اختیار نہ کند تا بوقتے کہ اس قربانی را برائے رب معبود خود اور راحت اور آرام اختیار نہ کرے جب تک کہ اس قربانی کو اپنے رب معبود کے لئے

لِلرَّبِّ الْمَعْبُودِ - وَلَا يَقْنَعُ بِنَمُودَجٍ وَقِشْرِ

تکذارد و بچوناداناں و جاہلان محض بر نمونہ و پوست ادانہ کرے۔ اور جاہلوں اور نادانوں کی طرح صرف نمونہ اور پوست بے مغز

كَالْجُهَلَاءِ وَالْعُمَيَّانِ - بَلْ يُودِي حَقِيقَةَ

قناعت نہ ورزد بلکہ باید کہ حقیقت قربانی خود را پر قناعت نہ کر بیٹھے بلکہ چاہیے کہ اپنی قربانی کی حقیقت

أَضْحَاتِهِ - وَيَقْضِي بِجَمِيعِ حَصَاتِهِ - وَرُوحِ تَقَاتِهِ

گذارد۔ و بہ تمام عقل خود و روح پر ہیزگاری خود کو بجلاوے اور اپنی ساری عقل کے ساتھ اور اپنی پرہیزگاری کی روح سے

رُوحِ الْقُرْبَانِ - هَذَا هُوَ مُنْتَهَى سُلُوكِ السَّالِكِينَ -

روح قربانی را ادا کند ایں آں درجہ است کہ براں سلوک سالکاں انتہا پذیر می شود قربانی کی روح کو ادا کرے۔ یہ وہ درجہ ہے جس پر سالکوں کا سلوک انتہا پذیر ہوتا ہے

وَعَايَةُ مَقْصِدِ الْعَارِفِينَ - وَعَلَيْهِ يَخْتَمُ جَمِيعُ

و مقصد عارفان بغایت مطلوب می رسد۔ و بریں ختم می شوند درجہ ہائے اور عارفوں کا مقصد اپنی غایت کو پہنچتا ہے۔ اور اس پر تمام درجے پرہیزگاروں کے

مَدَارِجِ الْأَتْقِيَاءِ - وَبِهِ يَكْمُلُ سَائِرُ مَرَا حِلِ الصِّدِّيقِينَ

پرہیزگاران - و بدیں کامل مے شوند منزلہائے راستبازاں و برگزیدگان ختم ہو جاتے ہیں اور سب منزلیں راستبازوں اور برگزیدوں کی

وَالْأَصْفِيَاءِ - وَالْيَهْ يَنْتَهِي سَيْرُ الْأَوْلِيَاءِ - وَإِذَا

وہمین است کہ منتہائے سیر اولیاء است - و چوں پوری ہو جاتی ہیں اور یہاں تک پہنچ کر سیر اولیاء کا اپنے انتہائی نقطہ تک جا پہنچتا ہے اور جب

بَلَغْتَ إِلَى هَذَا فَقَدْ بَلَغْتَ جُهْدَكَ إِلَى الْإِنْتِهَاءِ -

تا ایں مقام برسیدی پس کوشش خود را بدرجہ انتہا رسانیدی تو اس مقام تک پہنچ گیا تو تونے اپنی کوشش کو انتہا تک پہنچا دیا

وَفَزَتْ بِمَرْتَبَةِ الْفَنَاءِ - فَحِينَئِذٍ تَبْلُغُ شَجَرَةَ

و بمرتبہ فنا فائز شدی - پس دریں وقت درخت سلوک تو اور فنا کے مرتبہ تک پہنچ گیا - پس اس وقت تیرے سلوک کا درخت

سُلُوكِكَ إِلَى أَمِّ النَّمَاءِ - وَتَصِلُ عُنُقُ رُوحِكَ

درگوا لیدن خود باں درجہ نشوونما خواہد رسید کہ درجہ کاملہ است و گردن روح تو اپنے کامل نشوونما تک پہنچ جائے گا اور تیری روح کی گردن

إِلَى لُعَاعِ رَوْضَةِ الْقُدْسِ وَالْكَبْرِيَاءِ - كَالنَّاقَةِ

تا سبزہ زم روضہ قدس و بزرگی متہی خواہد شد - و آن شتر مادہ قدس اور بزرگی کے مرغزار کے زم سبزہ تک پہنچ جائے گی - اُس اونٹنی کی مانند

الْعُنُقَاءِ - إِذَا أَوْصَلَتْ عُنُقَهَا إِلَى الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ -

را بماند کہ گردن او دراز باشد و او گردن خود را تا درخت سبز رسانیدہ باشد جس کی گردن لمبی ہو اور اُس نے اپنی گردن کو ایک سبز درخت تک پہنچ دیا ہو

وَبَعْدَ ذَلِكَ جَذَبَاتٌ وَنَفَحَاتٌ وَتَجَلِّيَاتٌ مِّنَ

و بعد زیں جذبہ ہا ہستند و دمیدن خوشبو ہا و تجلیات و تجلیات ہیں اور اس کے بعد حضرت احدیت کے جذبات ہیں اور خوشبوئیں ہیں اور تجلیات ہیں

الْحَضْرَةِ الْأَحَدِيَّةِ - لِيَقْطَعَ بَعْضُ بَقَايَا عُرُوقِ

حضرت احدیت تا بعض رگ ہائے بشریت را کہ باقی ماندہ باشند تا وہ بعض ان رگوں کو کاٹ دے کہ جو بشریت میں سے باقی

الْبَشَرِيَّةِ - وَبَعْدَ ذَلِكَ أَحْيَاءٌ وَابْقَاءٌ وَادْنَاءٌ

منقطع کند۔ و بعد زیں زندہ کردن است و باقی داشتن و قریب کردن رہ گئی ہوں اور بعد اس کے زندہ کرنا ہے اور باقی رکھنا اور قریب کرنا

لِلنَّفْسِ الْمُطْمَئِنَّةِ الرَّاضِيَةِ الْمَرْضِيَّةِ الْفَانِيَةِ -

مرقس مطمئنہ را کہ او از خدا راضی و خدا از او راضی است و بمرتبہ فانیہ است اس نفس کا جو خدا کے ساتھ آرام پکڑ چکا ہے جو خدا سے راضی اور خدا اس سے راضی اور فنا شدہ ہے

لَيَسْتَعِدُّ الْعَبْدُ لِقَبُولِ الْفَيْضِ بَعْدَ الْحَيَاتِ الثَّانِيَةِ -

تا کہ بندہ بعد از حیات ثانی قبول فیض را مستعد گردد تا کہ یہ بندہ حیات ثانی کے بعد قبول فیض کے لئے مستعد ہو جائے

وَبَعْدَ ذَلِكَ يُكْسَى الْإِنْسَانُ الْكَامِلُ حُلَّةَ الْخِلَافَةِ

و بعد زیں درجہ بقا پوشانیدہ مے شود انسان کامل حلہ خلافت را اور اس کے بعد انسان کامل کو حضرت احدیت کی طرف سے خلافت کا پیرایہ پہنایا

مِنَ الْحَضْرَةِ - وَيُصَبَّغُ بِصِبْغِ صِفَاتِ الْأَلُوْهِيَّةِ -

از حضرت عزت جلّ شأنہ و رنگین کردہ مے شود برنگ صفات الوہیت جاتا ہے اور رنگ دیا جاتا ہے الوہیت کی صفتوں کے ساتھ۔ اور یہ رنگ

عَلَىٰ وَجْهِ الظُّلْمَةِ - تَحْقِيقًا لِمَقَامِ الخِلَافَةِ - وَبَعْدَ

بر طریق ظلمت تا مرتبہ خلافت متحقق گردد۔ وپس
ظلمی طور پر ہوتا ہے تا مقام خلافت متحقق ہو جائے اور پھر

ذَالِكَ يَنْزِلُ إِلَى الخَلْقِ لِيَجْذِبَهُمْ إِلَى الرُّوحَانِيَّةِ -

زیں فرود می آید سوئے مخلوق تا اوشاں را سوئے روحانیت بکشند
اس کے بعد خلقت کی طرف اترتا ہے تا اُن کو روحانیت کی طرف کھینچے

وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ الْأَرْضِيَّةِ - إِلَى الْأَنْوَارِ

و تا اوشاں را از تاریکی ہائے زمینی بیروں آوردہ سوئے نور ہائے آسمانی
اور زمین کی تاریکیوں سے باہر لا کر آسمانی نوروں کی طرف

السَّمَاوِيَّةِ - وَيُجْعَلُ وَارِثًا لِكُلِّ مَنْ مَضَىٰ مِنْ

بہرہ - و ایں انسان وارث کردہ می شود ہمہ آں کسان را
لے جائے اور یہ انسان اُن سب کا وارث کیا جاتا ہے

قَبْلِهِ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَأَهْلِ الْعِلْمِ

کہ پیش زو گذشتہ انداز انبیاء و صدیقان و اہل علم
جو نبیوں اور صدیقوں اور اہل علم

وَالدِّرَايَةِ - وَشُمُوسِ الْقُرْبِ وَالْوَلَايَةِ - وَيُعْطَىٰ

و درایت - و آفتاب ہائے قرب و ولایت - و دادہ می شود
اور درایت میں سے اور قرب اور ولایت کے سورجوں میں سے اس سے پہلے

لَهُ عِلْمُ الْأَوَّلِينَ - وَمَعَارِفُ السَّابِقِينَ - مِنْ

اور علم اوّلین و معرفت ہائے سابقین از
گذر چکے ہیں اور دیا جاتا ہے اس کو علم اوّلین کا اور معارف گذشتہ

﴿۱۰﴾

أُولَى الْأَبْصَارِ وَحُكَمَاءِ الْمِلَّةِ - تَحْقِيقًا لِمَقَامِ الْوَرَاثَةِ -

صاحبانِ چشم و حکیمانِ ملت تا ثابت شود کہ او وارث اوشان است
اہل بصیرت اور حکماءِ ملت کے تا اس کے لئے مقام وراثت کا متحقق ہو جائے

ثُمَّ يَمُكِّثُ هَذَا الْعَبْدُ فِي الْأَرْضِ إِلَى مُدَّةٍ شَاءَ

بعد از ایں بندہ بر زمین توقف مے کند تا مدتے کہ خدا تعالیٰ
پھر یہ بندہ زمین پر ایک مدت تک جو اُس کے رب کے

رَبُّهُ رَبُّ الْعِزَّةِ - لِيُنِيرَ الْخَلْقَ بِنُورِ الْهَدَايَةِ - وَ

خواستہ است تا کہ مخلوق را بنور ہدایت منور گرداند و
ارادہ میں ہے توقف کرتا ہے تا کہ مخلوق کو نور ہدایت کے ساتھ منور کرے اور

إِذَا أَنْارَ النَّاسَ بِنُورِ رَبِّهِ أَوْ بَلَغَ الْأَمْرَ بِقَدْرِ الْكِفَايَةِ

چوں مردم را بنور پروردگار خود منور کرد یا امر را بقدر کفایت تبلیغ فرمود
جب خلقت کو اپنے رب کے نور کے ساتھ روشن کر چکا یا امر تبلیغ کو بقدر کفایت پورا کر دیا

فَإِذَا نَزَلَتْ رُوحُهُ وَيَدْعُوهُ رَبُّهُ وَيَرْفَعُ رُوحَهُ

پس دریں وقت نام او تمام مے شود وہی خواند او را خدائے او و روح او سوائے
پس اُس وقت اس کا نام پورا ہو جاتا ہے اور اس کا رب اس کو بلاتا ہے اور اس کی روح اُس کے

إِلَى نُقْطَتِهِ النَّفْسِيَّةِ - وَهَذَا هُوَ مَعْنَى الرَّفْعِ

نقطہ او کہ نفسی است برداشتہ میشود و ہمیں است معنی رفع
نقطہ نفسی کی طرف اٹھائی جاتی ہے اور یہی رفع کے معنی ہیں اُن کے نزدیک

عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ - وَالْمَرْفُوعُ مَنْ يُسْقَى

نزد اہل علم و معرفت - و کسے کہ رفع او سوائے خدا گردید
جو اہل علم اور معرفت ہیں اور مرفوع وہ ہے جس کو اُس محبوب

كَأْسُ الْوِصَالِ - مِنْ أَيْدِي الْمَحْبُوبِ الَّذِي هُوَ لُجَّةٌ

اورا جام وصال آں محبوب حقیقی مے نوشانند کہ دریائے حسن و جمال
کے ہاتھ سے جام وصال پلایا جاتا ہے جو حسن و جمال کا دریا

الْجَمَالِ - وَيُدْخَلُ تَحْتَ رِداءِ الرُّبُوبِيَّةِ - مَعَ

است۔ و داخل کردہ مے شود زیر چادر ربوبیت با آنکہ
ہے۔ اور ربوبیت کی چادر کے نیچے داخل کیا جاتا ہے باوجود اس بات کے

الْعُبُودِيَّةِ الْأَبَدِيَّةِ - وَهَذَا آخِرُ مَقَامٍ يَبْلُغُهُ

عبودیت او بطور ابدی مے ماند و این آں آخر مقام است
کہ عبودیت ابدی طور پر رہتی ہے اور یہ وہ آخری مقام ہے

طَالِبُ الْحَقِّ فِي النَّشْأَةِ الْإِنْسَانِيَّةِ - فَلَا تَغْفُلُوا

کہ طالب حق در پیدائش انسانی او رامی یابد۔ پس ازیں مقام
جس تک ایک حق کا طالب انسانی پیدائش میں پہنچ سکتا ہے پس اس مقام سے

عَنْ هَذَا الْمَقَامِ يَا كَافَّةَ الْبَرَايَا - وَلَا عَنِ السِّرِّ

غافل مشوید اے گروہ مخلوق۔ و نہ ازاں راز غافل شوید
غافل مت ہو اے مخلوق کے گروہ اور نہ اس بھید سے غافل ہو

الَّذِي يُوجَدُ فِي الضَّحَايَا - وَاجْعَلُوا الضَّحَايَا -

کہ در قربانی ہا یافتہ مے شود۔ و قربانی ہا را
جو قربانیوں میں پایا جاتا ہے۔ اور قربانیوں کو

لِرُؤْيَةِ تِلْكَ الْحَقِيقَةِ كَالْمَرَايَا - وَلَا تَذْهَبُوا

برائے دیدن این حقیقت آئینہ ہا بگردانید و این وصیت را
اس حقیقت کے دیکھنے کے لئے آئینوں کی طرح بنا دو اور ان وصیتوں

عَنْ هَذِهِ الْوَصَايَا - وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا

فراموش تکدید و بھجو آں مردم مشوید کہ
کومت بھلاؤ اور ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے

رَبَّهُمْ وَالْمَنَايَا - وَقَدْ أُشِيرَ إِلَى هَذَا السِّرِّ

خدائے خود را فراموش کردہ اند۔ و بہ تحقیق اشارۃ کردہ شدہ است
اپنے خدا اور اپنی موت کو بھلا رکھا ہے اور اس پوشیدہ بھید کی طرف

الْمَكْتُومِ - فِي كَلَامِ رَبِّنَا الْقَيُّومِ - فَقَالَ وَهُوَ

در کلام خدائے قیوم سوئے اس راز پوشیدہ۔ پس او تعالیٰ گفت و او
خدا تعالیٰ کی کلام میں اشارت کی گئی ہے۔ چنانچہ خدا جو

أَصْدَقُ الصَّادِقِينَ - قُلْ إِنْ صَلَاتِي وَنُسُكِي

اصدق الصادقین است کہ بگو کہ بہ تحقیق نماز من و عبادت من و قربانی من
اصدق الصادقین ہے اپنے رسول کو فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو کہہ دے کہ میری نماز اور میری عبادت

وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۱ - فَانظُرْ

و زندگی من و مردن من برائے خدائے رب العالمین است۔ پس بہ میں
اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت سب اس خدا کیلئے ہے جو پروردگار عالمیاں ہے پس دیکھ

كَيْفَ فَسَّرَ النُّسُكَ بِلَفْظِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ -

کہ چگونہ لفظ نُسُک را بلفظ محیا و ممات تفسیر کردہ
کہ کیونکر نُسُک کے لفظ کی حیات اور ممات کے لفظ سے تفسیر کی ہے

وَأَشَارَ بِهِ إِلَى حَقِيقَةِ الْأَضْحَاةِ - فَفَكِّرُوا فِيهِ

و بدیں تفسیر سوئے حقیقت قربانی اشارت نمودہ۔ پس دریں نکتہ بیندیشید
اور اس تفسیر سے قربانی کی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے پس اے عقلمندو!

يَا ذَوِي الْحِصَاةِ - وَمَنْ ضَحَّى مَعَ عِلْمٍ حَقِيْقَةً

اے صاحبان عقل - وہر کہ قربانی کرد و او را علم ایں امر بود کہ حقیقت ایں
اس میں غور کرو اور جس نے اپنی قربانی کی حقیقت کو معلوم کر کے قربانی ادا کی

ضَحِيَّتِهِ - وَصِدْقِ طَوِيَّتِهِ - وَخُلُوْصِ نِيَّتِهِ -

قربانی چست و صدق دل و خلوص نیت می داشت
اور صدق دل اور خلوص نیت کے ساتھ ادا کی

فَقَدْ ضَحَّى بِنَفْسِهِ وَمُهَجَّتِهِ - وَأَبْنَاءِهِ وَحَفَدَاتِهِ -

پس بہ تحقیق او قربانی جان خود و فرزند ان خود کردہ است
پس بہ تحقیق اس نے اپنی جان اور اپنے بیٹوں اور اپنے پوتوں کی قربانی کردی

وَلَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ - كَأَجْرِ إِبْرَاهِيمَ عِنْدَ رَبِّهِ

و مر او را اجرے است بزرگ - بچو اجر ابراہیم نزد رب کریم
اور اس کے لئے اجر بزرگ ہے جیسا کہ ابراہیم کے لئے اس کے رب کے نزدیک اجر تھا

الكَرِيمِ - وَالِيَهُ إِشَارَةُ سَيِّدِنَا الْمُصْطَفَى - وَ

وسوئے ایں اشارۃ کردہ است سردار ما کہ برگزیدہ است و
اور اسی کی طرف ہمارے سید برگزیدہ اور رسول برگزیدہ نے

رَسُولِنَا الْمُجْتَبَى - وَامَامِ الْمُتَّقِينَ - وَخَاتَمِ

رسول ما کہ چیدہ است و امام پرہیزگاراں و خاتم الانبیاء
جو پرہیزگاروں کا امام اور انبیاء کا خاتم ہے

النَّبِيِّينَ - وَقَالَ وَهُوَ بَعْدَ اللَّهِ أَصْدَقُ الصَّادِقِينَ -

ست و فرمود و او بعد از خدا صادق ترین صادقان است
اشارہ کیا اور فرمایا اور وہ خدا کے بعد سب سچوں سے زیادہ تر سچا ہے

انّ الضحایا ہی المطایا - توصل الی ربّ البرایا -

بہ تحقیق قربانی ہا کہ ہستند ہماں سواری ہا ہستند کہ سوئے خدا تعالیٰ می برند
بہ تحقیق قربانیاں وہی سواریاں ہیں کہ جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتی ہیں

وتمحو الخطایا - وتدفع البلیا - ہذا ما بلغنا

وخطا ہا را محوی کنند و بلا ہا را دفع می کنند - این آں امر است کہ از
اور خطاؤں کو محو کرتی ہیں اور بلاؤں کو دور کرتی ہیں یہ وہ باتیں ہیں جو ہمیں پیغمبر خدا

من خیر البریة - علیہ صلواة اللہ والبرکات

بہترین مخلوق یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بما رسیدہ است - برو درود خدا و برکات
صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچیں جو سب مخلوق سے بہتر ہیں ان پر خدا تعالیٰ کا سلام اور برکتیں ہوں

السنیة - وانہ أوما فیہ الی حکم الضحیة -

بزرگ باد و بہ تحقیق او اشارہ کردہ است دریں حدیث سوئے حکمت ہائے قربانی
اور آجناب نے ان کلمات میں قربانیوں کی حکمتوں کی طرف فصیح کلموں کے ساتھ

بکلمات کالدرر البھیة - فالأسف کلّ الأسف

بہ سخنانے کہ بچھو درہائے روشن ہستند پس افسوس و کمال افسوس است
جو موتیوں کی مانند ہیں اشارہ فرمایا ہے پس افسوس اور کمال افسوس ہے کہ

انّ اکثر الناس لا یعلمون ہذہ النکات الخفیة -

کہ اکثر مردم اس نکتہ ہائے باریک رانہ مے دانند
اکثر لوگ ان پوشیدہ نکتوں کو نہیں سمجھتے

ولا یتبعون ہذہ الوصیة - ولیس عندهم

و پیروی اس وصیت نہ مے کنند - و نزد ایشان
اور اس وصیت کی پیروی نہیں کرتے اور ان کے نزدیک

معنی العید - من دون الغسل ولبس الجدید -

معنی عید پیش زین نیست کہ خوشیستن را بشویند و پوشاک نو پوشند
عید کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ غسل کریں اور نئے کپڑیں پہنیں

والخضرم و القضم مع الاهل و الخدم و العید -

وایں کہ طعام را بہمہ دہاں و کرانہ ہائے دنداں بخایند با اہل خانہ خود و نوکراں و غلاماں
اور طعام کو سارے مونہہ کے ساتھ اور دانتوں کے کناروں سے چباویں۔ خود اور ان کے اہل و عیال اور

ثم الخروج بالزينة للتعید كالصنادید - و

باز بہ آرایش و زینت تمام برائے نماز عید بروں آمدن بچھو مہتران و
نوکر اور غلام۔ اور پھر آرائش کے ساتھ نماز عید کیلئے باہر نکلیں جیسے بڑے رئیس ہوتے ہیں اور

تری الأطائب من الأطعمة منتھی طربہم فی

خواہی دید کہ خوشترین طعام ہا دریں روز غایت خوشی ایشاں است
تو دیکھے گا کہ اچھے کھانوں میں اس دن ان کی سب سے بڑھ کر خوشی ہے

هذا اليوم - والنفائس من الالبسة غاية

و نفیس ترین لباس ہا غایت حاجت ایشاں است
اور ایسا ہی اچھی اور نفیس پوشاکوں میں انتہائی مرتبہ ان کی حاجتوں

اربہم لارائة القوم - ولا یدرن ما الاضحاہ -

تا قوم را نمایند و نہ می دانند کہ قربانی چیست
کا ہے تا قوم کو دکھلائیں اور نہیں جانتے کہ قربانی کیا چیز ہے۔

ولای غرض یذبح الغنم و البقرات - و

واز برائے کد ام غرض گوسپنداں و گاواں ذبح می کنند -
اور کس غرض کے لئے بکریاں اور گائیاں ذبح کی جاتی ہیں۔

عندہم عیدہم من البکرة الی العشیّ - لیس الا

زداایشان عیدایشان از بامداد تا شب جزیں نیست کہ
ان کے نزدیک ان کی عید فجر سے لے کر عشاء کے وقت تک محض اس لئے ہے کہ

للاکل والشرب والعیش الہنیّ - واللباس البہیّ -

خوردہ شود و نوشیدہ شود و درعیش خوشگوار گذرانیدہ شود و نیز لباس خوش پوشیدن
خوب کھایا جائے اور پیا جائے اور عیش خوشگوار کیا جائے اور عمدہ لباس پہنا جائے

والفرس الشریّ - واللحم الطریّ - وماترای

وبراسپ جہندہ سوار شدن و گوشت تازہ خوردن و دریں روز شان
اور چالاک گھوڑوں پر سواری کی جائے اور گوشت تازہ کھایا جائے اور اس دن ان کا کام بجز

عملہم فی یومہم ہذا الا اکتساء الناعمات -

کارشان جزیں نخواہی دید کہ پارچات نرم پوشند
اس کے تو نہیں دیکھے گا کہ نرم اور ملائم کپڑے پہنیں

والمشط والاكتحال وتضمیخ الملبوسات -

وشانہ کنند و سرمہ درچشم کشند و بر لباس ہائے خود عطر بمالند
اور بالوں کو کنکھی کریں اور آنکھوں کو سرمہ لگائیں اور پوشاک پر عطر ملیں۔

وتسویة الطرر والذوائب كالنساء المتبرجات -

وٹرہ ہائے مو وگیسو ہا را ہیجو زنان زینت کنندہ آراستہ کنند
اور اپنے طرے اور زلفیں خوب صاف کریں جیسا کہ زینت کرنے والی عورتیں کیا کرتی ہیں

ثم نقرات كنقرة الدجاجة فی الصلوة - مع

باز چند دفعہ منقار زدن و در نماز ہیجو ماکیاں کہ برائے دانہ چیدن منقاری زند و با ایں ہمہ
اور پھر مرغی کی طرح جو دانہ پر منقار مارتی ہے چند دفعہ نماز کیلئے حرکت کریں ایسی حرکت جو اس کے ساتھ

عدم الحضور و هجوم الوسوس و الشتات - ثم

پہچ حضورى در نماز نہ مے باشد و وسوسہ ہا گردى آيند و پراگندگى زور مى کند۔ باز ایں کار است کچھ بھی حصہ حضور نہ ہو اور وسوسے بکثرت ہوں اور دل میں پراگندگى ہو پھر

التمایل الى انواع الاغذية و المطعمات - و

کہ سوئے انواع اقسام غذا ہا و طعام ہا میل مى نمايند و طرح طرح کی غذاؤں کی طرف جھک جائیں اور طرح طرح کے کھانوں کی طرف اور

ملاً البطن بالوان النعم كالنعم و العجماوات -

ازاں طعام ہاشکم ہا ہچو حیوانات و چارپایاں پُر مے کنند چارپایوں کی طرح طرح طرح کی نعمتوں سے پیٹ بھر لیں

والمیل الى الملاهى و الملاعب و الجهلات -

وسوئے لہو و بازی و کارہائے جہالت میل دل شاں مى شود اور لہو اور لعب کی طرف میل کریں اور باطل کاموں کی طرف متوجہ ہوں

وسرح النفوس فى مراتع الشهوات - و الركوب

و نفس ہائے خود را در چراگاہ ہائے شہوات مى گذرانند و سوار شدن اور شہوات کی چراگاہوں میں اپنے نفسوں کو چھوڑ دیں اور گھوڑوں پر

على الافراس - و العجل و العناس - و الجمال

براسیاں و یکہ ہا و مادہ شتران مضبوط و شتران نر و خچر ہا اور کیوں پر اور اونٹوں پر اور اونٹنیوں پر

والبغال و رقاب الناس - مع انواع من

و گردن ہائے مردم با قسم ہا از اور خچروں پر اور لوگوں کی گردنوں پر سواری کریں کئی قسم کی

التزیينات - وافناء اليوم كله في الخزعبيات -

زینت ہا و سپرد کردن ہمہ روز در کارہائے باطلہ
زینتوں کے ساتھ اور تمام دن بیہودہ باتوں میں ضائع کرنے میں

والهدايا من القلايا - والتفاخر بلحوم البقرات

و ہدیہ ہا از گوشت ہا و فخر کردن بگوشت ہائے گاواں
اور ایک دوسرے کو گوشت بھیجنے کا تحفہ اور باہم فخر کرنا گائے کے گوشت

والجدايا - والافراح والمراح والجدبات

و گوسپنداں و خوشی ہا و انواع شادی و جذبہ ہائے نفس
اور بکروں کے گوشت کے ساتھ۔ اور خوشیاں اور رنگارنگ کی شادیاں اور نفس کی کششیں

والجماح - والضحك والقهقهة بابداء النواجذ

و سرکشی و خندہ و قہقہہ بظاہر کردن دندان پسین
اور سرکشیاں اور ہنسی اور قہقہہ مار کر ہنسا پچھلے دانتوں کے نکالنے سے

والثنایا - والتشوق الی رقص البغایا - وبوسهن

و دودندان پیشین و شوق کردن سوائے رقص زنان بازاری و بوسہ گرفتن ایشان
اور اگلے دودانتوں کے نکالنے سے۔ اور شوق کرنا بازاری عورتوں کے رقص کی طرف اور ان کا بوسہ

وعناقهن - وبعد هذا نطاقهن - فانا لله علی

و بغل گیری ایشان و پس ازیں جائے کمر بند ایشان یعنی بدکاری ایشان۔ پس بر مصیبت ہائے اسلام
اور گلے لپٹانا اور بعد اس کے ان کا جائے کمر بند۔ پس ہم اسلام کی مصیبتوں پر

مصائب الاسلام - وانقلاب الايام - ماتت القلوب -

اناللہ می باید گفت و بریں نیز ہم کہ بر روز ہائے اسلام گردش آمد دل ہا مردند
اناللہ پڑھتے ہیں اور نیز دنوں کی گردش پر دل مر گئے

و کثرت الذنوب - واشتدت الكرب - فعند

وگنہ ہا بسیار شدن
و بے قراری ہا سخت شدن پس
اور گنہ بہت ہو گئے
اور بے قراریاں بڑھ گئیں پس اس

هذه الليلة الياء - وظلمات الهوجاء -

بروقت این شب تاریک
و تاریکی ہائے باد تند
اندھیری رات کے وقت
اور تند ہوا کی تاریکی کے وقت

اقتضى رحم الله نور السماء - فانا ذالك

بخواست رحمت الہی نور آسمان را
خدا کے رحم نے تقاضا کیا کہ آسمان سے نور نازل ہو
پس من
سو میں

یہ جو حدیثوں میں لکھا ہے کہ مسیح موعود نازل ہوگا یہ نزول کا لفظ اس اشارہ کیلئے اختیار کیا گیا ہے کہ وہ زمانہ ایسا ہوگا کہ تمام زمین پر تاریکی چھا جائیگی اور دیانت اور امانت اور راستی زمین پر سے اٹھ جائے گی۔ اور زمین ظلم اور جور سے بھر جائیگی۔ تب خدا آسمان سے ایک نور نازل کرے گا اور اس سے زمین کو دوبارہ روشن کر دے گا۔ وہ اوپر سے آئے گا کیونکہ نور ہمیشہ اوپر کی طرف سے آتا ہے اور مسیح موعود کا وقت ایسا وقت بیان کیا گیا ہے کہ اس وقت اشاعت اسلام کے تمام اسباب معطل ہو جائیں گے اور مسلمانوں کے دونوں ہاتھ در ماندہ ہو جائیں گے کیونکہ خدا کی غیرت اس بات کو چاہے گی کہ اس اعتراض کو اٹھاوے اور دفع اور دور کرے جو کہا گیا ہے کہ اسلام تلوار کے ذریعہ سے پھیلا یا گیا پس مسیح موعود کے وقت کے لئے یہ حکم ہے کہ تلواروں کو نیام میں کریں اور مذہب کے لئے کوئی شخص تلوار نہ اٹھائے اور اگر اٹھائے گا تو کافروں سے سخت شکست اٹھائے گا اور ذلیل ہوگا۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ کی جماعت جن کو انہوں نے مصر سے نکالا تھا ایسی لڑائیوں میں ہمیشہ مغلوب ہوتی رہی جن لڑائیوں کے لئے موسیٰ کے منشاء کے برخلاف انہوں نے پیش قدمی کی۔ سواب بھی

النور - و المجدد المأمور - والعبد المنصور -

آں نورم و مجدے ہستم کہ با مرالہی آمدہ و بندہ مد یافتہ ہستم
وہ نور ہوں اور وہ مجدد ہوں کہ جو خدا تعالیٰ کے حکم سے آیا ہے اور بندہ مد یافتہ ہوں

والمہدی المعہود - و المسیح الموعود - وانی

وآں مہدی ہستم کہ آمدن او معہود بود و آں مسیح ہستم کہ وعدہ آمدن او شدہ بود و من
اور وہ مہدی ہوں جس کا آنا مقرر ہو چکا ہے اور وہ مسیح ہوں جس کے آنے کا وعدہ تھا اور میں اپنے رب

نزلت بمنزلۃ من ربّی لا یعلمها احدٌ من الناس -

از پروردگار خود باں منزلت نزول می دارم کہ هیچ کس از آدمیان آنرا نمی شناسد
سے اس مقام پر نازل ہوا ہوں جس کو انسانوں میں سے کوئی نہیں جانتا

وان سرّی اخفی و انّی من اکثر اهل اللّٰہ

و راز من پوشیدہ و دورتر از اکثر مردان خداست قطع نظر ازیکہ آں راز
اور میرا بھید اکثر اہل اللہ سے پوشیدہ اور دورتر ہے قطع نظر اس سے کہ

فضلاً عن عامة الأناس - وانّ مقامی ابعدا

از مردم عامہ پوشیدہ باشد و بہ تحقیق مقام من از دستہائے
عام لوگوں کو اس سے کچھ اطلاع ہو سکے اور میرا مقام غوطہ لگانے والوں کے

ایسا ہی ہوگا کیونکہ مسیح موعود کا آسمان سے نازل ہونا اسی رمز سے قرار دیا گیا ہے کہ اس کا ہاتھ زمینی اسباب کو نہیں چھوئے گا۔ اور وہ محض آسمان کے پانی سے اسلام کے باغ کی آبپاشی کرے گا۔ کیونکہ اب خدا تعالیٰ اس معجزہ کو دکھلانا چاہتا ہے کہ اسلام اپنے شائع ہونے میں تلوار اور انسانی اسباب کا محتاج نہیں۔ پس جو شخص باوجود اس صریح ممانعت اور موجودگی حدیث بضع الحرب کے پھر تلوار اٹھاتا ہے اور غازی بننا چاہتا ہے گویا وہ ارادہ کرتا ہے کہ اس معجزہ کو مشتبه کر دے جس کا ظاہر کرنا خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے یعنی بغیر انسانی اسباب کے اسلام کو زمین پر غالب اور محبوب الخلاق بنا دینا۔ منہ

بقیہ
حاشیہ

من ایدی الغواصین - وصعودی ارفع من قیاس

غوطہ زندگان کہ از بہر گرفتن لولو غوطی ز نند دورتر است وبالارفتن من از قیاس
ہاتھوں سے بہت دور ہے اور میری اوپر چڑھنے کی بلندی قیاس میں نہیں آسکتی

القائسین - وانّ قدمی ہذہ اسرع من القلاص

قیاس کنندگان بلندتر است۔ و ایں قدم من از شتران تیزرو تیزترے رود
اور یہ قدم میرا خدا تعالیٰ کی راہ میں تیز چلنے والے اونٹوں سے تیزتر ہے

فی مسالک ربّ الناس - فلا تقيسوني باحدٍ ولا

در راہ ہائے پروردگار مردمان پس مراد دیگرے قیاس مکنید و نہ دیگرے را
پس مجھے کسی دوسرے کے ساتھ قیاس مت کرو

احداً بی ولا تهلکوا انفسکم بالریب والعماس -

بمن مقایسہ نمائید و نفس ہائے خود را بہ شک و خصومت ہلاک مکنید
اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ۔ اور اپنے تئیں شک اور جنگ کے ساتھ ہلاک مت کرو

وانی لبّ لا قشر معہ و روح لا جسد معہ و

ومن مغزے ہستم کہ ہاؤے پوتے نیست و روئے ہستم کہ ہاؤے جسدے نیست و من
اور میں مغز ہوں جس کے ساتھ چھلکا نہیں اور روح ہوں جس کے ساتھ جسم نہیں اور

شمس لا یحجبها دخان الشمس - واطلبوا مثلی

آفتابے ہستم کہ دخان دشمنی و کینہ او را نمی پوشد و مانند من بجوئید
وہ سورج ہوں جس کو دشمنی اور کینہ کا دھواں چھپا نہیں سکتا اور کوئی ایسا شخص تلاش کرو جو میری

ولن تجدوه وان تطلبوه بالنبراس - ولا فخر

و ہرگز نخواہید یافت و اگرچہ با چراغ جویندہ باشید و ایں کلمہ فخر نیست
مانند ہو اور ہرگز نہیں پاؤ گے اگرچہ چراغ لے کر بھی ڈھونڈتے رہو اور یہ کوئی فخر نہیں

ولكن تحديت لنعم الله الذي هو غارس لهذا

مگر شکر نعمت ہائے آں خداست کہ او اس نونہال را نشانیدہ است
مگر اس خدا کی نعمتوں کا شکر ہے جس نے اس نونہال کو لگایا ہے۔

الغراس - وانی غسلت بماء النور وطهرت بعين

ومن باب نور غسل دادہ شدم و چشمہ
اور میں نور کے پانی کے ساتھ غسل دیا گیا ہوں اور الہی پاکیزگی کے چشمہ

القدس من الاوساخ والادناس - وسمانی ربی

پاکیزگی الہی پاکیزہ کردہ شدم از چرکھا و کدورت ہا۔ و نام من رب من
میں پاکیزہ کیا گیا ہوں اور صاف کیا گیا ہوں تمام میلیوں اور کدورتوں سے اور میرے رب نے میرا نام

احمد فاحمدونی و لا تشتمونی و لا توصلوا امرکم

احمد نہاد۔ پس ستائش من کنید و مراد شام مدہید و امر خود را تا بدرجہ
احمد رکھا ہے پس میری تعریف کرو اور مجھے دشنام مت دو اور اپنے امر کو ناامیدی کے

الی الابلاس - و من حمدنی وما غادر من نوع

نومیدی مرسانید و ہر کہ ستائش من کرد و قسمے از ستائش نگذاشت
درجہ تک مت پہنچاؤ اور جس نے میری تعریف کی اور کوئی قسم تعریف کی نہ چھوڑی

حمد فمان - و من کذب هذا البیان فقد

پس او دروغ نہ گفت و مرتکب کذب نشد و ہر کہ تکذیب اس بیان کرد پس او
تو اس نے سچ بولا اور جھوٹ کا ارتکاب نہ کیا۔ اور جس نے اس بیان کو جھٹلایا پس اس نے جھوٹ

مان - واغضب الرحمن - فویل للذی شک

دروغ گفتہ است و خدائے خود را در غضب آورده۔ پس براں شخص و او یلاست کہ شک کرد
بولا ہے اور اپنے خدا کے غصے کو بھڑکایا ہے پس افسوس اس آدمی پر جس نے شک کیا۔

و فسخ العهد و فك و لوث بطائف من الجن

و عہد را بشکست
و آلودہ کرد دل را بوسوسہ شیطان
اور عہد کو توڑا
اور دل کو شیطان کے وسوسہ سے آلودہ کیا

الجنان - وانی جئت من الحضرة الرفیعة العالیة -

ومن از درگاہ
بلند و برتر آمدہ ام
اور میں
بڑی اونچی درگاہ سے آیا ہوں

لیری بی ربی من بعض صفاته الجلالیة - والجمالیة -

تا پروردگار من بعض صفات جلالیہ خود را بواسطہ من بنماید
تا میرا خدا میرے ذریعہ
بعض اپنی جلالی اور جمالی صفتیں دکھلاوے

اعنی دفع الضیر و افاضة الخیر فان الزمان کان

یعنی دفع کردن گزند و رسانیدن خیر
یعنی شر کا دور کرنا اور بھلائی کا پہنچانا
چرا کہ زمانہ حاجت می داشت
کیونکہ زمانہ کو اس بات کی حاجت

محتاجاً الی دافع شر طغی - والی رافع خیر انحط

کہ آں بدی را دفع کردہ شود کہ از حد درگذشتہ است و آں نیکی را بلند کردہ آید کہ فرو رفتہ
تھی کہ اس بدی کو دور کیا جائے جو حد سے بڑھ گئی تھی اور اس نیکی کو بلند کیا جائے جو

واختفی - فاقتضت العنایة الالہیة ان یعطی

است و پنہاں گردیدہ - پس عنایت الہیہ تقاضا فرمود کہ
جاتی رہی تھی - اس لئے خدا کی عنایت نے چاہا
زمانہ را
کہ زمانہ کو

الزمان ما سأل بلسان الحال - ویرحم طبقات

آں چیز دادہ شود کہ بزبان حال مے خواہد
وہ چیز دی جاوے جسے وہ اپنی زبان حال سے مانگتا ہے
وہ بر مردان
اور مردوں اور

النساء والرجال - فجعلنی مظهر المسيح عیسیٰ

وزنان رحم کردہ آید	پس مرا جائے ظہور مسیح	عیسٰ
عورتوں پر رحم کیا جائے	پس مجھ کو مسیح	عیسٰ

ابن مریم لدفع الضرّ و ابادۃ مواد الغواية -

ابن مریم کرد	تا کہ مادہ ہائے ضرر	و گمراہی را	دور فرماید
بن مریم کا مظہر بنایا تا کہ ضرر اور گمراہی کے مادوں کو			دور فرماوے

وجعلنی مظهر النبی المہدی احمد اکرم

و مرا	مظہر مہدی	احمد اکرم فرمود
اور مجھ کو	مہدی احمد اکرم	کا مظہر بنایا

لافاضة الخیر و اعادۃ عہاد الدرایۃ و الہدایۃ -

کہ تا بمردم خیر را برساند	و باران درایت و ہدایت را دوبارہ فرستد
تا کہ لوگوں کو فائدہ پہنچاوے	اور درایت اور ہدایت کی بارش کو دوبارہ اتارے

وتطہیر الناس من ذرّن الغفلة والجنایۃ -

و مردم را از چرک غفلت	و گناہگاری پاک کند
اور لوگوں کو غفلت اور گناہگاری	کے میل سے پاک کرے

فَجِئْتُ فِي الْحَلَّتَيْنِ الْمَهْزُودَتَيْنِ الْمَصْبُغَتَيْنِ

پس من در دو	حلہ زرد رنگ آمدہ ام	کہ رنگین ہستند
پس میں	زرد رنگ والے دو لباسوں میں آیا ہوں	

بصبغ الجلال و صبغ الجمال - واعطيت صفة

برنگ جلال	و رنگ جمال -	و دادہ شدم	صفت
جو جلال اور جمال کے رنگ سے رنگے ہوئے ہیں		اور مجھ کو	

الافناء والاحیاء من الرب الفعال - فاما الجلال

فانی کردن و زندہ کردن از پروردگارے کہ بر ہر کار قادر است - مگر جلالے کہ دادہ شد
فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے اور یہ صفت خدا کی طرف سے مجھ کو ملی ہے لیکن وہ جلال

الذی اعطیت فهو اثر لبروزی العیسوی من

پس آں اثر
آں بروز من است کہ عیسوی است از
جو مجھ کو دیا گیا ہے وہ میرے اس بروز کا اثر ہے جو عیسوی بروز ہے اور جو خدا کی

اللہ ذی الجلال ☆ - لا یبد بہ شر الشکر الموج

خدائے کہ ذوالجلال است
تا من آں بدی شکر را نیست کنم کہ موج زن
طرف سے ہے تاکہ میں اس شکر کی بدی کو نابود کروں جو

الموجود فی عقائد اهل الضلال - المشتعل بکمال

و موجود در عقائد گمراہان است و بکمال اشتعال
گمراہوں کے عقیدوں میں موج مار رہی ہے اور موجود ہے اور اپنی پوری بھڑک میں

الاشتعال - الذی هو اکبر من کل شر فی

مشتعل است
آنکہ در چشم خدائے دانندہ
اور جو حالات کے جاننے والے خدا کی نظر میں ہر ایک بدی سے بھڑک رہی ہے

☆ قد قلت غیر مرة انی ما اتیت بالسيف ولا السنان. وانما اتیت بالآیات

بارہا گفتہ ام کہ من بہ تیغ و نیزہ نیامدہ ام و جز ایں نیست کہ آمدن من بہ نشانہاست
میں نے کئی دفعہ بتلایا ہے کہ میں تلواروں اور نیزوں کے ساتھ نہیں آیا ہوں بلکہ میرے پاس نشان ہیں اور

والقوة القدسیة وحسن البیان. فجلالی من السماء لا بالجنود والاعوان. منہ

و قوت قدسیہ وحسن بیان۔ پس جلال من از آسمان است نہ یہ لشکر ہا و مددگاراں۔ منہ

قوت قدسیہ اور حسن بیان ہے۔ پس میرا جلال آسمانی ہے نہ کہ لشکروں کے ساتھ۔ منہ

﴿۲۳﴾

عین اللہ عالم الاحوال - ولاهدم بہ عمود

بزرگتر است و تاکہ من بدو ستون

بڑھ کر ہے اور تاکہ میں اس کے ذریعہ سے اس

الافتراء علی اللہ والافتعال - واما الجمال الذی

آں افترا را منہدم کنم کہ بر خدای بندند - مگر جمالے کہ دادہ شدم

افترا کے ستون کو گرا دوں جو خدا پر باندھتے ہیں - لیکن وہ جمال جو مجھ کو

اعطیت فهو اثر لبروزی الاحمدی من اللہ

پس آں اثر آں بروز من است کہ از خدائے صاحب لطف

ملا ہے وہ میرے اس بروز کا اثر ہے جس کا نام بخشش کرنے والے خدا کی

ذی اللطف والنوال - لاعید بہ صلاح التوحید

وبخشش بروز احمدی نام می دارد تاکہ من بداں نیکی توحید را

طرف سے بروز احمدی ہے تاکہ میں اس کے ذریعہ سے توحید کی نیکی کو

المفقود من الالسن والقلوب والاقوال والافعال -

کہ از زبان ہا و دل ہا و گفتار ہا و کردار ہا گم شدہ بود واپس

جو زبانوں اور دلوں اور باتوں اور کاموں سے جاتی رہی ہے واپس لاؤں

واقیم بہ امر التدین والانتحال - وامرت ان

بیارم وامر دینداری را قائم کنم ومن حکم کردہ شدم کہ

اور اس کے ذریعہ سے دینداری کے امر کو قائم کروں اور مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ

اقتل خنازیر الافساد والاحاد والاضلال -

خنزیر ہائے فساد و الحاد و گمراہ کردن را بکشم -

میں فساد اور الحاد اور گمراہ کرنے کے ان سوروں کو ماروں

☆ اللفظ لفظ الحدیث كما جاء في البخاری والمراد من القتل اتمام الحجة وابطال
الباطل بالدلائل القاطعة والآيات السماوية لا القتل حقيقة. منه

الذین یدوسون درالحق تحت النعال - و

آنان کہ گوہر ہائے راستی را زیر کفش ہائے خود پامال می کنند
و
جو سچائی کے موتیوں کو پیروں کے نیچے ملتے ہیں اور

یہلکون حرث الناس ویخربون زروع الایمان ﴿۲۵﴾

تباہ می کنند زراعت مردم را و خراب می کنند کشت ہائے ایمان
لوگوں کی کھیتیوں کو اجاڑتے ہیں اور ایمان اور پرہیزگاری اور

والتورع والاعمال - وقتلی هذا بحربة سماویة

و پرہیزگاری و اعمال را و این کشتن بجزیہ آسمان است
عملوں کی کھیتیوں کو خراب کرتے ہیں۔ اور یہ مارنا آسمانی ہتھیار کے ساتھ ہے۔

لابالسیوف والنبال - کما ہوزعم المحرومین

نہ بہ شمشیر ہا و تیر ہا چناں کہ آں زعم کسانے بہت کہ
تلواروں اور تیروں کے ساتھ نہیں جیسا کہ یہ گمان ان لوگوں کا ہے

من الحق وصدق المقال - فانهم ضلّوا و

از حق و راست گفتاری محروم ہستند چرا کہ اوشاں گمراہ شدہ اند و
جو حق اور راست گفتاری سے محروم ہیں کیونکہ وہ خود گمراہ ہوئے اور

اضلّوا کثیراً من الجہال - وان الحرب حرّمت

اکثر مردم را از جاہلاں گمراہ کردہ اند و بہ تحقیق جنگ با مردم کفار
جاہلوں میں سے بہتوں کو گمراہ کیا ہے اور یہ سچ بات ہے کہ کافروں کے ساتھ لڑنا

علیّ و سبق لی ان اضع الحرب ولا اتوجه

برمن حرام کردہ اند و پیش از وجود من برائے من مقرر شدہ است کہ جنگ را ترک کنم و سوئے
مجھ پر حرام کیا گیا ہے اور میرے وجود سے پہلے میرے لئے مقرر ہوا ہے کہ لڑائی کو ترک کروں اور

الی القتال - فلا جہاد الا جہاد اللسان والایات

کشت و خون متوجہ نشوم - پس بیچ جہاد بجز جہاد زباں و نشان
خوئیزی کی طرف متوجہ نہ ہوں - پس کوئی جہاد سوائے زبانی جہاد کے اور نشان اور دلائل کے

والاستدلال - وکذالک امرت ان املاً بیوت

و دلائل باقی نمائندہ و ہم چینیں مامورم کہ خانہ ہائے مومنوں را
جہاد کے باقی نہیں رہا اور ایسا ہی مجھ کو یہ بھی حکم ہے کہ مسلمانوں کے گھروں کو

المؤمنین وجرہم من المال - ولکن لا

وکیسہ ہائے اوشاں را بمال پُرکنم مگر نہ
اور ان کے توشہ دانوں کو مال سے بھردوں لیکن چاندی سونے

بالجین والدجال - بل بمال العلم والرشد

بہ سیم و زر بلکہ بمال علم و رشد
کے مال سے نہیں بلکہ علم اور رشد اور

والهدایة والیقین علی وجہ الکمال - وجعل

و ہدایت و یقین بروجہ کمال و گردانیدن
ہدایت اور یقین کے مال سے اور نیز اس مال سے کہ

الایمان اثبت من الجبال - وتبشیر المثقلین

ایمان مضبوط تر از کوہ ہا - و بشارت دادن آں زیر بار اں راکہ
ایمان کو پہاڑوں سے بھی زیادہ مضبوط کیا جائے اور جو لوگ بوجھوں کے نیچے دبے ہوئے ہیں

تحت الاثقال - فبشرای لکم قد جاءکم المسیح -

بارگراں برایشاں افتادہ است پس شمارا بشارت باد کہ نزدشما مسیح آمد
ان کو بشارت دی جائے - پس تم کو خوشخبری ہو کہ تمہارے پاس مسیح آیا

ومسحہ القادر واعطى له الكلام الفصيح -

و قادر اور مسح کرد و کلام فصیح اور عطا کردہ شد
اور قادر نے اس کو مسح کیا اور فصیح کلام اس کو عطا کیا گیا۔

وانه يعصمكم من فرقة هي للاضلال تسيح -

واو ثنا را نگہ میدارد ازاں فرقہ کہ برائے گمراہ کردن بر زمین سے رود
اور وہ تم کو اس فرقہ سے بچاتا ہے جو گمراہ کرنے کے لئے زمین پر سیر کرتا ہے۔

والى الله يدعوى ويصيح - وكل شبهة يُزيل

و سوائے خدا دعوت می کند و می خواند و ہر شبہ را دور میکند
اور خدا کی طرف بلاتا ہے اور ہر ایک شبہ کو دور فرماتا ہے

ويزيح - وطوبى لكم قد جاءكم المهدى المعهود -

و زائل می فرماید و شمارا مبارک باد کہ مہدی معہود نزد شما رسیدہ است
اور تم کو مبارک ہو کیونکہ مہدی معہود تمہارے پاس آ پہنچا

ومعه المال الكثير والمتاع المنضود - وانہ

و باوے مال کثیر و متاعے است کہ تہ تہ نہادہ است و او
اور اس کے پاس بہت سا مال و متاع ہے جو تہ تہ رکھا ہے اور وہ

يسعى ليرد اليكم الغنى المفقود - ويستخرج

سعی می کند کہ آں تو نگرے کہ از شما گم شدہ است باز سوائے شما مسترد شود
کوشش کرتا ہے کہ وہ مال جو تمہارے پاس سے جاتا رہا ہے پھر تمہاری طرف لوٹ آئے اور وہ

الاقبال الموءود - ماكان حديث يفتري - بل

و آں اقبال کہ زندہ بگور است باز از گور بیرون آید۔ این آں سخن نیست کہ افترا کردہ شود بلکہ
اقبال جو جیتے جی قبر میں ہے پھر قبر سے نکلے۔ یہ وہ بات نہیں کہ جھوٹ بنالی جائے بلکہ

نورٌ من اللّٰہ مع آیاتِ کبریٰ - ایہا الناس انی انا

نور خداست کہ نشان ہائے بزرگ ہمراہ می دارد - اے مردم من آن مسیح ہستم کہ خدا کا نور ہے جو اپنے ساتھ بڑے بڑے نشان رکھتا ہے - اے لوگو! میں وہ مسیح ہوں

المسیح المحمّدی - وانی انا احمد المہدی -

از سلسلہ محمدی است و من احمد مہدی ہستم
جو محمدی سلسلہ میں سے ہے اور میں احمد مہدی ہوں

وان ربّی معی الی یوم لحدی من یوم مہدی -

و بہ تحقیق رب من با من است از وقت مہد من تا وقت لحد من
اور سچ مج میرا رب میرے ساتھ ہے میرے بچپن سے لے کر میری لحد تک

وانی اعطیت ضراماً اگّالاً - وماءً ازلاّلاً -

و من دادہ شدہ ام آتشے خوردہ و آبے شیرین و
اور مجھ کو وہ آگ ملی ہے جو کھا جانے والی ہے اور وہ پانی جو بیٹھا ہے اور

وانا کوکبٌ یمانیّ - و وابلٌ روحانیّ - ایذائی

من ستارہ یمانی ہستم و بارش روحانی ہستم - رنج دادن من
میں یمانی ستارہ ہوں اور روحانی بارش ہوں میرا رنج دینا

سنانٌ مدرّبٌ - ودعائی دواءٌ مجربٌ - اری

نیزہ تیز است و دعائے من دوائے مجرب است قوے
تیز نیزہ ہے اور میری دعا مجرب دوا ہے ایک قوم کو

قومًا جلالاً - وقومًا اخرین جمالاً - ویدی

را جلال مے نمایم و قوے دیگر را جمال می نمایم - و در دست من
میں اپنا جلال دکھاتا ہوں اور دوسری قوم کو جمال دکھاتا ہوں اور میرے ہاتھ میں

حربۃً ابیدبھا عادات الظلم والذنوب - وفی

حربہ است ہلاک می کنم بآں عادتہائے ظلم و گناہ را و در
ہتھیار ہے اس کے ساتھ میں ظلم اور گناہ کی عادتوں کو ہلاک کرتا ہوں اور

الآخری شربۃً اعیذبھا حیاة القلوب - فاس

دست دیگر شربت است کہ بدایں زندگی دلہا دوبارہ می بخشم تبری
دوسرے ہاتھ میں شربت ہے جس سے میں دلوں کو دوبارہ زندہ کرتا ہوں۔ ایک کلباڑی

للافناء - وانفاس للاحیاء - أمّا جلالی فبما فُصد

برائے فنا کردن است و دمہا برائے زندہ کردن مگر جلال من ازیں سبب است کہ
فنا کرنے کے لئے ہے اور دم زندہ کرنے کے لئے۔ میرا جلال اس وجہ سے ہے کہ

کابن مریم استیصالی - واما جمالی فبما فارت

بچو ابن مریم قصد تیغ کئی من کردہ اند و جمال من ازیں است کہ
لوگوں نے حضرت عیسیٰ کی طرح میری تیغ کئی کا قصد کیا ہے اور جمال اس وجہ سے کہ

رحمتی کسیدی احمد لاہدی قومًا غفلوا

رحمت من بچو سید من احمد در جوش است تا قومے را راہ نمایم کہ از
میری رحمت میرے سردار احمد کی طرح جوش میں ہے تا میں اس قوم کو راہ دکھلاؤں جو

عن الرب المتعالی - أفأنتم تعجبون -

خدائے بزرگ تر خود غافل اند چہ شما ازیں امر تعجب مے کنید
اپنے بزرگ رب سے غافل ہیں کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو

وَالی الزمان وضرورتہ لا تلتفتون - الاترون

وسوئے زمانہ و ضرورت آں التفات نئے کنید آیا نئے بینید کہ
اور زمانہ اور اس کی ضرورت کی طرف توجہ نہیں کرتے کیا تم نہیں دیکھتے کہ

الی زمان احتاج الی الرب الفعّال - لیبری لقوم

زمانہ سوئے خدائے قادر حاجتے دارد تا کہ قومے را
زمانہ خدا کی طرف ایک حاجت رکھتا ہے تاکہ ایک قوم کو اپنے

صفة جلاله وللآخرین صفة الجمال - وقد

صفت جلال خود بنماید و قومے دیگر را بر صفت جمال خود مطلع فرماید - و بہ تحقیق
جلال کی صفت دکھاوے اور دوسری قوم کو اپنے جمال کی صفت سے مطلع فرماوے اور تحقیق

ظہرت الآیات - وتبینت العلامات - وانقطعت

نشانہا ظاہر شدہ اند و علامت ہا منکشف گشتہ و ہمہ
نشان ظاہر ہو گئے اور علامتیں کھل گئیں اور تمام

الخصومات - فمالکم لا تنظرون - وانکسفت

خصومتہا منقطع شدند - پس چرا نہ مے بینید - و در رمضان
جھگڑے جاتے رہے پس کیوں نہیں دیکھتے - اور رمضان کے مہینے میں

الشمس والقمر فی رمضان فلا تعرفون - و

مہر و ماہ را کسوف گرفت پس نئے شناسید و
سورج اور چاند کو گرہن لگا پس تم نہیں پہچانتے اور

مات بعض الناس بنبأ من اللہ و قتل البعض ط

بعض مردم بہ پیشگوئی کہ از خدا تعالیٰ بود فوت شدند و بعض مردم بہ پیشگوئی قتل کشتہ شدند
بعض آدمی پیشگوئی کے رو سے فوت ہوئے اور بعض آدمی قتل کی پیشگوئی کے رو سے مارے گئے

فلا تفکرون - ونزلت لی آی کثیرة فلا

پس فکر نہی کنید و در تائید من بسیار نشانہا ظاہر شدند پس ہج
پس تم نہیں سوچتے - اور میری تائید میں بہت سے نشان ظاہر ہوئے لیکن

تbalون - وشهدت لی الارض والسماء والماء

پروانے دارید۔ و برائے من زمین و آسمان
و آب
تمہیں کچھ پرواہ نہیں۔ اور میرے لئے
زمین اور آسمان اور پانی

والعفاء فلا تخافون - وتظاهر لی العقل والنقل

و خاک گواہی دادند پس بیچ نے ترسید
و عقل و نقل و علامت ہا
اور مٹی نے گواہی دی لیکن تم بالکل نہیں ڈرتے
اور عقل اور نقل اور علامتیں

والعلامات والأیات - وتظاهرت الشهادات و

ونشان ہا گواہ یکدیگر شدند
و دیگر گواہی ہا
اور نشان ایک دوسرے کے گواہ ہوئے
اور دوسری گواہیوں اور

الرؤیا والمکاشفات - ثم انتم تنكرون - وان

خواب ہا و مکاشفات یکدیگر را قوت دادند
باز شما انکار می کنید
خوابوں اور مکاشفات نے آپس میں ایک دوسرے کو قوت دی پھر تم انکار کرتے ہو
اور

لها شانا عظیمًا لقوم يتدبرون - وطلع

نشانہا را شانے عظیم است برائے آنا کہ
تدبرے کنند
ان لوگوں کی نظر میں جو تدبر کرتے ہیں ان نشانوں کی بڑی شان ہے
اور ذوالسنین
وستارہ ذوالسنین

ذوالسنین - ومضى من هذه المائة خمسها

طلوع کرد
واز صدی حصہ پنجم آں گذشت
ستارہ نے طلوع کیا
اور صدی میں سے پانچواں حصہ گذر گیا

إلا قليلٌ من سنين - فاین المجددان کنتم

مگر چند سال
پس مجدد کجاست! اگر
مگر چند برس
پس اگر جانتے ہو تو بتاؤ کہ مجدد

تعلمون - ونزل من السماء الطاعون - ومُنِع

مے دانید و طاعون ظاہر شد و حج
کہاں ہے۔ اور طاعون پھوٹا اور حج

الحجّ و کثر المنون - واختصم الفرق علی معدن

منع کردہ شد و موت بسیار شد و بر معدن زر فرقہ ہا خصوصت
روکا گیا اور موتیں زیادہ ہوئیں اور سونے کی کان پر قوموں نے

مَن ذہبٍ و ہم یقاتلون - و علا الصلیب -

کردند و باہم جنگ ہا نمودند و صلیب بلند شد
آپس میں لڑائی جھگڑے کئے اور صلیب بلند ہوئی

واضحی الاسلام یسیب ویغیب - کانه الغریب -

و اسلام از جائے خود حرکت کرد و ناپدید شد گویا کہ غریب است
اور اسلام نے اپنی جگہ سے حرکت کی اور غائب ہو گیا گویا کہ مسافر ہے۔

و کثر الفسق و الفاسقون - و حُبب الی النفوس

و فسق و فاسقان بسیار شدند و مردم سوئے شراب
اور فسق اور فاسق بہت ہو گئے اور لوگوں نے شراب اور

الخمر - والقمر و الزمر - و تراءى الزانون

و قمار بازی و سرود گفتن میل کردند و ظاہر شدند بدکاراں
جوئے اور ناچ رنگ کی طرف رجوع کیا اور بدکار اور

المجالحون و قلّ المتقون - و تجلّی وقت ربّنا

و بریکد گیر سختی کنندگان و پرہیزگاران کم شدند و وقت تجلی خدائے ما ظاہر گشت
ایک دوسرے پر سختی کرنے والے ظاہر ہوئے اور پرہیزگار کم ہو گئے اور ہمارے خدا کی تجلی کا وقت ظاہر ہو گیا

وتم ما قال النبون - فباى حدیث بعده تؤمنون -

وہم آنچه انبیاء گفتہ بودند بظہور رسید پس بعد ازیں بکدام حدیث ایمان خواهید آورد اور وہ سب جو کچھ نبیوں نے کہا تھا ظہور میں آیا پس اس کے سوا کس بات کو مانو گے۔

ایہا الناس قوموا للہ زرافاتٍ وفرادی فرادی -

اے مردماں برائے خدا شامہم یا یک یک برنیزید اے لوگو! خدا کے لئے تم سب کے سب یا اکیلے اکیلے خدا کا خوف کر کے

ثم اتقوا اللہ وفکروا کالذی ما بخل و ما عادی -

باز از خدا بترسید و بچو شخصے فکر کنید کہ نہ بخل سے کند و نہ دشمنی۔ اس آدمی کی طرح سوچو جو نہ بخل کرتا ہے اور نہ دشمنی۔

الیس ہذا الوقت وقت رحم اللہ علی العباد -

آیا ایں وقت وقت رحم خدا بر بندگان نیست؟ کیا یہ وہ زمانہ نہیں کہ خدا بندوں پر رحم کرے؟

ووقت دفع الشر و تدارک عطش الاکباد

و آیا وقت چناں نیست کہ بدی را دفع کردہ آید و تشنگی جگر ہا را بفرود آوردن باران تدارک اور کیا یہ وہ زمانہ نہیں کہ بدی کو دفع کیا جائے اور جگروں کی پیاس کا مینہ برسائے سے

بالعہاد - الیس سیل الشر قد بلغ انتہاءہ -

کردہ آید؟ آیا سیلاب شر تا انتہائے خود نہ رسیدہ است؟ تدارک کیا جائے؟ کیا بدی کا سیلاب اپنی انتہا کو نہیں پہنچا؟

وذیل الجہل طوّل ارجاءہ - وفسد الملک

و دامن جہل کنارہ ہائے خود را دراز نہ کردہ؟ و ملک فاسد شد اور جہالت کے دامن نے اپنے کناروں کو نہیں پھیلا یا؟

كله وشكر ابليس جهلاء هـ - فاشكروا الله الذى

و ابلیس جاہلاں را شکر گفت پس شکر آں خدا کنید کہ

اور شیطان نے جاہلوں کا شکر یہ ادا کیا پس اس خدا کا شکر کرو جس نے

تذکرکم وتذکر دینکم وما اضاعه - وعصم

شمارا یاد کرد و دین شمارا یاد کرد و از ضائع شدن محفوظ داشت و

تم کو یاد کیا اور تمہارے دین کو یاد کیا اور ضائع ہونے سے محفوظ رکھا اور تمہارے

حرثکم و زرعکم ولعاعه - وانزل المطر

کاشتہ شمارا و زراعت شمارا و سبزہ نرم زراعت را از آفتہا نگہ داشت و باران فرود آورد

ہوئے ہوئے کو اور تمہاری زراعت کو آفتوں سے بچایا اور مینہ نازل فرمایا

واكمل ابضاعه - وبعث مسيحه لدفع

وسرمایہ آں کامل کرد و مسیح خود را برائے دفع گزند

اور اس کے سرمایہ کو کامل کیا اور اپنے مسیح کو ضرر کے دور کرنے کے لئے

الضير - ومهدیه لافاضة الخير - وادخلکم

و مہدی خود را برائے رسانیدن خیر و نفع مبعوث فرمود و شمارا

اور اپنے مہدی کو خیر اور نفع پہنچانے کے لئے بھیجا اور تمہیں

فی زمان امامکم بعد زمان الغير - ايها الاخوان

در زمانہ امام شمارا بعد زمانہ غیر داخل کرد

تمہارے امام کے زمانہ میں غیر کے زمانہ کے بعد داخل کیا اے بھائیو!

انّ زماننا هذا يضاہى شہرنا هذا بالتناسب

ایں زمانہ ما مشابہت مے دارد این ماہ مارا بمناسبت تام

یہ ہمارا زمانہ ہمارے اس مہینے سے مناسبت تام رکھتا ہے

التام - فانہ اخر الازمنة وان هذا الشهر

چرا کہ اس زمانہ ما زمانہ آخری است ہم چیں اس ماہ ما

کیونکہ یہ آخری زمانہ ہے اور یہ مہینہ بھی

اخر الاشهر من شهور الاسلام - و كلاهما

از ماہ ہائے اسلام آخری واقع شدہ و ہر دو

اسلام کے مہینوں میں سے آخری ہے اور دونوں

قريبٌ من الاختتام - في هذا ضحايا وفي ذلك

قريب الاختتام اند دریں قربانی ہا ہستند و دران نیز

ختم ہونے کے قریب ہیں اس آخری مہینہ میں بھی قربانیاں ہیں اور اس

ضحايا - والفرق فرق الاصل وعكس المرايا -

قربانیا ہستند و فرق صرف فرق اصل و عکس است

آخری زمانہ میں بھی قربانیاں ہیں۔ اور فرق صرف اصل اور عکس کا ہے جو آئینہ میں پڑتا ہے

وقد سبق نموذجها في زمن خير البرايا -

و نمونہ آں در زمانہ بہترین مخلوقات گذشت

اور اس کا نمونہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں گذر چکا ہے۔

والاصل ضحية الروح يا اولي الابصار - وان ضحايا

و اصل امر اے دانشمنداں قربانی روح است و قربانی ہائے

اور اصل روح کی قربانی ہے اے دانشمنداں! اور بکروں کی قربانیاں

الجدايا كالاظلال والاثار - فافهموا سر هذه

گوسپنداں بچو اظلال و آثار واقع شدہ است پس اس حقیقت را فہمید

روح کی قربانی کے لئے مثل سایوں اور آثار کے ہیں پس اس حقیقت کو سمجھ لو

الحقیقة - وانتم احق بها واهلها بعدا لصحابة -

و شما حق سے دارید و اہل اس امر ہستید کہ بعد صحابہ رضی اللہ عنہم
اور تم صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد یہ حق رکھتے ہو اور اس بات کے اہل ہو کہ

وانکم الآخرون منهم ألحقتم بهم بفضل من

اس حقیقت را بنہمید - و شما از جملہ صحابہ گروہ آخری ہستید کہ بفضل خدا و رحمت او در ایشاں
اس حقیقت کو سمجھو اور تم ان میں سے ایک آخری گروہ ہو جو خدا کے فضل اور رحمت سے اس کے ساتھ

اللہ والرحمة - وان سلسلة الازمنة ختمت

داخل کردہ شدہ اید و سلسلہ زمانہ ہا از جناب احدیت بر زمانہ ما
شامل کئے گئے ہو - اور زمانوں کا سلسلہ جناب الہی سے ہمارے زمانہ پر

على زماننا من حضرة الاحدية - كما ختمت

ختم شدہ است ہم چنانکہ سلسلہ ماہ ہا
ختم ہو گیا ہے جیسا کہ اسلام کے مہینے

شهور الاسلام على شهر الضحیة - وفي هذا اشارة

بر ماہ قربانی ختم شدہ است و دریں اشارتے پوشیدہ است
قربانی کے مہینے پر ختم ہو گئے ہیں اور اس میں اہل رائے کے لئے

مخفية لأهل الرأي والروية - وانی على مقام

برائے اہل الرائے و من بر مقام
ایک پوشیدہ اشارہ ہے اور میں ولایت کے

الختم من الولاية - كما كان سيدي المصطفى

ختم ولایت ہستم یعنی بر من ولایت ختم گردیدہ ہم چنانکہ بر سیدی حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

علیٰ مقام الختم من النبوة - وانه خاتم الانبياء -

نبوت ختم گردیدہ و او خاتم الانبیاء است

نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے اور وہ خاتم الانبیاء ہیں۔

وانا خاتم الاولياء - لاولیّ بعدی - الا الذی هو

ومن خاتم الاولیا ہیج ولی بعد من نیست مگر آنکہ

اور میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو

منیٰ وعلیٰ عہدی - وانی اُرْسَلْتُ من ربیٰ بكل

از من باشد و بر عہد من باشد - ومن از خدائے خود تمام تر

مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر

قُوَّةٍ وِبَرَکَةٍ وَعِزَّةٍ - وان قدمیٰ ہذہ علیٰ

قوت و برکت و عزت فرستادہ شدہ ام و ایں قدم من براں

قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور یہ میرا قدم ایک ایسے

منارۃ ختم علیہا کل رفعة - فاتقوا اللہ ایہا

منار است کہ برو بلندی ختم گردیدہ پس اے جو انان

منار پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے پس خدا سے ڈرو

الفتیان - و اعرفونی و اطیعونی ولا تموتوا

بترسید و مرا بشناسید و اطاعت من کنید و بچھو نافرمانان

اے جو انمردو اور مجھے پہچانو اور نافرمانی مت کرو اور نافرمانی پر

بالعصیان - وقد قرب الزمان - و حان ان

نہ میرید و بہ تحقیق زمانہ نزدیک رسید و آں وقت

مت مرو اور زمانہ نزدیک آ گیا ہے اور وہ وقت

تسئل كل نفسٍ وتدان - البلیا كثیرةٌ ولا ینجیکم

قریب آمد کہ ہر نفس از اعمال خود پرسیدہ شود و جزا دادہ آید۔ بلا ہا بسیار اند و پیچ کس
نزدیک ہے کہ ہر ایک جان اپنے کاموں سے پوچھی جائے اور بدلہ دی جائے۔ بلائیں بہت ہیں اور تمہیں

الا ایمان - والخطایا کبیرةٌ ولا تذوبها الا

بجز ایمان نجات نخواہد یافت۔ و خطا ہا بزرگ اند و آنہارا نخواہد گدخت مگر
صرف ایمان نجات دے گا اور خطائیں بڑی ہیں اور ان کو گداز نہیں کرے گا مگر

الذوبان - اتقوا عذاب اللہ ایہا الاعوان - ولمن

گدختن۔ اے انصار من از عذاب خدا بترسید و ہر کہ
گداز ہو جانا خدا کے عذاب سے اے میرے انصار ڈرو اور جو

خاف مقام ربہ جنتان - فلا تقعدوا مع الغافلین

بترسد برائے او دو بہشت اند پس بچو غافلان منشید
خدا سے ڈرے ان کے لئے دو بہشت ہیں پس غافلوں کے ساتھ مت بیٹھو

والذین نسوا المنیا - وسارعوا الی اللہ وارکبوا

و بچو آناں نشید کہ موتہائے خود را فراموش کردہ اند و سوائے خدا بسرعت تمام حرکت کنید و بر
ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے اپنی موتوں کو بھلا رکھا ہے۔ خدا کی طرف دوڑو اور تیز رفتار گھوڑوں پر

علی اعدی المطایا - واترکوا ذوات الضلع و

سواری ہائے تیز رفتار سوار شوید و اسپان لنگ را بگذارید و ناقہ ہائے لاغر را
سوار ہو جاؤ ایسے گھوڑوں کو چھوڑو جو لنگڑا کے چلتے ہیں

الردایا - تصلوا الی ربِّ البرایا - خذوا الانقطاع

ترک کنید تا خدائے خود را بیابید۔ لازم گیرید بریدن را
تا اپنے خدا کو ملو خدا کی طرف منقطع ہو جانا عادت پڑو

الانقطاع لِيُوَهَّبَ لَكُمْ الْوَصْلَ وَالْاقْتِرَابُ - وَكَسَرُوا

بریدن را تا بخشیدہ شود شمارا وصال الہی و قربت او و بشکنید

تا خدا کا وصال اور اس کا قرب تمہیں عنایت کیا جائے اور

الاسباب لِيُخْلَقَ لَكُمْ الْاَسْبَابُ - وَمُوتُوا لِيُرَدَّ

اسباب را تا پیدا کردہ شوند برائے شما اسباب و بمیرید تا واپس شود

اسباب کو توڑ دو تا تمہارے لئے اسباب پیدا کئے جائیں اور مر جاؤ تا دوبارہ

اليكم الحيوۃ ايها الاحباب - اليوم تَمَّتْ الْحِجَّةُ

سوئے شما زندگی اے دوستان - امروز بر مخالفان

زندگی تمہیں دی جائے آج مخالفوں پر

على المخالفين - وانقطعت معاذير المعتذرين -

حجت تمام شد و ہمہ عذر ہائے عذر کنندگان منقطع شدند

حجت پوری ہوگئی اور عذر کرنے والوں کے سب عذر ٹوٹ گئے

ويئس منكم زمر المضلين والموسوسين -

و نومید شدند از شما گروہ ہائے گمراہ کنندگان و وسوسہ اندازندگان

اور تم سے وہ سب گروہ نا امید ہو گئے جو گمراہ کرنے والے اور وسوسہ ڈالنے والے تھے

الذين اكلوا اعمارهم في ابتغاء الدنيا وليس لهم

آناں کہ بخوردند عمر ہائے خود را در طلب دنیا و بھج

انہوں نے دنیا کی طلب میں اپنی عمریں کھوئیں اور دین میں سے

حَظٌّ مِنَ الدِّينِ - بَلْ هُمْ كَالْعَمِيْنِ - فَاَلْيَوْمِ

حظے از دین اوشاں را نیست بلکہ اوشاں بھجو نا بینایان ہستند - امروز

کوئی بہرہ حاصل نہ کیا بلکہ وہ اندھوں کی طرح ہیں اور آج

انقض اللہ ظہورہم ورجعوا یائسین -

خدا پشت ہائے اوشاں بشکست و درحالت نومیدی بازگشتند
خدا نے ان کی کمریں توڑ دیں اور وہ ناامید ہو کر پھر گئے۔

الیوم حصص الحق للناظرین - واستبان

امروز برائے بینندگان حق ظاہر شد
آج دیکھنے والوں کے لئے حق ظاہر ہو گیا
اور مجرموں کی

سبیل المجرمین - ولم یبق معرضاً الا الذی

راہ مجرماں ہویدا گشت و باقی نماند اعراض کتندہ مگر کسے کہ
راہ کھل گئی اور حق سے کنارہ کرنے والا وہی شخص رہا جس کو

حبسہ حرمان ازلئ - ولا منکر الا الذی منعہ

محدومی ازلی او را باز داشت و نہ باقی ماند منکرے مگر آنکہ
ازلی محدودی نے روک دیا اور وہی منکر رہا جس کو پیدائشی جو رہ پسندی

عدوان فطری - فترک هؤلاء بسلام -

عادت ظلم فطری او را منع کرد پس ایں کسانے را بسلام ترک مے کنیم
نے منع کر دیا پس ہم ان لوگوں کو سلام کے ساتھ رخصت کرتے ہیں

وقدتم الافحام - وتحقق الاثام - وان لم

و برایشاں حجت تمام شد وثابت شد جزائے بدی ایشاں و اگر
اور ان پر حجت پوری ہوگی اور ان کا قابل سزا ہونا ثابت ہو گیا پس اگر اب بھی

ینتھوا فالصبر جدیر - وسوف ینبئہم خیر -

باز نیابند پس صبر بہتر است و عنقریب خدائے خیر ایشاں را متنبہ خواہد کرد
باز نہ آویں پس صبر لائق ہے۔ اور عنقریب وہ جوان کے حالات پر اطلاع رکھتا ہے ان کو متنبہ کر دے گا۔

الباب الثانی

﴿ ۳۹ ﴾

ثم بعد ذلك اعلموا يا اولي النهي - ان

بعد زیں بدانید اے دانشمنداں کہ
پھر بعد اس کے تمہیں معلوم ہو اے دانشمندو! کہ

اللہ ذکر فی القرآن انہ بعث موسیٰ بعدما

خدا تعالیٰ در قرآن ذکر کردہ است کہ او موسیٰ را
خدا نے قرآن شریف میں ذکر کیا کہ اس نے پہلی امتوں کے

اهلک القرون الاولى - واتاه الله الكتاب والحکم

ہلاک کردن اُمت ہائے نخستین مبعوث فرمود و او را کتاب و حکم و نبوت
ہلاک کر دینے کے بعد موسیٰ کو پیدا کیا۔ اور اس کو کتاب اور حکم اور

والنبوة - ووهب لقومه الخلافة - واقام فيهم

داد - و قوم او را خلافت داد و در ایشان
نبوت عطا کی اور اس کی قوم کو خلافت بخشی اور ان میں

سلسلة الهدى - وجعل خاتم خلفائه رسوله

سلسلہ ہدایت قائم کرد و حضرت عیسیٰ علیہ السلام را کہ رسول او بود
سلسلہ ہدایت کا قائم کیا اور اس سلسلہ کا خاتم الخلفاء

ابن مریم عیسیٰ - فكان عیسیٰ اٰخر لبن هذه

خاتم خلفاء حضرت موسیٰ قرار داد۔ پس عیسیٰ علیہ السلام برائے اس عمارت
حضرت عیسیٰ کو بنایا پس حضرت عیسیٰ اس عمارت کی آخری

العمارة وَعِلْمًا لِسَاعَةِ زَوَالِهَا وَعِبْرَةً لِمَن يَخْشَى -

خشتِ آخرین بود و برائے ساعتِ زوالِ یہودنشانے بود و از بہر ترسندگانِ مقامِ عبرت بود
اینٹ تھے اور ایک دلیل تھے اس عمارت کے زوال کی گھڑی پر اور ایک عبرت تھے اس شخص کے لئے

ثُمَّ بَعَثَ اللَّهُ نَبِيَنَا الْأُمِّيَّ فِي أَرْضِ أُمِّ الْقُرَى -

باز خدا تعالیٰ نبی ما اُمّی محمد صلی اللہ علیہ وسلم را در زمین مکہ مبعوث فرمود
جو ڈرتا ہو۔ پھر خدا نے ہمارے پیغمبر اُمّی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ کی زمین میں مبعوث فرمایا

وَجَعَلَهُ مِثْلَ مُوسَى - وَجَعَلَ سُلْسَلَةَ خُلَفَاءِهِ

و اورا مثیل موسیٰ ساخت و سلسلہ خلفاء او را
اور ان کو مثیل موسیٰ علیہ السلام بنایا اور ان کے خلیفوں کا سلسلہ

كَمِثْلِ سُلْسَلَةِ خُلَفَاءِ الْكَلِيمِ لَتَكُونَ رِذَاءًا لِّهَا

بہجہ سلسلہ خلفاء حضرت موسیٰ نمود تا مددگار و مصدق سلسلہ نخستین
حضرت موسیٰ کے خلیفوں کے سلسلہ کی طرح اور ان کے مشابہ کر دیا تاکہ یہ سلسلہ اس سلسلہ کا مددگار

وَإِنَّ فِي هَذَا لَآيَةً لِّمَن يَرَى - وَإِنْ شِئْتَ

گرد و دریں برائے بینندگان نشانے است و اگر خواہی
ہو اور اس میں دیکھنے والوں کے لئے ایک نشان ہے اور اگر تو چاہے تو اس

فَاقْرَأْ آيَةَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ ۗ

آیت وعد اللہ الذین امنوا بخواں و ازاں مردم مباش کہ
آیت وعد اللہ الذین امنوا منکم کو پڑھ لے اور اپنے

و لَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ - فَاِنَّ فِيهَا وَعْدَ الْاِسْتِخْلَافِ

پیروی ہوا و ہوس سے کئند چرا کہ دریں آیت میں وعدہ است کہ
ہوا و ہوس کا پیرومت بن کیونکہ اس آیت میں صاف وعدہ اس امت کے لئے ایسے خلیفوں کا ہے جو ان خلیفوں

لهذه الامة كمثل الذين استخلفوا من قبل

ہجوسلسلہ خلافت بنی اسرائیل ایجاہم خلیفہ ہا خواہند بود۔

کی طرح ہوں جو بنی اسرائیل میں گذر چکے ہیں

والکریم اذا وعد وفا - وانا لا نعلم اسماء

وکریم تخلف وعدہ نئے کند ومانام آں خلیفہ ہانمی دانیم کہ

اور کریم جب وعدہ کرتا ہے تو اسے پورا کرتا ہے اور ہم ان تمام خلیفوں کے نام نہیں جانتے

خلفاء سبقونا من هذه الامة من قبل الا قليلا

پیش از ما گذشتند۔

جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں مگر اس امت کے اور

ممن مضى - وما قص علينا ربا قصص

گذشتگان اس امت وپیشینیاں و خدا نیز از نام آں ہمہ مارا اطلاع نہ داد

اگلی امتوں کے چند گذرے ہوئے آدمی۔ اور خدا نے ان سب کے نام سے بھی ہم کو اطلاع نہیں دی

كلهم وما انبانا باسماهم فلا نؤمن بهم

پس ایمان نئے آریم برایشان

پس ہم ان پر اجمالی طور پر

الاجمالا ونفوض تفصيلهم الى ربنا الاعلى -

مگر مجملاً وتفصیل نام ہائے اوٹھاں را بخدائے بزرگ خود می سپاریم

ایمان لاتے ہیں اور ان کے ناموں کی تفصیل کو اپنے خدا کو سونپتے ہیں

ولكننا الجئنا بنص القران الى ان نؤمن

مگر ما از روئے نص قرآن برائے اس امر مجبور شدیم کہ بریں ایمان آریم کہ

مگر ہم قرآن کی نص کے رو سے اس بات پر مجبور ہو گئے کہ اس بات پر ایمان لائیں کہ

بِخَلِيفَةٍ مِّنَا هُوَ الْاٰخِرُ الْاٰخِلْفَاءِ عَلٰى قَدَمِ عِيسٰى -

آخری خلیفہ از ہمیں امت خواهد بود کہ بر قدم عیسیٰ خواهد آمد
آخری خلیفہ اسی امت میں سے ہوگا اور وہ عیسیٰ کے قدم پر آئے گا

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّكْفُرَ بِهِ فَاَنْهٗ كُفْرًا بِّكِتَابِ

و مجال بیچ مومن نیست کہ انکار ایں کند چرا کہ ایں انکار کتاب اللہ است
اور کسی مومن کی مجال نہیں کہ اس کا انکار کرے کیونکہ یہ قرآن کا انکار ہے

اللّٰهُ وَا لَا يَفْلَحُ الْكٰفِرُ حَيْثُ اَتٰى - وَفَكَرِّفِي

وہر کہ منکر کتاب اللہ است او ہر جا کہ رود مورد عذاب الہی است و فکر کن در قرآن
اور جو کوئی قرآن کا منکر ہے وہ جہاں جاوے خدا کے عذاب کے نیچے ہے اور تو قرآن میں ایسا فکر کر

الْقُرْاٰنِ حَقَّ الْفِكْرِ وَا لَا تَكُنْ كَالَّذِي اسْتَكْبَرُ وَا

چنانکہ حق فکر است و ہجو شخصے مباحش کہ از راہ تکبر سرے پیچد
جیسا کہ فکر کرنے کا حق ہے اور اس شخص کی طرح نہ ہو جو تکبر کر کے سر پھیر لیتا ہے

اَبٰى - وَا نَهَ الْحَقُّ مِّنْ رَّبِّنَا فَاَقْرءُ سُوْرَةَ النُّوْرِ

و ہمیں امر از خدا حق است پس سورہ نور را از راہ تدبیر بخوان
اور یہی بات خدا کی طرف سے حق ہے۔ پس سورہ نور کو غور سے پڑھ

مَتَدَبِّرًا لِّيَتَجَلَّىٰ عَلَيْكَ هٰذَا النُّوْرُ كَالضُّحٰى -

تا کہ بر تو ایں نور ہجو وقت چاشت ظاہر گردد
تا کہ تجھ پر یہ نور دن کی طرح ظاہر ہو

وَاقْرءُ اٰیةَ صِرَاطِ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۗ

و ہم چہنیں آیت صراط الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ بخوان
اور اسی طرح صراط الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی آیت پڑھ

و کفاک ہذان الشاهدان ان کنت تسمع و

و ترا میں ہر دو گواہ کفایت سے کفایت
اور تجھے یہ دونوں گواہ کافی ہیں
اگر مے شنوی و اگر تو دیکھتا اور سنتا

ترای۔ فحاصل الکلام ان سلسلۃ الخلفاء

مے بنی پس حاصل کلام این است کہ سلسلہ خلفاء محمدیہ
ہے پس حاصل کلام یہ ہے کہ محمدی خلیفوں کا سلسلہ

المحمدیۃ قد وقعت کسلسلۃ خلفاء موسیٰ۔

ہجو سلسلہ خلفاء موسویہ واقع شدہ است
موسوی خلیفوں کے سلسلہ کی مانند واقع ہے۔

و کذاک کان الوعد فی القرآن من رب

و ہم چنیں از خدائے آسمان بلند در قرآن وعدہ بود
اور اسی طرح بلند آسمان کے خدا کی طرف سے قرآن شریف میں وعدہ تھا

السموات العلیٰ۔ فان اللہ قد استخلف قومًا

چرا کہ خدائے تعالیٰ
کس لئے کہ خدا تعالیٰ نے

من قبل من بنی اسرائیل واصطفیٰ۔ واکرم

ازیں پیشتر در بنی اسرائیل سلسلہ خلفاء قائم کرد
اس سے پہلے بنی اسرائیل میں خلیفوں کا سلسلہ قائم کیا اور ان کو خلافت کے لئے قبول کیا

بنی اسرائیل وجعل فیہم النبوة ومہلہم

خلافت برگزید۔ و بنی اسرائیل را عزت داد و در ایشان نبوت نہاد۔ و او شاں را مہلت داد
اور بنی اسرائیل کو عزت دی اور ان میں نبوت قائم کی اور ان کو لمبی مہلت دی

حتى طال عليهم العمر وتركوا التقوى - فلما

تا آنکہ زمانہ دراز برایشان گذشت و تقویٰ را ترک کردند پس ہر گاہ
یہاں تک کہ زمانہ دراز ان پر گذرا اور انہوں نے تقویٰ کو ترک کیا پس جس وقت

انقضیٰ علیہم ثلث مائۃ بعد الالف من

کہ یک ہزار و سہ صد سال

کہ تیرہ سو برس موسیٰ علیہ السلام کی بعثت سے ان پر گذرے

یوم بعث فیہ الکلیم الذی کلمہ اللہ

از روز بعثت موسیٰ علیہ السلام برایشان گذشت آں موسیٰ کہ خدا ہمکلام
وہی موسیٰ کہ جس سے خدا ہمکلام ہوا تھا اور جس کو

واجبتی - بعث اللہ رسولہ عیسیٰ ابن مریم

اوشدہ بود و او را برگزیدہ بود۔ خدا تعالیٰ حضرت عیسیٰ ابن مریم را در بنی اسرائیل مبعوث فرمود
برگزیدہ کیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم کو بنی اسرائیل میں مبعوث فرمایا

فیہم وجعلہ خاتم انبیاء ہم وعلماً لساعة

و او را خاتم انبیاء بنی اسرائیل کرد و برائے ساعت نقل نبوت و عذاب
اور ان کو بنی اسرائیل کا خاتم الانبیاء بنایا اور نبوت کی انتقال کی ساعت کے لئے

نقل النبوة مع العذاب فانذرهم وحشی ☆

او را دلیل گردانید و بدیں طور یہود را بترسانید

ان کو دلیل ٹھہرایا اور اس طور سے یہود کو ڈرایا

ان مریم ولدت ابناً ما کان من بنی اسرائیل. ثم قیل فیہا

بہ تحقیق مریم پسرے را بزاد کہ از بنی اسرائیل نبود باز در حق او گفتہ شد
مریم ایک لڑکا جنی جو بنی اسرائیل میں سے نہیں تھا۔ پھر اس کے حق میں کہا گیا

☆
الحاشیۃ

وما كان له أب من بني اسرائيل الا امه -

و عیسیٰ علیہ السلام را از بنی اسرائیل بیچ پدرے نہ بود مگر مادرے

اور عیسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل میں سے سوائے ماں کے کوئی باپ نہ تھا۔

وكذلك خلقه الله من غير اب و اوما فيه

و ہم جنین خدا تعالیٰ بغیر پدر اورا پیدا کرد

اس طرح پر خدا نے ان کو بے باپ پیدا کیا۔ اور اس بے باپ پیدا کرنے میں ایک اشارہ

ماقيل . وَعَذَّبُوهَا بِاقْوِيل . فكان هذان الامران علمًا لساعة نقل النبوة

آنچه گفته شد۔ وہ گونا گوں سخنبا اورا ایذا دادند۔ پس این ہر دو امر دلپے بود بر ساعت نقل نبوت از جو کہا گیا۔ اور طرح طرح کی باتوں سے اس کو دکھ پہنچایا گیا۔ پس یہ دونوں امر نقل نبوت کی گھڑی پر ایک دلیل تھے

و علمًا لتعذيب هذه الفرقة - فاصاب اليهود ذلة باخراجهم من هذا البستان -

خاندان یہود۔ ودلپے بود بر عذاب دادن این فرقہ را۔ پس یہود را دود ذلت رسید۔ یکے آنکہ از باغ نبوت اخراج ایشان اور نیز اس بات پر کہ اس فرقہ کو عذاب پہنچایا جائیگا۔ پس یہود کو دود ذلتیں پہنچیں۔ ایک یہ کہ نبوت کے باغ سے

و نقل النبوة الى بنى اسماعيل غضبًا من الله الديان - ثم اصابهم ذلة اخرى

کردند۔ ونبوت در بنی اسماعیل منتقل فرمودند۔ و ذلت دوم از دست بادشاہاں خارج کردیے گئے اور نبوت بنی اسماعیل میں منتقل ہوگی اور دوسری ذلت اور عذاب بادشاہوں

وقارعة من ملوك الزمان - بل من كل ملك الى هذا الاوان -

زمانہ اوشاں را رسید بلکہ از دست ہر بادشاہ تا این وقت ذلت بادیدند کے ذریعہ سے ان کو پہنچا بلکہ ہر ایک بادشاہ کے ذریعہ سے اس وقت تک

وان فيها لاية لاهل العلم والعرفان - منه

و دریں نشانے است برائے اہل علم و عارفان - منه

اور اس میں اہل علم اور عارفوں کیلئے نشان ہیں - منه

﴿۴۴﴾

الی ما اوماً - وكان ذالك ايةً وعلماً لليهود

آنچہ کرد و ایں نشانے بود و دلیلے بود برائے یہود
فرمایا جو فرمایا اور یہ ایک نشان اور دلیل تھی یہود کے لئے

واخباراً لهم في رمزٍ قد اختفى - و ارهاصاً

دریں خبرے بود پوشیدہ یعنی ایکنکے نبوت از خاندان شاں بدر خواہد رفت۔ و ارباص بود اور اس میں ایک پوشیدہ خبر تھی اور وہ راز یہ تھا کہ بنی اسرائیل میں سے اب نبوت جاتی رہے گی اور ہمارے

لظهور نبينا خير الوری - وما جعل الله المسيح

برائے ظہور پیغمبر ماصلی اللہ علیہ وسلم و خدا تعالیٰ حضرت مسیح علیہ السلام را پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ارباص تھا۔ اور خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو

خاتم السلسلة الموسوية الا غضباً علی اليهود

خاتم سلسلہ موسویہ از بہر ہمیں کرد تا غضب خود بر یہود فرود آرد موسوی سلسلہ کا خاتم اس لئے بنایا تاکہ اپنا غضب یہود پر ظاہر فرماوے

فاهلکهم كما اهلک القرون الاولى - ثم

پس خدا اوشاں را ہلاک کرد چنانکہ ہلاک کرد امتہائے نخستیں را اور پھر پس خدا تعالیٰ نے ان کو ہلاک کیا جیسے پہلی امتوں کو ہلاک کیا تھا

اختار الله قومًا اخرين وولد لهم ولد

خدا تعالیٰ قومے آخر را برگزید و برائے شاں پسرے پاک خدا تعالیٰ نے ان کے بدلے اور قوم کو برگزیدہ کیا اور ان کے لئے ایک پاک اور

طيب من ام القرى - وهذا هو محمد

از مکہ معظمہ بزاد و آل پسر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سعید و رشید بیٹا مکہ معظمہ میں پیدا کیا اور وہ مولود مسعود حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ وحبیبہ الذی بُعث عند الفساد

رسول خدا وحبیب اوست کہ در وقت فساد افتادن

رسول خدا اور حبیب خدا ہیں کہ بحر و بر کے فساد

فی البر والبحر وجعل مثل موسیٰ - لیسجی

در بیابان ہا و دریا ہا مبعوث شد و او مثل موسیٰ گردانیدہ شد تاکہ مردم را

کے وقت مبعوث ہوئے اور مثل موسیٰ قرار دیئے گئے تاکہ

الناس من کل فرعون طغی - علیہ سلام اللہ

از ہر فرعون نجات دہد برو سلام خدا

لوگوں کو ہر فرعون سے نجات دیں خدا کا سلام

وصلواتہ الی یوم یُعطیٰ له المقام المحمود و

درود او تاروزے کہ او را مقام محمود و

اور درود ہوان پر اس روز تک کہ جس روز تک مقام محمود اور

الدرجات العلیا - و اقام اللہ بہ سلسلۃً أُخریٰ -

درجات بلند عطا کردہ شوند و قائم کرد خدا بدو سلسلہ دیگر را

درجات بلند عطا کئے جائیں اور خدا تعالیٰ نے ان کے واسطہ سے ایک دوسرا سلسلہ قائم کیا

کمثل سلسلۃ موسیٰ - الذی ہو مثیلہ فی

و آں سلسلہ مثل سلسلہ موسیٰ است آنکہ مثل اوست دریں

جو وہ سلسلہ اُس موسیٰ کے سلسلہ کی مانند ہے کہ وہ اس کا مثل ہے

ہذہ والعقبیٰ - وکان هذا وعدً من اللہ

دنیا و عقبیٰ و ایں وعدہ خدا تعالیٰ بود

اس دنیا میں اور عقبیٰ میں اور یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا

فی التوراة و الانجیل و القران و من اوفی من

در تورات و انجیل و قرآن و کیست زیادہ تر وفا کنندہ وعدہ را
تورات اور انجیل اور قرآن میں اور وعدہ کا وفا کرنے والا اور

اللہ وعدًا و اصدق قیلاً - ولما کان وعد

و زیادہ تر راست گو از خدا تعالیٰ و ہر گاہ کہ وعدہ
راست گو خدا تعالیٰ سے زیادہ کون ہے اور جس وقت کہ وعدہ

المشابهة فی سلسلتی الاستخلاف وعدًا اُکد

مشابہت در سلسلہ ہر دو خلافت بود
مشابہت خلافت کے دونوں سلسلہ میں تھا۔

بالنون الثقيلة من اللہ صادق الوعد الذی

کہ از طرف خدا تعالیٰ بنون ثقیلہ مؤکد کردہ شدہ بود
اور خدا تعالیٰ کی طرف سے نون ثقیلہ کے ساتھ مؤکد کیا گیا تھا

هو اوّل من وفی - اقتضی هذا الامر ان

اِس امر تقاضا کرد کہ
اس بات نے تقاضا کیا کہ

یأتی اللہ باخر السلسلة المحمدية خليفةً

در آخر سلسلہ محمدیہ آں خلیفہ بیاید کہ
سلسلہ محمدیہ کے آخر میں وہ خلیفہ آئے

هو مثیل عیسی - فان عیسی کان اخر خلفاء

او مثیل عیسی علیہ السلام باشد چرا کہ عیسی علیہ السلام خلیفہ آخری بود
کہ وہ عیسی علیہ السلام کی مانند ہو کس لئے کہ عیسی علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے خلیفوں میں سے آخری خلیفہ تھے

ملّة موسیٰ کما مضیٰ - ووجِب ان لایکون

از خلفاء سلسلہ موسیٰ علیہ السلام چنانکہ گذشت۔ و واجب شد اینکہ نباشد

جیسا کہ بیان ہوا اور واجب ہوا کہ یہ خلیفہ

هذا الخليفة من القریش وان لا یأتی مع

اِس خلیفہ کہ او آخر الخلفاء است از قریش و اینکہ نیاید

جو خاتم الخلفاء ہے قریش میں سے نہ ہووے اور تلوار نہ اٹھائے

السيف ولا یؤمر للوغیٰ - لیتم امر المشابهة

بشمیر و نہ حکم کند برائے جنگ تاکہ امر مشابہت بکمال رسد

اور جنگ کا حکم نہ کرے تاکہ مشابہت پوری ہو جائے

کما لا یخفیٰ - ووجِب ان یظہر تحت حکومت

چنانکہ پوشیدہ نیست و واجب شد اینکہ ظاہر گردد زیر حکومت

جیسا کہ پوشیدہ نہیں اور یہ بھی لازم ہوا کہ وہ ایک دوسری قوم کی حکومت کے نیچے

قوم آخرین الذین ہم کمثل قوم بعث

قومے دیگر کہ باشند بچھو آں قوم کہ حضرت مسیح

ظاہر ہووے جو وہ قوم مثل اس قوم کے ہو کہ حضرت مسیح

المسیح فی زمن حکومتهم فانظر الی هذه

علیہ السلام در زمانہ حکومت شاں ظاہر شد۔ پس بہ بین

علیہ السلام اس کی حکومت کے زمانہ میں ظاہر ہوئے تھے۔ پس اس مشابہت کو دیکھ

المضاهاة فانها اوضح واجلیٰ - وانت تعلم

اِس مشابہت را چرا کہ آں واضح تر و روشن تر است و تو میدانی کہ

کہ کیسی واضح اور روشن تر ہے اور تو جانتا ہے کہ

﴿۴۷﴾

انّ عیسیٰ قد جمع هذه الاربعة و کذالک

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس ہر چہار صفت را در خود جمع کردہ بود و ہم چنین
حضرت مسیح علیہ السلام یہ چاروں صفات اپنی ذات میں جمع رکھتے تھے اور اسی طرح

اراد اللہ فی مسیح هذه الامة وقضى - لیتم

ارادہ کرد، خدا تعالیٰ کہ اس ہر چہار صفت در مسیح اس امت نیز جمع باشند تا امر مماثلت
خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ یہ چاروں صفات اس امت کے مسیح میں بھی جمع ہوں تاکہ امر مماثلت

امر المماثلة ولا يكون كقسمة ضيزى☆ - و كان

بوجه اتم حاصل گردد و ہجرت قسمتہ نہ باشد کہ در او کمی و بیشی بود
بوجه اتم حاصل ہو جائے اور ایسی نمئی تقسیم نہ ہو کہ اس میں کمی زیادتی کسی قسم کی رہ جائے۔ اور

ان قيل ان المسيح قد خلق من غير اب من يدا القدرة - وهذا

اگر گفتہ شود کہ حضرت مسیح علیہ السلام بغیر پدر پیدا شدہ بود و اس امرے است فوق العادة
اگر کہا جائے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بے باپ پیدا ہوئے تھے اور یہ اک

امر فوق العادة. فلا يتم هناك شان المماثلة. وقد وجب المضاهاة

پس شان مماثلت تمام نہ مے گردد و واجب است کہ با ہم مشابہت
امر فوق العادت ہے۔ پس شان مماثلت پوری نہیں ہوتی ہے اور با ہم مشابہت کا ہونا ضروری ہے

كما لا يخفى على القريحة الوقادة - قلنا ان خلق انسان من

باشد چنانکہ بر طبائع سلیمہ مخفی نیست میگوئیم کہ پیدا کردن انسان
جو سلیم الطبع لوگوں پر پوشیدہ نہیں ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ انسان کا

غير اب داخل في عادة الله القدير الحكيم - ولا نسلّم انه

بغیر پدر داخل در عادت الہی است و قبول نے کنیم کہ اس
بے باپ پیدا کرنا عادت اللہ میں داخل ہے اور ہم اس کو قبول نہیں کرتے کہ یہ

☆

ب
ا
م
ر
م
م
ا
ث
ل
ت
ہ

﴿۲۸﴾ **هذا وعد الله وان وعد الله لا يبديل ولا ينسى -**

اِس وَعْدَةُ خِدا تَعَالَى بُوَد و وَعْدَةُ خِدا تَعَالَى نَه قَابِل تَبْدِيل وَنَه لَاقِ نَسِيَان اِسْت -
يَه خِدا تَعَالَى كَا وَعْدَه تَهَا اَوْرِيَه خِدا تَعَالَى كَا وَعْدَه نَه قَابِل تَبْدِيل اَوْر نَه لَاقِ سَهْوَه -

خارج من العادة ولا هو حرئ بالتسليم ☆ فان الانسان قد

خارج از عادات است و نہ لائق است کہ قبول کردہ شود چرا کہ انسان گاہے
خارج از عادات ہے اور نہ لائق ہے کہ اس بات کو قبول کیا جائے کس لئے کہ انسان کبھی

يتولد من نطفة المرأة وحدها ولو على سبيل الندره - وليس

پیدا میگردد از نطفہ زن فقط اگر چہ بہ سبیل نادر باشد و اِس امر
عورت کے نطفہ سے بھی پیدا ہو جاتا ہے اگر چہ بات نادر ہو اور یہ امر

هو بخارج من قانون القدرة - بل له نظائر وقصص في كل قوم

خارج از قانون قدرت نیست بلکہ در ہر قوم نظیر ہائے اِس یافتہ می شوند
قانون قدرت سے بھی خارج نہیں ہے بلکہ ہر قوم میں اس کی نظیریں پائی جاتی ہیں

وقد ذكرها الاطباء من اهل التجربة . نعم نقبل ان

و طبیبان اہل تجربہ ذکر آں نظیر ہا کردہ اند اِس امر قبول مے کنیم کہ
اور اہل تجربہ طبیعوں نے ایسی نظیروں کا ذکر کیا ہے۔ ہاں ہم یہ بات قبول کر سکتے ہیں کہ

☆ **الحاشية على الحاشية :- الم تر ان ادم عليه السلام ما كان له**

آیا ندیدی کہ آدم علیہ السلام را نہ پد رے بود و نہ
آیا تم نے نہیں دیکھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کا نہ کوئی باپ

ابوان فكون هذا الامر من عادة الله ثابت من ابتداء الزمان . منه

مادرے۔ پس داخل عادت بودن اِس امر از ابتداء زمانہ ثابت است۔ منہ
تھا اور نہ ماں۔ پس یہ امر عادت اللہ میں داخل ہونا ابتداء زمانہ سے ہی ثابت ہے۔ منہ

الاتقراءون کتاب اللہ ایس فیہ ہذا الوعد ط

آیا نے خوانید کتاب الہی را آیا در او ایس وعدہ نیست؟
آیت تم کتاب الہی کو نہیں پڑھتے؟ کیا اس میں یہ وعدہ نہیں ہے؟

ہذہ الواقعة قليلة نسبةً الى ما خالفها من قانون التوليد.

پیدا شدن بغیر پدر امریست قلیل الوقوع بہ نسبت آں امر کہ مخالف اوست
بغیر باپ کے پیدا ہونا قلیل الوقوع امر ہے بہ نسبت اس امر کے کہ اس کا مخالف ہے

وكذلك كان خلقى من الله الوحيد ☆. وكان كمثلہ فی الندرۃ

ومشاہ آں در امر ندرت پیدائش من بود

اور اس امر عجیب کے مشابہ میری پیدائش ہے۔

وكفى هذا القدر للسعيد۔ فانی ولدت توءماً و كانت صبیبۃ

چرا کہ من بطریق توام پیدا شدہ بودم و با من دخترے

کس لئے کہ میں توام پیدا ہوا ہوں اور میرے ساتھ ایک

تولدت معی فی ہذہ القرية۔ فماتت و بقیست حیاً من

پیدا شدہ بود کہ مرد و من زندہ ماندم

لڑکی پیدا ہوئی تھی جو وہ مر گئی اور میں زندہ رہ گیا

امر اللہ ذی العزة۔ ولا شک ان ہذہ الواقعة نادرۃ نسبة

و ہج شک نیست کہ ایس واقعہ نیز ہم نسبتاً

اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ واقعہ بھی نسبتاً

الحاشیة علی الحاشیة :- ومع ذالک انی ارسلت فی

المہزودتین و اعیش فی المرضین مرض فی الشق الاسفل و مرض فی

الاعلیٰ۔ فحیاتى اعجب من تولد المسيح و اعجاز لمن یرى۔ منہ

بہتہ الحاشیة

☆

فاتقوا اللہ الذی الیہ الرجعی - ولا تكونوا

پس بترسید ازاں خدا کہ سوئے او بازگشت است و بچھو کسانے نباشید
خدا تعالیٰ سے ڈرو کہ خدا تعالیٰ کی طرف ایک دن جانا ہے ان لوگوں کی طرح نہ بن جاؤ

الی الطریق المتعارف المشہود - ویکفی للمضاہاة الاشتراک

سوئے عام قاعدہ پیدائش ندرتے دارد و برائے مشابہت ایں قدر اشتراک کافی است
عام پیدائش کے قاعدہ سے عجیب ہے اور مشابہت کے لئے اسی قدر اشتراک کافی ہے۔

فی الندرۃ بهذا القدر عند اهل العقل والشعور - فان المشابہة

چرا کہ مشابہت

کس لئے کہ مشابہت

لا توجب الا لونا من المناسبة. ولا تقتضى الارائحة من

نہ مے خواہد مگر رنگے از مناسبت و بوئے

و مماثلت سوائے ایک رنگ کی مناسبت کے اور کچھ نہیں چاہتی ہے۔ اور وہ اس جگہ

المماثلۃ. وانا اذا قلنا مثلا ان هذا الرجل اسد بطریق المجاز

از مماثلت و آل اینجا حاصل است - و ما چوں بگوئیم کہ مثلاً ایں مرد شیر است بطریق مجاز

حاصل ہے مثلاً جب ہم بطریق مجاز و استعارہ یہ کہیں کہ یہ مرد شیر ہے

والاستعارة. فليس علينا من الواجب ان نثبت له كلما يوجد

و استعارہ پس دریں بر ما واجب نیست کہ ما ثابت کنیم کہ ہمہ آں اعضا

پس ہمیشہ یہ لازم و واجب نہیں ہے کہ ہم یہ ثابت کریں کہ تمام اعضاء و صفات

فی الاسد من الذنب والزنبر وهیئة الجلد وجميع لوازم

و صفات کہ در شیر یافتہ مے شوند بچھو دم و آواز و صورت جلد و جمیع لوازم درندگی در و

اس شیر کے اس مرد میں پائے جاتے ہیں چنانچہ دم و آواز اور بال اور کھال اور تمام درندگی کے لوازم بھی

کالذین یقرءون القرآن وما یبالون ما امر القرآن

کہ قرآن می خوانند و بیچ پروائے امر و نہی او

کہ قرآن شریف پڑھتے ہیں اور اس کے امر و نہی کی

السبعیۃ- ثم اعلم ان تولد عیسیٰ ابن مریم من غیر اب

نیز یافتہ شوند۔ باز بدارا کہ پیدائش حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر پدر

اس میں ہوں پھر جان تو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بے باپ پیدا ہونا

من بنی اسرائیل بهذ الطریق. تنبیۃ للیہود و علم لساعتہم

از بنی اسرائیل بدیں طریق تنبیہ است برائے یہود و دلیل است برائے

بنی اسرائیل میں سے یہود کے لئے ایک تنبیہ ہے اور ان کے زوال

واشارة الی ان النبوة مُنتزَعٌ منہم بالتحقیق. واما مسیح

ساعت زوال ایساں و اشارہ است سوئے این کہ نبوت بالتحقیق از ایساں منتقل خواهد شد۔ مگر

کی گھڑی پر ایک دلیل ہے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ضرور نبوت ان سے منتقل ہو جائیگی

هذه الامة فولدت توأمًا من ذکرٍ و انثی و فرّق بینہ و

مسیح این امت از ذکر و انثی توام زادہ شد و علیحدہ کردہ شد مادہ اثبت ازو

مگر اس امت کا مسیح مذکر و مؤنث سے توام پیدا ہوا ہے اور مادہ اثبت اس سے علیحدہ

بین مادة النساء - وفي ذالک اشارة الی ان اللہ یبث بہ

و دریں اشارت است سوئے این معنی کہ خدا تعالیٰ بسیار کس

کرد یا گیا ہے اور اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ اس

کثیراً فی هذه الفئۃ رجال الصدق و الصفاء - فالاغراض

ازیں گروہ صاحب صدق و صفا پیدا خواهد کرد پس

گروہ میں بہت مرد پیدا کرے گا جو صاحب صدق و صفا ہوں گے۔ پس

بقیۃ الحاشیۃ

وما نہی - وَاِذَا قِيلَ لَهُمُ امْنُوا بِمَا وَعَدَ اللّٰهُ وَ

نہ نے کُند و چون گفتہ شود ایشان را کہ ایمان آرید بوعده الہی و کچھ پروا نہیں کرتے جب ان کو کہا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے وعدہ پر ایمان لاؤ اور

لَا تَنْسُوا نَصِيبَكُمْ مِنْ رَحْمَةٍ تُرْجَى - قَالُوا لَانْدَرِي

نصیب خود از رحمتے کہ امید داشتہ شدہ فراموش نہ کنید میگویند کہ ما نمی دانیم کہ جس رحمت کے تم امیدوار ہو اس میں سے اپنا حصہ نہ گنواؤ تو کہتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے

مَا الْوَعْدُ وَطَبَعَ عَلٰی قُلُوبِهِمْ فَلَا يَسْمَعُ اَحَدٌ

وعدہ چہ باشد و بردل ایشان مہر کردہ شدہ پس سچ کس از کہ وعدہ کیا ہوتا ہے اور ان کے دل پر مہر لگی ہوئی ہے کوئی بھی ان میں سے نہیں دیکھتا

مِنْهُمْ وَلَا يَرِي - وَلَا يَقْبَلُونَ الْحَقَّ وَقَدْ اتَيْنَا

از ایشان نمی شنود و نمی بیند و قبول نمی کنند حق را و حالانکہ دادیم اور نہیں سنتا اور حق کو قبول نہیں کرتا حالانکہ ہم نے

الدلائل كدر ابھی - الْاَيْنظُرُونَ اِلَى الْقُرْآنِ اَوْ

ایشان را دلائل پہچو گوہر ہائے روشن آیا نے بینند سوئے قرآن یا چمکدار موتیوں کی طرح ان کو دلائل دیئے۔ کیا قرآن کی طرف نہیں دیکھتے یا

مختلفة فی هذا وفي ذالك فلذالك اختلف طريق التوليد

دریں ہر دو پیدائش اغراض مختلف ہستند۔ پس برائے ہمیں در طریق تولید ان دونوں پیدائشوں میں مختلف اغراض ہیں۔ اس لحاظ سے طریق ولادت میں

من حضرة الكبرياء - منه

اختلاف است - منه

اختلاف واقع ہوا ہے - منه

بِقَدِّ الْحَاشِيَةِ

على الابصار غشاوة فما يرون ما طلع وتجلّى -

برچشم ہائے ایشاں پردہ است پس نئے بینند آنچه طلوع کرد و تجلی نمود
ان کی آنکھوں پر پردہ ہے جو وہ اس تجلی کی طرف جو طلوع ہوئی ہے نظر نہیں کرتے

ومنهم قوم أعطوا علمًا ثم يمرون كالذی

و از ایشاں قومے است کہ اوشاں را اندکے علم دادہ شد باز بھجوں کسے مے گذرند
اور ان میں ایک قوم ہے جس کو علم تھوڑا سا دیا گیا ہے تسپر بھی اعراض و انکار ہی کرتے ہیں

اعرض وابی - ولئن سألتهم ما وعد الله ربکم

کہ اعراض و انکار می کنند و اگر پرسیدہ شود از ایشاں کہ خدائے شاپچہ وعدہ کردہ است
اگر ان سے پوچھا جائے کہ تمہارے خدانے کیا وعدہ فرمایا ہے

الاعلیٰ - ليقولن انه وعد المؤمنین ان يستخلف

البتے مے گویند کہ او مومنان را ایں وعدہ دادہ است کہ ہم از ایشاں خلیفہ ہا
تو اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ ہاں خدانے یہ وعدہ مومنوں سے ضرور کیا ہے کہ ان میں

منهم کما استخلف من قوم موسیٰ - فقد اقرّوا

پیدا خواہد کرد بھجوں آں خلیفہ ہا کہ از قوم موسیٰ علیہ السلام پیدا کردہ بود پس بمشا بہت
خلیفے پیدا کئے جاویں گے ان خلیفوں کی مانند جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں خلیفے پیدا کئے تھے۔ پس دونوں

بتشابه السلسلتین ثم ینکرون کبصیر تعامی -

ہر دو سلسلہ اقرار کردہ اند باز بھجوں کسے انکار مے کنند کہ بیٹا باشد و خود را تا بیٹا نماید
سلسلوں کی مشابہت کا اقرار کرتے ہیں پھر ایسے شخص کی طرح انکار کر بیٹھے ہیں کہ وہ سو جا کھا ہو اور اپنے

ولما کان نبینا مثل موسیٰ - وکان سلسلہ

وہر گاہ نبی ماصلی اللہ علیہ وسلم مثل موسیٰ بود و سلسلہ خلفائے او
آپ کو اندھا بنالے اور جس حالت میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل موسیٰ ٹھہرے اور نیز سلسلہ خلفاء

خلفاء ہ مثل السلسلۃ الموسویۃ بنص اجلی -

علیہ السلام مثل سلسلہ موسیٰ علیہ السلام بود چنانکہ نص صریح براں دلالت می کند
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثل سلسلہ موسیٰ علیہ السلام قرار پایا جیسا کہ نص صریح اس پر دلالت کرتی ہے

و جب ان تختتم السلسلۃ المحمدیۃ علی

پس واجب شد کہ سلسلہ محمدیہ براں خلیفہ ختم گردد کہ
پس واجب ہوا کہ سلسلہ محمدیہ ایک ایسے خلیفہ پر ختم ہو

خلیفۃ ہو مثل عیسیٰ - کما اختتم علی

او مثل عیسیٰ علیہ السلام باشد چنانکہ سلسلہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
کہ وہ مثل عیسیٰ علیہ السلام ہوے جیسا کہ سلسلہ حضرت موسیٰ علیہ السلام

ابن مریم سلسلۃ صاحب العصا - لیطابق

بر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ختم شد تاکہ ایں ہر دو سلسلہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ختم ہوا تاکہ یہ دونوں سلسلے

ہذہ السلسلۃ بسلسلۃ اولی - ولیتم وعد

باہم مطابق ہوندا تاکہ وعدہ مماثلت
اور تاکہ وعدہ مماثلت اس سلسلہ کے خلیفوں کا اور

مماثلۃ الاستخلاف کما ہو ظاہر من لفظ کما -

خلیفہ ہائے ایں سلسلہ و آں سلسلہ با تمام رسد چنانکہ امر مماثلت از لفظ کما ظاہر است کہ
اس سلسلہ کے خلیفوں کا پورا ہو جائے جیسا کہ امر مماثلت کما کے لفظ سے ظاہر ہے جو

فأرونی خلیفۃ من دونی جاء علی قدم

در آیت موجود است۔ پس، نما نید مرا بجز من آں خلیفہ را کہ بر قدم حضرت
آیت میں موجود ہے۔ اب مجھ کو وہ خلیفہ دکھاؤ کہ بجز میرے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر

ابن مریم منکم علی اجلٍ یشابہ اجلاً مضیٰ -

عیسیٰ علیہ السلام از ہمیں امت آمدہ باشد و زمانہ او زمانہ حضرت مسیح را مشابہ باشد اس امت میں سے آیا ہو اور اس کا زمانہ اور حضرت مسیح کا زمانہ مشابہ ہو

وقد انقضت مدۃً من نبینا الی یوم بعثنا

و بہ تحقیق از زمانہ پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وسلم تا اس وقت اور یہ تحقیق ہو چکا ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اس وقت تک وہی

ہذا - کمثل مدۃ کانت بین موسیٰ و عیسیٰ -

آں مدت گذشتہ است کہ در زمانہ موسیٰ علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام بود مدت گذری ہے کہ جو مدت زمانہ موسیٰ علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک گذری تھی

وان فی ذالک لآیۃً لقوم یتطلبون الہدیٰ -

و دریں اشارت است آناں را کہ ہدایت می طلبند اور اس میں ہدایت طلب کرنے والوں کے لئے اشارہ ہے۔

فما لکم لم تنتظرون نزول المسیح من السماء -

پس چہ شد شمارا کہ انتظار مسیح از آسمان می کنید تمہیں کیا ہو گیا کہ تم مسیح کا انتظار آسمان سے کر رہے ہو

انسیتم ماتقرءون فی القران او رضیتم

آیا فراموش کردہ اید آنچہ در قرآن شریف مے خوانید یا بدیں امر راضی شدہ اید اور تم نے جو قرآن شریف میں پڑھا ہے اس کو بھولتے ہو کیا اس بات پر راضی ہو گئے

بتکذیب کلام ربکم الاعلیٰ - اتکفرون

کہ بتکذیب کلام الہی کنید کہ کلام الہی کی تکذیب ہو
آیا انکار تم اس

بِكِتَابِ اللَّهِ وَهُوَ بَحْرٌ مِّنَ الْمَعَارِفِ وَمَاءٌ

کتاب الہی کے کنید و آں دریائیت از معارف و آبے است
کتاب اللہ سے انکار کرتے ہو جو معارف کا دریا اور صاف و شفاف

اصْفَى - وَكَيْفَ اسْتَبَدَّكُمْ ان تتركوا الفرقان

نہایت صاف و شفاف۔ و چگونہ خوش آمد شمارا کہ قرآن شریف را
پانی ہے اور تمہیں کیونکر یہ بات پسند آگئی کہ قرآن شریف کو

الْحَمِيدِ لِقَوْلِ شَتَّى - اَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ

برائے آں قولہا می گذارید کہ متفرق و بے سرو پا ہستند۔ آیا ادنیٰ را
ان اقوال کے بدلے چھوڑتے ہو جو بے سرو پا اور متفرق ہیں اور ادنیٰ کو

اَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ ۗ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يَعْنِي مِنَ

بعوض اعلیٰ ترک می کنید و ظن از حق
اعلیٰ کے عوض میں ترک کرتے ہو اور ظن حق سے کسی طرح مستغنی

الْحَقِّ شَيْئًا ۗ - وَقَدْ جُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۗ كَمَا

چچ مستغنی نمی کند و جمع کردہ شد آفتاب و ماہ ہچماں کہ
نہیں کرتا اور چاند اور سورج جمع کئے گئے جیسا کہ

ذکر القرآن و کسفا فی رمضان کشق القمر

ذکر آں در قرآن شریف آمدہ است و ہر دورا در رمضان کسوف گرفت ہچوشق القمر
قرآن شریف میں ذکر آیا ہے اور دونوں کا رمضان شریف میں کسوف و خسوف ہو گیا جیسے کہ پیغمبر خدا

فی زمن خیر الوری - وعطلت العشار لمن یرى -

در زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم و معطل کردہ شدند شتران

صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شق القمر ہوا اونٹ بے کار کئے گئے

ووهبت لنا مطيةً اخرى - لنقدر على السياحة

و دادہ شد بجائے شان سواری دیگر تا ما از مسیح زیادہ تر
اور ان کی جگہ اور سواری عطا ہوئی تاکہ ہم مسیح سے زیادہ

ازيد من المسيح ونجعل امر التبليغ اكمل

برسیاحت قادر شویم و امر تبلیغ را از و کامل تر
سیاحت پر قادر ہوں اور اس سے زیادہ کامل تبلیغ کو

منه واوفى - وانظروا الى فضل الله انه اظهر

بجا آریم و سوائے فضل خدا تعالیٰ بہ بینید کہ او
بجالاتوں خدا تعالیٰ کے فضل کی طرف دیکھو کہ اس نے

لى شهادةً من السماء - وشهادةً من الارض

برائے من یک گواہی از آسمان و یک گواہی از زمین
میرے لئے ایک گواہی آسمان سے اور ایک گواہی زمین سے

وشهادةً من بينهما وأرى الامر كضوء الضحى -

و یک گواہی از میان اس ہر دو ظاہر فرمود و پھوروشنی وقت چاشت حقیقت را بنمود
اور ایک ان دونوں میں ظاہر فرمائی اور چاشت کے وقت کی روشنی کو دکھلا دیا۔

الاترون الى تشابه في امر استخلاف اتى -

آیا نے بینید سوائے آں مشابہت کہ در سلسلہ اس خلافت ست کہ پیادہ
تم اس مشابہت کی طرف نہیں دیکھتے جو اس سلسلہ کے خلافت کے امر میں اور بنی اسرائیل کے

واستخلاف خلا - وان في ذلك لاية لمن يقيظ

در سلسلہ خلافت بنی اسرائیل درمیان است۔ و دریں نشانے است برائے آنا کہ از خواب غفلت
سلسلہ کے خلافت میں ہے اس میں ایک نشان ہے ان کے لئے جو خواب غفلت سے

وارق الکریٰ - الاترون الی زمن بعثت فیہ

بیدار مے شوند آیانے بینید سونے این زمانہ کہ درو مبعوث شدم
بیدار ہونا چاہتے ہیں۔ کیا تم اس زمانہ کو جس میں میں مبعوث ہوا نہیں دیکھتے کہ

وقد جئتکم بعد رسول اللہ المصطفیٰ - الی

کہ من بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اتنی ہی مدت میں آیا ہوں جو مدت

امد کان بین موسیٰ وعیسیٰ - وان فی ذالک

دراں قدر مدت آمدہ ام کہ آں مدت در موسیٰ علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام است یعنی چہارہ صد سال۔ و دریں
موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام میں چودہ سو سال کی تھی اس میں عقلمندوں کے لئے

لایۃ لاولی النهی - فانظروا کیف اجتمعت

نشانے است برائے عقلمنداں پس بہ بینید کہ چگونہ خدا نشانہا
ایک نشان ہے۔ دیکھو کہ خدا نے کیونکر بہت سے

الایات من اللہ ذی المجد والعلیٰ - فکسف القمر

جمع کردہ است و چگونہ کسوف ماہ
نشان جمع کردیے اور کیونکر چاند و

والشمس فی شهر الصیام وترک القلاص فلا

و آفتاب در رمضان شد و شتراں از سواری
سورج کا گرہن رمضان میں ہوا اور اونٹ کی سواری

یحمل علیہا ولا تمطیٰ - ومعها ایاتُ اخریٰ -

معطل کردہ شدند و دیگر نشانہا نیز ہستند۔
بے کار ہوئی اور ان کے سوا اور بھی نشانات ہیں

وہل اجتمعت ہذہ قط لکذاب افتریٰ۔

آیا گاہے اس نشانہا
برائے مفتری جمع شدہ اند
کیا کبھی یہ نشان
کسی مفتری کے لئے جمع ہوئے ہیں؟

فاتقوا جہنم الی تاكل المجرمین وان المجرم

پس ازاں جہنم بترسید کہ مجرمانرا
خواہد خورد و مجرم
اس دوزخ سے ڈرو
کہ جو مجرموں کو کھانے والی ہے اور مجرم

لا یموت فیہا ولا یحیٰ - اتنبذون کتاب اللہ

دراں نخواہد مرد و نہ زندہ خواہد ماند
اس میں نہ مرے گے اور نہ جیئیں گے۔
آیا کتاب اللہ را پس پشت سے اندازید
کیا کتاب اللہ کو پس پشت ڈالتے ہو

وراء ظہورکم وتتبعون اقوالا اخریٰ - وان هو

وخن ہائے دیگر را پیروی سے کنید
اور دوسری باتوں کی پیروی کرتے ہو
و اس چنیں عادت
یہ عادت

الابغیٰ وظلمٌ وخروجٌ من الہدیٰ - والخیر کلہ

سراسر بغاوت و ظلم
سراسر بغاوت اور ظلم
و از ہدایت بیرون شدن است۔
اور ہدایت سے دور ہونے کی ہے۔
و خیر ہمہ
سب بھلائیاں

فی القرآن والتمسک بہ من داب التقیٰ - وان

در قرآن است و پیروی او
قرآن شریف میں ہیں اور اس کی پیروی پر ہیزگاری کا طریق ہے۔
از طریق پر ہیزگاری است و
پر ہیزگاری کا طریق ہے۔

الارض والسماء قد شہدتا لی وھل تشہدان

زمین و آسمان برائے من
زمین و آسمان نے میری گواہی دی
و آیا اس ہر دو
کیا صادق کے سوا

الاصداق اذا ادّعی - فاعلموا انی انا المسیح الموعود

بجز صادق برائے دیگرے گواہی دے دہند پس بدانید کہ من بہ تحقیق مسیح موعود
زمین و آسمان دوسرے کی گواہی اس طور سے دے سکتے ہیں۔ دیکھو میں بہ تحقیق مسیح موعود

والمہدی المعہود من اللہ الاحفی - و ارسلت عند

و مہدی معہود ہستم از خدائے کہ مہربان است و فرستادہ شدم
اور مہدی معہود ہوں خدائے مہربان کی طرف سے میں بھیجا گیا ہوں۔

صول الصلیب و کون الاسلام کالغریب لیتم بی

بوقت غلبہ صلیب و بودن اسلام ہچو غریب تاکہ وعدہ خدا تعالیٰ
صلیبی غلبہ اور اسلامی غربت کے وقت تاکہ خدا تعالیٰ

الوعد الحق وماکان حدیثا یفتری - ولو کنت

باتمام رسد و ایں آں حدیث نیست کہ کسے افترا کردہ باشد و اگر
کا وعدہ پورا ہو اور یہ ایسی بات نہیں ہے کہ افترا کے طور پر بیان کی ہو اگر میں

مفتریاً غیر صادق لما اجتمع لی من الای ما

مفتری بودے و صادق نبودے ایں ہمہ نشانہا کہ در من جمع شدہ اند ہرگز
مفتری ہوتا اور صادق نہ ہوتا یہ تمام نشان جو مجھ میں جمع کئے گئے ہیں ہرگز

اجتمع وان اللہ لایؤید من کذب و افتری

جمع نشدندے و خدا تائید آں کسے نئے کند کہ بر خدا افترا کردہ باشد
جمع نہ ہوتے اور خدا تعالیٰ اس کی تائید نہیں کرتا جو خدا تعالیٰ پر افترا باندھے

علی اللہ واعتدای - وان فی زمانی ومکانی و

واز حد درگذشتہ و تحقیق در زمان من و مکان من و
اور حد سے گذر جائے بہ تحقیق میرے زمانہ میں میرے مکان میں

قومی وعدا قومی لایات علی صدقی لمن تدبر وما

قوم من و قوم دشمنان من برائے تدبر کنندگان نشانہا ہستند
میری قوم میں میرے دشمنوں کی قوم میں تدبر کرنے والوں کے لئے نشان ہیں

استکبر و ما علا - وجئتکم حکماً عدلاً لابین

ومن حکم و عدل شدہ آمدہ ام تا در میان شما
اور میں حکم اور عدل ہو کر آیا ہوں تاکہ تم میں

لکم بعض الذی تختلفون فیہ ولا قتل کل

در امور مختلف فیہ شما فیصلہ کنم
تمہارے مختلف امور میں فیصلہ کر دوں

حیۃ تسعی☆ - وما جئت فی غیر وقت بل

ومن در غیر وقت نیامدہ ام
اور میں بے وقت نہیں آیا ہوں

جئت علی رأس المائة وعندفتن بلغت

بر سر صدی آمدہ ام و در وقتے کہ آں فتہا
عین وقت اور صدی کے سر پر آیا ہوں اور اس وقت کہ جب فتنے

المنتہی - وما جئت من غیر برہان وقد

بانتہا رسیدہ اند و نہ بغیر حجت و دلیل آمدہ ام و
انتہا کو پہنچ گئے ہیں - اور نہ بغیر حجت اور دلیل کے آیا ہوں اور

نزلت الای من السموات العلی - و جحد

بسیار نشانہا ظاہر شدہ اند و زبان ہا
بہت سے نشان ظاہر ہو گئے ہیں زبانوں نے

الالسن واستيقن القلوب وهدى الله من

انکار کردند و دلہا یقین کردہ اند و خدا ہر کرا خواست

انکار کیا اور دلوں نے یقین کر لیا ہے خدا تعالیٰ جس کو چاہے

هدى - اتمارون فى امرى وقد حصص الحق

ہدایت کرد آیا در امر من شک مے کئید و تحقیق ظاہر شد حق

ہدایت کرے کیا تم میرے امر میں شک کرتے ہو حالانکہ جس قدر ثبوت کے ساتھ حق ظاہر ہونا

وظهرت دلائل لا تُعدُّ وتُحصى - الا تنظرون

وچنداں دلائل بظہور آمدند کہ شمار نتواں کرد آیا نئے بینید

چاہئے تھا وہ ظاہر ہو گیا۔ اور اس قدر دلائل ظاہر ہوئے کہ جو ان گنت ہیں۔ قرآن شریف کی طرف

الى القران وانه يشهد لى بيان اوضح واجلى -

سوئے قرآن شریف و آل بہ بیان واضح و روشن گواہی مے دہد

تم نہیں دیکھتے کہ وہ واضح اور روشن بیان سے میری گواہی دیتا ہے۔

وهل اتاك حديث خیر الورى - اذ قال كيف

و آیا شمارا خبرے است از حدیث صلی اللہ علیہ وسلم کہ گفت چگونہ حال

تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی بھی خبر ہے جبکہ آپ نے فرمایا کہ تمہارا

انتم اذ نزل فيكم ابن مریم وامامکم منکم

شما خواہد بود چون ابن مریم در میان شما فرود خواہد آمد و امام شما است ہم از شما یعنی از قومے دیگر

کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں نازل ہوگا اور وہ تمہارا امام اور تم میں سے ہی ہوگا۔ یعنی تمہاری ہی

ففكر فى قوله منكم وتفكر كمن اتقى - وان

نیست پس فکر کن دریں قول کہ منکم است و ہچویر ہیز گاراں دروغور نما و ایں حدیث

قوم سے نہ کسی دوسری قوم سے۔ اس قول میں کہ منکم ہے فکر کر اور پر ہیز گاروں کی طرح غور کر اور یہ

هَذَا الْحَدِيثُ يَقْصُ عَلَيْكُمْ مَا بَيْنَ لَكُمْ الْفَرْقَانَ

ہماں بیان مے کند کہ قرآن شریف بیان فرمودہ است
حدیث وہی بیان کرتی ہے جو قرآن شریف نے فرمایا ہے۔

فَلَا تَفَرَّقُوا بَيْنَ كِتَابِ اللَّهِ وَقَوْلِ رَسُولِهِ الْمَجْتَبِيِّ -

پس در کتاب خدا و قول رسول خدا تفرقہ نیندازید
پس کتاب اللہ اور قول رسول اللہ میں تفرقہ نہ ڈالو۔

وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَرْجِعُ إِلَيْهِ كُلُّ نَفْسٍ فِتْجَازِي -

و ازاں خدا بترسید کہ سوائے او واپس خواہید شد و یاداش اعمال خود خواہید یافت
اور اس خدا سے ڈرو کہ اس کی طرف ایک دن جانا ہے اور اپنے اعمال کی جزا پانی ہے۔

إِلَّا تَعْلَمُونَ مَقَالَ رَبِّكُمْ اعْنِي قَوْلَهُ وَعَدَّ اللَّهُ

آیا نے دانید کہ خداوند ما چہ گفته است یعنی اس قول خدا تعالیٰ کہ وعد اللہ الذین
کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہمارے خدا نے کیا فرمایا یعنی یہ کہ وعد اللہ الذین امنوا منکم تا اس کے قول

الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا -

امنوا منکم تا قول او لا یشرکون بی شینا است۔ آیا دریں قول غور نے کنید کہ صاف ہدایت مے فرماید کہ ہمہ خلیفہ ہا از
لا یشرکون بی شینا تک۔ کیا اس فرمودہ میں تم غور نہیں کرتے کہ صاف صاف ہدایت فرماتا ہے کہ تمام خلیفے اسی

فَمَا لَكُمْ تَشْرِكُونَ بِاللَّهِ عِيسَىٰ وَالدَّجَالِ مِنَ

ہمیں امت خواہند بود نہ کہ کسی از آسمان نازل شود۔ چہ شد شمارا کہ حضرت عیسیٰ و دجال را شریک خدا تعالیٰ
امت میں سے ہونگے نہ کوئی ایک آسمان سے نازل ہوگا۔ تمہیں کیا ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ اور دجال کو خدا کا شریک

غَيْرِ عِلْمٍ مِنَ اللَّهِ وَلَا الْهَدْيِ - وَتَنْتَظِرُونَ

مے گردانید و براں پتچ دلیے نے دارید
تھہراتے ہو کیا اس پر کوئی دلیل رکھتے
و انتظار مے کنید کہ
بلکہ ناحق انتظار کرتے ہو کہ

ان ینزل علیکم المسیح من السماء و کیف

مسیح از آسمان نازل شود و چگونہ

مسیح آسمان سے آوے اور وہ

ینزل من مات وَالْحَقِّ بِالموتی - اَعِنْدَکُمْ حِجَّةٌ

نازل شود در حالیکہ او وفات یافتہ است و با وفات یافتگان پیوستہ۔ آیا نزد شما حجت آسمان سے کیونکر آسکتا ہے کہ وہ فوت ہو گیا اور فوت شدوں میں مل گیا۔ کیا تمہارے دعوے پر

قاطعة علی دعواکم فتبعونها او اثرتم علی

قاطع بر دعویٰ شما است کہ پیروی او مے کنید یا یقین را ترک کردہ کوئی قاطع حجت ہے کہ اس کی پیروی میں سرگرم ہو یا یقین کو ترک کر کے

الیقین ظناً اخفی - یا حسرۃ علیکم انکم نسیتم

گمانے پوشیدہ را اختیار کردہ اید۔ بر شما حسرت است کہ شما قول خدا تعالیٰ پوشیدہ گمان کو اختیار کرنے میں دلیر ہو۔ تم پر افسوس کہ تم نے خدا تعالیٰ

قول اللہ وقول رسولہ اعنی منکم و ظننتم

و قول رسول را کہ منکم است فراموش کردہ اید و گمان مے کنید اور اس کے رسول کے قول منکم کو فراموش کردیا اور فضول گمان رکھتے ہو

ان المسیح یأتی من السموات العلی - وهل

و کہ مسیح از آسمان خواہد آمد

کہ مسیح آسمان سے آوے گا

هو الا خروج من القران وخروج من الحدیث

ایں گمان کردن شما از قرآن ☆ خارج شدن است و از حق خارج شدن یہ تمہارا گمان قرآن شریف ☆ سے خارج ہونے کی نشانی ہے۔ اور حق سے

﴿۵۹﴾

ومفسدۃ عظمیٰ - وکیف تترکون القرآن وای

ومفسدہ عظیمہ است وچونہ ترک مے کنید قرآن شریف را و کدام
خارج ہونا مفسدہ عظیمہ ہے۔ تم قرآن کو کیونکر ترک کرتے ہو کیا کوئی

شہادۃ اکبر منہ لمن اہتدی - وان للقران

گواہی بزرگتر از قرآن نزد شما موجود است و قرآن را
بڑی بھاری گواہی قرآن سے زیادہ تمہارے پاس موجود ہے؟ اور قرآن کی وہ

شاناً اعظم من کل شان وانہ حکمٌ ومہيمنٌ

شانے است بزرگتر از ہر شان واو حکم است یعنی فیصلہ کنندہ ومہمن است یعنی برہمہ
اعلیٰ شان ہے کہ ہر ایک شان سے بلند ہے اور وہ حکم ہے یعنی فیصلہ کرنیوالا اور وہ مہمن ہے یعنی

وانہ جمع البراہین وبدو العدا - وانہ

ہدایت باحاطہ سے دارد واوجع کردہ است ہمہ دلائل را وجمیعت دشمنان را پراگندہ نمودہ و آں
تمام ہدایتوں کا مجموعہ ہے اس نے تمام دلیلیں جمع کر دیں اور دشمنوں کی جمیعت کو تتر بتر کر دیا۔ اور وہ ایسی

کتابٌ فیہ تفصیل کلّ شیءٍ وفیہ اخبار مایأتی

کتابے است کہ درو تفصیل ہر چیز است و درو خبر آئندہ
کتاب ہے کہ اس میں ہر چیز کی تفصیل ہے اور اس میں آئندہ اور

ومامضی - ولایاتہ الباطل من بین یدیہ

وگذشتہ است وباطل را سوائے اورا ہے نیست نہ از پیش
گذشتہ کی خبریں موجود ہیں اور باطل کو اس کی طرف راہ نہیں ہے نہ آگے سے

ولا من خلفہ وانہ نور ربنا الاعلیٰ - فاترک

و نہ از پس و او نور خدائے بزرگ است پس بگذرید
نہ پیچھے سے اور وہ خدا تعالیٰ کا نور ہے۔ ہر یک ایسے

كُلِّ قِصَّةٍ تُخَالِفُ قِصَصَهُ وَلَا تَعْصِ قَوْلَ رَبِّكَ

ہر قصہ را کہ مخالف قرآن باشد و قول پروردگار خود را نافرمانی مکنید
قصہ کو چھوڑ دو جو قرآن کا مخالف ہے۔ اور پروردگار کے فرمودہ کی نافرمانی مت کرو

فَتَشْقَى - وَتَعْلَمُ اِنْ نَبِيْنَا كَانْ مِثْلَ مَنْ نُوْدَى

تا در ورطہ شقاوت نے فداہہ باشید و می دانید کہ نبی ماصلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ علیہ السلام
تا کہ شقاوت کے بھنور میں نہ جا پڑو۔ اور تم جانتے ہو کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ علیہ السلام

بِالْوَادِ الْمَقْدَسِ طُوًى - وَكَانَتْ خُلَفَاءُ هُ كَخُلَفَاءِ هِ

بود وہمہ خلیفہ ہائے او کہ بعد او آمدند ہچو خلیفہ ہائے
تھے اور آپ کے تمام خلیفے جو بعد آپ کے آئے آنحضرت

وَكَانَتْ السَّلْسَلَتَانِ مِتَشَابِهَتَيْنِ فِي الْمَدَى -

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بودہ اند و این ہر دو سلسلہ در مدت باہمہ مشابہت سے دارند
صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفوں کے مانند تھے اور یہ دونوں سلسلے آپس میں مقدار مدت میں مشابہت رکھتے ہیں۔

وَكَذَلِكَ قَالَ رَبَّنَا وَقَدْ قَرَأْتَ فِيمَا مَضَى - وَتِلْكَ

و ہم چنین فرمودہ است خدائے ما چنانچہ پیش ازین خواندہ
اور ایسا ہی ہمارے خدا نے فرمایا ہے جیسا کہ تم نے پہلے پڑھ لیا ہے اور یہ

حَقِيقَةٌ لَا تُسْتَرُونَ لَا تُخْفَى - فَلَا يَصْدَنُكَ عَنْهَا

حقیقتے است کہ پوشیدہ نتواں کرد پس ازین راہ باز نہ دارد شمارا
ایک حقیقت ہے جس کو پوشیدہ رکھنا اچھا نہیں ہے۔ تمہاری ہوا و ہوس اس سے تم کو

مَنْ اتَّبَعَ هَوَاهُ وَتَرَكَ الصِّرَاطَ وَهَوِيْرَى -

ہوا و ہوس شما و نہ باز دارد آنکس کہ راہ راست را دیدہ و دانستہ ترک کردہ است
نہ روک دے اور نہ وہ شخص جو کہ دیدہ و دانستہ راہ راست کو ترک کرتا ہے۔

وَعَلِمْتَ أَنِّي جِئْتُ عَلِيَّ مِنْ سَيْدِي الْمَصْطَفَى -

وے دانید کہ من از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تا آن مدت آمدہ ام
اور تم جانتے ہو کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مدت پر آیا ہوں کہ جس میں

كَمِثْلِ اجْلِ جَاءَ عَلَيْهِ مِنَ الْكَلِيمِ ابْنِ الصَّدِيقَةِ

کہ در اں عیسیٰ علیہ السلام بعد از حضرت موسیٰ علیہ السلام آمدہ بودند
عیسیٰ علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے بعد آئے تھے۔

عِيسَى - وَعَلِمْتَ أَنَّ خَاتَمَ خُلَفَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ مِنَ الْأُمَّةِ

و دانستہ اید کہ خاتم خلفاء این امت ہم از این امت است
اور تم نے جان لیا کہ امت کا خاتم الخلفاء اسی امت میں سے ہے

لَا مِنْ فِئَةٍ أُخْرَى - فَكَيْفَ تَكْفُرُ بِهِ أَتَكْفُرُ

نہ از گروہی دیگر پس چگونہ انکار آں مے کنید آیا برائے
نہ دوسرے گروہ میں سے پس کیوں اس کا انکار کرتے ہو؟ کیا پراگندہ اور

بِالْقُرْآنِ لِأَقْوَالِ شَتَّى - وَمَنْ فَكَّرَ فِي آيَةِ

سخنہائے پراگندہ و بے اصل انکار قرآن شریف مے کنید۔ و ہر کہ فکر کند در آیت لیستخلفنہم
بے اصل باتوں کے بھروسہ پر قرآن کا انکار کرتے ہو۔ اور جو کوئی فکر کریگا اس آیت میں کہ

لَيْسَتْخَلْفَنَهُمْ مُلًّا قَلْبُهُ يَاقِينًا وَ اِيْمَانًا وَ تَرَكَ

دل او از یقین و ایمان پُر خواهد شد

لیستخلفنہم ہے اس کا دل یقین اور ایمان سے پر ہو جائے گا اور جو باتیں اس کے برخلاف

مَأْرُوٰی بِخِلَافِهِ وَ يُحْكِي - وَ كَشَفَتْ عَلَيْهِ الْحَقِيقَةَ

ورواہتہائے بیہودہ و فضول را خواهد گذاشت و برو حقیقت منکشف خواهد شد
بیان کی جاتی ہیں ان سب کو چھوڑ دیگا اور اس شخص پر حقیقت منکشف ہو جائے گی

وَكَذَّبَ مَنْ نَطَقَ بِخِلَافِهِ وَرَوَى - فَوَيْلٌ لِلَّذِي

و تکذیب آں کسے خواہد کرد کہ بخلاف این روایتے کند پس واویلا ہست برکسے اور اس کی وہ تکذیب کرے گا جو اس کے خلاف میں روایت کریگا۔ اس شخص پر افسوس ہے

سَمِعَ هَذِهِ الدَّلَائِلَ ثُمَّ كَذَّبَ وَابَى - اِم

کہ این دلائل را بشنود باز درپے تکذیب رود چہ این کس کہ دلائل کو سنے اور پھر تکذیب کے پیچھے پیچھے ہوئے۔

حَسْبُ اِنْ اَللّٰهُ وَعْدًا ثُمَّ اٰخِلْفَهُ اَوْ

گمان می کند کہ خدا تعالیٰ وعدہ کردہ باز تخلف وعدہ نمود یا کیا یہ گمان کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے وعدہ کر کے پھر خلاف وعدہ کیا یا

نَسِيَ وَعْدَهُ كَرَجُلٍ هُوَ كَثِيرُ الذُّهُولِ ضَعِيفِ

وعدہ خود را بھجو کسے کہ نسیان برو غالب باشد فراموش کرد اپنے وعدہ کو ایسے شخص کی طرح بھول گیا جس پر نسیان غالب ہے

الْقُوَى - سُبْحَانَ اَللّٰهِ تَقْدُسُ وَتَعَالَى - فَبَأَى

خدا پاک است ازیں بدگمانی ہا پس بہ کدام ان بدگمانیوں سے خدا تعالیٰ کی ذات پاک ہے

حَدِيثٍ بَعْدَ كِتَابِ اَللّٰهِ تَوْمَنُونَ - اَتَتْرَكُونَ

حدیث بعد کتاب اللہ ایمان خواہید آورد آیا یقین را قرآن کو چھوڑ کر کس حدیث پر ایمان لاؤ گے۔ کیا یقین کو

الْيَقِيْنَ بَشَكِّ سَرَى - اَتَوْثَرُونَ الظَّنَّ عَلٰى مَا

از بہر شکے کہ در دل شما جا گرفته است ترک مے کنید آیا ظن را بہ یقین شک کے بدلے کہ تمہارے دلوں میں جم گیا ہے ترک کرتے ہو کیا ظن کو یقین کے بدلے

جاء کم من الیقین ومن اظلم ممّن ترک

اختیار مے کنید وکدام کس از آنس ظالم تر خواهد بود کہ حق را
اختیار کرتے ہو اس سے زیادہ وہ کون ظالم ہوگا کہ حق کو

الحق واتبع الهوی - ابقی شک فی خاتم الخلفاء

ترک کند و پیروی ہوا و ہوس کند آیا باقی ماندہ است شک در خاتم الخلفاء
ترک کرے اور ہوا و ہوس کی پیروی کرے - کیا اب کوئی شک باقی رہ گیا خاتم الخلفاء میں

وفی انہ منکم فأتوا بالقرآن ان کان الامر کذا -

یا دریں امر کہ آں خاتم الخلفاء از شہادت پس قرآن بیارید اگر شک مے دارید
یا اس امر میں کہ خاتم الخلفاء تم میں سے ہے - قرآن کو لاؤ اگر شک رکھتے ہو

وان الحق قد حصص فلا تحثوا علیہ التراب

حق ظاہر شدہ است پس برو خاک میندازید
حق ظاہر ہو گیا اس پر خاک نہ ڈالو

ولا تخفوه فی الثری - واتقوا اللہ الذی الیہ

و آں را پوشیدہ مکنید و بترسید ازاں خدائے کہ سوئے او
اور ہرگز مت چھپاؤ اور خدا تعالیٰ سے جس کی طرف

ترجعون و حداناً - وما اری معکم احباب الدنیا -

رجوع خواہید کرد و نہ مے بینم با شما دوستان دنیائے شمارا
جانا ہے ڈرو اور میں نہیں دیکھتا کہ تمہارے دنیا کے دوست تمہاری حمایت کیلئے

فقوموا فرادی فرادی ولا تنظروا الی من احب

پس باہستید یک یک و سوئے دوستی یا دشمنی
تمہارے ساتھ جائیں گے - پس تم ایک ایک ہو کر کھڑے ہو جاؤ اور کسی کی دوستی یا دشمنی کی طرف

أو عادی - ثم فکروا بقلب اتقی - وعقل اجلی -

نگاہ مکئید باز بادل پر ہیزگار وعقل روشن فکر کنئید

نظر نہ کرو پھر پر ہیزگار دل اور عقل روشن لے کر فکر کرو۔

أما قال ربکم لئستخلفنہم فی الارض کما استخلف

آیا خدائے شاکفہ است کہ لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من
کیا تمہارے خدائے نہیں فرمایا کہ لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من

الذین من قبلہم^۱ وان فی ذالک حجة علی من

قبلہم ودریں جتے است بر آنکس کہ از حد

قبلہم اس میں ایک حجت ہے اس کیلئے کہ جو حد سے

طغی - فان لفظ کما یوجب ان یکون سلسلہ

تجاوز سے کند چرا کہ لفظ کما کہ دریں آیت موجود است واجب سے کند کہ سلسلہ
تجاوز کرتا ہے کیونکہ لفظ کما جو اس آیت میں موجود ہے اس امت کے سلسلہ کے خلفاء کو

الخلفاء فی هذه الامة کمثل سلسلہ نبی اللہ

خلفائے این امت ہچھو سلسلہ خلفائے موسیٰ علیہ السلام

موسیٰ علیہ السلام کے خلفاء سے مانند ہونے کو واجب

موسى - التی ختمت علی ابن مریم عیسیٰ -

باشد و ظاہر است کہ سلسلہ خلفائے موسیٰ علیہ السلام بر عیسیٰ علیہ السلام ختم شدہ است
کرتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ سلسلہ خلفائے موسیٰ علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام پر ختم ہو گیا ہے۔

فاین تذهبون من هذه الآية وتبعدون ما

پس ازیں آیت کجا سے روید و نزدیک را دور

پس اس آیت سے کہاں روگردانی کرتے ہو اور نزدیک راہ کو دور ڈالتے ہو

دنیٰ - وو اللہ لیس فی القرآن الذی ہو اهل

ے گردانید و بخدا در قرآن کہ فیصلہ کنندہ ہمہ اختلافاست
اور خدا کی قسم قرآن شریف میں جو تمام اختلافوں کا فیصلہ کرنے والا ہے

الفصل والقضاء الا خبر ظهور خاتم الخلفاء من

پہنچ جا ایں ذکر نیست کہ خاتم الخلفاء از سلسلہ موسویہ خواہد آمد
کہیں ذکر نہیں ہے کہ خاتم الخلفاء سلسلہ محمدیہ کا موسوی سلسلہ سے آئے گا۔

امة خیر الوری - فلا تقفوا ما لیس لکم بہ علم و

پس پیروی آں امر مکتید کہ برو دلیلے نزدشما نیست بلکہ دلیل
اس کی پیروی مت کرو کہ کوئی دلیل تمہارے پاس نہیں ہے بلکہ برخلاف

قد اعطیتم فیہ من الہدی - ولا تخرجوا من

برخلاف آں شمارا دادہ شد و از دہانہائے خود
اس کے تم کو دلیل دی گئی۔ اور کلمات متفرقہ

افواہکم کلمات شتی - التی لیست ہی الا

کلمات متفرقہ بروں نیارید کہ آں کلمات جزایں بیش نیستند کہ
اپنے منہ سے نہ نکالو کہ وہ کلمات اس تیر کی طرح ہیں

کسہم فی الظلمات یرمی - وان ہذا الوعد

بہجو تیرے ہستند کہ در تاریکی راندہ می شود و ایں وعدہ کہ مذکور شد
جو اندھیرے میں چلایا جائے اور یہ وعدہ جو مذکور ہوا

وعد حق فلا تغرنکم ما تسمعون من اهل الہوی -

وعدہ حق است و شمارا پہنچ کس فریب ندہد۔
سچا وعدہ ہے اور تم کو کوئی دھوکا نہ دے۔

وقد اشیر الیہ فی الفاتحة مرةً اخرى - وتقرءون

و در سورہ فاتحہ بار دوم سوئے این وعدہ اشارت کردہ شدہ۔ و این سورہ فاتحہ اور سورہ فاتحہ میں دوسری بار اس وعدہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور یہ آیت سورہ فاتحہ

فِي الصَّلَاةِ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَسْتَقِرُّون

یعنی صراط الذین انعمت علیہم در نماز ہائے خود سے خوانید باز حیلہ جوئی را
یعنی صراط الذین انعمت علیہم اپنی نمازوں میں پڑھتے ہیں۔ پھر حیلہ و بہانہ

سُبُلِ الْإِنْكَارِ وَتَسْرُونَ النَّجْوَى - مَا لَكُمْ تَدُوسُونَ

اختیار سے کنید و برائے رفع دفع حجت الہی مشورہ ہائے کنید - چہ شد شمارا کہ
اختیار کرتے ہیں اور حجت الہی کے رفع دفع کیلئے مشورے کرتے ہیں تمہیں کیا ہو گیا کہ

قَوْلَ اللَّهِ تَحْتَ الْأَقْدَامِ الْآمُوتُونَ أَوْ تَرَكُونَ

قول خدا تعالیٰ را زیر قدمہائے خود پا مال سے کنید آیا نحو اہید مرد یا بچ کس شمارا نحو اہد پرسید
خدا تعالیٰ کے فرمودہ کو اپنے پیروں میں روندتے ہو۔ کیا ایک دن تم نہیں مرو گے یا کوئی تم کو نہیں پوچھے گا

سَدَى - وَتَذَكَّرُونَ كَمَا يُذَكِّرُ الْكُفَّارَ وَتَقُولُونَ

و ذکر من ہجو ذکر کافراں سے کنید و سے گوئید کہ
اور میرا ذکر کافروں کے ذکر کی طرح کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

أَقْتَلُوهُ إِنْ اسْتَطَعْتُمْ وَتَكْتَبُونَ الْفِتْوَى - وَمَا

اگر تو انید او را قتل کنید و ہم چنیں فتویٰ سے نوید و
اگر ہو سکے تو قتل کر دیا جائے اور اسی طرح فتوے لکھتے ہیں اور

كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَإِنَّ مَعِيَ

بچ نفس نے میرا مگر باذن الہی و با من
کوئی نفس بجز اذن الہی نہیں مرتا اور میرے ساتھ تو

حَفْظَةً يَحْفَظُونَنِي مِنَ الْعَدَا - فَاجْمَعُوا كَيْدَكُمْ

پاسبانان او ہستند کہ از دشمنان حفاظت من مے کنند - پس ہر مکر کہ دارید جمع کنید
خدا تعالیٰ کے پاسبان ہیں کہ وہ میری میرے دشمنوں سے حفاظت کرتے ہیں۔ تم ہر ایک تدبیر جمع کر لو اور

ثُمَّ انظروا اهل يسقط الكيد الا على من جفا -

باز بہ بینید کہ آل مکر بر کہ افتد آیا بر جفا کار یا بر دیگرے
پھر دیکھو کہ ہر کسی کی تدبیر اسی پر لوٹ کر پڑے گی کہ جو ظالم ہے۔

وَعَسَىٰ اَنْ تَحْسِبُوْا رَجُلًا كَاذِبًا وَهُوَ صَادِقٌ

و ممکن است کہ شما کہے را دروغگو خیال کنید و او در دعویٰ خود صادق باشد
اور ممکن ہے کہ تم کسی کو دروغگو خیال کرو اور وہ اپنے دعویٰ میں صادق نکلے

فِيْمَا ادْعَىٰ - فَلَا تَمِيلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ وَمَنْ تَرَكَ

پس از حق بکلی دور نشوید و ہر کہ تقویٰ را
پس حق سے بالکل دور نہ ہو جاؤ جس نے تقویٰ کو

التقوىٰ فقد هوىٰ - اُرَأَيْتُمْ اِنْ كُنْتُمْ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

ترک کرد پس بیفتاد آیا نے بینید کہ اگر من از طرف
ترک کیا وہ گر گیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے

وَقَدْ كَذَبْتُمْ فَمَا بِالْمَنِ اعْتَدَىٰ - وَ

خدا تعالیٰ ہستم و شما تکذیب من کردہ اید پس حال آنکس چہ خواہد شد کہ از حد تجاوز کرد
ہوں اور تم مجھے جھٹلاتے ہو پس اس شخص کا کیا حال ہوگا جو حد سے بڑھ گیا

انتم تکرهون ان يموت عبد الله عيسى -

و شما را خوش نے آید کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت شوند
تم کو اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو جائیں

ولا نفع لكم في حيوتہ ولله في موتہ مآرب عظمیٰ -

و در زندگی او شاں شمارا بیچ نفع نیست و برائے خدا در موت ایشان مقاصد عظیمہ ہستند اور ان کی زندگی میں تمہارا کچھ نفع نہیں ہے۔ مگر خدا کے لئے ان کی موت میں بڑے بڑے مقصد ہیں۔

ألہ شرکۃ فی السماء مع ربنا فلا یرح مقامہ

آیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام را در سکونت آسمان با خدا تعالیٰ شرکت است پس ازیں وجہ آسمان را کیا عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان میں سکونت رکھنا خدا تعالیٰ کے ساتھ شرکت ہے جو اس وجہ سے آسمان کو

ولا یتدلیٰ - فلا تحاربوا اللہ بجهلکم وصلوا علیٰ

نہی گزار دو از آنجا نقل مکان نئے کند۔ پس با خدا از جہل خود جنگ مکنید و بر پیغمبر خود نہیں چھوڑتے اور اس جگہ سے نقل مکان نہیں کرتے پس اپنی جہالت سے خدا کے ساتھ جنگ مت کرو اور خدا کے رسول

نبیکم المصطفیٰ - وهو الوصلة بین اللہ و خلقہ

صلی اللہ علیہ وسلم درود بفرستید و ہماں وسیلہ است در خدا و مخلوق او صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو کہ وہ خدا اور مخلوق میں وسیلہ ہیں۔

وقاب قوسین او ادنیٰ - اسمعتم منی ما لا

و دریں ہر دو قوس ربوبیت و عبودیت وجود او واقع شدہ۔ آیا شنیدہ آید از من چیزے کہ اور ان دونوں قوس الوہیت اور عبودیت میں آپ کا وجود واقع ہے۔ آیا مجھ سے کبھی کوئی ایسی بات سنی ہے

اسمعکم القران او رأیتم عیسیٰ فی السماء

قرآن آں را نشنو انیدہ است یا عیسیٰ علیہ السلام را دیدہ اید در آسمان نشستہ جو قرآن نے نہیں سنائی یا عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان میں دیکھ لیا ہے

فکبر علیکم ان تُکذّبوا اعینکم او ظننتم ظننا

پس شمارا گران آمد کہ آنچہ بچشم خود دیدہ اید انکار آں کنید یا ایں گمانے محض است جو تم کو گران معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ اپنی آنکھ سے دیکھ لیا ہے اس کا انکار کرو۔ یا یہ محض گمان ہے

وان الظن لا یغنی من الحق شیئاً - وقد علمتم

و ظاہر است کہ محض گمان کردن قائم مقام یقین نمی شود و بہ تحقیق دانستہ آید
اور یہ ظاہر ہے کہ محض گمان قائم مقام یقین کے نہیں ہوتا اور بہ تحقیق تم نے جان لیا

ان القرآن اہلکۃ و توفی - فبأی حدیث تو منون

کہ قرآن عیسیٰ علیہ السلام را وفات دادہ است پس بعد از قرآن بکدام حدیث
کہ قرآن نے عیسیٰ علیہ السلام کو وفات دیدی ہے اب بعد قرآن کے کس حدیث پر

بعده و تکفرون بما انزل اللہ و اوحی - ا تترکون

ایمان خواہید آورد آیا برائے حدیث انکار قرآن خواہید کرد کہ از خدا تعالیٰ نازل شدہ است۔ آیا
ایمان لاؤ گے آیا حدیث کیلئے قرآن کا انکار کرو گے کہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ کیا

الیقین لظن اہلک قبلکم قومًا و اردی - یا

برائے گمانے کہ قوم یہود را پیش از شما ہلاک کرد یقین را ترک خواہید کرد؟
اس گمان کے لئے جس نے تم سے پہلی قوم یہود کو ہلاک کیا یقین کو ترک کرو گے؟

حسرة علی الذین یقولون انا نحن العلماء -

کمال حسرت بر عالمان میں وقت است
اس وقت کے علماء پر بڑا افسوس ہے

انہم ما صاروا من انصاری بل صاروا اول

کہ او شاں انصار من نشدہ اند بلکہ پیش از ہمہ
کہ وہ میرے مددگار نہ ہوئے بلکہ سب سے پہلے

من اذی - لیتموا نبأ الرسول بالسنہم

مرا ایذا دادند تاکہ آں خبر را بزبانہائے خود با تمام رسانند
مجھے تکلیف دی تاکہ اس پیشگوئی کو اپنے مونہہ سے پورا کریں

وما روی عن خیر الوری - وقال اظلمهم اقلوا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ بود و شخصے کہ ظالم تر از ہمہ بود او بہ نسبت من گفت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی اور ایک شخص جو سب سے بڑا ظالم تھا اس نے

هذا الرجل انی اخاف ان یبدل دینکم او

کہ اس شخص را بشید کہ من ے ترسم کہ در دین شما خلل اندازد و ازو در میری نسبت کہا کہ اس شخص کو قتل کرو کہ میں ڈرتا ہوں کہ تمہارے دین میں خلل ڈالے گا اور اس سے

یحطکم اذا علا - یا اهل الحسد والہوی - ویلکم

وجاہت ہائے شما فرق آید - اے اہل حسد و ہوی برشا و او بیلا است تمہاری وجاہت و عزت میں فرق آجائے گا - اے حاسدو! تم پر افسوس ہے کہ تم

لم تؤثرون هذه الحیوة الدنیا - وان القران

آیا اس ادنی زندگی دنیا را اختیار ے کنید و بہ تحقیق قرآن اس ذرا سی دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو اور واقعی قرآن نے

یشہد ان خاتم خلفاء هذه الامّة رجل

گواہی دادہ است کہ خاتم الخلفاء اس امت از ہمیں امت است -

گواہی دی ہے کہ اس امت کا خاتم الخلفاء اسی امت میں سے ہے

من الامّة وان المسیح من الموتی - ومن

و حضرت مسیح علیہ السلام وفات یافتہ اند و ازاں شخص

اور حضرت مسیح علیہ السلام وفات پا گئے ہیں اور اس شخص سے

اظلم ممن الذی عصی القران وابی - وهو

ظالم تر کیت کہ نافرمانی قرآن کرد و سر باز زد و ہماں

زیادہ ظالم کون ہے کہ قرآن کی نافرمانی کر کے روگردانی کرے حالانکہ وہ

الْحَكْمُ مِنَ اللَّهِ وَلَا حُكْمَ إِلَّا حُكْمُهُ الْاجْلِي - اولم

فیصلہ کنندہ از خدا تعالیٰ است و حکم حکم اوست

آیا خدا کی طرف سے فیصلہ کرنے والا ہے اور اسی کا حکم حکم ہے

تَكْفِكُمْ آيَةً فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي^۱ اَوْ عِنْدَكُمْ صَحْفًا

کفایت نے کند شمارا آیت فلما توفیتنی یا نزد شما دیگر نچھائے قرآن

آیت فلما توفیتنی تم کو کفایت نہیں کرتی یا تمہارے پاس اور قرآن ہیں

اخراى - وان سورة النور تكذبكم والفاحة

موجود ہستند و بہ تحقیق سورة نور تکذیب شما سے کند و سورہ فاتحہ

اور سچ یہ ہے کہ سورہ نور تمہیں جھٹلاتی ہے اور سورہ فاتحہ

تفتح علیکم باب الہدی - فان اللہ بدء فیہا

بر شما را ہدایت سے کشاید چنانچہ خدا تعالیٰ در سورۃ فاتحہ

تمہارے لئے ہدایت کی راہ کھولتی ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس میں

من المبدء وجعل اخر الازمنة زمن الضالین

از مبدء عالم ابتدا کردہ است و سلسلہ میں دنیا را بر زمانہ ضالین ختم کردہ

مبدء عالم سے ابتدا کیا ہے اور دنیا کے اس سلسلہ کو ضالین کے زمانہ پر ختم کیا ہے

وانهم هم النصاری - كما جاء من نبینا المجتبی -

و آں گروہ نصاریٰ است چنانچہ در احادیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ است

اور وہ نصاریٰ کا گروہ ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ میں آیا ہے

فاین فیہا ذکر دجالکم فأروناہ من القران

پس کجاست ذکر دجال شما در سورۃ فاتحہ پس بنمائید مارا از قرآن

اب بتاؤ تمہارے دجال کا ذکر سورۃ فاتحہ میں کہاں ہے اگر ہو تو قرآن میں ہمیں دکھاؤ

وقد هلك من ترك و القرآن و عادی اهلہ

و بہ تحقیق ہلاک شد کسے کہ قرآن راترک کرد و ہر کہ خدمت قرآن مے کند اور ا
جس نے قرآن کو ترک کیا اور ان کو دشمن پکڑا جو قرآن کے خادم ہیں وہ ہلاک ہو گیا

وقلی - أنسی الخبیر العلیم ما حفظموہ

دشمن گرفت آیا خدائے علیم و خبیر فراموش کرد آنچہ شما یاد داشته آید
خدائے علیم و خبیر نے بھلا دیا جو تم نے یاد کر رکھا ہے ؟

او افتریتم علی کتاب اللہ و من اظلم ممّن

یا بر کتاب الہی افترا مے کنید و از مفتری کدام کس ظالم تر
یا خدا کی کتاب پر افترا کرتے ہو اور مفتری سے زیادہ ظالم کون ہے

افترای - و انہ لقول فصل لا غبار علیہ و انہ

است و بہ تحقیق قرآن قولے است فیصلہ کنندہ بیچ غبارے برو نیست و
اور تحقیق قرآن ایک فیصلہ کرنے والا قول ہے کوئی غبار اس پر نہیں ہے

لیان اظہر و اجلی - وان هذا هو الحق و

آں بیانے است ظاہر تر و روشن تر و بہ تحقیق ہمیں حق است و
اور وہ روشن اور ظاہر بیان ہے اور سچ یہی ہے

من اصدق من اللہ قیلاً - و من اعلم من

از خدا زیادہ تر راست گو کدام شخص است و زیادہ تر دانندہ از و کیست
خدا سے زیادہ سچا اور اس سے زیادہ جاننے والا کون ہے۔

ربنا الاعلی - ام عندکم حجة تمنعکم من

آیا نزد شما جتھے است کہ از پیروی قرآن شما را
کیا تمہارے پاس کوئی جت ہے کہ قرآن کی پیروی سے

القرآن فاتوا بها ان كنتم تتقون الله ولا

منع می کند پس آں حجت مارا بنمائید اگر از خدا سے ترسید و پیروی روکتی ہے وہ حجت ہم کو دکھلاؤ اگر خدا سے ڈرتے ہو اور

تتبعون الهوى - وتعلمون ان الفاتحة أم

حرص و ہوائے کنید - نمی دانید کہ سورہ فاتحہ ام الكتاب حرص و ہوا کی پیروی نہیں کرتے ہو۔ تم جانتے ہو کہ سورہ فاتحہ ام القرآن

الكتاب وانها تنطق بالحق وفيها ذكر اخيار

است و ہرچہ حق است ہماں سے فرماید و درو ذکر آں نیکاں است ہے جو کچھ حق ہے وہی فرماتی ہے اور اس میں ان نیکیوں کا ذکر ہے

أمة خلت من قبل و ذكر شرهم الذين غضب

کہ پیش از مسلماناں گذشتہ اند و ذکر آں بدآں نیز ہست کہ پیش از مسلماناں کہ مسلمانوں سے پہلے گذرے ہیں اور ان بدوں کا بھی ذکر ہے کہ مسلمانوں سے

الله عليهم في هذه الدنيا - و ذكر الذين اختتمت

بودند و خدا برایشاں غضب کرد و ذکر آناں نیز ہست کہ برایشاں پہلے ہوئے ہیں اور خدا نے ان پر غضب کیا اور ان کا بھی ذکر ہے کہ جن پر

عليهم هذه السورة اعنى الضالين - وقد

اس سورہ ختم کردہ شد یعنی فرقہ ضالین و ثما اس سورہ کو ختم کیا گیا ہے یعنی فرقہ ضالین اور تم

اقررتم بانهم النصارى - و آخر الله ذكرهم

اقرار دارید کہ آں فرقہ ضالین نصاریٰ ہستند و خدا از ہمہ ذکر او شاں در آخر اقرار کرتے ہو کہ وہ فرقہ ضالین نصاریٰ ہی ہیں اور خدا نے سب سے بعد اس سورہ

فی هذه السورة لیعلم ان فتنهم اخر الفتن

اِس سورہ آورد تاکہ دانستہ شود کہ فتنہ نصاریٰ آخر ہمہ فتنہا است
کے آخر میں انکا ذکر کیا ہے تاکہ جان لو کہ نصاریٰ کا فتنہ تمام فتنوں کے پیچھے ہے

فلم یبق لدجالکم موضع قدم یا اولی النهی -

پس برائے دجال تھا جائے قدم نہادن نمائندہ است
پس تمہارے دجال کے لئے قدم رکھنے کی جگہ نہیں رہی۔

وَ اَن هَذِهِ فَرَقٌ ثَلَاثٌ مِنْ اَهْلِ الْكُتُبِ وَ كَذٰلِكَ

و اِس سہ فرقہ اند از اہل کتاب وہم چنیں
اور یہ تین فرقے ہیں اہل کتاب کے اور اسی طرح

مِنْكُمْ ثَلَاثٌ شَابِهَةٌ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَ ضَاهَا -

سہ فرقہ اند از شما کہ بعض بعض را مشابہ افتادہ
تم میں بھی تین فرقے ہیں کہ بعض بعض کے مشابہ ہو گئے۔

وَ حِثَّ اللّٰهُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰی هٰذَا الدَّعَاۗءِ ثُمَّ

و رغبت دادہ است خدا تعالیٰ مومنوں کو بر اِس دعا
اور اس دعا پر خدا نے مومنوں کو رغبت دلائی ہے اور اس کے بعد

وَ عَدَّ فِيْ سُوْرَةِ النُّوْرِ وَ عَدَّ اَنَّهُ لِيَسْتَخْلِفَنَّ

و عدہ دادہ است در سورہ نور کہ او
سورہ نور میں وعدہ دیا ہے کہ مسلمانوں میں سے خلیفہ مقرر کرے گا
از مسلمانوں خلیفہ

قَوْمًا مِنْهُمْ كَمِثْلِ الَّذِيْنَ اسْتُخْلِفُوْا مِنْ قَبْلُ

خواہد فرستاد ہجو آں خلیفہ ہائے کہ پیش ازیشاں گذشتہ اند
ان خلیفوں کی طرح جو ان سے پہلے ہوئے ہیں

لِیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ الدَّعَاءَ اجِيبَ لِبَعْضِهِمْ

تاکہ مومنوں کو بشارت دے کہ ان کی دعا قبول ہوئی۔
تاکہ مومنوں کو بشارت دے کہ ان کی دعا قبول ہوئی۔

من الحضرة العلیا - فای بیان اظہر من هذا

پس کد ام بیان ازیں
اب کونسا بیان اس

البیان یا اولی النهی - افشقّ علیکم ان یجیء

بیان روشن تر خواہد بود
کیا یہ بات تمہیں بری معلوم ہوتی ہے کہ

مسیحکم منکم او اردتم ان تکذبوا وعد

مسیح شما ہم از درمیان شما بیاید یا مے خواہید کہ تکذیب کلام خدا کنید
تمہارا مسیح تم میں سے ہی ہووے یا چاہتے ہو کہ خدا کے کلام کو جھٹلاؤ۔

المولی - یا قوم انما فتنتم من ربکم فلا تنقلوا

اے قوم من دریں امتحان شما است از خدائے شما پس
اے میری قوم خدا کی طرف سے اس میں تمہارا امتحان ہے اب

الی الخطیات الخطا - وما قص علیکم اللہ من

قدمہائے خود سوئے خطا ہا مبرید
خدا نے کوئی خبر عیسیٰ علیہ السلام کی

نبأ عیسی - الا لیبشر ان مسیحاً یأتی منکم

شمارا نداده است مگر بہمیں غرض کہ از شما نیز ہم مسیح خواہد آمد
تم کو نہیں دی ہے۔ مگر اس غرض سے کہ تم میں سے بھی ایک مسیح

کمثل مسیح بنی اسرائیل فابشروا بظہور

ہجوع مسیح بنی اسرائیل پس بہ ظہور وعدہ خدا

مسیح بنی اسرائیل کی مانند ضرور آئیگا پس خدا کے وعدہ پر

الوعد ولا تختصموا کالذی اعرض وتولی-

خوش شوید و ہجوع کے خصومت مکنید کہ او اعراض ے کند و روے گرداند
خوش ہو جاؤ اس شخص کی طرح خصومت نہ کرو کہ جو اعراض کرتا اور روگردانی

وقد علمتم ان عیسیٰ قد جاء فی اخر زمن

و بہ تحقیق دانستہ اید کہ عیسیٰ علیہ السلام در آخر زمانہ یہود آمدہ بود

کرتا ہے اور تم جانتے ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں یہود کے آئے تھے

اليهود و کذالک قدر اللہ لمسیحکم اجلاً مُسمًی-

و ہم چنیں خدا تعالیٰ برائے مسیح شما زمانہ مقرر کرد کہ مشابہ زمانہ مسیح بنی اسرائیل بود
اسی طرح خدا تعالیٰ نے تمہارے مسیح کے لئے زمانہ مقرر کیا جو مسیح بنی اسرائیل کے

لیتم المشابہة بینکم و بین الذین خلوا من

تا کہ آں مشابہت با تمام رسد کہ ایں امت را بامت بنی اسرائیل است

زمانہ کے مشابہت تھا تا کہ وہ مشابہت پوری ہو جو اس امت کو بنی اسرائیلی امت سے ہے۔

قبل فمالکم تَسْلُکون غیر طریق سلکہ اللہ

پس چہ شد شمار کہ آں طریقے اختیار ے کنید کہ آں مخالف طریق خدا تعالیٰ است
تمہیں کیا ہو گیا جو تم اس طریق کو اختیار کرتے ہو کہ وہ مخالف طریق خدا ہے

وتنسون امراً ارادہ اللہ وقضی- و انّ

و آں امر را فراموش ے کنید کہ خدا تعالیٰ ارادہ آں فرمودہ است و بہ تحقیق
اور اس امر کو فراموش کرتے ہو جس کا خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے۔ تحقیق

زماننا هذا هو اخر الازمنة كما كان لبني اسرائيل

اين زمانہ ما زمانہ آخری است ہچو آں زمانہ کہ زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بود
یہ ہمارا زمانہ آخری زمانہ ہے اس زمانے کی طرح جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا

زمان عیسیٰ - وان عیسیٰ كان علمًا لساعة اليهود

کہ برائے بنی اسرائیل زمانہ آخری بود و بہ تحقیق عیسیٰ علیہ السلام برائے ساعت تباہی یہود دلیلے بود
بنی اسرائیل کے لئے آخری زمانہ تھا۔ تحقیق عیسیٰ علیہ السلام یہودیوں کی تباہی کی گھڑی

وانا علمٌ للساعة التي تحشر الناس فيها و

و برائے قیامت دلیلے ہستم

کے لئے ایک دلیل تھے اور میں قیامت کیلئے ایک دلیل ہوں

تُحْيِي كُل نَفْسٍ لَتَجْزَىٰ - وَقَدْ ظَهَرَ أَكْثَر

واکثر علامات این زمانہ

اور بہت سے اس زمانہ کے علامات

علاماتها و ذكرها القرآن ذكرًا - و عَطَلَتْ

در قرآن شریف مرقوم شدہ اند و شتر مادہ ہا

قرآن شریف میں مرقوم ہیں اور اونٹنیاں

العشار ونشرت الصحف والاسفار و جمع

معطل گردیدہ و کتاب ہائے بسیار در بسیار شائع شدہ و

بیکار ہو گئیں اور کتابیں بے شمار شائع ہوئیں۔ اور

القمر والشمس في رمضان وفجرت البحار

ماہ و مہر در رمضان کسوف گرفتہ و نہر ہا جاری شدہ

چاند سورج کو رمضان میں گرہن لگا اور نہریں جاری ہوئیں

وَفَتْحِ الطَّرِيقِ وَزُجَّتْ بِنَفْسِكُمْ نَفُوسٌ

و راہ ہاکشادہ و پر امن گشتہ
و مردم ہائے ولایت ہا باہم متلاقی گشتہ
اور راستے کھل گئے
اور ولایتوں کے لوگ آپس میں

بِلَادٍ قِصْوَى - وَانِ الْجِبَالِ نُسْفَتٌ اَكْثَرُهَا

و کوہ ہا
از جا ہائے خود کندہ شدہ
ملنے لگے
اور پہاڑ
اپنی جگہ سے ہل گئے کہ

فَمَا تَرُونَ فِيهَا عِوَجًا وَلَا امْتًا - وَتُرْكُتُ الْقِلاصُ

پس بچ کچی و بلندی نمادہ
و شتر ہا از سواری
کوئی اونچائی نچائی باقی نہ رہی
اور اونٹ سواری

فَلَا يَحْمَلُ عَلَيْهَا وَلَا يُسْعَى - فَثَبَّتْ اِنْ زَمَانَنَا

و بار برداری متروک شدہ
پس ثابت شد کہ اس زمانہ ما
اور بار برداری سے متروک ہو گئے۔
اس سے ثابت ہو گیا کہ یہ زمانہ

هَذَا هُوَ اٰخِرُ الْاِزْمِنَةِ الَّتِي ذَكَرْتَ فِي الْقُرْآنِ ط

ہاں آخری زمانہ است
کہ ذکر آں در قرآن است
وہی آخری زمانہ ہے
کہ جس کا ذکر قرآن میں ہے

وَتَعَيَّنَ اِنْ هَذَا الْوَقْتُ هُوَ وَقْتُ اٰخِرِ الْخُلَفَاءِ

و متعین شد کہ
اس وقت
ہاں وقت است کہ در او خاتم خلفاء
اور مقرر ہو گیا کہ
یہ وقت
وہی وقت ہے کہ جس میں خاتم خلفاء

لَا مَمَّةَ نَبِيْنَا خَيْرَ الْوَرَى - وَقَدْ بَلَغَ الثَّبُوتُ كَمَالَهُ

مبعوث شدن ضروری بود
و بہ تحقیق ثبوت اس امر بکمال خود رسیدہ
کا مبعوث ہونا ضروری تھا
اور اس امر کا ثبوت اپنے کمال کو پہنچ گیا

وما غادر اللہ شکاً ولا ریباً - وانا ملئنا فیہ

و خدا تعالیٰ سچ شک را در میان نہ گذاشتہ

اور خدا تعالیٰ نے کوئی شک اس میں باقی نہ رکھا

معرفةً وعلماً تاماً و نوراً مبیناً - حتی لورفع

آنقدر معرفت دادہ شدہ ایم کہ اگر پردہ از در میان خیزد

اس امر میں اس قدر معرفت دیئے گئے ہیں

الحجاب لما ازددنا یقیناً - أترون من دونی

یقین ما زیادہ نشود

آیامی ببینید دریں زمانہ

پردہ اٹھ جائے تو ہمارا یقین زیادہ نہیں ہوتا۔ آیا میرے سوا کسی شخص کو

فی هذا الاوان رجلاً یقول انی انا المسیح الموعود

بجز من شخصے را کہ بگوید

اس زمانہ میں دیکھتے ہو جو کہے کہ میں مسیح موعود ہوں

ویأتی کمثلی بایات کبریٰ - فمالکم لا تقبلون

و پہچو من نشان ہائے بزرگ آوردہ باشد پس چہ شد شمارا آنکس را

اور میری طرح بڑے بڑے نشان لایا ہو۔ تمہیں کیا ہو گیا جو تم اس کو قبول

من جاء کم علی وقتہ وارا کم من الایات ما

قبول نئے کنید کہ بر وقت خود آمد و نشان ہا بنمود

نہیں کرتے کہ عین اپنے وقت پر آیا اور بہت سے نشان دکھلائے

اری - وقد جاء علی اجل نبیہ المصطفیٰ -

و بہ تحقیق در وقتے آمدہ است

اور اس وقت آیا کہ وہ اس زمانہ کا مشابہ ہے کہ

کمثل اجلٍ بعث المسيح فيه بعد موسى - وقد

مشابہ است کہ در اں زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد از موسیٰ علیہ السلام آمدہ بودند و من
جس زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد موسیٰ علیہ السلام آئے تھے اور

ذکرت غیر مرۃ یا اولی النهی - انی انا المسيح الذی

بارہا ذکر کردہ ام کہ من ہماں مسیح ہستم کہ
میں نے بار بار ذکر کیا ہے کہ میں وہی مسیح ہوں کہ

کان نازلًا من الحضرة العلیا - و کنت قدر

ظہور او
جس کا ظہور

ظہوری فی اخر السلسلۃ المحمدیۃ کمثل

در آخر سلسلہ محمدیہ مقدر بود
آخری سلسلہ محمدیہ میں مقدر تھا
بہجو آں اس مسیح کی طرح

المسیح الذی جاء فی اخر السلسلۃ الموسویۃ

مسیحی کہ در آخر سلسلہ موسویہ آمدہ بود
کہ موسوی سلسلہ کے آخر میں آیا تھا

باذن المولی - لیتساوی السلسلتان ویتم

تا کہ ہر دو سلسلہ برابر شوند و وعدہ الہی
تا کہ دونوں سلسلے برابر ہو جائیں اور وعدہ الہی

الوعد والکریم اذا وعد وفا - فالحمد لله

باتمام رسد پس ستائش مر
پورا ہو جائے پس ساری خوبیاں خدا تعالیٰ کے لئے ہیں

الذی ما بخس هذه الامة حقها وما نقصهم

خدا نے راست کہ حق میں امت را ہیچ کم نہ کر وہ است

کہ اس امت کے حق کو کم نہیں کیا

قدرًا - وأرى الامر كتطابق النعل بالنعل فما

وامر مشابہت را ہیچو مطابقت نعل بالنعل بنمود پس

اور امر مشابہت کو نعل بہ نعل مطابقت میں پورا اتارا پس

ترى ظلمًا ولا هضمًا - فلا تكفر بما ثبت

ہیچ ظلم و کمی بیشی مشاہدہ نے کنی پس انکار چیزے مکن کہ

تو کوئی ظلم اور کمی بیشی کو نہیں دیکھتا پس اس چیز کا انکار مت کر کہ

من القرآن وقل رب زدني علمًا - ومالك

از قرآن ثابت است و بگو کہ اے خدا علم من زیادہ کن و ترا چہ شد

جو قرآن شریف سے ثابت ہے اور دعا کر کہ اے خدا میرا علم زیادہ کر اور تجھے کیا ہو گیا

لا تتبع ما قال اللّٰه وتتبع اقوالًا اخرى -

کہ پیروی کلام خدا نے کنی و پس اقوال دیگر سے روی

ہے کہ تو کلام خدا کی پیروی نہیں کرتا اور دوسرے اقوال کے پیچھے ہو لیا ہے

وان هدى اللّٰه هو الهدى - واللّٰه صدقكم

و ہدایت ہماں ہدایت است کہ از خدا باشد و خدا وعدہ خود را صادق

اور ہدایت وہی ہدایت ہے جو خدا کی طرف سے ہے۔ خدا نے اپنا وعدہ سچا کیا

الوعد فاین تذهبون من وعدہ وتنحتون

کرد پس از وعدہ خدا کجا میروید

اب خدا کے سچے وعدہ سے کہاں بھاگتے ہو۔ اور

قصصاً شتی - و ای فائدہ لکم فی حیات المسیح

و دیگر قصہ ہائے تراشید و شتا را در زندگی مسیح علیہ السلام بجز اس کلام فائدہ
جھوٹے قصے تراشتے ہو اور مسیح علیہ السلام کی زندگی میں تم کو بجز اس کے کیا

ایہا النوکی - من غیر انکم تنصرون بہ النصاری -

است کہ پادریان را مددے دہید
فائدہ ہے کہ پادریوں کو مدد دیتے ہو

افلاتنظرون الی الزمان وقد نزلت علیکم

و سوئے زمانہ نظر نئے کنید
اور زمانہ کی طرف نہیں نظر کرتے ہو

بلیۃ عظمی - و تنصرفوج من قومکم و احباءکم

و نہ می بینید کہ چہ قدر مسلمانان نصرانی شدہ اند
اور نہیں دیکھتے ہو کہ کس قدر مسلمان نصرانی ہو گئے

و هلکت البلاد و العباد - و اهتز عرش الرحمن

و چہ قدر بندگان خدا ہلاک گردیدہ و بلائے عظیم فرود آمدہ
اور کس قدر خدا کے بندے ہلاک ہو گئے - خدا کے بندوں پر بڑی بلا اتری

لما نزل فقصی ما قضی - ولو اراد اللہ ان

و اگر خدا ہمیں ارادہ داشتے کہ
اگر خدا کا یہی ارادہ ہوتا کہ

ینزل احداً من السماء کما زعمتم لکان خیراً لکم

کے را از آسمان فرود آرد چنانکہ گمان شماست البتہ بہتر بود
کسی کو آسمان سے اتارتا جیسا کہ تمہارا گمان ہے تو بہتر یہ تھا کہ

ان ینزل نبیکم المصطفیٰ - اما قرءتم قوله تعالیٰ

کہ نبی ماصلی اللہ علیہ وسلم را فرود آوردے آیا نخواستندی قول خدا تعالیٰ را کہ فرمودہ است
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان سے اتارتا۔ خدا نے جو فرمایا تم نے اب تک نہیں پڑھا

لو اردنا ان نتخذ لہوا لا نتخذناہ من لدنا یعنی

کہ اگر ماہوے یعنی پسرے می گرفتیم ہر آئینہ سے گرفتیم نزد خود یعنی
کہ اگر ہم بیٹا بناتے تو اپنے پاس سے بیٹا بناتے یعنی

محمداً فانظروا نظراً - ان السموات والارض

محمد صلی اللہ علیہ وسلم را پس دریں آیت تدرکن آسمان و زمین
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ اس آیت میں تدر کرو۔ زمین و آسمان

كانا رتقا ففتقتا فی هذا الزمان لیتلی

ہر دو بستہ بودند پس دریں زمانہ ہر دو را بکشادند تا
دونوں بند تھے اس زمانہ میں دونوں کھل گئے تاکہ

الصالحون والطالحون وکل بما عمل یجزی -

نیکان و بدان را امتحان کردہ آید و ہر گروہے حسب اعمال خود پاداش یابد
نیکیوں اور بدوں کا امتحان ہو جائے اور ہر ایک گروہ اپنے اعمال کی جزا سزا پاوے

فاخرج اللہ من الارض ماکان من الارض

پس خدا تعالیٰ از زمین چیز ہائے زمین را بیرون آورد
پس خدا تعالیٰ نے کچھ چیزیں زمین کی زمین سے نکالیں

وانزل من السماء ماکان من السموات العلیٰ -

و ہرچہ از آسمان بود از آسمان فرود آورد
اور جو کچھ آسمان سے اتارنا تھا اتارا۔

ففریقٌ عُلِّمُوا مَکائِدَ الارضِ و فریقٌ اعطوا ما

پس گروہ ہے از فریب ہائے زمین تعلیم دادہ شدند و گروہ ہے دیگر را چیز ہا دادند کہ
ایک گروہ نے زمینی فریبوں سے تعلیم پائی اور دوسرے گروہ کو وہ چیزیں دیں

اعطی الرُّسُلَ مِنَ الْهُدٰی - وَقُدِّرَ الْفَتْحُ

انبیاء را دادہ بودند و دریں جنگ آسمانیاں را
جو انبیاء کو دی تھیں اس جنگ میں

للسماویّین فی هذا الوعی - وان تؤمنوا او لا

فتح نصیب شد و اگر شما ایمان آرید یا
آسمان والوں کو فتح حاصل ہوئی تم چاہو ایمان لاؤ یا

تؤمنوا لن یتَرَکَ اللّٰهُ الْعَبْدَ الَّذِیْ اَرْسَلَهُ

نہ لے گا اور خدا تعالیٰ آں بندہ را ہرگز نخواہد گذاشت کہ برائے اصلاح مردم اورا
نہ لاؤ خدا تعالیٰ اپنے بندہ کو جسے اصلاح خلق کے لئے بھیجا ہے ہرگز

للوری - ولا تضاع الشمس لانکار الاعمی -

فرستادہ است و خدا برائے انکار کورے آفتاب را ضائع نے کند
نہ چھوڑے گا اور خدا تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ اندھے کے انکار سے آفتاب کو ضائع کرے

فریقان یختصمان فی الرشد والہوی - وفتح

دو فریق اند کہ باہم خصومت می کنند و برائے گروہ ہے درہائے زمین
دو فریق ہیں جو آپس میں جھگڑتے ہیں ایک گروہ

لفریق ابو اب الارض الی تحت الشری - ولثانی

را کشادہ اند و برائے گروہ ہے دیگر
کے لئے دروازے زمین کے کھولے گئے اور دوسرے گروہ کے لئے

ابواب السماء الی سدرۃ المنتھی - اما الذین

درہائے آسمان را - مگر آں گروہ کہ
آسمانی دروازے کھولے گئے لیکن جس گروہ کے لئے

فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ ابواب الارض فہم یتبعون

برایشاں درہائے زمین را کشادہ اند پس آناں ہستند کہ پیروی
زمینی دروازے کھولے گئے وہ شیطان کی

شیطانہم الذی اغوی - والذین فُتِحَتْ

شیطان سے کند و آناں کہ برایشاں
پیروی کرتے ہیں اور وہ گروہ جس کے لئے

عليہم ابواب السماء فہم ورثاء النبیین

درہائے آسمان کشادہ اند اوشاں وارثان انبیاء ہستند
آسمان کے دروازے کھولے گئے وہ انبیاء کے وارث ہیں

وقوم مطہرون من کل شیخ وھوی

و از ہر گونہ گل و خاک پاک اند
اور ہر ایک طرح سے پاک و صاف ہیں۔

یدعون قومہم الی ربہم ویمنعونہم مّما

قوم را بسوئے پروردگار سے خوانند و ایشان را ازیں باز
قوم کو پروردگار کی طرف بلاتے ہیں اور ان کو برائیوں سے بچاتے

یُشْرِكُ بِهِ فِي الارضِ وَالسَّمَوَاتِ الْعُلَى - و

سے دارند کہ باخدا در زمین و آسمان بچ چیز را شریک کردہ شود
ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا کے ساتھ کسی چیز کو زمین و آسمان میں شریک نہ کرنا چاہیے۔

انی بعثتُ فیکم من اللہ الذی لا توقرونہ

من درشما از جانب خدائے مبعوث شدہ ام کہ او را عزت نئے کنید
میں تم میں اس خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوا ہوں جس کی تم عزت نہیں کرتے

لانذر قومًا اطراء و ابن مریم عیسیٰ -

برائے اینکہ آل قوم را بترسانم کہ در حق ابن مریم مبالغہ کردہ اند۔
اور میں قوم کو اسی واسطے ڈراتا ہوں کہ ابن مریم علیہ السلام کے حق میں مبالغہ کرتے ہیں

الباب الثالث

یا قوم ماہذہ التماثل التی انتم لها

اے قوم! ایں چه تصویر ہاست کہ برآنہا سرنگوں
اے قوم! یہ کیسے بت ہیں کہ جن پر

عاکفون۔ اتر کون کلام اللہ لا قوال لا تعرفونها

نشستہ اید۔ آیا کلام خدا را ترک مے کنید بعوض گفتار ہائے کہ حقیقت آنرا
اعتکاف کئے بیٹھے ہو۔ کیا خدا کے کلام کو ترک کرتے ہو ان باتوں کے عوض میں کہ انکی حقیقت کی

أف لکم ولما تنحتون۔ وما تحققت عندکم

نئے شناسید۔ تف برشما و برتراشیدہ ہائے شما و آل قولہا و
شناخت نہیں کرتے۔ تم پر اور تمہاری خود تراشیدہ باتوں پر افسوس۔ وہ قول اور ان کے قائل

تلک الاقوال ولا قائلها وان انتم الا تظنون۔

تاکل آنہا نزد شما ثابت عیستد و شما پیروی وہم مے کنید
تمہارے نزدیک ثابت نہیں ہیں اور تم وہم کی پیروی کرتے ہو

أَتُؤْتِرُونَ الظَّنَّ عَلَى اليَقِينِ وَالظَّنَّ لَا يَغْنَى

آیا گمان را بریقین اختیار مے کنید حالانکہ گمان از حق چیزے
کیا گمان کو یقین پر اختیار کرتے ہو حالانکہ گمان حق سے مستغنی

مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا وَلَا أَنْتُمْ بِهِ تَبْرءُونَ. وَقَدْ

بے نیاز نئے کند و شما بسبب آل بری نئے شوید و ہر آئینہ خدا
نہیں کرتا اور تم اس کے سبب سے بری نہیں ہو سکتے اور

وَعَدَ اللّٰهُ اِنَّهُ يَسْتَخْلَفُ مِنْ هَذِهِ الْاِمَّةِ ط

وعدہ فرمودہ است کہ از ہمیں امت خلیفہ بگرداند

خدا نے بہ تحقیق وعدہ فرمایا ہے کہ اسی امت میں سے خلیفہ مقرر ہوں گے۔

أَفَأَنْتُمْ لَهُ مَنَّكِرُونَ- وَمَا وَعَدَ اِنَّهُ يَنْزِلُ

آیا شما انکار مے کنید و ہرگز وعدہ نہ کردہ است کہ
کیا تم انکار کرتے ہو اور ہرگز وعدہ نہیں کیا ہے کہ

مَسِيحِكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَإِنْ وَعَدَ فَاخْرَجُوهُ

مسیح شما از آسمان فرود آید و اگر کردہ است مارا
تمہارا مسیح سے نازل ہووے اور اگر وعدہ کیا ہے ہمیں بھی

لِنَامِنَ الْقُرْآنِ اِنْ كُنْتُمْ تَصَدُقُونَ- وَقَدْ

از قرآن وا نمائید اگر راست کار ہستید و ہر آئینہ
قرآن سے دکھلاؤ اگر تم سچے ہو اور

ثَبَّتْ مِنْ وَعْدِهِ اِنْ خَاتَمَ الْخُلَفَاءُ مَنَا أَفَأَنْتُمْ

از وعدہ خدا ثابت گردیدہ است کہ خاتم خلفاء از میان ماباشد آیا شما
خدا کا وعدہ سچا ہو چکا ہے کہ خاتم الخلفاء ہم میں سے ہوگا کیا تم

فیہ تشکون. فأی نزع بقی بعدہ مالکم لا

دریں شک مے آرید پس کد ام پیکار بعد ازاں باقی ماندہ شمارا چہ شد کہ
اس میں شک رکھتے ہو پھر کونسی لڑائی بعد اس کے باقی رہ گئی تمہیں کیا ہو گیا کہ

تفکرون۔ لا ترفعوا اصواتکم فوق کتاب اللہ و ان

اندیشہ نمی کنید آواز ہائے خود را بالای قرآن بلند نہ کنید
ڈرتے نہیں اپنی آوازوں کو قرآن پر بلند نہ کرو

القران قد حکم فی الذی کنتم فیہ تختلفون.

قرآن فیصلہ کردہ است در آنچه شما اختلاف مے کردید
قرآن نے فیصلہ کر دیا ہے جس میں کہ تم اختلاف کرتے تھے

ألا ترضون بما قضی القرآن واللہ احق أن یقبل

آیا راضی نمے شوید بر فیصلہ قرآن و خدا حق دار تر است کہ
کیا تم قرآن کے فیصلہ پر راضی نہیں ہوتے اور خدا زیادہ حق دار ہے کہ اس کا

قولہ ان کنتم تؤمنون. واللہ جعل اولکم

قول او پذیر فتنہ شود اگر مومن ہستید و خدا اول و آخر
فرمودہ قبول کیا جائے اگر تم مومن ہو اور خدا نے تمہارے اول

واخرکم کسلسلۃ موسیٰ فهل انتم تشکرون.

شمارا مانند سلسلہ موسیٰ علیہ السلام گردانیدہ آیا شکر مے کنید
اور آخر کو موسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ کی مانند بنایا ہے کیا تم شکر کرتے ہو

انظروا الی مثل موسیٰ سیدکم و نبیکم فی

نگاہ کنید سوئے سردار شما و نبی شما مثل موسیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام در
ابتدائے سلسلہ میں تم اپنے سردار اور نبی مثل موسیٰ کی طرف نظر کرو

اول السلسلۃ فاین مثل عیسیٰ فی اخرها او

ابتداء سلسلہ پس مثل عیسیٰ در آخر سلسلہ کجاست یا

پس مثل عیسیٰ اس سلسلہ کے آخر میں کہاں ہے

بقیت السلسلۃ ناقصۃ ایہا المتدبرون۔ الا

سلسلہ ناتمام ماندہ است اے فکر کنندگان! آیا

یا سلسلہ ناتمام رہ گیا اے فکر کرنے والو! کیا

تروون فتن القوم الذین ہم من کل حدب

نے بنید فتنہ ہائے آل قوم کہ از بالائے ہر بلندی

تم اس قوم کے فتنہ کو نہیں دیکھتے کہ ہر ایک بلندی سے

ینسلون۔ وقد جعلتم تحت اقدامہم نکالاً

مے شتابند و شما در زیر پایائے او شاں گردانیدہ شدہ اید بطور سزا

دوڑتے ہیں اور تمہیں ان کے پیروں کے نیچے خدا نے ڈال دیا ہے بطور سزا

من اللہ ثم انتم لا ترجعون۔ عسی ربکم

از خدا باز ہم رجوع نے آرید۔ نزدیک است کہ پروردگار شما

کے پھر بھی رجوع نہیں کرتے۔ قریب ہے کہ تمہارا پروردگار

ان یرحمکم فویحکم لم لا تسمعون۔ انطمعون

بر شما رحم آرد افسوس چرا گوش نے دہید۔ آیا امید میکنید

تم پر رحم کرے افسوس کیوں نہیں سنتے۔ کیا امید رکھتے ہو

ان ینزل عیسیٰ من السماء ہیہات ہیہات لما

کہ عیسیٰ از آسمان نازل شود ایں امید شما ہرگز بوقوع نخواہد آمد

کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں؟ یہ تمہاری امید کبھی بھی پوری نہ ہوگی

تطمعون. أترجون ان يخلف الله وعده و

آیا امید میکنید کہ خدا خلاف وعدہ خود کند و
کیا امید رکھتے ہو کہ خدا تعالیٰ اپنا وعدہ خلاف کرے اور

يتبع اهواءكم ايها المبطلون. ولوا تبع الله

پیروی خواہشہائے شما کند اے باطل پرستان اگر خدا پیروی
تمہاری خواہشوں کی پیروی کرے اے باطل پرستو! اگر خدا تعالیٰ

اهواء الناس لضاع التوحيد باسره و كثر

خواہشہائے مردم کردے توحید بالکلیہ ضائع شدے و
لوگوں کی خواہشوں کی پیروی کرتا تو توحید بالکل نیست و نابود ہو جاتی اور

الشرك والمشركون. وان الله لا يعث مرسلًا

شُرک و مشرکان بسیار گردیدندے و خدا مرسلے را بر زمین
شُرک پھیل جاتا اور مشرک بہت ہو جاتے۔ اور خدا تعالیٰ کسی مرسل کو زمین پر

على الارض الا ليدفع المفسد التي افسدتها

پیدا نئے کند مگر بجهت اینکہ آں فسادہا را رفع کند کہ زمین را تباہ کردہ اند
پیدا نہیں کرتا مگر فساد کے دفع کرنے کے لئے کہ جس نے زمین کو تباہ کر رکھا ہے۔

فانظروا الى المفسد ايها العاقلون۔ يا حسارة

پس فسادہا را نگاہ بکنید اے دانشمنداں ! افسوس برايشان
پس فسادوں کو غور سے دیکھو اے دانشمنداں ! افسوس

عليهم انهم ينظرون ما نزل على الاسلام ثم

کہ ايشان سے بینند بر اسلام چہ نازل شدہ باز
ان پر کہ یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ اسلام پر کیا بلا نازل ہو رہی ہے پھر

لَا يَنْظُرُونَ. وَلَئِن سَأَلْتَهُمْ إِنَّ رَجُلًا يُدْعَىٰ أَنَّهُ

نئے بیند و اگر از ایشاں پرسی کہ مردے دعویٰ کرد کہ من نہیں دیکھتے اور اگر ان سے سوال کیا جائے کہ ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ میں

مِنَ اللّٰهِ وَاِنَّهُ هُوَ الْمَسِيحُ وَجَاءَ فِي زَمَنِ

از خدا ہستم و مسیح موعود منم و در زمانہ

خدا کی طرف سے ہوں اور مسیح موعود میں ہی ہوں

مفاسد الصليب فكسر الصليب كسراً لا يوجد

فساد ہائے صلیب ظاہر شد پس صلیب را چناں شکست کہ

پھر اس نے صلیب کو ایسا توڑا کہ

مِثْلَهُ فِيمَا مَضَىٰ وَلَا يَتَوَقَّعُ فِي الْاِزْمِنَةِ الْاٰتِيَةِ

مانند او در زمانہ ماضی یافتہ نئے گرد نہ متوقع ہست کہ آئندہ مثل او پیدا شود

اس کی نظیر زمانہ گذشتہ میں پائی نہیں جاتی اور نہ آئندہ توقع ہے۔

فَبِأَيِّ اسْمٍ سَمَّاهُ رَسُولَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چه نام او نہادہ است

اس کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا رکھا ہے؟

لِيَقُولَنَّ اِنَّهُ سُمِّيَ مَسِيحًا وَاِبْنِ مَرْيَمَ عَلٰى لِسَانِ

ہر آئینہ بجواب خواہند گفت کہ نام او مسیح و ابن مریم بر زبان

جواب دیں گے کہ اس کا نام مسیح اور ابن مریم خدا اور اس کے رسول کی زبان پر

رَسُولَ اللّٰهِ وَبَيَّنَّ اَنَّهُ مِنْ هَذِهِ الْاٰمَةِ قُل

رسول خدا مقرر شدہ است و بیان کردہ شدہ است کہ او از ہمیں امت خواهد بود

مقرر ہوا ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ وہ اسی امت میں سے ہوگا کہو

الحمد لله على ما اظهر الحق ولكن اكثر الناس

حمد مر خدا راست کہ او حق را ظاہر کردہ و لیکن بسیار کس از مردم کہ تعریف خدا کو ہی لائق ہے جس نے حق کو ظاہر کیا لیکن بہت لوگ

لا يعلمون. ايها الناس انظروا الي كمال ايام

نئے دانند۔ اے مردم ! بسوئے کمال روزہائے نہیں جانتے۔ اے لوگو ! گمراہی کے دنوں کے کمال کی طرف

الضلال ولا تكفروا بايام الله ذي الجلال ان

گمراہی نگاہ یکنید و انکار روزہائے خدا تکنید اگر نگاہ کرو اور خدا کے دنوں کا کفر مت کرو اگر

كنتم تقون. امارء ايتم كسوف الشمس والقمر

متقی ہستید۔ آیا کسوف آفتاب و ماہتاب متقی ہو۔ کیا تم نے چاند اور سورج کا گرہن

في رمضان فمالكم لا تهتدون. امارئيم

در رمضان ندیدہ اید پس چرا ہدایت نئے یا بید آیا ندیدید کہ رمضان کے مہینے میں نہیں دیکھا۔ تم کیوں ہدایت نہیں پاتے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ

كيف اشيع الطاعون. وكثر المنون. فذالك

طاعون چگونہ منتشر شدہ و کثرت موت شدہ پس آں طاعون کس طرح پھیل گیا اور موت کی کثرت ہوئی پس وہ

وهذا شهادة من السماء والارض كما

وایں گواہی است از آسمان وزمین چناں کہ اور یہ آسمان اور زمین کی گواہیاں ہیں جیسا کہ

اخبِر المرسلون. وقد اجتمع كل ما جاء في

مرسلان خبردادہ بودند و ہمہ آنچہ از نشان ہائے آخر زمان
رسولوں نے خبر دی تھی اور جو کچھ آخری زمانہ کی خبروں کے متعلق

القران من اثار اخر الزمان فمالکم لا تستيقظون

در قرآن آمدہ جمع شدہ است چرا بیدار نئے شوید
قرآن میں اس کا ذکر آیا ہے سب جمع ہو گئے ہیں۔ اب تم کیوں نہیں جاگتے۔

ولما ثبت ان الزمان قد انتھى الى اخره فاین

وہر گاہ ثابت گردیدہ است کہ زمانہ باختر رسیدہ است پس
اور جبکہ ثابت ہو گیا ہے کہ زمانہ کا آخر ہو گیا ہے پس

خليفة اخر الزمان ان كنتم تعرفون. ايها

خليفة آخر زمان کجاست اگر مے شناسید اے
آخری زمانہ کا خلیفہ کہاں ہے اگر پہچانتے ہو اے

المنكرون امنوا اولاً تؤمنوا ان الذين اتوا علم

منکران ایمان آرید یا نیارید آں کسانے کہ علم کتاب
منکرو ایمان لاؤ یا نہ لاؤ وہ لوگ جنہیں کتاب کا علم

الكتاب و حظاً من السعادة يقبلوننى وهم

و بہرہ از سعادت یافتہ اند مرا قبول مے کنند و
ہے اور سعادت سے حصہ رکھتے ہیں مجھ کو قبول کرتے ہیں اور

لا يستأخرون. و اذارأوا علامات ذكرت في

تاخیر نئے نمایند و چون اوشاں علامات مذکورہ قرآن
دیر نہیں لگاتے جب وہ قرآن کی بیان کی ہوئی علامتیں

القرآن وخليفة ينادى الى الرحمن خروا على

و خلیفہ را مے بیند کہ سوئے خدا دعوت مے کند سجدہ کنناں
اور خلیفہ کو دیکھتے ہیں جو خدا کی طرف بلاتا ہے تو سجدہ کرتے ہوئے

الاذقان سُجَّدًا وَعَلَى مَا فَرَطُوا يَتَسَلَّمُونَ.

بر روہا مے افتند و بر تصورہائے خویش پشیمان مے شوند
اوندھے گر پڑتے ہیں اور اپنے قصوروں پر پشیمان ہوتے ہیں

و ترى اعينهم تفيض من الدمع بما عرفوا الحق

و مے بیند کہ چشمہائے اوشاں از شناخت حق سرشک رواں مے کند
اور دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھیں حق کے پہچانے پر آنسو بہاتی ہیں

وتنزل السكينة في قلوبهم ويؤمنون بما انزل

وسکینت بر قلوب ایساں نازل مے شود و بر نازل کردہ خدا ایمان مے آرد
اور ان کے دل سکینت حاصل کرتے ہیں اور خدا کے اتارے ہوئے پر ایمان

اللّٰه وهم يکون. ربّنا اننا سمعنا ناديا و

و گریہ می کنند و میگویند اے پروردگار ما شنیدہ ایم ندا کنندہ را و
لاتے ہیں اور روتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم نے پکارنے والے کو سنا

عرفنا هاديًا فاغفر لنا ذنوبنا انا تائبون.

شناختیم رہنمائے را پس گناہان مارا پیامز ما توبہ مے کنیم
اور رہنما کو پہچان لیا پس ہمارے گناہوں کو بخش دے ہم توبہ کرتے ہیں۔

وقال اللّٰه لا تشریب علیکم الیوم ستغفر

و خدا بگوید کہ امروز ہیج سرزئش بر شما نیست گناہان شما
اور خدا کہتا ہے کہ آج تم پر کوئی تنبیہ نہیں تمہارے گناہ

ذنوبکم وتدخلون فی الذین یکرمون. یا معشر

مخفیہ شوند و در بندگاں عزت یافتہ داخل شوید اے
بخشہ جائیں گے اور معزز بندوں میں داخل ہو گے۔ اے

العقلاء لا ترقبوا ان ینزل احدٌ من السماء

گروہ دانشمندان امید نہ کنید کہ کسے از آسمان فرود آید
عقل والو امید نہ رکھنا کہ کوئی آسمان سے اترے گا

واعلموا ان هذا هو یومکم الذی کنتم توعدون.

و بدانید کہ ایں ہماں روز است کہ شما را وعدہ دادہ مے شد
اور جان لو کہ یہ وہی دن ہے جس کا تم کو وعدہ دیا جاتا تھا۔

وقد وعد اللہ الذین امنوا منکم لیستخلفنہم

و خدا وعدہ کردہ بود بامومناں از شما کہ او شاں را
اور خدا نے مومنوں سے وعدہ کیا تھا کہ ان کو

کمشل خلفاء شرعۃ موسیٰ فوجب ان یأتی اخر

متثل خلفائے شریعت موسیٰ خلیفہ خواہد کرد ازینجا واجب آمد کہ خاتم خلفائے
موسیٰ کی شریعت کے خلیفوں کی مانند خلیفہ بنائے گا۔ یہاں سے واجب ہوا کہ آخری خلیفہ

الخلفاء علی قدم عیسیٰ ومن ہذہ الامۃ

محمدیہ بر قدم عیسیٰ بیاید
عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر آئے گا اور اسی امت میں سے ہوگا

وانتم تقرءون القرآن أفلاتفہمون. وعدٌ

و شما قرآن مے خوانید آیا نمے فہمید ایں وعدہ
اور تم قرآن پڑھتے ہو کیا نہیں سمجھتے یہ خدا کا

مَنْ اللَّهُ فَلَا تَحْسَبُوا وَعْدَ اللَّهِ كَمَا عِيدَ قَوْمٍ يَكْذِبُونَ.

از خدا بود پس وعدہ خدا را مانند وعدہ ہائے دروغگویان گمان نکنید
وعدہ تھا پس خدا کے وعدہ کو جھوٹوں کے وعدوں کی طرح نہ سمجھو۔

وَكَيْفَ يَتَمَّ وَعْدَ اللَّهِ مَنْ دُونَ أَنْ يَظْهَرَ الْمَسِيحُ

وچگونہ وعدہ خدا تمام شود بدون آنکہ مسیح از شما ظاہر شود
اور خدا کا وعدہ کس طرح پورا ہو بغیر اس کے کہ مسیح تم میں سے ظاہر ہو

مَنْكُمْ مَا لَكُمْ لَا تَفَكِّرُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ وَلَا

چرا در آیات خدا فکر و تدبیر نے کنید
کیوں خدا کی آیتوں میں فکر اور تدبیر نہیں کرتے

تَتَدَبَّرُونَ. أَيَلِيْقُ بِشَانَ اللَّهِ أَنْ يَعِدْكُمْ أَنَّهُ

آیا سزاوار شان خداوندی است کہ ہاشما وعدہ کند
کیا خدا کی شان کے لائق ہے کہ تم سے وعدہ کرے

يَبْعَثُ الْخُلَفَاءَ مِنْكُمْ كَمَا بَعَثَ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِ

کہ خلفاء از میان شما پیدا کند مانند آناں کہ از پیش گذشتہ
کہ خلیفے تم میں سے پیدا کرے گا ان کی مانند جو پہلے گذرے

ثُمَّ يَنْسِي وَعْدَهُ وَيَنْزِلُ عَيْسَى مِنَ السَّمَاءِ

پاز وعدہ خود را فراموش کند و عیسیٰ را از آسمان فرود آرد
پھر اپنے وعدہ کو بھول جائے اور عیسیٰ کو آسمان سے اتارے

سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا تَفْتَرُونَ. فَمَا لَكُمْ أَنْكُمْ

خدا تعالیٰ ازیں افتراہائے شما بزرگ و بلند تراست چرا درحق
خدا تعالیٰ تمہارے ان افتراؤں سے پاک اور برتر ہے کیوں

تجادلون فی المسیح الموعود وتصرون علی انہ

مسیح موعود جگہا مے کنید
ویراں اصرار مے کنید کہ
مسیح موعود کے حق میں لڑتے ہو
اور اس پر اصرار کرتے ہو کہ

هوالمسیح ابن مریم وتقرءون کتاب اللہ

او ہماں مسیح ابن مریم باشد
حالانکہ کتاب خدا مے خوانید
وہ وہی مسیح ابن مریم ہوگا
حالانکہ تم خدا کی کتاب پڑھتے ہو

ثم تذهلون. وان اللہ قد حکم بینکم و

باز غافل ہستید
و خدا درمیان ما و شما فیصلہ کردہ
پھر غافل ہو
اور خدا نے ہم میں اور تم میں فیصلہ

بیننا وفصل الآیات لقوم یتقون. وانہ

ویرائے پرہیزگاراں نشان ہا را
واضح گردانیدہ و خدا
کردیا ہے اور پرہیزگاروں کے لئے نشانوں کو کھول دیا ہے
اور خدا

اراد لیدافع عن الذین امنوا ویدفع فتن

مے خواہد کہ حمایت
مومنوں کی حمایت کرے
چاہتا ہے کہ
و فتن ہائے
اور صلیب کے

الصّلیب فهل انتم تکرهون. وقد جرت

صلیب دفع بنماید آیا شما پسند نمی کنید
و عادت خدا
فتنوں کو دفع کرے کیا تم پسند نہیں کرتے
اور خدا کی یہ

عادته ان یرسل عباده عند سیل الفتن

جاری شدہ است کہ بندگان خود را
دروقت سیل فتنہ ہا می فرستد
عادت ہے کہ اپنے بندوں کو
فتنوں کے طوفان کے وقت بھیجتا ہے۔

فاسئلوا الذین یعلمون ان کنتم ترتابون. أفطمعون

از عالمان پرسید اگر شک مے آرید آیا طمع مے دارید
یہ بات عالموں سے پوچھ لو اگر شک ہے کیا تم طمع رکھتے ہو

ان یأتی المسیح من السماء کما ظننتم وقد

کہ مسیح موافق گمان شما از آسمان فرود آید و
کہ مسیح تمہارے گمان کے موافق آسمان سے اترے اور

خلت سنة اللہ من قبل افلا تعلمون. وما

سنت خداوندی پیش ازیں گذشتہ آیا نے دانید ہرگز
خدا کی سنت پہلے اس سے گذر چکی کیا تم نہیں جانتے۔ ہرگز

جاء مرسل بطریق زعم الزاعمون. فكيف

مرسلے ہاں طور نیامدہ کہ گمان کنندگان پنداشتند پس چگونہ
کوئی رسول اس طرح سے نہیں آیا جس طرح گمان کرنے والوں نے جانا۔ پس

انتم تتوقعون. وقد زعم اليهود من قبلکم

شما توقع مے دارید و پیش از شما یہود گمان بردند
تم کس طرح توقع رکھتے ہو اور تم سے پہلے یہودیوں کا گمان تھا

ان مسیحهم لایأتی الا بعد ان ینزل نبی

کہ مسیح ایشاں نخواہد آمد مگر بعد از ان کہ پیغمبرے از آسمان
کہ ان کا مسیح نہ آئے گا جب تک کوئی پیغمبر آسمان سے

من السماء فما صدق اللہ زعمهم فکفروا

بیاید خدا میں گمان او شماں را راست نہ کرد لہذا
نہ اترے خدا نے ان کے اس گمان کو سچا نہ کیا۔ اس لئے

بابن مریم وہم یختصمون . و کذالک زعموا

کفر ابن مریم کردند و ہنوز جنگ مے کنند و ہم چنیں گمان کردند
ابن مریم کا انکار کیا اور اب بھی یہی کہتے ہیں۔ اور اسی طرح گمان کیا

انّ مثل موسى من بنی اسرائیل فلما بعث

کہ مثل موسیٰ از بنی اسرائیل خواهد بود مگر ہر گاہ آں موعود
کہ مثل موسیٰ بنی اسرائیل میں سے ہوگا مگر جس وقت وہ موعود

من بنی اسماعیل کفروا بہ والی یومنا ہذا

از بنی اسماعیل پیدا شد باو کفر کردند و تا امروز
بنی اسماعیل میں سے پیدا ہوا اس کو نہ مانا اور اب تک

لا یؤمنون فتلك سنة من سنن اللہ انہ

ایمان نئے آئند۔ از عادات خداست کہ
نہیں مانتے۔ خدا کی عادتوں میں سے ایک یہ عادت ہے کہ

یری بعض اجزاء نبأہ ویخفی البعض فالذین

بعض اجزائے پیشگوئی را ظاہر مے کند و بعضے را پوشیدہ می دارد۔ پس آنانکہ
پیشگوئی کے بعض اجزا کو ظاہر کر دیتا ہے اور بعض کو مخفی رکھتا ہے پس جن لوگوں کے

فی قلوبہم زیغ یجعلون ما اختفی متکاً لانکارہم

دلہائے اوشاں کج مے باشند حصہ پوشیدہ را برائے انکار خود سند مے گیرند
دل ٹیڑھے ہوتے ہیں مخفی حصہ کو اپنے انکار کے لئے سند پکڑتے ہیں

وہم عمّا ظہر یعرضون . ولا یتفکرون لعلہ

و از آنچه ظاہر شدہ رو مے گردانند و فکر نئے کنند کہ شاید آں
اور جو حصہ ظاہر ہوا اس سے منہ پھیرتے ہیں اور فکر نہیں کرتے کہ شاید وہ

فتنة لهم وقد كثر الامثال فما يقرءون.

امتحان باشد برائے اوشاں و مثل اسں بسیار واقعات گذشتہ و لیکن نے خوانند
امتحان ہوان کے لئے اور اس جیسے بہت سے واقعات گذرے لیکن نہیں پڑھتے

لا تسلكوا طريقاً غير طريق القرآن يا اهل الدّٰهء

اے دانشمنداں پیچ راہے جز راہ قرآن اختیار نہ کنید
اے عقل والو قرآن کی راہ کے سوا اور کوئی راہ اختیار مت کرو

ولا تقولوا ان عيسى نازل من السماء انتھوا

و گونید کہ عیسیٰ از آسمان نازل شود باز بیائید
اور یہ نہ کہو کہ عیسیٰ آسمان سے اترے گا باز آجاؤ

خير لكم ايها المسلمون. انكم اخترتم عقيدة

در حق شما بہتر است شما عقیدہ اختیار کردہ اید
یہی تمہارے حق میں اچھا ہے اے مسلمانو! تم نے تو وہ عقیدہ اختیار کیا ہے

لانظير لها في الانبياء وانا اخترنا عقيدة

کہ در انبیاء نظیر آں نیست و ما آں عقیدہ را اختیار کردہ ایم
جس کی مثال نبیوں میں نہیں اور ہم نے وہ عقیدہ اختیار کیا ہے

كثرت نظائرها في الرّسل والاصفياء فاي

کہ در رسولاں و برگزیدگان نظائر آں بے شمار اند پس ازیں
کہ رسولوں اور برگزیدوں میں اس کی نظیریں بے شمار ہیں پس ان

الفريقين احق بالامن واقرب الى الصّدق

دو فریق حق دار امن و نزدیک صدق و صفا
دونوں فریقوں میں سے امن کا حق دار اور صدق و صفا کے

وَالصَّفَاءِ أَيُّهَا الْعَاقِلُونَ. وَمَنْزِلَ نَبِيِّ مِّنَ السَّمَاءِ

کدام است و پیش ازیں پیچ نبی از آسمان نازل
نزدیک کونسا ہے اور اس سے پہلے کوئی نبی آسمان سے نازل

مَنْ قَبْلَ فَكَيْفَ أَنْتُمْ تَتَرَقَّبُونَ. وَكَانَ الْيَهُودُ

نہ شدہ است شما چگونه انتظار مے کشید
نہیں ہوا تم کس طرح انتظار کرتے ہو۔ یہود بھی

يَعْتَقِدُونَ كَمَا تَكُنُّمُ أَنْ الْيَاسِ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ

مثل شما اعتقاد مے داشتند کہ الیاس پیش از مسیح از آسمان
تمہارے جیسا اعتقاد رکھتے تھے کہ الیاس مسیح سے پہلے آسمان سے

قَبْلَ الْمَسِيحِ وَكَانُوا عَلَيْهِ يَصْرُونَ. فَلَمَّا جَاءَ

نازل شود و براین عقیدہ اصرار مے کردند
نازل ہوگا اور اس عقیدہ پر اصرار کرتے تھے اور جس وقت

الْمَسِيحِ كَذَّبَهُ الْقَوْمُ وَقَالُوا كَيْفَ نَقْبَلُهُ وَ

مسیح آمد او را تکذیب کردند و گفتند او را چگونه قبول کنیم و
مسیح آیا اس کی تکذیب کی اور کہا اس کو کس طرح قبول کریں کیونکہ

مَنْزِلَ الْيَاسِ وَلَا يَأْتِي الْمَسِيحَ الصَّادِقَ إِلَّا

ہنوز الیاس نازل نغذہ و ضرور است کہ مسیح صادق
ابھی الیاس نہیں اترا اور ضرور ہے کہ سچا مسیح

بَعْدَ نَزْوِلِهِ وَ أَنَا لَهُ مُنْتَظِرُونَ. فَرَدَّ عَيْسَى

بعد نزول الیاس نازل شود و ماچشم در راہ او ہستیم۔
الیاس کے نزول کے بعد نازل ہو اور ہم اس کے منتظر ہیں پس عیسیٰ نے

ما زعموه وقال ان يحيى الّذى ارسل من

گمان ایشاں را ردّ کرد وگفت کہ آں یحییٰ کہ پیش از من فرستادہ شدہ
ان کا گمان رد کیا اور کہا کہ حضرت یحییٰ جو میرے سے پہلے بھیجا گیا ہے

قبلى هو الياس ان كنتم تقبلون. فما قبلوا

است ہماں الیاس است اگر قبول مے کنید پس نہ قبول
وہی الیاس ہے اگر قبول کرو۔ پس نہ قبول کیا

و كفروا بعيسى ابن مريم رسول الله فغضب

و حضرت عیسیٰ را قبول نہ ☆ کردند
اور حضرت عیسیٰ کو قبول نہ ☆ کیا

الله عليهم ولعنهم وانزل عليهم رجزه

خدا بر ایشاں غضبناک شد و لعنت کرد و بر کفر ایشاں طاعون
خدا ان پر غضبناک ہوا اور ان پر لعنت بھیجی اور ان کے کفر پر طاعون

بما كانوا يكفرون. ثم اتبعم عقيدتهم

برایشاں فرستاد ہایں ہمہ شتا عقیدہ یہود را پیروی کردید
ان پر بھیجا باوجود اس کے پھر تم نے یہود کے عقیدہ کی

بقولكم انّ المسيح ينزل من السماء اوصكم

کہ مسیح از آسمان نازل بشود آیا یہود شمارا وصیت
پیروی کی کہ مسیح آسمان سے اترے گا کیا یہودیوں نے تم کو وصیت

اليهود ام تشابهت القلوب والعيون.

کردند یا دل و دیدہ بایشاں مشابہ شدہ اند۔
کی یا دل اور آنکھ ان جیسے ہو گئے۔

☆ سہو کتابت ہے۔ بمطابق عربی عبارت فارسی میں ”نہ قبول کردند و حضرت عیسیٰ را انکار کردند“ جبکہ اردو میں ”حضرت
عیسیٰ کا انکار کیا“ ہونا چاہیے۔ (ناشر)

فصارت اہواء کم کاهواء ہم وقرب أن تجزون

پس خواہش شما خواہش ایشان گردید و نزدیک است کہ شما
تمہاری اور ان کی ایک خواہش ہوگی اور قریب ہے کہ تم کو بھی وہی سزا ملے

كجزاء ہم فاتّقوا اللّٰہ ولا تتّبعا سنن المغضوب

بہوں پاداش گرفتار بشوید کہ ایشان شدند پس از خدا بترسید و بر راہ قوم مغضوب علیہم
جو ان کو ملی پس خدا سے ڈرو اور مغضوب علیہم قوم کی راہ پر نہ چلو

علیہم فیمسّکم العذاب وانتم تقرءون الفاتحة

رفتار نکند کہ شمارا عذاب برسد و شما فاتحہ را میخوانید
ورنہ تم پر عذاب ہوگا اور تم سورہ فاتحہ کو پڑھتے ہو

الا تعلمون. وقد سمی اللّٰہ تلک الیہود

آیا نے دانید کہ خدا آں یہود را بنام
کیا تم نہیں جانتے کہ خدا نے ان یہودیوں کا نام

المغضوب علیہم وحذرکم فی امّ الكتاب ان

مغضوب علیہم یاد کرد و در سورہ فاتحہ شمارا بترسانید ازیں کہ
مغضوب علیہم رکھا اور سورہ فاتحہ میں تم کو اس بات سے ڈرایا کہ

تکونوا کمثلہم وذکرکم انہم اہلکوا بالطّاعون

شما مانند اوشاں شوید و شمارا یاد بداد کہ اوشاں باطاعون ہلاک شدند
تم ان جیسے ہو جاؤ اور تم کو یاد دلایا کہ وہ طاعون سے ہلاک کئے گئے

فما لکم تنسون وصایا اللّٰہ ولا تتقون ربکم

چہ شد کہ احکام خدا را فراموش مے کنید و ازو نے ترسید
تمہیں کیا ہو گیا کہ تم خدا کے حکموں کو بھول گئے اور اس سے نہیں ڈرتے

وَلَا تَحْذَرُونَ. وَلَا تَفْكَرُونَ فِي قَوْلِ اللَّهِ غَيْرِ

در قول خدا تعالیٰ اندیشہ نئے کنید کہ

خدا تعالیٰ کی کلام میں غور نہیں کرتے کہ

الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَظَلُّوا غَيْرَ الْيَهُودِ فَإِنَّهُ

غیرالمغضوب علیہم فرمودہ و غیرالیہود نہ گفتہ زیرا کہ

غیرالمغضوب فرمایا غیرالیہود نہیں فرمایا کیونکہ

أَوْ مِثْلِي فِي هَذِهِ الْآيَةِ عَذَابُ أَصَابِهِمْ وَالْيَ عَذَابِ

دریں اشارہ بسوئے آں عذاب است کہ باوشاں رسید و بشما

اس میں اشارہ اس عذاب کی طرف ہے جو ان کو پہنچا اور جو

يَصِيبُكُمْ إِنْ لَمْ تَنْتَهُوا فَبَلَّغْتُمْ أَنْتُمْ مَنْتَهُونَ .

خواہد رسید اگر باز نیامدید پس آیا ممکن است کہ شما باز بیاہید

تمہیں پہنچے گا اگر تم باز نہ آئے پس کیا ممکن ہے کہ تم بچے رہو

وَأَنَّهٗ نَبَأٌ عَظِيمٌ وَقَدْ ظَهَرَتْ آثَارُهُ وَإِنَّ فِي

و ایں خبر بزرگ است و آثار آں ظاہر شدہ و البتہ دریں

اور یہ بڑی اطلاع ہے اور اس کے نشان ظاہر ہو گئے اور

هَذَا آيَةٌ لِّقَوْمٍ يَّفْكَرُونَ. وَقَدْ غَضِبَ اللَّهُ

نشان است برائے آناں کہ فکر سے کنند و ہر آئینہ خدا

اس میں ان کے لئے نشان ہے جو فکر کرتے ہیں اور خدا یہودیوں پر اس بات سے

عَلَى الْيَهُودِ بِقَوْلِهِمْ إِنَّ مَوْعِدَهُمْ يَنْزِلُ مِنْ

بر یہود شمتناک شد چون گفتند کہ موعود ما از آسمان

غصہ ہوا جب انہوں نے کہا کہ ہمارا موعود آسمان سے

السَّمَاءِ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسِيحَ فَقَالَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ

نازل شود باز در پس آں مسیح بیاید پس خدا بر زبان
نازل ہوگا پھر اس کے بعد مسیح نازل ہوگا پس خدا نے عیسیٰ کی زبانی

عَيْسَىٰ أَنَّهُمْ قَوْمٌ مُّبْطَلُونَ. فَمَا لَكُمْ تَرْجُونَ أَمْرًا

عیسیٰ فرمود کہ اینہا قوم باطل پرست ہستند انہوں نے کہا کہ تمہیں کیا ہو گیا کہ تم اسی بات کے
فرمایا کہ یہ باطل پرست قوم ہے۔ اب تمہیں کیا ہو گیا کہ تم اسی بات کے

أَبْطَلَهُ اللَّهُ مِنْ قَبْلِ وَالْمُؤْمِنِ لَا يَلِدُ غٍ مِنْ جَحْرِ

مے باشند کہ پیش ازین خدا آں را باطل قرار داد و ثابت است کہ مومن از یک سوراخ
امیدوار ہو جسے خدا نے اس سے پہلے باطل قرار دیا اور ثابت ہے کہ مومن ایک ہی سوراخ سے ☆

وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ وَيَتَّعِظُ بغيرِهِ لئلا يَلُومَهُ اللّٰهُ لَمُنُونَ.

دوبار گزیدہ نئے شود و نیز از دیگران عبرت مے پذیرد تا نشانہ ملامت نہ گردد
نہیں کاٹا جاتا اور یہ کہ دوسروں سے عبرت پکڑتا ہے تا ملامت کا نشانہ نہ بنے

أَتَكْمَلُونَ هَذِهِ الْمَشَابَهَةَ بِالسَّنَكِمِ وَغُلُوكُمْ

آیا این مشابہت را با زبان خود و از غلو کردن
کیا تم اس مشابہت کو اپنی زبان سے اور نزول کے عقیدہ پر غلو کرنے سے

عَلَىٰ عَقِيدَةِ النَّزُولِ وَتَعْلَمُونَ أَنَّ الْمَسِيحَ قَدْ

بر عقیدہ نزول کامل مے کنید و شما مے دانید کہ مسیح
کامل کرتے ہو اور تم جانتے ہو کہ مسیح نے

خَالَفَ هَذَا الرَّأْيِ فَمَا لَكُمْ تَحِبُّونَهُ ثُمَّ تَعْصُونَ

خلاف این رائے کردہ پس چہ سبب است کہ اورا دوست مے دارید و
اس رائے کے خلاف کیا ہے۔ پس کیا سبب ہے کہ اس کی دوستی کا دم بھرتے ہو لیکن

حکْمُهُ وَتَخَالَفُونَ. وَإِنَّ الطَّاعُونَ قَرِيبٌ مِّنْ

از حکم او سر باز مے زنید و طاعون نزد
اس کا حکم نہیں مانتے اور طاعون تمہارے گھر کے قریب

دَارِكُمْ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّا يَفْعَلُ بِهَا فِي سَنَةٍ

خانہ شما خیمہ زدہ و پتھج نفسے نے داند کہ در سال آئندہ بر سرش
پہنچ گئی اور کوئی نہیں جانتا کہ آئندہ سال میں اس کے سر پر

آتِيَةٌ فَلَا تَكْفُرُوا كَلَّ الْكُفْرِ وَتَوَبُوا إِلَى اللَّهِ الَّذِي

چہ فرود آید پس کفر را بایں حد نہ رسانید و بسوئے خدا رجوع آرید کہ آخر
کیا گزرے گا پس کفر کو اس حد تک نہ پہنچاؤ اور خدا کی طرف آؤ کہ آخر

إِلَيْهِ تَرْجِعُونَ. وَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ رَجُزٌ نَزَلَ عَلَى

رجوع بسوئے او خواهد بود شما مے دانید کہ ایں طاعون ہماں رجز است کہ
اسی کے پاس جانا ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ یہ طاعون وہی عذاب ہے جو

الْيَهُودِ ثُمَّ يَنْزِلُ عَلَى الَّذِينَ يَشَابَهُونَهُمْ غَضَبًا

بر یہود نازل شد باز بروشاں از غضب خدا نازل شود کہ مشابہت با یہود پیدا کنند
یہود پر نازل ہوا پھر ان لوگوں پر یہ عذاب خدا کے غضب سے نازل ہوگا جو یہود یوں کی طرح

مِّنَ اللَّهِ وَذَلِكَ هُوَ السَّرْفِيُّ آيَةٌ غَيْرُ الْمَغْضُوبِ

ہمیں راز است در آیت غیر المغضوب علیہم
ہو جائیں گے غیر المغضوب علیہم کی آیت میں یہی بھی ہے

عَلَيْهِمْ أَيُّهَا الْمَتَدَبِّرُونَ. يَا حَسْرَةً عَلَى النَّاسِ

وائے بر مردم کہ
ان لوگوں پر افسوس

انہم یرون آیات اللہ وایامہ ثم یعرضون۔

نشان ہائے خدا و روزہائیش راے بینند باز ردے گردانند
جو خدا کے نشانوں کو اور اس کے دنوں کو دیکھتے ہیں پھر منہ پھیرتے ہیں

وإذا قیل لهم امنوا بما وعد اللہ فی سورۃ النور

چوں باوشاں گفتہ شود کہ بروعدہ خدا کہ در سورہ نور و فاتحہ مذکور است
پھر جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خدا کے اس وعدہ پر جو سورۃ نور میں اور فاتحہ میں مذکور

والفاتحۃ قالوا انؤمن کما امن الجاہلون۔

ایمان آرید میگویند آیا مثل جاہلان ایماں بیاریم
ہے ایماں لاؤ تو کہتے ہیں کہ کیا ہم جاہلوں کی طرح ایماں لائیں

الا انہم ہم الجہلاء ولكن لا یشعرون۔ و

آگاہ باش کہ ہمیں جاہلانند و لیکن شعور ندارند و
خبردار کہ یہی لوگ جاہل ہیں لیکن بے شعور ہیں اور

إذا قیل لهم اتقوا اللہ ولا تتبعوا ہواءکم

ہر گاہ گفتہ شود کہ از خدا بترسید و پیروی خواہش نکند
جس وقت کہا جائے کہ خدا سے ڈرو اور خواہش کی پیروی نہ کرو

قالوا انما نحن متقون۔ وقد ترکوا القرآن

گویند ما متقی ہستیم حالانکہ قرآن را از ظلم و تکبر
کہتے ہیں کہ ہم پرہیزگار ہیں حالانکہ قرآن کو ظلم اور تکبر سے

ظلمًا وعلوًّا وإذا دعوا الی الحق فہم یغضبون۔

ترک دادہ اند و ہر گاہ بسوئے حق ایثاں را بخوانیم خشم سے گیرند
چھوڑ دیا ہے اور جس وقت حق کی طرف انہیں بلائیں غصہ سے بھر جاتے ہیں

وایّ جہالۃٍ اکبر من انّہم ذہبوا لیّ اقوال شتیٰ

و بزرگ تر ازیں جہل چہ باشد کہ گفتار ہائے پراگندہ را قبول کرده اند اور اس سے زیادہ اور کیا جہالت ہے کہ پریشان باتوں کو مانا ہوا ہے۔

و بوعد القرآن لا یؤمنون. و انّہ کتابٌ لا

و وعدہ قرآن را نئے پذیرند و قرآن کتابے است کہ اور قرآن کے وعدہ کو قبول نہیں کرتے اور قرآن ایک ایسی کتاب ہے

یأتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ

باطل را از پیش و از پس دراں راہ نیست کہ باطل کو اس میں کسی طرف سے راہ نہیں

وہل یستوی الیقین والظنون. وانّ الاحادیث

و آیا ممکن است کہ یقین و گمان برابر بشوند و ثابت است کہ ہمہ حدیث ہا اور کیا ممکن ہے کہ یقین اور گمان برابر ہو جائیں۔ اور ثابت ہے کہ تمام حدیثیں

کلّھا قد جمعت بعد مائۃ او ماتین وانّ

بعد از یک صد یا دو صد سال جمع کردہ شدہ اند و ایک سو یا دو سو برس کے بعد جمع کی گئی ہیں اور

فرق الاسلام فیہا یتنازعون. و امّا القرآن

فرقہائے مسلماناں دراں ہا نزاع و جنگ مے کنند و در حقیقت در قرآن مسلمانوں کے فرقے ان میں لڑتے جھگڑتے ہیں اور حقیقت میں قرآن میں

فلاشبہۃ فیہ و انّہ هو الذی نزل صدقًا و

سچ شہہ نیست و ہموں بر نبی ما کوئی شہہ نہیں اور وہی ہمارے نبی پر

حَقًّا عَلٰی نَبِيِّنَا، وَخَرَجَ مِنْ فِيْهِ، اَنْتُمْ فِيْهِ

نازل شدہ و از دہان پاکش بیرون آمدہ آیا دریں

نازل ہوا ہے اور اس کے پاک منہ سے نکلا ہے کیا اس میں

ترتابون؟ فبأی حدیث بعدہ تؤمنون۔

شک سے کنید پس بر کدام حدیث بعد از قرآن ایمان سے آرید
تم کو شک ہے پس کس حدیث پر قرآن کے بعد ایمان لاتے ہو۔

اَتُوْثِرُوْنَ الظَّنَّ عَلٰی الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ فِيْ شَأْنِهِ

آیا ظن را بر آں کتاب اختیار سے کنید کہ خدا تعالیٰ در شان او فرمودہ
کیا اس کتاب کو چھوڑ کر گمان کو اختیار کرتے ہو جس کی شان میں خدا تعالیٰ نے

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۗ وَقَالُوا

انانحن نزلنا الذکر الآیة و سے گویند
فرمایا کہ انانحن نزلنا الذکر الآیة اور کہتے ہیں

اِنَّا وَجَدْنَا اَبَاءَنَا عَلٰی طَرِيْقٍ وَاِنَّا عَلٰی اَثَارِهِمْ

ما بزرگان خود را بر طریقے یافتے ایم و ما بر نقش پائے او شان
کہ ہم نے اپنے بزرگوں کو ایک راہ پر پایا ہے اور ہم ان کے نقش قدم پر

سَالِكُوْنَ . اَنْظِرْ كَيْفَ اَقْرَؤْا بَتَرَكَ الْقُرْآنَ، ثُمَّ

خواہیم رفت نگاہ بکن کہ چگونہ اقرار ترک قرآن سے کنند باز
چلیں گے دیکھ کہ کس طرح قرآن کو چھوڑنے کا اقرار کرتے ہیں پھر

اَنْظِرْ كَيْفَ يَخْتَصِمُوْنَ . وَقَالُوا اِنْ الْاَحَادِيْثَ

نگاہ بکن کہ چگونہ استیزہ سے کنند و سے گویند کہ حدیث ہا
دیکھ کہ کس طرح لڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حدیثیں

قد اتفقت علی ما اعتقدنا، وإن ہم إلا یکذبون۔

بر عقائد اتفاق سے دارند و ایساں دریں سخن دروغلو ہستند ہمارے عقائد کی نسبت متفق علیہ ہیں اور وہ صریح اس بات میں جھوٹے ہیں اور جانتے ہیں

وقد علموا أن أكثر أخبار النبی توافق القرآن،

و سے دانند کہ اکثر اخبار نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام موافق باقرآن سے باشند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت حدیثیں قرآن سے موافق ہوتی ہیں

والذی لم یوافق فقد وضعه الواضعون۔ وإن

و آنچه موافق نیست البتہ آں را واضع وضع کردہ است و اور جو موافق نہیں وہ بے شک موضوع ہے اور

العصمة من صفات القرآن خاصة، وإن القصص

معصوم بودن مخصوصاً از صفات قرآن است و معصوم ہونا قرآن کی ہی خاص صفت ہے اور

لا تجری النسخ علیہا کما أنتم تقرّون، فأین

نسخ بر قصہ جاری نئے شود چنانچہ خود خود شما اقرار سے کنید قصے منسوخ نہیں جیسا کہ تم کو خود اقرار ہے۔

تفرّون من حقّ حصص، وإلام تجادلون؟

انکوں از حق ثابت و واضح کچا فرار سے کنید و تاکجا جدال سے کنید اب ثابت اور واضح حق سے کہاں بھاگو گے اور کب تک لڑو گے

أرايتم إن كنت من عند الله ثم كذبتوني،

نگاہے بکنید کہ اگر من از طرف خدا سے باشم و شما تکذیب من سے کنید بھلا دیکھو تو کہ اگر میں خدا کی طرف سے ہوا اور تم میری تکذیب کرتے رہے

فما بالکم أيہا المكذّبون؟ وإن اللّٰه قد أخبر عن

انجامِ شاپچہ خواہد بود و ہر آئینہ خدا از
تو تمہارا انجام کیا ہو گا اور خدا تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام

موت المسيح في سورة المائدة، والحديث

موت مسیح علیہ السلام در سورہ مائدہ خبر داد و حدیث سے گوید
کی موت کی نسبت سورہ مائدہ میں خبر دی ہے اور حدیث میں ہے

أخبرنا أن عمره مائة وعشرون، وبشرنا الله في

کہ عمر او بیکصد و بست سال رسیدہ و نیز خدا در
کہ ان کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی اور نیز خدا نے

سورة النور بأن الخلفاء من هذه الأمة، فكان

سورۃ نور مارا مژدہ بداد کہ خلفاء ازیں امت خواہند بود پس
سورۃ نور میں ہم کو بشارت دی ہے کہ خلیفہ اس امت سے ہوں گے پس ضرور

خاتم الخلفاء من المسلمين بالضرورة، وهو

برہمیں طریق بالضرور خاتم الخلفاء از میان مسلماناں پیدا شدہ و ہماں
اسی طریق پر خاتم الخلفاء مسلمانوں میں سے پیدا ہوا اور وہی

المسيح الموعود من غير الشك والشبهة، فقد

بلا ریب مسیح موعود است۔
بغیر کسی شک کے مسیح موعود ہے پس

فتح الله بيننا وبينكم إن كنتم تبصرون.

اگر پنا ہستید خدا درمیان ما و شما فیصلہ کردہ است
اگر تمہاری آنکھیں ہیں تو خدا نے ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کر دیا ہے

وہل بقى بعد ذالك شكّ لقوم يتّقون؟ فقد

آنکون آیا بعد ازیں ہمہ بیچ شکے برائے پرہیزگاراں باقی ماندہ است
کیا اب اس سب کے بعد کوئی شک پرہیزگاروں کے لئے باقی رہ گیا ہے؟

اوتینا حجّة بالغة من اللّٰه، وما فى أیدیکم إلاّ

ما را خدا حجت بالغہ ارزانی فرمودہ و در دستِ شما بغیر از
ہم کو خدا نے حجت بالغہ دی ہے اور تمہارے ہاتھ میں

الذی نحت الخاطئون. وقالوا إن المسيح ينزل

تراشیدہ خطاکاراں بیچ نیست۔ و مے گویند کہ مسیح علیہ السلام
خطاکاروں کے گھڑے ہوئے کے سوا اور کچھ نہیں اور کہتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام

بِسْمِ شَرْقِيٍّ مِنْ دِمَشْقَ وَهَذَا هُوَ الْحَقُّ

در طرف شرقی دمشق نازل شود و ہمیں حق است
دمشق کے مشرق کی طرف اترے گا اور یہی ٹھیک ہے

إِنْ كُنْتُمْ تَتَفَكَّرُونَ. وَإِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ ظَهَرَ

اگر فکر کنید و ہر آئینہ مسیح
اگر سوچو اور مسیح

فِي الْأَرْضِ الشَّرْقِيَّةِ كَمَا أَنَّ الدَّجَالَ قَدْ ظَهَرَ

در زمین مشرق ظاہر شدہ است چنانکہ دجال ہم در ہماں زمین
مشرق کی زمین میں ظاہر ہوا ہے جیسا کہ دجال بھی اسی زمین

فِيهَا، فَالْمَسِيحَ شَرْقِيٍّ وَالدَّجَالَ شَرْقِيٍّ، وَفِي

ظاہر شدہ پس مسیح ہم شرقی است و دجال ہم شرقی است و در
میں ظاہر ہوا ہے پس مسیح بھی مشرق میں ہوا اور دجال بھی مشرق میں اور

الشُّرک کُثْر المشرکون . وإن قریتی هذه

شُرک مشرکان افزونی و ترقی یافتہ اند و ایں وہ ما
مشرک مشرک میں بڑھ گئے اور یہ ہمارا گاؤں

شرقیة من دمشق، فاسألوا من يعلمها إن

بطرف شرقی دمشق واقع شدہ از عالمی پرسید اگر
دمشق کے مشرق کی طرف ہے کسی جغرافیہ دان سے پوچھ لو اگر

کنتم لا تعلمون . وإن هذا المُلک مُلک الهند

ثما خود نمی دانید و ایں ملک ہند
تم خود نہیں جانتے۔ اور یہ ہندوستان کا ملک

شرقیُّ من حجاز، فتمَّ ما أومی النبی الی المشرق

از ملک حجاز بطرف مشرق واقع شدہ است۔ پس راست آمد آنجہ حضرت نبی ایما کردہ بود
حجاز کے ملک سے مشرق کی سمت ہے پس سچ نکلا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا

للدجال والمسیح، وتم وعد اللہ صدقاً وحقاً،

کہ دجال و مسیح در مشرق ظہور خواہند کرد و وعدہ خدا راست و حق ثابت شدہ
کہ دجال اور مسیح مشرق میں ظاہر ہوں گے اور خدا کا وعدہ سچ اور حق ثابت ہوا

فلا تحاربوا اللہ ایہا المستعجلون .

پس اے شباب کاراں باخدا جنگ نہ کنید
پس اے جلد بازو! خدا کے ساتھ مت لڑو

وإنکم ترون کیف تنصّر الناس وارتدوا من

ثما ے بینید کہ مردم نصرانی شدہ و از دین خدا
تم دیکھتے ہو کہ لوگ عیسائی ہو گئے اور خدا کے دین سے

دین اللہ، ثم تقولون ما جاء مرسل من

برگردیدہ اند باز سے گوئید کہ از طرف خدا ہیج مرسلے
پھر گئے ہیں پھر کہتے ہو کہ خدا کی طرف سے کوئی رسول

عند اللہ، مالکم کیف تحکمون. وإن هذه

نیامدہ ایں چہ فیصلہ می کنید و ایں
نہیں آیا یہ تمہارا کیسا فیصلہ ہے۔ اور یہ

الأرض فاقت كل أرض بفتنها أتعلمون كمثلاها

زمین ہند در فتنہ و فساد زمینوں سے بڑھ گئی ہے۔ کیا
ہندوستان کی زمین فتنہ و فساد میں سب زمینوں سے بڑھ گئی ہے۔ کیا

أرضاً آخرى، فأرونا تلك الأرض إن كنتم

ہمہ زمین سہقت کردہ است آیا مثل آل زمین دیگر در علم شما ہست اگر صادق
اس جیسی زمین کوئی اور تمہیں معلوم ہے؟ اگر سچے ہو تو اس زمین کا پتہ دو

تصدقون. وقد شهدت السماء والأرض

ہستید آل زمین را بما نشان بدہید۔ و ہر آئینہ آسمان و زمین
اور بے شک آسمان اور زمین

والزمان والمكان على صدقي، ومضى من هذه

و زمان و مکان بر راستی من گواہی دادہ اند و نیز
اور زمان اور مکان نے میری سچائی پر گواہی دی ہے اور اس

المائة قريبا من خمسها، فبأى شهادة بعدها

ازیں صد قریب خمس سپری شدہ اکتوں بعد ازیں از کدام گواہی
صدی میں سے قریباً پانچواں حصہ گذر بھی گیا اب اس کے بعد کون سی گواہی

تستیظون؟ وقد أرى الله آياته قريباً من

بیدار خواہید شد و نیز خدا قریب بہ سبب نشان ظاہر
تم کو جگائے گی اور نیز خدا نے تین سو نشان کے قریب ظاہر

ثلاث مائة، وراها الشهداء الذين كانوا زهاء

کردہ و ایں نشان ہا را
کر دینے اور ان نشانوں کو

مائة ألف أو يزيدون . وإن كنتم تظنون أنهم

زیادہ از صد ہزار مردم بچشم سردیدہ اند و اگر او شان را بر دروغ
ایک لاکھ سے زیادہ آدمیوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور اگر ان کو جھوٹا سمجھتے ہو

كذبوا فأتوا بشهداء كمثلهم كاذبين يشهدوا لكم

مے پندارید پس مانند او شان گواہاں بیارید کہ در حق شما گواہی بدہند
تو ان جیسے گواہ لاؤ جو تمہارے حق میں گواہی دیں

إن كنتم صادقين فيما تدعون . وإن نصر الله

اگر دریں دعویٰ بر راستی ہستید و یقیناً
اگر اس دعویٰ میں سچ پر ہو اور یقیناً

أتاكم في وقته فهل أنتم تردون؟

مدد خدا در وقت بشما رسید آیا آں را رد مے کنید
خدا کی مدد عین وقت پر تم کو پہنچی کیا اسے رد کر دو گے۔

وإن تعدوا دلائل صدقي لا تحصوها، وإن

و اگر دلائل راستی مرا شمار بکنید نتوانید و یقیناً
اور میری سچائی کی دلیلیں اس قدر ہیں کہ تم ان کو نہیں گن سکتے اور یقیناً

الکاذبین لا یؤتی لهم آية ولا هم ینصرون۔

کاذبان را نشانے و نصرتے دادہ نے شود۔
جھوٹوں کو کوئی نشان اور کوئی مدد نہیں دی جاتی۔

وإن الفاتحة کفّت لسعيدٍ یطلب الحق ولا

و سورة فاتحہ برائے سعادت مندے کہ حق سے جوید و
اور فاتحہ کی سورة اس سعادت مند کے لئے جو حق تلاش کرتا اور

یمرّ علینا کالذین ینستکبرون۔ فإن اللہ ذکر فیہ

از پیش ما مانند متکبرے نے گزر د کافی است زیرا کہ خدا
ہمارے سامنے سے متکبر کی طرح نہیں گذرتا کافی ہے کیونکہ خدا نے

فرقاً ثلاثاً خلوا من قبلُ وهم المنعم علیہم

دراں سورہ فرقہائے سے گانہ را ذکر فرمودہ کہ در زمان پیشین گذشتہ و
اس سورة میں تین فرقوں کا ذکر کیا ہے جو اگلے زمانہ میں گذرے اور وہ

والمغضوب علیہم والضالون، ثم جعل هذه

اوشاں منعم علیہم و مغضوب علیہم و ضالین ہستند
ہیں منعم علیہم اور مغضوب علیہم اور ضالین۔

الامة فرقة رابعة، وأوماً الفاتحة

باز ایں امت را فرقہ چہارم قرار دادہ و در فاتحہ
پھر اس امت کو چوتھا فرقہ قرار دیا اور فاتحہ

إلی أنہم ورثوا تلک الثلاثة، إمّا

ایما کردہ کہ اوشاں ازیں فرقہائے سے گانہ یا وارث
میں اشارہ کیا کہ وہ ان تین فرقوں میں سے یا تو

من المنعم علیہم، أو من المغضوب علیہم، أو

منعم علیہم خواہند بود یا وارث مغضوب علیہم یا
منعم علیہم کے وارث ہوں گے یا مغضوب علیہم کے وارث ہوں گے یا

من الذین یضللون ویتنصرون، وأمر أن یسأل

وارث ضالین خواہند گردید۔ و امر فرمودہ کہ
ضالین کے وارث ہوں گے اور حکم دیا ہے کہ

المسلمون ربہم أن یجعلہم من الفرقة الأولى

مسلمانان از رب خویش بخواہند کہ اوشاں را از فرقہ اول بگرداند
مسلمان اپنے رب سے چاہیں کہ ان کو پہلے فرقہ میں سے بناوے

ولا یجعلہم من الذین غضب علیہم ولا من

و از مغضوب علیہم و ضالین
اور مغضوب علیہم اور ضالین میں سے نہ بناوے

الضالین الذین یعبدون عیسیٰ و برہم یشرکون۔

کہ عیسیٰ را مے پرستند و با پروردگار خود شریک مے سازند نہ گرداند
جو عیسیٰ کو پوجتے ہیں اور اپنے پروردگار کے برابر بناتے ہیں

وکان فی ہذا أنباء ثلاث لقوم یتفرسون۔

و دریں سہ گانہ پیشگوئی ہا است برائے آناکہ از فراست کار گیرند
اور اس میں ☆ ان کے لئے جو فراست سے کام لیتے ہیں اس میں تین پیشگوئیاں ہیں

فلما جاء وقت هذه الأنباء بدأ اللہ من

پس ہر گاہ وقت اس پیشگوئی ہا بیاد خدا از ضالین
پس جب ان پیشگوئیوں کا وقت پہنچ گیا خدا نے ضالین سے

الضالین كما أنتم تنظرون، فخرج النصارى

آغاز فرمود چنانکہ شما سے بینید۔ پس نصاریٰ
شروع کیا جیسا کہ تم دیکھتے ہو پس نصاریٰ

من دیرهم بقوة لا یدان لها وهم من کل حدب

از کشتہائے خود بآں قوت خروج کردہ اند کہ بچ کس را دست برابری باوشاں نیست و اوشاں
ایسی قوت کے ساتھ اپنے گرجاؤں سے نکلے ہیں کہ کوئی ان کی برابری نہیں کر سکتا۔ اور وہ ہر ایک

ینسلون، وزلزلت الأرض زلزالها وأخرجت

از بالائے ہر بلندی سے شتابند و زمین در جمیدن آمد
اونچائی پر سے دوڑتے ہیں اور زمین ہلنے لگی

أثقالها، وتنصر فوج من المسلمین كما أنتم

و ہم بارہائے خود را بروں داد و بسارے از مسلمانان نصرانی شدند
اور اپنے سب بوجھ اگل دیے اور مسلمانوں میں سے بہت سے نصرانی ہو گئے

تشاهدون . ثم جاء وقت النبأ الثانی .. أعنی

باز وقت خبر دوم آمد
پھر دوسری خبر کا وقت پہنچا

وقت خروج المغضوب علیہم كما كان

یعنی وقت خروج مغضوب علیہم
یعنی مغضوب علیہم کے نکلنے کا وقت

الوعد الربّانی، فصار طائفة من

چنانکہ خدا وعدہ فرمودہ بود پس گروے از
جیسا کہ خدا نے وعدہ فرمایا تھا پس مسلمانوں کے ایک گروہ نے

المسلمین علی سیرۃ الیہود الذین غضب اللہ

مسلمانان رفتار و نمونہ یہود اختیار کردند کہ مورد غضب الہی بودند
یہودیوں کی راہ اور نمونہ اختیار کر لیا جو خدا کے غضب کے نیچے تھے

علیہم، وصارت أہواؤہم كأہوائہم وآراؤہم

اور خواہشیں ان کی خواہشیں

کآرائہم وریاؤہم کریائہم وشحناؤہم کشحنائہم

و ریا و کینہ و دشمنی و سرکشی مانند ایشاں گردیدند
اور ریا اور کینہ اور دشمنی اور سرکشی بالکل ان جیسی ہو گئی

وإباؤہم کإبائہم یکذبون ویفسقون، ویظلمون

ہم چناں دروغ مے گویند و تہ کاری مے کنند و بے داد
جھوٹ بولتے ہیں اور تہ کاری کرتے ہیں اور ظلم

ویستکبرون، ویحبون أن یسفکوا الدماء بغیر

و تکبر می درزند و خون ناحق ریختن را دوست مے دارند
اور تکبر کرتے ہیں اور ناحق خون کرنے کو دوست رکھتے ہیں

حق ومُلئتُ نفوسہم شحًا وبخلًا وحسدًا،

و نفسہائے اوشاں از آز و بخل و حسد پُر شدہ
اور ان کے نفس حرص اور طمع اور بخل اور حسد سے بھر گئے ہیں

وضربت علیہم الذلۃ فہم لا یُکرمون فی السماء

و بر ایشاں ذلت وارد شدہ چنانکہ نہ در آسمان عزت می یابند
اور وہ ذلیل ہو گئے ہیں نہ آسمان میں ان کی عزت ہے

و لا فی الأرض، و من کل باب یطردون .

و نہ در زمین و از ہر راہ راہ راندہ مے شوند و بچپیں اور نہ زمین میں اور ہر ایک طرف سے دھتکارے جاتے ہیں اور اسی طرح

و کذا لک ملئت الأرض ظلما و جورا و قل

زمین از ستم و بے داد پُر شدہ و نیوکاران کم گردیدند زمین ظلم اور جور سے بھر گئی اور نیک لوگ کم ہو گئے

الصالحون . فنظر اللہ إلى الأرض فوجد أهلها

دریں حال خدا بسوئے زمین نگہ کرد و اہل زمین را در سہ گوئہ تاریکی ہا ایسے وقت میں خدا نے زمین کو دیکھا اور زمین والوں کو تین طرح کی تاریکی میں

فی ظلمات ثلاث : ظلمت الجہل و ظلمت

یافت تاریکی جہل و تاریکی فسق پایا ایک جہالت کا اندھیرا دوسرے فسق کا اندھیرا تیسرے ان لوگوں کا

الفسق و ظلمت الداعین إلى التثلیث و الوسواس

و آنکساں کہ بسوئے تثلیث و شیطان مردم را مے خوانند اندھیرا جو تثلیث اور شیطان کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں

الخناس، فتذکر فضلا و رُحما و عُدہ الثالث الذی

پس از فضل و رحم وعدہ سوم را یاد کرد کہ برائے آں پس فضل اور رحم کر کے تیسرے وعدہ کو یاد کیا جس کے لئے

یدعون له الدعون، فأنعم علی هذه الامۃ

دعا گویاں دعا مے کردند پس از فرستادن مثیل عیسیٰ دعا کرنے والے دعا کرتے تھے پس مثیل عیسیٰ کو بھیجنے سے

فی سورة النور، فما لکم تترکون لبَّ القرآن

در سورة النور قبول فرمود پس چرا مغز قرآن را مے گذارید و سورة نور میں قبول فرمایا پس کیوں قرآن کے مغز کو چھوڑتے ہو اور

وعلى القشر تقنعون . ولا غمّة في مواعيد

بر پوست قناعت می کنید در وعدہ ہائے قرآن ہیچ پوشیدگی نیست چھلکے پر قناعت کرتے ہو۔ قرآن کے وعدوں میں کوئی پوشیدگی نہیں

القرآن بل هو بيان واضح لقوم يفهمون.

بلکہ آں بیان واضح است برائے آناں کہ مے فہمد بلکہ کھلا بیان ہے ان لوگوں کے لئے جو سمجھتے ہیں

فما لکم تردّون نعم اللّٰه بعد نزولها؟ ء أنتم

چہ شد کہ نعمت ہائے خدا را بعد نزول آں رد مے کنید آیا بہایم تمہیں کیا ہوا کہ خدا کی نعمتوں کو ان کے نازل ہونے کے بعد رد کرتے ہو۔ کیا

نعمّ أو أناس عاقلون؟ وما قصّ اللّٰه علينا

ہستید یا انسان دانشمند۔ و خدا در فاتحہ فرقہ ہائے حیوان ہو یا عقل والے انسان اور خدا نے فاتحہ میں تین فرقوں کا

الفرق الثلاث في الفاتحة إلا ليشير إلى أن

سہ گانہ را بجہت آں بیان کرد کہ اشارہ کند بسوئے اینکہ اس لئے ذکر کیا ہے کہ تا اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ

هذه الأمة ورثتهم في كل قسم من الأقسام

ایں امت ہر قسمے را از اقسام مذکورہ وارث خواہد شد یہ امت مذکورہ قسموں میں سے ہر ایک قسم کی وارث ہو گی۔

المذكورة، فقد ظهرت هذه الوراثة في مُسلمی

پس بہ تحقیق ایں وراثت در مسلمانان زمانہ ما
پس بلا شبہ یہ وراثت

زماننا الذی هو آخر الزمان بظهور تام، تعرفها

کہ آخری زمانہ بہت پہچان ظہور تام ظاہر شدہ است کہ
ہمارے زمانہ میں جو آخری زمانہ ہے ایسی ظہور تام سے مسلمانوں میں ظاہر ہوگئی ہے کہ ہر ایک نفس بغیر حاجت

کل نفسٍ من غیر الحاجة إلى الإمعان كما لا

ہر نفسے بغیر حاجت فکر آں را سے شناسد چنانچہ ایں امر
فکر کے اس کو پہچان رہا ہے۔ چنانچہ یہ بات ان لوگوں پر

یخفی علی الذین ينظرون إلى مُسلمی زماننا هذا

بر آکساں پوشیدہ نیست کہ در مسلمانان زمانہ ما و کار ہائے اوٹاں نظر سے کند
مخفی نہیں جو ہمارے زمانہ کے مسلمانوں اور ان کے کاموں کی طرف نظر کرتے ہیں

وإلی ما يعملون . ولكل فرقة من هذه الورثاء

و برائے ہر فرقہ و امر ایں ہر سہ وراثت ثلاثہ
اور ان تینوں قسم کے وارثوں میں سے ہر ایک فرقہ وراثت کے

الثلاث درجات ثلاث . أما الذین ورثوا المنعم

سہ درجہ اند۔ اما آناں کہ وارثان منعم علیہم شدند
تین درجے ہیں لیکن جو منعم علیہم کے وارث ہوئے

عليهم فمنهم رجال ما وجدوا حظهم من الإنعام

بعضے ازیشاں از انعام بہرہ نیافتند
ان میں سے بعضوں نے انعام سے حصہ نہ پایا

إلا قليلا من العقائد أو الأحكام وهم عليه

بجز اند کے از عقائد و احکام و بر ہماں قناعت کردند مگر تھوڑا سا حصہ عقائد اور احکام میں سے ان کو ملا اور اسی پر انہوں نے

يقنعون، ومنهم مقتصدون وإنهم وقفوا على

و بعضے از ایثاں میانہ رو ہستند کہ بر ہماں طریق میانہ روی قناعت کی اور بعض ان میں سے درمیانی چال والے ہیں اور وہ اسی اپنی چال پر

مرتبة الاقتصاد وما يكملون، ومنهم فردٌ

بایستادند و بر مرتبہ تکمیل و کمال نہ رسیدند و از جملہ ایثاں کھڑے ہو گئے اور تکمیل اور کمال کے درجے تک نہیں پہنچے اور ان میں سے ایک فرد ہے کہ خدا نے اس کو چنا

اجتباہ ربہ و کملہ وجعلہ سابقا فی الخیرات،

یک فردست کہ خدا او را برگزید و کامل ساخت و در نیکی ہا او را مرتبہ سبقت بخشید اور امام بنایا اور نیکیوں میں کامل کیا

وهو یجتبی الیہ من یشاء ویخص بالدرجات،

و او مے گزیند ہر کہ را مے خواہد و بدرجہا مخصوص اور وہ چن لیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور درجوں سے مخصوص

فذاک المخصوص هو المسیح الموعود

مے گزراند پس آں مخصوص ہوں مسیح موعود است کرتا ہے پس وہی مخصوص وہی مسیح موعود ہے

الذی ظہر فی القوم وهم لا یعرفون. وَاَمَّا

کہ دریں قوم ظاہر شدہ و ایثاں نے شناسند و اما جو اس قوم میں ظاہر ہوا اور وہ نہیں پہچانتے اور لیکن

الذین ورثوا المغضوب علیہم من الیہود

آناں کہ وارثان مغضوب علیہم شدند
جو مغضوب علیہم کے وارث ہوئے

فمنہم رجال من المسلمین شابہوہم فی

بعضے ازیشاں آں مسلماناں ہستند
ان میں سے وہ مسلمان ہیں جو خدا کے احکام اور

ترک الفرائض والحدود، لا یصومون ولا

کہ در ترک فرائض و احکام خدا مشابہت با یہود پیدا کردند نماز نمی گزارند و روزہ
فرائض کے ترک کرنے میں یہود سے مشابہ ہو گئے۔ نہ نماز پڑھتے ہیں نہ روزہ

یصلّون، ولا یذکرون الموت ولا یبالون،

بجائے آرند و موت را یاد ندارند و بیچ باکے از خدا ندارند۔
رکھتے ہیں اور موت کو یاد نہیں کرتے اور بے خوف ہیں

ومنہم قوم اتخذوا الدنیا معبودہم ولہا

و از جملہ اوشاں مردے ہستند کہ دنیا را معبود گرفتند و
اور ان میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے دنیا کو اپنا معبود بنایا اور

فی لیلہم ونہارہم یعملون، ومنہم سابقون

روز و شب برائے آں کارے کنند و از جملہ اوشاں کسانے ہستند
رات دن اسی کے لئے کام کرتے ہیں۔ اور ان میں سے ایسے لوگ بھی ہیں کہ

فی الرزائل، وأولئک الذین یتخذون أهل الحق

کہ درخصلت ہائے پست و کمینہ برہمہ بیشی جستہ اند۔ ہمیں مردم اند کہ بر اہل حق ریخند
کینی اور رذیل خصلتوں میں سب سے بڑھ گئے۔ یہی لوگ ہیں جو اہل حق پر ٹھٹھے مارتے ہیں

سُخْرِيًّا وَعَلَيْهِمْ يَضْحَكُونَ . وَيَعَادُونَهِمْ .

مے کند و او شاں را دشمن سے دارند
اور ان سے دشمنی کرتے ہیں

وَيَكْفُرُونَ بِهِمْ وَيَسْتَمُونَهُمْ، وَيَعْمَلُونَ رِيَاءً وَبَطْرًا

و دشنام مے دہند و کارہائے ریا و نمود مے کند
اور گالیاں دیتے ہیں اور ریا اور دکھاوے کے کام کرتے ہیں

وَلَا يَخْلَصُونَ . وَيَصُولُونَ عَلَىٰ مَسِيحِ اللَّهِ

و اخلاص ندارند و بر مسیح خدا
اور اخلاص نہیں رکھتے اور خدا کے مسیح پر اور اس کے

وَحِزْبِهِ، وَيَجْرُونَهِمْ إِلَىٰ الْحُكَامِ وَفِي كُلِّ طَرِيقٍ

و گروہ او حملہ مے کنند۔ و بسوئے حکام اوشاں را مے کشند و برسر ہر راہ برائے آزار اوشاں
گروہ پر حملہ کرتے ہیں اور ان کو حاکموں کی طرف کھینچتے ہیں اور ہر ایک رستے کے سرے پر ان کے

يَقْعُدُونَ، وَيَقُولُونَ اقْتُلُوهُمْ فَإِنَّهُمْ كَافِرُونَ .

مے نشینند و مے گویند او شاں را بکشید کہ کافر ہستند
ستانے کے لئے بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کو مار ڈالو کیونکہ یہ کافر ہیں

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلَامِ اللَّهِ وَاجْعَلُوهُ

و ہر گاہ بدیشاں گوئیم کہ بسوئے کلام خدا بیائید و او را میان ما
اور جس وقت ان کو کہیں کہ خدا کی کلام کی طرف آؤ اور اس کو

حَكْمًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ تَرَىٰ أَعْيُنُهُمْ تَحْمُرُّ

و شا حکم بگردانید چشمان شاں از شدت خشم خون آلودہ
ہمارے اور اپنے درمیان حکم بناؤ تو ان کی آنکھیں غصہ سے لال

﴿۱۰۷﴾

من الغیظ ویمرّون شاتمین وهم مشتعلون .

می شوند و دشنام بر زبان سے گزرنے
ہو جاتی ہیں اور گالیاں دیتے گذر جاتے ہیں

وکأین من آی اللّٰہ رأواہا بأعینہم ثم

بسیارے از نشان ہائے خدا را چشم دیدند باز
بہتوں نے خدا کے نشانوں کو آنکھوں سے دیکھا پھر

یمرّون مستکبرین کأنہم لا یصرون .

تکبر کتناں سے گزرنے کہ گوئی پینا نیستند
متکبرانہ گذر جاتے ہیں گویا اندھے ہیں۔

ونذوا کتاب اللّٰہ وراء ظہورہم ظلماً وعلواً،

کتاب خدا را در پس پشت انداختے اند
خدا کی کتاب کو پیچھے پیچھے ڈال دیا ہے

وقالوا لا تسمعوا دلائلہ والغوا فیہا لعلکم

و می گویند دلائل آن را گوش نہ کنید و در وقت خواندش غوغا برپا بکنید تا
اور کہتے ہیں کہ اس کی دلیلوں کو نہ سنو اور اس کے پڑھنے کے وقت شور ڈال دو تا

تغلبون . وأمّا الذین ورثوا الضالین فمنہم

غالب بشوید و اما آناں کہ وارثان ضالین شدند بعض ازو شان
غالب ہو جاؤ لیکن جو ضالین کے وارث ہوئے ان میں سے بعض

قوم أحبوا شعار النصارى وسیرتہم وإلیہا

شعار نصاری و سیرت ایشان را دوست داشتند و بدان
نصاری کی خو خصلت اور شعار کو دوست رکھتے ہیں اور اس طرف

یَمیلون . وَتَجِدُهُمْ یَرِغَبُونَ فِی حُلُلِهِمْ

میل آوردند در لباس و
جھک گئے۔ لباس

وَقَمِصَانِهِمْ وَقِلَانِسِهِمْ وَنَعَالِهِمْ وَطَرُزِ مَعِيشَتِهِمْ

تیص و کلاہ و کفش و طرز زندگی و
کوٹ پتلون بوٹ اور طرز زندگی اور

وَجَمِيعِ خِصَالِهِمْ، وَعَلَىٰ مِنْ خَالَفَهَا يَضْحَكُونَ

ہمہ عادت یا تقلید نصاریٰ سے کنند و بر مخالفان ایں عادات خندہ سے زندہ و
ساری عادتوں میں نصاریٰ کی نقل اتارتے ہیں اور ان عادتوں کے مخالفوں پر ہنستے ہیں اور

وَيَتَزَوَّجُونَ نِسَاءً مِنْ قَوْمِهِمْ وَعَلِيهِنَّ يَعْشَقُونَ .

زنانِ نصاریٰ را در عقد زوجیت سے کشند و با اوشاں عشق سے بازند
نصاریٰ کی عورتوں کو اپنے نکاح میں لاتے ہیں اور ان سے عشق بازیاں کرتے ہیں۔

وَمِنْهُمْ قَوْمٌ مَالُوا إِلَىٰ الْفَلَسَفَةِ الَّتِي أَشَاعُوهَا وَفِي

و بعضے ازیشاں میل بسوئے فلسفہ نصاریٰ آوردند کہ دریں بلاد اشاعت کردہ اند
اور ان میں سے کئی نصاریٰ کے فلسفے کی طرف متوجہ ہوئے جس کی ان شہروں میں انہوں نے اشاعت

أَمْرَ الدِّينِ يَتَسَاهَلُونَ . وَكَمْ مِنْ كَلِمٍ تَخْرُجُ مِنْ

و در امور دین غفلت و سہل انگاری سے کنند۔ اے بسا سخنان ناسزا کہ از لب
کی ہے اور دین کے کاموں میں غفلت کرتے ہیں۔ بہت ہی نامناسب باتیں بولتے ہیں

أَفْوَاهِهِمْ، وَيَحْقَرُونَ دِينَ اللَّهِ وَلَا يِيَالُونَ .

و دہان ایشاں بروں سے آید و تحقیر دین خدا سے کنند و باک نہدارند
اور خدا کے دین کی حقارت کرتے ہیں اور خوف نہیں کرتے۔

وَمِنْهُمْ قَوْمٌ أَكْمَلُوا أَمْرَ الضَّلَالَةِ، وَارْتَدَّوْا مِنْ

و بعضے ازوشاں امر گمراہی را بر کمال رسانیدند و از اسلام برگشتند
اور بعض ان میں سے بچے گمراہ ہو گئے

الْإِسْلَامِ وَعَادَوْهُ مِنَ الْجَهَالَةِ، وَكُتِبُوا كُتُبًا فِي

و از نادانی اسلام را دشمن داشتند و در رد اسلام کتابها نوشتند
اور جہالت سے اسلام کے ساتھ دشمنی کرتے ہیں اور اسلام کے رد میں کتابیں لکھیں

رَدِّهِ، وَشْتَمُوا رَسُولَ اللَّهِ وَصَالُوا عَلَيَّ عَرَضَهُ،

و رسول خدا را بد گفتند و بر آبروئے وے بتاخشند
اور خدا کے رسول کو برا کہا اور اس کی عزت پر حملہ کیا اور اس قسم کے لوگ اس ملک میں کثرت سے ہیں اور وہ اس

وَتَلِكْ أَفْوَاجٌ فِي هَذَا الْمُلْكِ بَعْدَمَا كَانُوا

و ازیں قسم مردم دریں ملک فوج فوج ہستند و ایشان قبل ازیں مسلمان بودند۔
سے پہلے مسلمان تھے۔

يُسَلِّمُونَ. فَمَّا أَشِيرَ إِلَيْهِ فِي الْفَاتِحَةِ، فَإِنَّا لِلَّهِ

پس آنچہ در سورہ فاتحہ اشارت بآں رفتہ بود بظہور و وقوع آمد فنا للہ و انا الیہ راجعون
پس جس بات کا سورۃ فاتحہ میں اشارہ تھا وہ ظاہر ہو گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ. وَأَوَّلُ نَبَأِ ظَهْرٍ مِنْ أَنْبَاءِ امَّ

و اول خبرے کہ از اخبار ام الکتاب بظہور آمد
اور پہلی خبر جو ام الکتاب کی خبروں میں سے ظاہر ہوئی

الْكِتَابِ هُوَ تَنْصُرُ الْمُسْلِمِينَ وَشْتَمَهُمْ وَصَوْلَهُمْ

آں نصرانی شدن مسلماناں و دشنام دادن اوشاں و
وہ مسلمانوں کا نصرانی ہو جانا اور ان کا گالیاں دینا اور

کالکلاب کما تشاہدون . ثم ظہر نبأ

مانند سگاں حملہ کردن اوشان است چنانکہ مے بینید باز خبر مغضوب علیہم ظاہر شد
کتوں کی طرح حملہ کرنا ہے۔ جیسا کہ دیکھتے ہو۔ پھر مغضوب علیہم کی خبر ظاہر ہوئی

المغضوب علیہم، فتری حزباً من العلماء و من

چنانچہ شما گروہے از علماء و تابعان ایشان را از
جیسا کہ تم علماء کے گروہ اور ان کے تابعوں

تبعہم من اهل الدنيا والأمرء والفقراء كيف

اہل دنیا و امرا و فقرا مے بینید کہ چہ قدر تکبر مے کنند
اور اہل دنیا اور امیروں اور پیروں اور فقیروں اور درویشوں میں دیکھتے ہو کہ کس قدر تکبر

یستکبرون ولا یتدللون، ویراءون ولا یخلصون،

و فروتنی مے ورزند و ریا مے کنند و اخلاص ندارند و مے گویند
کرتے ہیں خاکساری اختیار نہیں کرتے۔ ریا کرتے ہیں اخلاص نہیں رکھتے۔ اور وہ ایسی باتیں بتاتے ہیں

ویقولون ما لا یفعلون. وأخلدوا إلى الأرض والی

آنچہ نہ مے کنند۔ بر دنیا سرنگوں شدہ اند و بسوئے خدا
جو خود نہیں کرتے دنیا پر اوندھے پڑے ہیں اور خدا کی طرف

اللہ لا یتوجہون. ولا یؤمنون بأیام اللہ، ویرون آیات

رو مے آند و بہ روز ہائے خدا ایمان ندارند و
متوجہ نہیں ہوتے اور خدا کے دنوں پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے

اللہ ثم ینکرون ویریدون أن یدسّوا

نشانہائے خدا را مے بینند و سر باز مے زنند و مے خواہند کہ حق را
نشانوں کو دیکھتے ہیں اور سر پھیرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ حق کو

الحق فی تراب، ویمزقوا اذیالہ ککلاب، ولا یفکرون

زیر خاک پنہاں کنند و دامن آزا چوں سگان پارہ پارہ کنند و در خاک کے نیچے چھپا دیں اور اس کے دامن کو کتوں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کر دیں اور اپنے

فی لیلہم ولا نہارہم أنہم یسألون. ولو تیسر لہم

روز و شب خویش فکر نے کنند کہ آخر پرسیدہ خواہند شد۔ اگر مرا کشتن رات اور دن میں فکر نہیں کرتے کہ آخر پوچھے جائیں گے اگر مجھ کو قتل

قتلی لقتلونی ولا غتالونی لو یسرون مقتلی، ولكن

توانستند البتہ سے کشتند
تو سکتے تو ضرور قتل کرتے۔

اللہ خیبہم فیما یقصدون. یمکرون کل مکر

لیکن خدا اوشان را ناکام و نامراد گردانید برائے نابود کردن من مکرہا درکار لیکن خدا نے ان کو ناکام اور نامراد رکھا میرے نابود کرنے میں

لإعدامی، فینزل أمرٌ من السماء فیجعل مکرہم

مے کنند دریں اثنا امرے از آسمان پیدا مے شود کہ مکر کام میں لاتے ہیں تب آسمان سے ایک ایسا امر نازل ہوتا ہے کہ ان کے

ہباءٌ وہم لا یعلمون. وإنّ معی قادرٌ لا یرح

مکر اوشاں را برباد مے دہد و اوشاں نے دانند با من قادریت مکر کو برباد کر دیتا ہے اور وہ نہیں جانتے میرے ساتھ ایک ایسا قادر ہے

مکانی حفظہ، ولا یعد منی طرفۃ عین

کہ پاسبانان او از مکان من دور نمی شوند و رحمتش مرا بیک چشم زدند کہ اس کے نگہبان میرے گھر سے دور نہیں ہوتے اور اس کی رحمت ایک لمحہ بھی مجھ کو

رَحْمَتُهُ، لکن المخالفین لا یبصرون، بل یرونی

فرو نے گزارد و لیکن مخالفان نے بیند بلکہ مرا می بیند
نہیں چھوڑتی لیکن مخالف نہیں دیکھتے بلکہ مجھ کو دیکھتے ہیں

و یعبسون و یسبون و یشتمون، و یحلفون حلفاً

و سر کہ بر ابرو سے مانند و دشنام می دہند و سوگند بر سوگند
اور چیس بہ جیس ہوتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں اور قسم پر قسم

علی حلف إنہ کاذب و لا یبقی سرّاً إلا یبدای، و لا

مے خورد کہ من کاذب ہستم و بچ رازے نمائد کہ ظاہر نہ شود و
کھاتے ہیں کہ میں جھوٹا ہوں اور ایسا کوئی بھید نہیں رہا جو ظاہر نہ ہو اور

قضية إلا تقضى، فسیظهر ما فی قلبی و ما فی

بچ قضیہ کہ فیصلہ نہ شود۔ قریب است کہ آنچہ در دل من است و آنچہ اوشاں
نہ کوئی قضیہ جو فیصلہ نہ ہو۔ قریب ہے کہ جو کچھ میرے دل میں ہے اور جو کچھ ان کے

قلبہم، و لا یکتّم ما یکتّمون. ہذان حزبان من

در دل دارند آشکار بشود ایں دو گروہ از
دل میں ہے ظاہر ہو جائے۔ یہ دو گروہ

المغضوب علیہم و اهل الصلبان ذکرہما اللہ

مغضوب علیہم و اہل صلیب ہستند کہ خدا
مغضوب علیہم اور اہل صلیب میں سے ہیں کہ خدا نے

فی الفاتحة، وأشار إلی أنہما یكثران فی

در فاتحہ ذکر ایثاں فرمودہ و اشارت کردہ کہ در آخر زمان اوشاں را
فاتحہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور اشارہ کیا ہے کہ آخر زمانہ میں

آخر الزمان ویبلغان کمالہما فی الطغیان، ثم

کثرت دست بدہد و در فساد بر کمال برسند دریں اثنا
بکثرت ہو جائیں گے اور فساد میں کمال کو پہنچ جائیں گے اس وقت

یقیم ربُّ السماء حزباً ثالثاً فی تلک الأوان لتتمّ

پروردگار آسمان گروہے سوم را قائم کند برائے آنکہ
آسمان کا پروردگار تیسرے گروہ کو قائم کرے گا اس لئے کہ

المشابهة بأمة أولى ولتشابه السلسلتان.

مشابہت با امت اول تمام شود و نیز بجہت آنکہ ہر دو سلسلہ باہم دگر مشابہ بگردند
مشابہت پہلی امت سے پوری ہو جائے اور اس لئے بھی کہ دونوں سلسلے ایک دوسرے سے مشابہ ہو جائیں۔

فالزمانُ هذا الزمانُ، وتمّ کلّ ما وعد الرحمنُ،

پس آل وقت ہمیں وقت است و آنچه رحمن وعدہ فرمودہ بود ہماں بظہور رسیدہ و ثنا
پس وہ وقت یہی وقت ہے اور جو کچھ رحمن نے وعدہ کیا تھا وہی ظاہر ہوا اور تم نے

ورأیتم المتنصرّین من المسلمین وکثرتهم،

کثرت نصرانی شونداگان را از میان مسلمانان بدیدید و نیز یہود ایں امت
مسلمانوں میں سے عیسائی ہونے والوں کی کثرت کو دیکھا اور اس امت کے یہود

ورأیتم یہودَ هذه الأمّة وسیرتہم، فکان خالیاً

و سیرت ایشاں را ہم ملاحظہ کردید و در ایں عمارت جائے یک خشت
اور ان کی سیرت کو بھی دیکھا اور اس عمارت میں

موضعٌ لبنیةٌ أعنی المنعم علیہ من هذه العمارۃ .

خالی بود یعنی منعم علیہم
ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی یعنی منعم علیہم

فَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُتَمَّ النَّبَأَ وَيُكْمِلَ الْبِنَاءَ بِاللَّبْنَةِ

پس خدا ارادہ کرد کہ پیشگوئی را بکمال رساند و نخت آخری بنا را
پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیشگوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ

الْأَخِيرَةَ، فَأَنَا تِلْكَ اللَّبْنَةُ أَيُّهَا النَّاظِرُونَ . وَكَانَ

تمام کند۔ پس من ہماں نخت ہستم و چنانچہ
بنا کو کمال تک پہنچا دے۔ پس میں وہی اینٹ ہوں اور

عَيْسَى عَلَمًا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ وَأَنَا عَلَمٌ لَكُمْ أَيُّهَا

عیسیٰ نشانے برائے بنی اسرائیل بود همچنان من برائے شما اے تہہ کاران
جیسا کہ عیسیٰ بنی اسرائیل کے لئے نشان تھا ایسا ہی میں تمہارے لئے اے تہہ کارو

الْمَفْرُطُونَ . فَسَارِعُوا إِلَى التَّوْبَةِ أَيُّهَا الْغَافِلُونَ .

یک نشان ہستم پس اے غافلان بسوئے توبہ بشابید
ایک نشان ہوں۔ پس اے غافلو! توبہ کی طرف جلدی کرو۔

وَإِنِّي جُعِلْتُ فَرْدًا أَكْمَلَ مِنَ الَّذِينَ أَنْعَمَ عَلَيْهِمْ فِي

و من از گروہ منعم علیہم فرد اکمل کردہ شدم
اور میں منعم علیہم گروہ میں سے فرد اکمل کیا گیا ہوں

أَخْرِ الزَّمَانَ، وَلَا فَخْرَ وَلَا رِيَاءَ، وَاللَّهُ فَعَلَ كَيْفَ

و این از فخر و ریا نیست و خدا چنانکہ
اور یہ فخر اور ریا نہیں۔ خدا نے جیسا

أَرَادَ وَشَاءَ، فَهَلْ أَنْتُمْ تَحَارِبُونَ اللَّهَ وَتَزَاحِمُونَ .

خواست کرد پس آیا شما باخدا جنگ و پیکار مے کنید
چاہا کیا۔ پس کیا تم خدا کے ساتھ لڑتے ہو

وَأَنَا الْمَسِيحُ الْمَوْعُودُ الَّذِي قُدِّرَ مَجِيئُهُ فِي آخِرِ

و من ہماں مسیح موعود ہستم کہ آمدنش در آخر زمان
اور میں وہی مسیح موعود ہوں جس کا آنا آخر زمانہ میں

الزَّمَانِ مِنَ اللَّهِ الْحَكِيمِ الدِّيَّانِ، وَأَنَا الْمَنْعَمُ عَلَيْهِ

از طرف خدا مقدر بود و من
خدا کی طرف سے مقدر تھا اور میں

الَّذِي أَشِيرَ إِلَيْهِ فِي الْفَاتِحَةِ عِنْدَ ظَهْوَرِ الْحَزْبِينَ

آں منعم علیہ ہستم کہ بسوئے او در فاتحہ وقت ظہور آں
وہ منعم علیہ ہوں کہ اس کی طرف فاتحہ میں ان دو گروہوں کے ظہور کے وقت

الْمَذْكُورِينَ وَشِيعَ الْبِدْعَاتِ وَالْفِتَنِ فَهَلْ

دو گروہ اشارت رفتہ و پراگندہ شدن بدعات و فتنہ با
اشارہ تھا اور بدعتوں اور فتنوں کے پھیل جانے کی طرف اشارہ

أَنْتُمْ تَقْبَلُونَ؟ وَإِنْ إِنْكَارِي حَسْرَاتٌ عَلَى الَّذِينَ

پس آیا شما قبول مے کنید۔ و انکار من بر منکراں سبب
کیا گیا ہے۔ پس کیا تم قبول نہیں کرو گے۔ اور میرا انکار منکروں پر حسرت

كُفَرُوا بِي، وَإِنْ إِقْرَارِي بَرَكَاتٍ لِلَّذِينَ

حسرت ہاست و اقرار من برائے آناں کہ
کا سبب اور میرا اقرار ان کے لئے

يَتْرَكُونَ الْحَسَدَ وَيُؤْمِنُونَ. وَلَوْ كَانَ هَذَا الْأَمْرُ

حسد را ترک مے کنند و ایمان مے آرنہ باعث برکات است و اگر این امر
جو حسد کو چھوڑتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں برکتوں کا باعث ہے اور اگر یہ امر

وَالشَّانُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَمْزَقٌ كُلٌّ مَّمزَقٌ

از طرف خدا نبودے البتہ اس کارخانہ درہم برہم گردیدے
خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو البتہ یہ کارخانہ تباہ ہو جاتا

وَلَجَمَعَ عَلَيْنَا لَعْنَةَ الْاَرْضِ وَلَعْنَةَ السَّمَاءِ وَلاَافَاز

و برما لعنت زمین و آسمان جمع شدے و
اور ہم پر زمین و آسمان کی لعنت جمع ہو جاتی اور

اللّٰهُ اَعْدَائِيْ بِكُلِّ مَا يَرِيْدُوْنَ . كَلَّابٌ اِنَّهٗ وَعْدٌ مِّنْ

دشمنان در ہر ارادہ خود کامیاب شدندے ہرگز چینیں نیست بلکہ
دشمن اپنے ہر ارادہ میں کامیاب ہو جاتے ہرگز ایسا نہیں بلکہ

اللّٰهُ وَقَدْ تَمَّ صَدَقًا وَحَقًّا، وَاِنَّهٗ بُشْرٰى لِّلَّذِيْنَ كَانُوْا

اس سلسلہ از خدا موعود بود کہ از صدق و حق با تمام رسیدہ۔ و
اس سلسلہ کا خدا کی طرف سے وعدہ دیا گیا تھا جو سچے طور سے پورا ہو گیا اور

يَنْتَظِرُوْنَ . وَقَدْ رُفِعَ قَضِيَّتِنَا اِلَى اللّٰهِ

مژدہ برائے آناں است کہ انتظار آں مے کشیدند اکنون اس قضیہ ما
نوشجری ان کے لئے ہے جو انتظار کرتے تھے اب ہمارا یہ مقدمہ

وَإِنْ حَزَبْنَا أَوْ حَزَبَكُمْ سَيُنْصَرُونَ أَوْ يُخَذَلُونَ .

در محکمہ خدا مرفوع شدہ است والبتہ نزدیک است کہ نصرت و غلبہ یا شکست گروہ شما
خدا کی کچھری میں پہنچ گیا ہے۔ اور قریب ہے کہ تمہاری فتح ہو یا تمہیں

فَحَاصِلُ الْكَلَامِ فِيْ هَذَا الْمَقَامِ اَنْ

را دست دہد یا مارا میسر آید۔ غرض
شکست ہو۔ غرض

الْفَاتِحَةُ قَدْ بَيَّنَّتْ أَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ أُمَّةٌ وَسْطٌ مُسْتَعَدَّةٌ

سورہ فاتحہ آشکارے کند کہ ایں اُمت اُمت وسط است
سورہ فاتحہ ظاہر کرتی ہے کہ یہ اُمت اُمت وسط ہے

لَأَنَّ تَرْقِيَّ، فَيَكُونُ بَعْضُهُمْ كُنْبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ،

و برائے ترقیات آچنناں استعداد دارد کہ ممکن است کہ بعضے از ایشان مانند انبیاء بشوند
اور ترقیات کے لئے ایسی استعداد رکھتی ہے کہ ممکن ہے کہ بعض ان میں سے انبیاء ہو جائیں

وَمُسْتَعَدَّةٌ لِأَنَّ تَنْزِيلَ فَيَكُونُ بَعْضُهُمْ يَهُودًا

و ہم استعداد دارد کہ آنقدر پست و متنزل بشود کہ بعضے از ایشان
اور یہ بھی استعداد اس میں ہے کہ یہاں تک پست اور متنزل ہو جائے کہ بعض

مَلْعُونِينَ كَقَرْدَةِ الْبِيدَاءِ، أَوْ يَدْخُلُونَ فِي الضَّالِّينَ

یہود و مانند بوزنگاں دشت ملعون بگردند یا در گمراہان داخل
ان میں سے یہودی اور جنگل کے بندروں کی طرح لعنتی ہو جائیں یا گمراہ ہو جائیں

وَيَتَنَصَّرُونَ. وَكَفَاكَ هَذَا الدَّعَاءُ الَّذِي تَقْرَأُ

و نصرانی بشوند۔ و ترا ایں دعا
اور نصرانی ہو جائیں۔ اور تیرے لئے یہ دعا جو تو

فِي صَلَوَاتِكَ الْخَمْسِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الَّذِينَ

کہ در نماز پنجگانہ میخوانی بس است اگر
پانچ وقت نماز میں پڑھتا ہے کافی ہے اگر

يَطْلُبُونَ الْحَقَّ وَإِلَيْهِ يَحْفَدُونَ.

طلب حق در دل تست
حق کی طلب تیرے دل میں ہے

وقد ثبت منه أنه ستكون المغضوب عليهم

و ازیں عیاں گردید کہ نزدیک است کہ از میان شما مغضوب علیہم اور اس سے ظاہر ہوا کہ قریب ہے کہ تمہارے بیچ میں سے مغضوب علیہم

منکم، وسيكون الضالون منكم بتصرُّهم،

پیدا بشوند و نیز بسبب نصرانی شدن ضالین بگردند اندریں حال پیدا ہوں اور ان کے نصرانی ہونے کی وجہ سے ضالین ہو جائیں۔ اس حال میں

فكيف يمكن أن لا يكون المسيح الموعود منكم

چگونه ممکن است کہ آں مسیح موعود از میان شما نباشد کہ کیونکر ممکن ہے کہ وہ مسیح موعود تمہارے بیچ میں سے نہ ہو جس کی طرف

الذی أشیر إلیہ والی جماعته فی قوله: انعمت

بسوئے او و بسوئے جماعت او در انعت علیہم اشارت رفتہ است اور جس کی جماعت کی طرف انعت علیہم میں اشارہ ہے

عَلَيْهِمْ. فلا تفرقوا فی الفرق الثلاث الذین أنتم لهم

انوں لازم است کہ در فرقہائے سہ گانہ کہ شما وارث آنها ہستید تفریق نکنید اب لازم ہے کہ تین فرقوں میں جس کے تم وارث ہو تفریق نہ کرو

وارثون. لا یأتیکم یہودی من بنی اسرائیل، ولا

ممکن نیست کہ یہودے از بنی اسرائیل یا ممکن نہیں کہ کوئی یہودی بنی اسرائیل میں سے یا کوئی

نبی من السماء، إنْ هی إلا أسماء هذه الأمة

کدام نبی از آسمان پیش شما بیاید۔ بلکہ اینہا ہمہ نامہائے ہمیں امت ہستید نبی آسمان سے تمہارے پاس آوے بلکہ یہ سب اسی امت کے نام ہیں۔

إِنْ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ . أَتَعْجَبُونَ أَنْ يَسْمِيَ اللَّهُ

آیا عجب سے دارید ازیں کہ خدا بعضے را
کیا تم کو اس بات سے تعجب ہے کہ خدا تم میں سے

بَعْضُكُمْ يَهُودِيًّا وَبَعْضُكُمْ نَصْرَانِيًّا وَبَعْضُكُمْ

از شما یہودی نام بہند و بعضے را نصرانی نام گزارد و بعضے را
بعض کا نام یہودی رکھے اور بعض کا نام نصرانی اور بعضوں کو

عِيسَى؟ فَلَا تَكْذِبُوا كَلَامَ اللَّهِ وَفَكَّرُوا فِيمَا

بنام عیسیٰ یاد بفرماید۔ پس تکذیب کلام خدا تکنید و در آنچه ایما فرمودہ فکر بکنید
عیسیٰ کے نام سے یاد فرماوے۔ پس خدا کے کلام کی تکذیب نہ کرو اور جس بات کا اشارہ کیا اس میں فکر کرو

أَوْ مِی، وَانظُرُوا حَقَّ النَّظْرِ أَيُّهَا الْمَخْطُؤْنَ .

و حق اندیشہ کردن بجا آرید بلکہ سے گویند
اور خوب سوچو۔ کہتے ہیں کہ

أَمْ يَقُولُونَ إِنَّا لَا نَرَىٰ ضَرْوَةَ مَسِيحٍ وَلَا مَهْدَىٰ

کہ ما بیچ احتیاج و ضرورت بمہدی و مسیح نداریم بلکہ قرآن برائے ما بس است
ہم کو مسیح اور مہدی کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ قرآن ہمارے لئے کافی ہے

وَكَفَانَا الْقُرْآنَ وَإِنَّا مَهْتَدُونَ . وَيَعْلَمُونَ أَنَّ الْقُرْآنَ

و ما راست رو ہستیم حالانکہ سے دانند کہ قرآن کتابے است کہ
اور ہم سیدھے راستے پر ہیں حالانکہ جانتے ہیں کہ قرآن ایسی کتاب ہے کہ

كِتَابٌ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ . فَاشْتَدَّتْ الْحَاجَةُ

بجز از پاکاں دست فہم کسے بوے نہ سے رسد ازیں جاست کہ حاجت
سوائے پاکوں کے اور کسی کی فہم اس تک نہیں پہنچتی۔ اس وجہ سے ایک ایسے

إِلَى مَفْسَّرٍ زُكِّيَ مِنْ أَيْدِي اللَّهِ وَأُدْخِلَ فِي الَّذِينَ

بمفسرے افتاد کہ دستِ خدا او را پاک کردہ و در بینایان داخل کردہ باشد
مفسر کی حاجت پڑی کہ خدا کے ہاتھ نے اسے پاک کیا ہو اور بیٹا بنایا ہو

يُصْرُونَ. وَيُحْكَمُ! كَيْفَ تَكْذِبُونَ كِتَابَ اللَّهِ

وائے بر شما چگونہ کتابِ خدا را تکذیب سے کنید و
افسوس تم پر کس طرح خدا کی کتاب کی تکذیب کرتے ہو اور

وَتَكْفُرُونَ بِنَبَأِهِ؟ أَيَأْمُرُكُمْ إِيْمَانُكُمْ أَنْ تَكْفُرُوا

بر پیشگوئی وے ایمان نے آرید۔ آیا ایمان شما را امر سے کند کہ کفر بہ پیشگوئی ہائے خدا بکنید
اس کی پیشگوئی پر ایمان نہیں لاتے۔ کیا تمہارا ایمان تم کو حکم دیتا ہے کہ خدا کی پیشگوئیوں کے ساتھ

بَأَنْبَاءِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تَوْمِنُونَ؟ وَقَدْ خَلَتْ قَوْمٌ مِنْ

شما سے دانید کہ پیش از شما قومے بودند
کفر کرو۔ تم جانتے ہو کہ تم سے پہلے ایسی قوم تھی کہ

قَبْلَكُمْ ظَنُّوا كُظُنْكُمْ فِي رِسَالِهِمْ، فَبَلَّغُوا التَّكْذِيبَ

کہ ہمیں گمان بد کہ شما سے کنید اوشان دربارہ رسولان خود کردند و تکذیب و اہانت را
یہی برا گمان جو تم کرتے ہو اپنے رسولوں کی نسبت کیا اور تکذیب

وَالْإِهَانَةَ مَنْتَهَا هَا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ، فَأَقْبِلَ

از حد گزرانیدند
آخر اور اہانت کو حد سے زیادہ گزار دیا۔ آخر مامور لوگ

الْمَأْمُورُونَ عَلَى رَبِّهِمْ وَاسْتَفْتَحُوا، فَخَابَ الَّذِينَ

ماموران بر آستانہ ایزدی بیفتادند و بر حضرت وے سرعجز و صدق نہادند۔ و از جناب وے فیصلہ درخواستند
آستانہ احدیت پر گر پڑے اور اس کی جناب میں عجز اور صدق کا سر رکھ دیا اور اس سے فیصلہ چاہا۔ پس وہ لوگ

كَانُوا يَصُدُّونَ عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَتَّبِعُونَ .

بجانبہ در دعا و تضرع و بکا۔ پس آنانکہ از راہ خدا مردم را باز مے داشتند و باز نھے آمدند۔ زیاں کار جو خدا کی راہ سے لوگوں کو روکتے تھے اور باز نہ آتے تھے ناکام اور نامراد ہو گئے۔

فَاتَّقُوا سُنَنَ اللَّهِ وَغَضِبَهُ أَيُّهَا الْمَجْتَرءُونَ !

و ناکام گردیدند۔ پس اے جرأت کنندگان از راہ ہائے خدا و غضب وے برسید۔ پس اے دلیری کرنے والو! خدا کی سنتوں اور اس کے غضب سے ڈرو۔

إِنكُمْ تَرَكْتُمُ اللَّهَ فِتْرَكُمْ، وَفَعَلْتُمْ فِعْلَ الْيَهُودِ

شما خدا را بگذاشتید و او در پاداش آں شمارا بگذاشت و کار یہوداں پیش دست تم نے خدا کو چھوڑ دیا اور اس نے اس کے بدلہ میں تم کو چھوڑ دیا اور تم نے یہودیوں کا کام کیا

وَاتَّبَعْتُمْ آرَاءَهُمْ، وَقَدْ أَذَاقَ اللَّهُ الْيَهُودَ جَزَاءَهُمْ،

گرقتید و خدا اوشاں را کیفر کردار اوشاں بنمود اور خدا نے ان کو ان کے کرتوت کا مزہ چکھایا

فَتُوبُوا إِلَى بَارئِ كَمْ وَتَعَالُوا إِلَى مَا أَقُولُ لَكُمْ كَمَا

انوں بسوئے خدا رجوع بیارید و آنچہ مے گویم وے را قبول بنمید اب خدا کی طرف رجوع کرو اور جو کچھ میں کہتا ہوں اسے قبول کرو

بَدَأْكُمْ تَعُودُونَ، وَبَلَّغُوا الْأَمْرَ إِلَى مَلُوكِكُمْ

و در خاطر بدارید کہ چنانکہ شمارا آغاز فرمود بچہاں بسوئے او باز خواہید گردید۔ و ہرچہ از حق مے شنوید گوش اور یاد رکھو کہ جس طرح آغاز میں خدا نے تم کو پیدا کیا اسی طرح اس کی طرف لوٹو گے۔ اور جو کچھ تم کو دین کی

إِنْ اسْتَطَعْتُمْ وَكُونُوا أَنْصَارَ اللَّهِ

بادشاہاں خود برسانید اگر بتوانید و مدد گاران دین خدا بشوید بات سکھائی گئی ہے اگر ممکن ہو سکے تو اپنے بادشاہوں کو بھی اس کی خبر دو اور خدا کے دین کے مددگار بن جاؤ

لعلکم تُرحمون . وما من قضية أصرّ عليها

تا بر شما رحم بشود و ہر قضیہ کہ اہل زمین براں اصرار
تا تم پر رحم کیا جائے اور ایسا ہر ایک جھگڑا جس میں اہل زمین

أهل الأرض إلا قضيت في آخر الأمر في

بورزند لازماً آخر کار در آسمان فیصل کردہ ے شود۔
اصرار کریں آخر کار آسمان میں اس کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

السماء ، وتلك سنة لا تبدل لها أيها

اے ظالمان! این سنتِ خداست کہ گاہے تبدیل نشدہ است۔ ہرگز
اے ظالمو! یہ خدا کی سنت ہے جو کبھی نہیں بدلی۔ ہرگز

الظالمون . وما كان الله ليرك الحق وأهله

ممکن نیست کہ خدا حق را و اہل حق را بگذارد تا آنکہ
ممکن نہیں کہ خدا حق کو اور اہل حق کو چھوڑ دے جب تک

حتى يميز الخبيث من الطيب، فما لكم

ناپاک را از پاک جدا نہ سازد۔
ناپاک کو پاک سے جدا نہ کرے۔

لا تبصرون؟ وإن أكُّ كاذباً فعلى كذبي، وإن أكُّ

اگر من کاذب ہستم وبال کذب من بر سر من فرود آید و اگر من صادق ہستم
اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے جھوٹ کا وبال میرے سر پر پڑے گا اور اگر میں سچا ہوں

صادقاً فأخاف أن يمسكم نصب من الله، وإنه لا

مے ترسم کہ شما را از طرف خدا رنج و درد برسد و مقرر است
تو میں ڈرتا ہوں کہ تم پر خدا کی طرف سے عذاب نازل ہو۔ اور یہ کچی بات ہے

یَفْلَحُ الْمُعْتَدُونَ . تُوْبُوا تُوْبُوا فَإِنِ الْبَلَاءُ عَلٰی

کہ از حد بیرون شونہ ہرگز فلاح نئے یابد۔ باز آئید باز آئید ایک بلا بر در ثنا کہ حد سے نکل جانے والا ہرگز فلاح نہیں پاتا۔ باز آجاؤ۔ باز آجاؤ۔ دیکھو بلا تمہارے

بَابِكُمْ، وَسَارِعُوا إِلَىٰ تَوَابِكُمْ، وَأَمْهَلُوا بَعْضُ هَذَا

ایستادہ و بسوئے خدا بشتابید و اندکے ازیں تکبر بگذارید دروازه پر کھڑی ہے اور خدا کی طرف جلدی کرو اور کچھ تو اس تکبر میں سے کم کرو

التَّدَلُّلُ، وَاحْضُرُوا اللَّهَ مِنَ التَّدَلُّلِ، أَلَيْسَ الْمَوْتُ

و پیش خدا از روئے نیاز و فروتنی حاضر بشوید اور خدا کے سامنے عاجزی سے حاضر ہو جاؤ۔

بِقَرِيبٍ، وَنَكَالِ الْآخِرَةِ أَمْرٌ مَّهِيبٌ، وَلَا إِصْلَاحَ

موت نزدیک است و عذاب آخرت امرے بیت ناک است موت نزدیک ہے اور آخرت کا عذاب بڑی بیت ناک چیز ہے۔

بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَا تَرْجِعُونَ . وَقَدْ أَوْحَىٰ إِلَىٰ

و پس از مرگ ممکن نیست کہ کسے اصلاح نفس خود توآند کرد یا بدنیا باز آید اور مرنے کے بعد اصلاح کا وقت نہیں اور نہ پھر دنیا میں آنا ہے۔

مِن رَّبِّي قَبْلَ أَنْ يَنْزَلَ الطَّاعُونَ أَنْ "أَصْنَعِ

و پیش از نزول طاعون پروردگار بہمن وحی فرمود کہ طاعون کے نازل ہونے سے پہلے خدا تعالیٰ نے مجھے وحی کی کہ

الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحِينَا، وَلَا تُخَاطِبُنِي

در پیش چشم ما و امر ما یک کشتی بساز و دربارہ کسانے ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہمارے حکم سے ایک کشتی تیار کر اور ایسے لوگوں کے لئے شفاعت

فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُمْ مُعْرِقُونَ . إِنَّ الَّذِينَ

نزد من شفاعت میار کہ ظلم را عادت مستمرہ خود گرفتہ اند چہا کہ اوشاں پیش زانکہ غرق شوند غرق اند
پیش نہ کر جنہوں نے تمام زندگی کے لئے ظلم کرنا اپنا اصول بنا لیا ہے کیونکہ وہ تو غرق ہونے سے پہلے ہی

يُيَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُيَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ

یعنی در معاصی آناں کہ دست در دست توے دہند اوشاں دست در دست خدا مے دہند۔ دست خدا
گناہوں میں غرق ہیں اور جو لوگ تیرے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیتے ہیں وہ خدا کے ہاتھ میں ہاتھ دیتے ہیں۔ خدا

أَيَدِيهِمْ" ، وَقَدْ أَشَعْتُ هَذَا الْوَحْيَ مِنْ سَنِينَ ،

بالائے دست اوشاں است۔ سالہا مے گذرد کہ اشاعت این وحی کردہ ام
کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے اوپر ہے۔ برسوں ہوئے کہ اس وحی کی میں نے اشاعت کی ہے

وَيَعْلَمُ الْمَحَبُّونَ وَالْمَعَادُونَ . وَاللَّهُ يَأْتِي الْأَرْضَ

چنانچہ دوست و دشمن بر این آگاہ است۔ و خدا روز بروز زمین را
جیسا کہ دوست اور دشمن سب اسے جانتے ہیں اور خدا دن بدن زمین کو اس کی طرفوں سے

يَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا ، فَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ أَيُّهَا

از اطرافش کم ہے کند باین معنی کہ فوج فوج مردم از ہر سو مے آئند۔ پس اے غافل! بسوئے خدا
اس طرح پر کم کرتا چلا جاتا ہے کہ فوج در فوج لوگ ہر طرف سے آرہے ہیں۔ پس اے غافل! خدا کی طرف

الْغَافِلُونَ . وَلَا تَفَرِّطُوا فِي حَقِّقِ اللَّهِ وَعِبَادِهِ ،

رجوع بکنید و در حق خدا و بندگان وے ستمگری و بیداد
رجوع کرو اور خدا کے اور اس کے بندوں کے حق میں ظلم اور ستم

وَلَا تَكُونُوا مِنَ الَّذِينَ يَظْلَمُونَ ، وَتُوبُوا

مورزید و کرو۔ اور توبہ نصوح
نہ کرو۔ اور توبہ نصوح

﴿۱۲۰﴾

تَوْبَةً نَّصُوْحًا لِّعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ . وَقَالَ رَبِّيْ " : اِنَّ

بجا آرید تا بر شما رحم آورند۔ و پروردگار مرا فرمود کہ ہر آئینہ خدا
کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ اور خدا نے مجھے فرمایا کہ خدا

اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ . اِنَّهٗ

حالت پیچ قومے را تغییر نہ سے کند تا وقتے کہ ایشان حالت اندرون خود را تبدیل سازند۔ ہر آئینہ
کبھی کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک کہ خود وہ لوگ اپنی اندرونی حالت کو تبدیل نہ کریں۔ اور

اَوْى الْقَرْيَةِ " ، يعنى من دخلها كان آمناً، وأخاف

خدا این وہ را در پناہ خود در آورد بایں معنی کہ ہر کہ دراں داخل شد ایمن گردید۔ و من بر جان آناں
پیچ خدا نے اس گاؤں کو اپنی پناہ میں لے لیا ہے۔ یعنی جو کوئی اس میں داخل ہوا وہ سلامت رہا۔ ہاں

على الذين لا يخافون الله ولا ينتهون . فقوموا

مے لرزم کہ از خدا نئے ترسند و از سیاہ کاری باز نئے آئند۔ انکوں باید کہ
مجھے ان کا فکر ہے جو خدا سے نہیں ڈرتے اور سیاہ کاری سے باز نہیں آتے۔ اب چاہیے کہ

من مواضعكم خاشعين، واسجدوا توأبين

از جاہائے خود با عجز و نیاز بر خیزید و با توبہ سجود بکنید
اپنی جگہوں سے عاجزی سے اٹھو اور توبہ کے ساتھ سجدے کرو

وكونوا لنفوسكم ناصحين و فکروا مرتعدین،

و غمخواری جان خود بنمائید و با اندیشہ و بیم ناکی فکر بکنید
اور اپنی جان کا فکر کرو۔ اور سوچ اور خوف کے ساتھ فکر کرو

ولا تكونوا كالذين يفسقون وهم يضحكون .

و مانند آناں مشوید کہ فسق مے ورزند و خندہ مے زند
اور ان کی طرح نہ ہو جاؤ جو فاسق ہیں اور ٹھٹھے مارتے ہیں

إِنْ أَنْكَارَ الْمَأْمُورِينَ شَيْءٍ عَظِيمٍ، وَمَنْ حَارَبَهُمْ

تیکو بدانید کہ انکار ماموران امر است بس بزرگ و آنکہ با اوشاں جنگ کرد
خوب جان لو کہ ماموروں کا انکار بڑی بھاری بات ہے اور جو ان سے لڑا

فَقَدْ أَلْقَى نَفْسَهُ فِي الْجَحِيمِ، فَلَا خَيْرَ فِي هَذِهِ

بالیقین خود را ہیزم دوزخ بگردانید دریں جنگ
یقیناً اپنے آپ کو دوزخ کا کنڈا بنایا۔ اے لڑنے والو!

الْحَرْبِ أَيُّهَا الْمُحَارِبُونَ. وَأَنْتُمْ تَقْرءُونَ فِي

اے جنگ کنندگان برائے شما بیچ بہود نیست۔ شما در فاتحہ
اس لڑائی میں تمہارے لئے کوئی بہتری نہیں۔ تم سورۃ فاتحہ میں

الْفَاتِحَةِ ذِكْرَ قَوْمٍ غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ بِمَا كَفَرُوا

ذکر آل قوم ے خوانید کہ خدا بر سر اوشاں غضب فرود آورد بسبب آنکہ
اس قوم کا ذکر پڑھتے ہو جن پر خدا کا غضب اس لئے اترتا کہ انہوں نے

بِالْمَسِيحِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَكَفَرُوا وَآذَوْهُ

مسیح ابن مریم را کفر کردند و رنجانیدند و
مسیح ابن مریم کا کفر کیا

وَحَقَّرُوهُ وَأَسْرَوْهُ وَأَرَادُوا أَنْ يَصْلُبُوهُ لِيَحْسَبَ

بیچ داشتند و گرفتار ساختند و خواستند کہ بردارش کشند بجہت آنکہ
اور اس کو حقیر جانا اور ستایا اور پکڑوایا اور چاہا کہ سولی دیں اس لئے کہ

النَّاسَ أَنَّهُ أَشْقَى النَّاسِ وَالْمَلْعُونِ، فَفَكَّرُوا

مردم او را ملعون و بدبخت بہ پندارند۔ باید کہ
لوگ اسے ملعون اور بدبخت جانیں۔ چاہیے کہ

فِي أُمَّ الْكِتَابِ حَقَّ الْفِكْرَ . لِمَ حَذَّرَكُمُ اللَّهُ

در ام الکتاب نیکیو اندیشہ بفرمائید کہ چرا خدا شمارا بترسانید ازیں کہ
ام الکتاب میں خوب غور کرو کہ کیوں تم کو خدا نے اس سے ڈرایا کہ

أَنْ تَكُونُوا الْمَغْضُوبَ عَلَيْهِمْ، مَا لَكُمْ لَا

مغضوب علیہم
تم مغضوب علیہم ہو جاؤ۔

تَفَكَّرُونَ؟ فَاعْلَمُوا أَنَّ السَّرَّ فِيهِ أَنَّ اللَّهَ كَانَ

بدانید کہ دریں ایں راز بودہ است کہ خدا مے دانست کہ
جان لو کہ اس میں یہ راز تھا کہ خدا جانتا تھا کہ

يَعْلَمُ أَنَّهُ سَوْفَ يَبْعَثُ فِيكُمْ الْمَسِيحَ الثَّانِي كَأَنَّهُ

مسیح ثانی درمیان شما پیدا شود و گویا او ہاں باشد
مسیح ثانی تم میں پیدا ہو گا اور گویا وہ وہی ہو گا

هُوَ، وَكَانَ يَعْلَمُ أَنَّ حِزْبًا مِنْكُمْ يَكْفُرُونَهُ

و نیز خدا مے دانست کہ گروہے از شما وے را کفر و کذب نسبت خواہند داد
اور خدا جانتا تھا کہ ایک گروہ تم میں سے اس کو کافر اور جھوٹا کہے گا

وَيَكْذِبُونَهُ وَيَحْقِرُونَهُ وَيَشْتَمُونَهُ وَيُرِيدُونَ أَنْ

ویرا دشنام دہند و حقیر ہدارند و ارادہ قتل او کنند
اسے گالیاں دیں گے اور حقیر جانیں گے اور اس کے قتل کا ارادہ کریں گے

يَقْتُلُوهُ وَيَلْعَنُونَهُ، فَاعْلَمْكُمْ هَذَا الدَّعَاءَ رُحْمًا عَلَيْكُمْ

و بروئے لعنت کنند پس از کمال رحم و برائے
اور اس پر لعنت کریں گے۔ پس اس نے رحم کر کے اور اس

وَإِشَارَةً إِلَىٰ نَبَأِ قَدْرِهِ، فَقَدْ جَاءَ كُمْ مَسِيحُكُمْ

اشارات بسوئے خبرے کہ مقدر بود این دعا شمارا تعلیم کرد۔ بنا براں مسیح شما پیش شما
خبر کی طرف جو مقدر تھی اشارہ کے لئے یہ دعا تم کو سکھائی۔ پس تمہارا مسیح تمہارے پاس آگیا۔

فَإِنْ لَمْ تَنْتَهُوا فَسَوْفَ تُسْأَلُونَ . وَثَبِتْ

بیامد انوں اگر از تعدی دست باز نہ داشتید البتہ ماخوذ خواہید شد و ازین مقام
اب اگر تم ظلم سے باز نہ آئے تو ضرور پکڑے جاؤ گے اور اس مقام سے

مِنْ هَذَا الْمَقَامِ أَنْ الْمَرَادُ مِنَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

ثابت شد کہ مراد از مغضوب علیہم

ثابت ہوا کہ خدا کے نزدیک مغضوب علیہم

عِنْدَ اللَّهِ الْعَلَامُ * هُمُ الْيَهُودُ الَّذِينَ فَرَّطُوا

نزد خدا آں یہود ہستند کہ در

سے وہ یہودی مراد ہیں جنہوں نے

ان لفظ المغضوب علیہم قد حذی لفظ الضالین. اعنی وقع ذالک

بہ تحقیق لفظ مغضوب علیہم بالمقابل لفظ ضالین است۔ یعنی آں لفظ بمقابلہ

لفظ مغضوب علیہم ضالین کے لفظ کے مقابل میں ہے یعنی وہ لفظ اس لفظ کے

بحداء هذا كما لا يخفى على المبصرين. فثبت بالقطع واليقين

ایں لفظ افتادہ چنانچہ برہیندگان پوشیدہ نیست۔ پس بقطع و یقین ثابت شد کہ

مقابل پڑا ہے جیسا کہ دیکھنے والوں پر پوشیدہ نہیں۔ پس قطع اور یقین سے ثابت ہو گیا کہ

ان مغضوب علیہم هم الذين فرطوا في امر عيسى . بالتكفير

مغضوب علیہم آں یہود اند کہ در امر عیسیٰ تفریط کردند و کافر گفتند

مغضوب علیہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ کے بارے میں تفریط کی اور کافر قرار دیا

☆
الحاقیہ

فی أمر عیسیٰ رسول اللہ الرحمن، و کفر وہ

امر عیسیٰ بیداد و ستگری وزیدند واو را کافر گفتند
عیسیٰ کے معاملہ میں نا انصافی کی اور اس کو کافر کہا اور

و آذوہ و لعنوا علی لسانہ فی القرآن، و کذالک

آزار رسانیدند و در قرآن بر زبان او لعنت کردہ شدند۔ و ہمچیں آتکہ
اس کو ستایا اور قرآن میں اس کی زبان پر لعنت کئے گئے۔ اور اسی طرح

من شابهہم منکم بتکفیر مسیح آخر الزمان

از میان شما بسبب تکفیر مسیح آخر الزمان و
تم میں سے وہ جو مسیح آخر الزمان کی تکفیر اور

و تکذیبہ و ایذاءہ باللسان، و التمی لقتلہ

تکذیب و ایذاء وے بازبان و آرزوئے قتل وے مشابہ ہاں یہود
زبان سے اس کی تکذیب اور ایذاء اور اس کے قتل کی آرزو کی وجہ سے

ولو بالہتان، کما أنتم تفعلون۔ والمراد من

گردیدند۔ و
ان یہودیوں سے مشابہ ہو گئے اور

والایذاء والتوہین۔ کما ان الضالین ہم الذین افرطوا فی

و ایذا دادند و اہانت نمودند۔ چنانکہ ضالین آں گروہ اند کہ در امر عیسیٰ افرط کردند
اور دکھ دیا اور اہانت کی۔ اور ضالین سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ کے

امرہ باتخاذہ رب العالمین۔ منہ

و او را خدائے عالمیان اعتقاد کردند۔ منہ

بارے میں افرط کیا اور ان کو خدا قرار دے دیا۔ منہ

قوله الضَّالِّينَ النَّصَارَى الَّذِينَ أَفْرَطُوا فِي أَمْرِ

ضالین نصاریٰ ہستند کہ دربارہ عیسیٰ از حد
ضالین سے مراد نصاریٰ ہیں جو عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں

عیسیٰ وَأَطْرَأَ وَهُ وَقَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ وَهُوَ

در گذشتہ و گفتند کہ خدا ہماں مسیح است و
حد سے گذر گئے اور کہا کہ مسیح ہی خدا ہے

ثالثِ ثَلَاثَةٍ يَعْنِي الثَّالِثَ الَّذِي يُوْجَدُ فِيهِ الثَّلَاثَةُ

او ثالث ثلاثہ یعنی آل سوم است کہ آل ہر سہ در وجود وے
اور وہ تین میں سے ایک ہے ایسا کہ دونوں اس کے وجود میں موجود ہیں

كَمَا هُمْ يَعْتَقِدُونَ . وَالْمُرَادُ مِنْ قَوْلِهِ: أَنْعَمْتَ

موجود ہستند و مراد از
اور

عَلَيْهِمْ هُمُ النَّبِيُّونَ وَالْآخِرُونَ مِنَ بَنِي

انعت علیہم آں انبیاء و برگزیدگان آخری
انعت علیہم سے وہ انبیاء اور بنی اسرائیل کے آخری برگزیدے

إِسْرَائِيلَ الَّذِينَ صَدَّقُوا الْمَسِيحَ وَمَا فَرَّطُوا فِي

از بنی اسرائیل ہستند کہ تصدیق مسیح کردند و
مراد ہیں جنہوں نے مسیح کی تصدیق کی اور

أَمْرِهِ وَمَا أَفْرَطُوا بِأَقْوَابِ، وَكَذَلِكَ

دربارہ او تقصیرے نہ نمودند و باگفتار ہا در حق آل مسیح افراط نہ کردند۔ و ہم چنیں
اس کے بارے میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور باتوں سے اس مسیح کے حق میں زیادتی نہیں کی اور اسی طرح

المَرَادِ عِيسَى الْمَسِيحُ الَّذِي خُتِمَتْ عَلَيْهِ تِلْكَ

مراد از لفظ انعت علیہم عیسیٰ مسیح است کہ بروے آں سلسلہ بانجام
مراد لفظ انعت علیہم سے عیسیٰ مسیح ہے جس پر وہ سلسلہ

السَّلْسَلَةِ وَانْتَقَلَتِ النَّبُوَّةُ، وَسُدَّ بِهِ مَجْرَى الْفَيْضِ

رسید و از وجود او چشمہ فیض بند شد
ختم ہوا اور اس کے وجود سے فیض کا چشمہ بند ہو گیا

كَأَنَّهُ الْعَرِمَةُ، وَكَأَنَّهُ لِهَذَا الْإِنْتِقَالِ الْعَلَمُ وَالْعَلَامَةُ

چنانکہ گویا وجود او برائے اس انتقال
گویا کہ اس کا وجود اس انتقال کے لئے

أَوِ الْحَشْرِ وَالْقِيَامَةِ، كَمَا أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ .

یک نشانے یا حشرے و قیامتے بود
ایک نشانی یا حشر اور قیامت تھا

وَكَذَلِكَ الْمَرَادُ مِنْ أَنْعُمَتْ عَلَيْهِمْ فِي هَذِهِ

و ہمچنین مراد از انعت علیہم
اور اسی طرح انعت علیہم سے

الآيَةِ هُوَ سَلْسَلَةٌ أَبْدَالُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الَّذِينَ

سلسلہ ابدالان اس امت کے ابدالوں کا سلسلہ امت است
اس امت کے ابدالوں کا سلسلہ مراد ہے

صَدَّقُوا مَسِيحَ آخِرِ الزَّمَانِ، وَأَمَّنُوا بِهِ

کہ تصدیق مسیح آخر زمان کردند و بصدق دل
جنہوں نے مسیح آخر الزمان کی تصدیق کی اور صدق دل سے

وَقَبِلُوهُ بِصَدَقِ الطَّوَيَّةِ وَالْجَنَانِ .. أَعْنَى الْمَسِيحِ

او را پذیرفتند یعنی آں مسیح را
اس کو قبول کیا یعنی اس مسیح کو

الذِي خَتَمَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ السَّلْسَلَةُ، وَهُوَ الْمَقْصُودُ

کہ بروے ایں سلسلہ ختم شد۔ و ہماں مقصود
جس پر یہ سلسلہ ختم ہوا اور انعت علیہم سے وہی مقصود اعظم

الْأَعْظَمُ مِنْ قَوْلِهِ انْعَمْتَ عَلَيْهِمْ كَمَا تَقْتَضِي الْمَقَابَلَةُ

اعظم از انعت علیہم ہست چہ کہ مقابلہ اقتضائے ہمیں معنی
ہے کیونکہ مقابلہ اسی کا مقتضی ہے

وَلَا يَنْكُرُهُ الْمَتَدَبِّرُونَ. فَإِنَّهُ إِذَا عَلِمَ بِالْقَطْعِ وَالْيَقِينِ

مے کند۔ و تدبیر کنندہ نے تواند کہ انکار بر ایں معنی کند
اور تدبیر کرنے والے اس کا انکار نہیں کر سکتے۔

وَالْتَصْرِيحِ وَالتَّعْيِينِ أَنَّ الْمَغْضُوبَ عَلَيْهِمْ هُمُ

مغضوب
مغضوب
علیہم
علیہم

الْيَهُودِ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْمَسِيحِ وَحَسْبُوهُ مِنَ الْمَلْعُونِينَ

ہماں یہود ہستند کہ مسیح را کفر نسبت دادند و ملعونش
وہی یہودی ہیں جنہوں نے مسیح کو کافر کہا اور اس کو

كَمَا يَدُلُّ عَلَيْهِ قَرِينَةُ قَوْلِهِ الضَّالِّينَ

پنداشتند چنانچہ قرینہ قول الضالین بر ایں دلالت مے کند
ملعون جانا جیسا کہ الضالین کا لفظ اس پر دلالت کرتا ہے۔

فلا یستقیم الترتیب ولا یحسُن نظام کلام

بنا براں ترتیب راست نے آید و نظام کلام قرآنی درست اس لئے ترتیب ٹھیک نہیں بیٹھتی اور قرآن کے کلام کا نظام

الرَّحْمَنُ إِلَّا بِأَنْ يُعْنَىٰ مِنْ أَنْعَمَتْ عَلَيْهِمْ مَسِيحٌ

نے گردد بجز اینکه از انعت علیہم مسیح آخر الزمان مراد درست نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ انعت علیہم سے آخر زمانہ کا مسیح مراد

آخر الزمان، فإن رعاية المقابلة من سنن القرآن

گرفتہ شود زیرا کہ از عادت قرآن است کہ رعایت مقابله را نگاہ سے دارد لیا جائے کیونکہ قرآن شریف کی عادت ہے کہ مقابله کی رعایت رکھتا ہے

ومن أهمّ أمور البلاغة وحسن البيان، ولا ينكره

و نیز رعایت مقابله از بزرگترین امور بلاغت و حسن بیان سے باشد و اور مقابله کی رعایت رکھنا اعلیٰ درجہ کی بلاغت اور حسن بیان میں داخل ہے اور

إلا الجاهلون. فظهر من هذا المقام بالظهور

بغیر از جاہلے سچ کس انکار بریں معنی نے کند ازیں مقام نیکو آشکار شد جاہل کے سوا کوئی اس معنی سے انکار نہیں کرتا۔ اس مقام سے اچھی طرح سے معلوم ہوا

البين التام أنه من قرأ هذا الدعاء في

کہ ہر کہ در نماز یا بیرون از نماز کہ جو کوئی نماز میں یا نماز سے باہر اس

صلاته أو خارج الصلاة فقد سأل ربه أن

ایں دعا را بخواند او البتہ از پروردگار سوال سے کند کہ دعا کو پڑھتا ہے وہ اپنے پروردگار سے سوال کرتا ہے کہ

يُدْخِلُهُ فِي جَمَاعَةِ الْمَسِيحِ الَّذِي يَكْفُرُهُ قَوْمُهُ

او را در جماعت آں مسیح داخل بفرماید کہ قوم وے را کافر گویند و اس کو اُس مسیح کی جماعت میں داخل فرماوے جس کو اس کی قوم کافر کہے گی اور

وَيَكْذِبُونَهُ وَيَفْسُقُونَهُ وَيَحْسِبُونَهُ شَرَّ الْمَخْلُوقَاتِ

تکذیب و تفسیق او بکنند و از بدترین مخلوقاتش بشمارند اس کی تکذیب کرے گی اور اس کو سب مخلوقات سے بدتر سمجھے گی

وَيَسْمُونَهُ دَجَّالًا وَمَلْحَدًا ضَالًّا كَمَا سَمَّى عِيسَى

و دجال و ملحد و گمراہ او را نام بگذارند بچنانکہ یہود اور اس کا نام دجال اور ملحد اور گمراہ رکھے گی جیسا کہ یہود ملعون نے

الْيَهُودُ الْمَلْعُونُونَ. وَإِذَا تَقَرَّرَ هَذَا فَبَيَّنُوا مَنْ قَامَ

ملعون عیسیٰ را نام گذاشتند۔ انکوں بگوئید کہ آں کیست کہ بجز من عیسیٰ کا نام رکھا تھا۔ اب بتلاؤ کہ وہ کون ہے جو

فِيكُمْ مَنْ دُونِي يَدَّعِي أَنَّهُ هُوَ الْمَسِيحُ الْمَوْعُودُ

دعویٰ بودن مسیح موعود می کند و مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور

وَأَنْتُمْ كَفَرْتُمْ بِهِ وَخَاطَبْتُمُوهُ بِهَذِهِ الْأَسْمَاءِ

تمہاں نے اس کو کافر کہا اور ان ناموں سے پکارا اور

وَجَرَحْتُمُوهُ بِسَهَامِ الْإِفْتَاءِ؟ أَتَكْذِبُونَ النَّبَأَ الَّذِي

با تیرہائے فتویٰ دادن اے زبان درازاں او را زخم رسانید۔ آیا چہ شاکتکذیب آں پیشگوئی می کنید فتوے لگانے کے تیروں سے اس کو زخمی کیا۔ کیا تم اس پیشگوئی کو جسے تم نے خود اپنی زبانوں سے

أتمتموه بالسلكم أيها السالقون؟ ألا تأخذكم

کہ خود با زبان ہائے خود وے را با تمام رسانیدہ لید آیا شرم دامن شما را
پورا کیا جھلاتے ہو۔ کیا تم کو

الحياء أنكم تدعون ربكم في الفاتحة أن يدخلكم

نے گیرد کہ در فاتحہ از خدا می خواہید کہ شما را در
شرم نہیں آتی کہ فاتحہ میں اپنے خدا سے چاہتے ہو کہ تم کو میری جماعت

في جماعتی ثم تعرضون؟ وكنتم تقولون لا

جماعت من داخل بفرماید باز روئے گردانید و شما نے گفتید کہ بغیر
میں داخل فرماوے پھر منہ پھرتے ہو۔ اور تم کہتے تھے کہ بغیر

صلاة إلا بالفاتحة فلا تكونوا أول كافر بها أيها

فاتحہ پہچ نماز درست نیست انکوں اے موحدوں خود شما اول کافر ہاں مشوید
فاتحہ کوئی نماز درست نہیں۔ اب اے موحدو! تم خود سب سے پہلے اس کا کفر مت کرو

الموحدون. والعجب منكم كل العجب أنكم تقرءون

حیلے عجیب است کہ ایں دعا را
بڑا تعجب ہے کہ پانچ وقت

هذا الدعاء في السبع المثاني مع فهم المعاني في

در فاتحہ ہفت وقت سے خوانید و معنی اش سے فہمید
اس دعا کو فاتحہ میں پڑھتے ہو اور اس کے معنی بھی سمجھتے ہو

أوقاتكم الخمسة ثم تنسونه وتعرضون. و

باز فراموش سے کنید و اعراض سے نمائید۔
پھر بھولتے ہو اور مونہہ پھیر لیتے ہو۔

ما هذا إلا شقاوة توجب غضب الرب لما هي

اِس تیرہ بدبختی غضب خداوندی را پیدا مے کند چہ کہ اِس
اِس بدبختی سے خدا کا غضب بھڑکتا ہے کیونکہ یہ

إِعْرَاضَ عَمَّا تُوْمَرُونَ. وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلٰى مَا جِئْتُمْ

از امر الہی رو گردانیدن است من بر آنچه پیش شما آوردہ ام
خدا کے حکم سے منہ پھیرنا ہے۔ میں اس چیز پر جو تمہارے پاس لایا ہوں

بِه مِنْ أَجْرٍ وَلَا أَقُولُ أَنْ اِنْبَدُوا مَالًا مِنْ أَيْدِيكُمْ

مژدے از شما نے خواہم و نہ مے گویم کہ مال از دست خود بر زمین بیفکند
کوئی اجرت نہیں مانگتا اور نہ یہ کہتا ہوں کہ مال اپنے ہاتھ سے زمین پر پھینکو

فَاخْذْهُ، بَلْ أَوْتِيكُمْ مَا لَا فِهْلَ أَنْتُمْ تَأْخِذُونَ؟ أَيُّهَا

و من وے را بردارم بلکہ من خود شما را مال مے دہم آیا مے گیرید
اور میں اسے اٹھالوں۔ بلکہ میں خود تم کو مال دیتا ہوں کیا لیتے ہو؟

الْفُقَرَاءَ مَا بَقِيَ فِي أَيْدِيكُمْ شَيْءٌ مِنْ

اے تنگ دستاں! چیزے از دنیا و آخرت در دست شما
اے فقیرو! دنیا اور آخرت میں سے تمہارے پاس

الدنيا والآخرة، فلا تظلموا أنفسكم وأنتم تعلمون.

نماندہ پس بر جان خود دانستہ ظلم مکنید
کچھ نہیں رہا۔ پس اپنی جان پر جان بوجھ کر ظلم نہ کرو اور

وإن كنتم في شكٍّ من أمری فامتحنونی كيف

و اگر دربارہ من شکے دارید پس بہر طوریکہ بخواہید
اگر میری نسبت تمہیں کچھ شک ہے تو مجھے جس طرح چاہو

ثُمَّ لَا تَنْسُوا سِنَّ اللَّهَ فِي قَوْمٍ يُرْسَلُونَ .

مرا بیازمانید و سنت ہائے خداوندی را کہ در حق مرسلان جاری بوده است فراموش مکنید
آزما لو اور خدا کے اس قانون کو جو رسولوں کے حق میں جاری ہے مت بھلاؤ۔

وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ خَرَجْتُمْ عَلَى قَدَمِ بَنِي إِسْرَائِيلَ ،

نیکو بدانید کہ شما گام بر گام بنی اسرائیل زدہ اید
اچھی طرح جان لو کہ تم نے بنی اسرائیل کے قدم پر قدم مارا ہے

فَلَا تَنْسُوا مَا مَسَّهُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ . فَإِنَّ اللَّهَ

پس اگر دانشمند ہستید آں عذاب و عقاب را فراموش مکنید کہ باوشاں رسید۔
پس اگر عقلمند ہو تو اس عذاب اور سزا کو مت بھلاؤ جو ان کو پہنچی ۔ جیسا کہ

قَدْ غَضِبَ عَلَى الْيَهُودِ مَرَّتَيْنِ مَا غَضِبَ كَمَثَلِهَا

چنانچہ معلوم است کہ حق تعالیٰ دو بار بر یہود غضبناک شد کہ مانند آں گاہے
جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ دو دفعہ یہودیوں پر ایسا غضبناک ہوا کہ کبھی آگے پیچھے

مِنْ قَبْلِ وَلَا مِنْ بَعْدِ ، وَسَمَّاهُمُ الْمَغْضُوبَ عَلَيْهِمْ

در پیش و از پس غضبناک نہ شدہ بود و اوشاں را مغضوب علیہم
ویسا غضبناک نہیں ہوا اور ان کا مغضوب علیہم

وَلَعْنَهُمْ مَرَّةً عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَثَانِيَةً عَلَى لِسَانِ

گفت و یکبار بر زبان داؤد و بار دوم
نام رکھا اور ایک دفعہ داؤد کی زبانی اور دوسری دفعہ

عِيسَى ، فَتَلَكُ الْغَضْبِ الْأَشَدُّ انْحَصَرَتْ

بر زبان عیسیٰ بر ایساں لعنت کرد پس آں غضب شدید در دوبار
عیسیٰ کی زبان سے ان پر لعنت کی۔ پس وہ سخت غضب دو دفعہ میں

فی المرّتين كما لا يخفى على الذين يتدبرون،

منحصر شد چنانچہ بر تدبر کنندگان پوشیدہ نیست
منحصر ہوا جیسا کہ تدبر کرنے والوں پر پوشیدہ نہیں۔

وقال الله: وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ

حق تعالیٰ سے فرماید کہ ما در کتاب با بنی اسرائیل گفتیم
خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے کتاب میں بنی اسرائیل سے کہا

فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا، فَهَلْ أَنْتُمْ

کہ شما دو بار در زمین فساد خواہید کرد و از حد بیرون خواہید رفت۔
کہ تم دو دفعہ زمین میں فساد کرو گے اور حد سے نکل جاؤ گے۔

تتذكرون؟ و كان المفسدة الآخرة الموجبة

آیا اس را یاد ہے دارید و آں فساد آخرین کہ
کیا تمہیں یہ یاد ہے؟ اور وہ دوسروں کا فساد جو

لغضب الرب تكفير المسيح وإرادة صلبه كما

موجب غضب پروردگار گردید تکفیر مسیح و ارادہ
خدا کے غضب کا باعث ہوا مسیح کو کافر کہنا اور اس کو

أشیر فی اللعنتين المذكورتين و اتفق عليه

مصلوب کر دیا ہو چنانکہ در ان دو لعنت مذکورہ اشارت رفتہ است
سولی دینے کا ارادہ تھا جیسا کہ ان دو مذکورہ لعنتوں میں اشارہ ہے۔

صحف الله والمؤرخون. فالذين

و نوشتہائے خدا و مؤرخان براں متفق اند۔ پس آناں کہ
اور خدا کی اور مورخوں کی کتابوں کا اس پر اتفاق ہے۔ پس وہ لوگ جن کو

سَمَّاهُم اللّٰهَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ فِي الْفَاتِحَةِ هَمْ

در فاتحہ خدا اوشاں را مغضوب علیہم گفتہ ہماں
خدا نے فاتحہ میں مغضوب علیہم کہا ہے وہی

اليهود الذين كذبوا المسيح وأرادوا أن يصلبوه

یہود ہستند کہ تکذیب مسیح کردند و خواستند کہ او را
یہودی ہیں جنہوں نے مسیح کی تکذیب کی اور چاہا کہ اسے

ويعلمه العالمون . وإن لفظ: الضَّالِّينَ الذي وقع

بر دار بکشند۔ و لفظ ضالین
سولی دیں۔ اور ضالین کا لفظ

بعد "الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ" قرينة قطعية على هذا

کہ با مغضوب علیہم واقع شدہ بر ایں معنی قرینہ یقینی
جو مغضوب علیہم کے بعد واقع ہوا ان معنوں پر یقینی

المعنى ولا يرتاب فيه إلا الجاهلون . فإن

مے باشد کہ غیر از جاہلے دراں شک نے کند چہ کہ
قرینہ ہے۔ اس پر جاہل کے سوا کوئی شک نہیں لاتا کیونکہ

الضَّالِّينَ قَوْمٌ أَفْرَطُوا فِي أَمْرِ عِيسَى، فثبت من

ضالین آں کساں ہستند کہ دربارہ عیسیٰ افراط کردند ازیں جا
ضالین وہ لوگ ہیں جنہوں نے عیسیٰ کے بارہ میں افراط کیا۔ یہاں سے

هذا أن المغضوب عليهم قوم فرطوا

ثابت شد کہ مغضوب علیہم آں کساں ہستند کہ دربارہ وہ
ثابت ہوا کہ مغضوب علیہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس کی نسبت

فی أمرہ، وھذان اسمان متقابلان ایھا الناظرون۔

تفریط کردند و ایں دو نام متقابل یکدگر واقع شدہ اند
تفریط کی اور یہ دو نام ایک دوسرے کے مقابل پر واقع ہوئے ہیں۔

ثم خوفکم اللہ أن تكونوا کمثلهم فیحلّ الغضب

باز خدا شمارا بترسانید ازیں کہ مثل ایشان بشوید و در نتیجہ تمچناں غضب بر شما
پھر خدا نے تم کو اس بات سے ڈرایا کہ تم ان کی طرح ہو جاؤ اور انجام کار ویسا ہی غضب

علیکم کما حلّ علی أعداء المسیح و مسہم لعنتہ

فروید آید کہ بردشمنان مسیح فروید آمد و آن لعنت
تم پر اترے جیسا کہ مسیح کے دشمنوں پر نازل ہوا اور وہ لعنت

المذکورة فی القرآن، وفی ہذہ تنبیہ لکم ایھا

وے لازم حال شاں شد کہ در قرآن مذکور است۔ و دریں بیان اے منکران
ان کے شامل حال ہوئی جس کا قرآن میں ذکر ہے اور اے منکرو اس بیان میں

المنکرون۔ وما ألزمکم اللہ قراءۃ الفاتحة فی

برائے شما آگاہی خوب است۔ و غرض خداوندی از لازم گردانیدن فاتحہ
تمہارے لئے تنبیہ ہے اور ہر رکعت میں فاتحہ کے لازم کرنے سے

کل رکعة إلا لهذا الغرض ایھا العاقلون۔ فلا

در ہر رکعت ہمیں بودہ است
خدا تعالیٰ کی غرض یہی ہے۔

تلقوا معاذیرکم، وقد تمّت حجة اللہ علیکم

اکنون بہانہ سے انگیزید و حجۃ اللہ بر شما تمام شدہ۔
اب بہانہ بناتے ہو اور خدا کی حجت تم پر تمام ہوئی

فأین تفرّون؟ وما کفر الیہود بالمسیح إلا

و راہ گریز بر شما بند گردیدہ۔ یہود کفر با مسیح باین گمان کردند اور بھاگنے کی راہ تم پر بند ہوئی۔ یہودیوں نے مسیح کے ساتھ کفر اس گمان

لزعمہم أنه خالف عقیدتہم وما جاء کما کانوا

کہ او خلاف عقیدہ ہائے اوشاں کرد و بہ آں طریق نیامد کہ سے کیا کہ اس نے ان کے عقیدوں کے خلاف کیا اور اس طرح سے نہیں آیا جیسا

یترقبون، ولزعمہم أنه لیس من بنی اسرائیل و خانث

او شاں امید و انتظار مے داشتند و نیز بہ این گمان کہ او از بنی اسرائیل نیست کہ ان کو امید اور انتظار تھا اور اس گمان سے کہ وہ بنی اسرائیل میں سے نہیں

أمہ فغضب اللہ علیہم فہلک القوم المفسدون.

و مادرش خیانت کردہ ازیں سبب خدا بر ایشان نشتناک شد پس آں تہ کاران ہلاک اور اس کی ماں نے خیانت کی ہے خدا ان پر غضبناک ہوا پس یہ مفسد قوم ہلاک

فاذکروا الفاتحة التي تقرأ ونها فی کل رکعة

گردیدند انکوں آں فاتحہ را کہ در ہر رکعت ہو گئی اب اس فاتحہ کو جسے ہر رکعت میں پڑھتے ہو

ولیس الصلاة إلا بالفاتحة، فاحملوا ما حملتم

مے خوانید یاد بکنید و پہچ نماز غیر از فاتحہ راست نمی آید پس بر دوش خود یاد کرو اور کوئی نماز فاتحہ کے بغیر درست نہیں ہوتی۔ پس اب اپنی پیٹھ پر اٹھاؤ

فیہا ولا تکنونوا کالذین یقولون ولا یفعلون.

بہر دارید آنچه خدا در فاتحہ بر شما بار کرد و مانند آناں مشوید کہ مے گویند و نمی کنند جو خدا نے تم پر فاتحہ میں ڈالا اور ان کی طرح نہ ہو جاؤ جو کہتے ہیں اور نہیں کرتے

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَاتِحَةَ وَأَنْتُمْ لَا تَعْرِفُونَهَا، وَلَا تَقْرَبُوهَا

و نزدیک فاتحہ نزوید چوں آزا نے شناسید و ہرگز نزدیک آں اور فاتحہ کے نزدیک مت جاؤ جب تم اسے نہیں پہچانتے اور ہرگز اس کے نزدیک نہ جاؤ

وَأَنْتُمْ لَا تَعْتَقِدُونَ. أَحْسِبْتُمْ قِرَاءَةَ الْفَاتِحَةِ وَفِي

نگریدید چوں براں اعتقاد نے دارید آیا خواندن فاتحہ را جب تم کو اس پر اعتقاد نہیں۔ کیا تم فاتحہ کا پڑھنا

كُلِّ رُكْعَةٍ تَلَاوَتَهَا كَعَمَلِكُمْ بِهَا، سَاءَ مَا تَزْعُمُونَ.

در ہر رکعت ہمیں طور گمان مے کنید چناں کہ براں عمل کنید ایں گمان شاخیلی بداست اور ہر رکعت میں اس کی تلاوت کرنے کو ایسا ہی گمان کرتے ہو جیسا کہ اس پر عمل کرتے ہو۔ یہ تمہارا گمان بہت

وَلَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ مِنْهَا وَمَا أَنْتُمْ بِحَرْفٍ مِنْ

در حقیقت شمارا ہج تعلق بافاتحہ نیست و با حرفے از حرفش ایمان نیاوردہ اید براے حقیقت میں تم کو فاتحہ سے کچھ تعلق نہیں اور اس کے ایک حرف پر بھی ایمان نہیں لائے

حُرُوفِهَا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِالْمَسِيحِ الَّذِي بُعِثَ بَيْنَكُمْ

تا آنکہ برآں مسیح ایمان آورید کہ جب تک تم اس مسیح پر ایمان نہ لاؤ جو

مِنْكُمْ، وَشَهِدْتُ سُورَةَ النُّورِ عَلَيْهِ فَهَلْ

درمیان شما و از میان شما پیدا شدہ و سورہ نور بر صدق وے گواہی دادہ آیا تم میں سے اور تمہارے ہج میں پیدا ہوا اور سورۃ نور نے اس کی سچائی پر گواہی دی۔ کیا

أَنْتُمْ تُؤْمِنُونَ. وَإِنْ لَمْ تُؤْمِنُوا بِهَا وَلَمْ تَعْمَلُوا

ایمان مے آرید و اگر بر فاتحہ ایمان نے آرید و نہ برو عمل مے کنید ایمان لاؤ گے؟ اور اگر فاتحہ پر ایمان نہیں لاؤ گے اور نہ اس پر عمل کرو گے

فِيحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبَ اللَّهِ كَمَا حَلَّ مِنْ قَبْلِكُمْ

پس غضب خدا بھیجاں تھا را فرا گیرد کہ یہود را فرا گرفت
تو خدا کا غضب تم کو اسی طرح پکڑ لے گا جیسا کہ یہود کو پکڑا

عَلَى الْيَهُودِ . وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنْعَمَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْهُمْ فَاعْلَمُوا

و از خدائے بترسید کہ بر عصیان
اور اس خدا سے ڈرو جو تمہاری نافرمانی پر

الدين والدولة منكم ويؤتيهما قوما يطيعون .

دین و دولت را از دست شما بیرون کشد و فرمان پذیراں را عطا بفرماید
دین اور دولت دونوں تمہارے ہاتھ سے چھین لیوے اور فرمانبرداروں کو دے دے

وَتَعْرِفُونَ مَا فَعَلَ بِالْيَهُودِ بَعْدَ الْمَسِيحِ وَلَا

و شما مے دانید آنچه خدا بعد مسیح با یہود کرد و
اور تم جانتے ہو جو کچھ خدا نے مسیح کے بعد یہودیوں کے ساتھ کیا اور

تُعْجِزُهُ الْمَجْرَمُونَ . وَاللَّهُ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ إِنَّ

بیچ ہنگام مجرمان او رائے تو انند کہ عاجز بکنند و خدا از مردمان بے نیاز است اگر
کسی وقت مجرم اس کو عاجز نہیں کر سکتے اور خدا لوگوں سے بے نیاز ہے اگر

كَانُوا لَا يَتْنَهُونَ . وَمَا قُلْتُهُ مِنْ عِنْدِ نَفْسِي بَلْ قَالَهُ

از بے فرمانی دست باز ندارند۔ من میں ہمہ از پیش نفس خود نکلے ام بلکہ
باز نہ آئیں میں نے یہ سب اپنی طرف سے نہیں کہا ہے بلکہ

اللَّهُ رَبُّكُمْ، أَمَا قَرَأْتُمْ: فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ!

پروردگار شما گفتہ است۔ آیا نخواندہ اید انکوں خدا مے بیند کہ چگونہ عمل مے کنید
تمہارے پروردگار نے کہا ہے کیا تم نے نہیں پڑھا۔ اب خدا دیکھتا ہے کہ تم کیا کرتے ہو

و”إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ

و چوں خدا چیزے را مے خواہد امر او بجز این نے باشد کہ او را مے گوید بشو
اور جب خدا کسی چیز کو چاہتا ہے کہ ہو جائے تو اسے کہتا ہے کہ ہو جا

فَيَكُونُ^۱“ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا

و مے شود خدا حالت پہچ تو مے را تغیر نے کند تا آنکہ ایشان حالت خود را
تو وہ ہو جاتی ہے۔ خدا کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو

مَا بِأَنْفُسِهِمْ^۲ فَقَدْ غَيَّرْتُمْ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ .

تغیر بکنند انکوں آگاہ ہاشید کہ شما حالات خود را تغیر کردہ اید قریب است کہ
نہ بدلے اب خبردار ہو جاؤ کہ تم نے اپنی حالت کو بدل دیا ہے۔ قریب ہے کہ تم

وتقولون إِنَّا نَحْنُ الْمَسْلُومُونَ، وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا

عاقبت و مے را بدانید۔ و مے گوئید کہ ما مسلمان ہستیم و خدا مے داند آنچه
اس کا نتیجہ دیکھو۔ اور کہتے ہو کہ ہم مسلمان ہیں اور خدا جانتا ہے جو کچھ

تعملون أيها المتصلّفون . أَلَمْ يَأْنِ أَنْ تَخْشَعَ

مے کنید اے لاف زنان! آیا وقت آں نیاں کہ دل ہائے شما
کرتے ہو اے لاف زنو! کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تمہارے

قلوبكم وتخافوا وعيد الله وقد رأيتم

فروتنی بگزیند واز وعید خدا بترسید حالانکہ شما
دل عاجز ہو جائیں اور خدا کی وعید سے ڈرو حالانکہ تم نے وہ دن دیکھے

أياماً كأيام اليهود أفلا تبصرون؟ توبوا توبوا

روزہا مانند روزہائے یہود دیدید آیا بیٹا عیستید۔ توبہ بکنید توبہ بکنید
جو یہود نے دیکھے تھے۔ کیا تم اندھے ہو؟ توبہ کرو توبہ کرو

قَبْلَ أَنْ تَهْلِكُوا وَلَا تَغْضَبُوا عَلٰی دَاعِيِ اللّٰهِ وَلَا

پیش از آنکہ ہلاک بشوید و بر داعی خدا نشتناک مشوید و با اس سے پہلے کہ ہلاک ہو جاؤ۔ اور خدا کی طرف بلانے والے پر غصے مت ہو اور

تَحَارِبُوا رَبَّكُمْ أَتَقْدِرُونَ أَنْ تَرُدُّوْا مَا أَرَادَ اللّٰهُ؟

پروردگار خود جنگ پیش مکیرید۔ آیا سے تو انید کہ ارادہ خدا را رد بکنید اپنے رب سے مت لڑو کیا تم خدا کے ارادہ کو رد کر سکتے ہو؟

وَنَعْلَمُ أَنْكُمْ لَا تَقْدِرُونَ . فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تَنْسُوا

ماخوب میدانیم کہ شمانے تو انید پس از وے بترسید و مرگ را ہم خوب جانتے ہیں کہ تم نہیں کر سکتے۔ پس اس سے ڈرو اور موت کو

الْمَنُونِ . وَإِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ، فَاحْشُوا عَوَاصِفَ

یاد بکنید البتہ وعدہ خدا حق است پس از تمد بادہائے تباہی یاد کرو۔ خدا کا وعدہ بے شک حق ہے پس تباہی کی آندھیوں سے خوف کرو۔

أَيُّهَا الْمَتَّقُونَ . وَإِنَّهُ مَالِكٌ يُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ

خوف بکنید او مالک است ہر کرا خواہد ملک بدہد وہ مالک ہے جس کو چاہے ملک دے

يَشَاءُ ، وَيَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ يَشَاءُ ، أَلَا تَنْظُرُونَ

واز دست ہر کہ خواہد باز بکشد آیا قول خدا را اور جس سے چاہے چھین لے کیا خدا تعالیٰ کے قول کو

إِلَى قَوْلِ اللّٰهِ "فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ" ۱ فَقَدْ

نگاہ نے کنید او کارہائے شما را خوب سے بیند نہیں دیکھتے وہ تمہارے کاموں کو خوب دیکھتا ہے۔

قِيلَ لَكُمْ مَا قِيلَ لِّلْهُودِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ مَا لَ

و بہ شتا ہموں طور گفتمے شد کہ بہ یہود گفتمے شدہ بود و شتا انجام کار ایشاں را اور تمہیں وہی کہا گیا جو یہود کو کہا گیا تھا اور تم ان کا انجام

أَمْرَهُمْ وَلَا تَجْهَلُونَ . اتَّقُوا اتَّقُوا، وَاتْرِكُوا التَّكْبَرَ

خوب مے دانید بترسید بترسید و تکبر را بخوبی جانتے ہو کہ کیا ہوا۔ ڈرو ڈرو اور تکبر کو

وَاحْشَعُوا، وَادْفَعُوا الرَّجْزَ وَتَطَهَّرُوا، وَارْحَمُوا

بگذارید و فروتنی بگریید و پلیدی و ناپاکی را از خود دور بکنید و پاک بشوید و چھوڑ دو اور عاجزی اختیار کرو اور پلیدی اور ناپاکی کو اپنے آپ سے دور کرو اور پاک ہو جاؤ

ذَرَارِيكُمْ وَلَا تَظْلَمُوا، وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ

بر اولاد خود رحم آرید و ستم نکلید و از خدا بترسید کہ انجام کار اور اپنی اولاد پر رحم کرو اور ظلم نہ کرو اور خدا سے ڈرو کیونکہ آخر

تُصْرَفُونَ . لَا اسْمَ عَلَى السَّمَاءِ إِلَّا اسْمَ الْمُنْقَطِعِينَ،

باو رجوع خواہد بود در دفتر آسمان غیر از نام منقطعان اس کے پاس جانا ہے آسمان کے دفتر میں ان کا نام لکھا جاتا ہے جو خالص خدا کے

فَجَاهِدُوا أَنْ تُكْتَبَ أَسْمَاءُكُمْ فِي السَّمَاءِ، وَلَا

نوشتمے نے شود پس کوشش کنید کہ نام ہائے شتا بر لوح آسمان ثبت گردد ہو گئے ہیں پس کوشش کرو کہ تمہارا نام آسمان کے لوح پر لکھا جائے

تَفْرَحُوا بِقِشْرِ الْإِسْلَامِ أَيُّهَا الْمَسْلُومُونَ .

و بر پوست اسلام ناز مکنید اے مسلمانان اور اے مسلمانو! اسلام کے چھلکے پر ناز مت کرو۔

قد اقتربت آیام اللّٰہ، وإنہ یذهب بالفاسقین

ایام روزہائے خدا قریب رسیدہ و نزدیک است کہ او کاروبار فاسقان را سرد کند کہ خدا کے دن قریب آگئے ہیں اور قریب ہے کہ وہ ان فاسقوں کی رونق بازار سرد کر دے جو تم میں سے

منکم، ویأتی بقوم یحبّہم ویحبونہ . یذکرون

از شما سر بر آورده اند و قومے را بر روئے کار بیارد کہ او ایشان را دوست دارد ہیں۔ اور ایسی قوم پیدا کرے کہ وہ ان سے محبت کرے اور وہ اس سے محبت کریں۔ وہ اسے یاد کریں اور وہ

اللّٰہ ویذکرہم، ویتمّ علیہم کل ما وعدکم من

وایشان وے را دوست دارند ایشان وے را یاد کنند واو ایشان را یاد کند۔ وہمگی وعدہ ہائے نعمت کہ ان کو یاد کرے اور نعمت کے سارے وعدے جو اس نے تم سے کئے ہیں ان کے حق میں پورا کرے

النعم، ولا تضرّونہ شیئاً، فما لکم لا تتقون؟

کردہ است در حق ایشان با تمام رساند و شما ہیچ ضررے با و نتوانید رسانید پس چرانے ترسید اور تم اسے کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتے پس کیوں نہیں ڈرتے۔

إن مثل نبینا عند اللّٰہ کمثل موسیٰ، وإن موسیٰ

البتہ مثل نبی ما نزد خدا مثل موسیٰ است و شما مے دانید کہ خدا کے نزدیک ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم موسیٰ علیہ السلام کی طرح ہیں اور تم جانتے ہو کہ موسیٰ

وعد قومًا، وأتمّہ لقوم آخرین، وأهلک اللّٰہ

موسیٰ با قومے وعدہ کرد دلے آل وعدہ را در حق قوم دیگر با تمام رسانید و خدا نے ایک قوم کے ساتھ وعدہ کیا لیکن اس وعدہ کو دوسری قوم کے حق میں پورا کیا اور خدا نے

آباءہم فی الفلاۃ لِمَا کانوا قومًا عاصین.

پدران ایشان را در دشت نابود کرد زیرا کہ نافرمان بودند ان کے باپوں کو میدان میں ہلاک کیا کیونکہ نافرمان قوم تھی۔

و كذلك يفعل بكم أيها المعتدون، ويرحمكم

نزدیک است کہ خدا ہمیں معاملہ باشا بکند اے از حد گذرندگان۔ اے صالحان! بر شما رحم اور خدا یہی معاملہ تمہارے ساتھ کرے گا اے حد سے بڑھ جانے والو۔ اور اے پرہیزگارو

أيها الصالحون. فاصلحوا ذات بينكم واصلحوا

آورد۔ انکوں باید کہ براسی و آشتی میل آرید و درست بکنید آل چیز را تم پر رحم کرے گا اب چاہیے کہ سچائی اور صلح اختیار کرو اور اس چیز کو درست کرو

ما أفسدتم، ولا تقعدوا مع الذين يستكبرون .

کہ تباہ کردہ اید و با گردن کشان ہم نشینی مکنید جسے تم نے تباہ کر دیا ہے اور مغروروں کے ساتھ نہ بیٹھو

أتعجزون ربّ السماء ببطشكم أو تخدعونه

آیا ممکن است کہ با زور و قوت خود پروردگار آسمان راماندہ بکنید یا مے توانید کیا ممکن ہے کہ اپنے زور اور قوت کے ساتھ آسمان کے رب کو تھکا دو

بخديعتكم؟ كل بل إنكم على أنفسكم تظلمون .

کہ او را بفریبید۔ ہرگز ممکن نیست بلکہ ستم بر جان خود مے کنید بلکہ اپنی جان پر ظلم کرتے ہو۔

ولا أقول لكم عندي علم أو قوة. سبحان الله!

من نہ مے گویم کہ در دست من علم و قوت است۔ سبحان اللہ! بلکہ من میں نہیں کہتا کہ میرے ہاتھ میں علم اور قوت ہے۔ سبحان اللہ! بلکہ میں

ما أنا إلا عبدٌ ضعيف، وأنطقني الذي يُنطق

بندہ ناتوان ہستم و مرا ہماں خدا گویا ساخت ایک عاجز بندہ ہوں اور مجھے اسی خدا نے گویائی دی

رسلہ، فما لکم لا تفہمون؟ اترکوا الفاتحة،

کہ رسولان خود را گویائی بخشید۔ پس چرا نے فہمید اکنوں یا فاتحہ را بگذارید جس نے رسولوں کو گویائی عطا فرمائی۔ پس کیوں نہیں سمجھتے۔ اب یا تو فاتحہ کو چھوڑو

أو اعملوا بها حیاءً من اللہ إن کنتم قومًا تتقون۔

یا شرم از خدا کردہ عمل ہاں کنید اگر قومے یا خدا سے شرم کر کے اس پر عمل کرو۔ اگر تم خدا سے ڈرنے والی

أتقروا ونہا وہی لا تجاوز حناجرکم ایہا المرءون؟

خدا ترس ہستید۔ چیت کہ فاتحہ را مے خوانید و آل از گلوئے شما نے گذرد قوم ہو۔ کیا بات ہے کہ فاتحہ کو پڑھتے ہو اور وہ تمہارے گلے سے نیچے نہیں اترتی

وإن المغضوب علیہم ہم الیہود

اے ریاکاراں و ثابت شدہ کہ مغضوب علیہم اے ریاکارو! اور ثابت ہوا کہ مغضوب علیہم

الذین حذرکم اللہ من مضاہاتہم، الذین فرطوا

ہماں یہود ہستند کہ خدا شما را از مشابہ گردیدن باوشاں ترسانید آناں کہ وہی یہود ہیں جن کی طرح ہونے سے خدا نے تم کو ڈرایا اور جنہوں نے

فی أمر عیسیٰ، فاسألوا اهل الذکر إن کنتم

دربارہ عیسیٰ تفریط کردند پس اگر علم ندارید از اہل ذکر عیسیٰ کے بارے میں تفریط کی۔ پس اگر علم نہیں رکھتے تو علم والوں سے

لا تعلمون۔ أنتظرون من دونی مسیحاً

پرسید۔ آیا بعد از من انتظار مسیح می کشید پوچھو۔ کیا میرے سوا ایسے مسیح کا انتظار کرتے ہو

الذی یؤذی کمثلی، فتکفرونہ وتکذبونہ وتشتمونہ ﴿۱۳۸﴾

کہ مثل من آزار دادہ شود پس شائبہ تکذیب و تکفیر وے بکنید و چوں من وے را جو میری طرح ستایا جائے پھر تم اس کی تکذیب کرو اور اس کو کافر کہو اور میری طرح اس کو

کمثلی، و کدتم تقتلونہ، و کفاکم هذا الوزرُ الذی

دشنام بدہید و بخواہید کہ وے بکشید و ہمیں گناہ کہ بسبب تکفیر من گالیاں دو اور چاہو کہ اس کو مار ڈالو اور یہی گناہ جو میری تکفیر کی وجہ سے

احتملتم بتکفیری، فلا تجسسوا مسیحًا آخر

طوق گردن شائبہ شدہ برائے شائبہ کافی است۔ انکوں جستجوئے مسیح دیگر برائے تمہارے گلے کا بار ہو گیا ہے تمہارے لئے کافی ہے اب دوسرے کو نہ ڈھونڈو

لتکفروہ، أتستطیعون أن تحملوا الوزرین ایہا

کافر گردانیدن تکفیر آیا سے تو انید کہ دو بار را بردارید کیا تم سے ہو سکتا ہے کہ دوہرا بوجھ اٹھاؤ

المعتدون؟ ولا بُدّ لکم أن تکفروا المسیح

و چارہ ازیں نیست کہ تکفیر مسیح صادق بکنید اور اس سے چارہ نہیں کہ سچے مسیح کی تکفیر کرو

الصادق لیتم نبأ اللہ وقد کفرتمونی وتم ما قُدّر

تا پیشگوئی خدا با تمام رسد و شائبہ تکفیر من کردید و آنچہ مقدر برائے شائبہ بود بظہور رسید تا خدا کی پیشگوئی پوری ہو اور تم نے میری تکفیر کی اور جو کچھ تمہارے لئے مقدر تھا ظاہر ہو گیا

لکم، فلا تطلبوا تکفیرًا آخر إن کنتم تعقلون. و

انکوں تکفیر شخصے دیگر طلب نہ کنید اب اگر عقلمند ہو تو دوسرے شخص کی تکفیر طلب نہ کرو۔

تفصیل المقام أن اللہ قد أخبر عن بعض اليهود

تفصیل میں مقام میں طور است کہ حق تعالیٰ در سورۃ فاتحہ از بعضے یہود خبر مے دہد اس مقام کی تفصیل اس طرح پر ہے کہ خدا تعالیٰ سورۃ فاتحہ میں ان بعض یہودیوں کی نسبت اطلاع

فی السورۃ الفاتحة. إنهم كانوا محلّ غضب

کہ در زمان عیسیٰ بن صدیقہ بن صدیقہ دیتا ہے جن پر عیسیٰ بن صدیقہ کے زمانہ میں

اللہ فی زمن عیسیٰ ابن الصدیقہ، فإنهم کفروہ

غضب خدا بر ایشان نازل شد زیرا اوشاں اورا کافر گفتند خدا کا غضب ان پر نازل ہوا کیونکہ انہوں نے اس کو کافر کہا

وآذوہ وأثاروہ کل نوع الفتنة، ثم أشار إلى

و آزار رسانیدند و ہر گونه فتنہ برپا کردند باز حق تعالیٰ اشارت اور ستایا اور ہر طرح کا فتنہ اٹھایا پھر خدا تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے

أن طائفة منكم كمثلهم يكفرون مسيحيهم

مے فرماید کہ گروہے از شما مانند یہود تکفیر مسیح خواہند کرد کہ تم میں سے ایک گروہ یہود کی طرح اپنے مسیح کی تکفیر کرے گا

ويكملون جميع أنحاء المشابهة، ويفعلون به

و ہر گونہ مشابہت باایشاں پیدا خواہند کرد و از دست او شاں ہمہ آں کارہا اور ہر طرح کی مشابہت ان سے پیدا کر لیں گے اور ان کے ہاتھوں سے وہ سب کام

ما كانوا يفعلون. وأنتم تقرأون آية المَغضوب

سر برزند کہ از یہود ظاہر شدند و شما آیت مغضوب علیہم ہوں گے جو یہود نے کئے اور تم مغضوب علیہم کی آیت

عَلَيْهِمْ، ثُمَّ لَا تُلْتَفَتُونَ. أَعَلَّمَكُمُ اللَّهُ هَذِهِ السُّورَةَ

مے خوانید باز رو باں نے آرید آیا خدا این سورۃ را بے سود بشما پڑھتے ہو پھر اس کی طرف توجہ نہیں کرتے کیا خدا نے یوں ہی یہ سورۃ تم کو

عِبَانًا كَوْضِعِ الشَّيْءِ فِي غَيْرِ مَحَلِّهِ أَوْ كَتَبَهَا لِتَذْكَيرِ

تعلیم داد چنانکہ کے چیزے را در غیر محلش مے نہد یا این سورۃ را بجهت آں نازل سکھلائی جیسا کہ کوئی کسی چیز کو بے ٹھکانے رکھ دے۔ یا اس سورۃ کو اس لئے اتارا

جَرِيمَةً تَرْتَكِبُونَهَا مَا لَكُمْ لَا تَمَعِنُونَ؟ وَمَا غَضِبَ

فرمود کہ شمارا آں گناہ یاد دہاند کہ از دست شمار برزند چرا بغور نے بینید و خدا براں یہود کہ تم کو وہ گناہ یاد دلائے جو تمہارے ہاتھ سے ہوگا۔ کیوں غور سے نہیں دیکھتے اور خدا

اللَّهُ عَلَىٰ تِلْكَ الْيَهُودِ إِلَّا لِمَا كَفَرُوا رَسُولَهُ عِيسَى

سبب ان یہودیوں پر عیسیٰ کو کافر کہنے کے سبب

وَكَذَّبُوهُ وَشَتَمُوهُ وَكَادُوا أَنْ يَقْتُلُوهُ مِنَ الْحَسَدِ

و تکذیب و دشنام وے شتمناک شد و نیز سبب آں کہ مے خواستند کہ از اور اس کی تکذیب اور اس کو گالیاں دینے کے سبب غضبناک ہوا اور اس لئے بھی کہ وہ

وَالهَوَىٰ، وَقَدْ كَتَبَ عَلَيْكُمْ قَدْرُ اللَّهِ أَنْكُمْ تَفْعَلُونَ

ہوا و حسد او را بقتل رسانند و بچینیں تقدیر خداوندی در حق شما جاری شدہ ہوا و حسد کے مارے چاہتے تھے کہ اس کو قتل کر دیں۔ خدا تعالیٰ کی تقدیر تمہارے حق میں اسی طرح جاری

بِمَسِيحِكُمْ كَمَا فَعَلَ الْيَهُودُ بِمَسِيحِهِمْ،

کہ با مسیح خود ہماں خواہید کرد کہ یہود با مسیح خود کردند ہوئی ہے کہ تم اپنے مسیح سے وہی کرو جو یہود نے اپنے مسیح سے کیا۔

وقد فعلتم بی کمثلہ، فهل بقی ہوئی لکم یا حزب

انکوں شتا با من ہماں طور معاملہ کر دید آیا اے گروہ دشمنان! چیزے آرزو اب تم نے اسی طرح میرے ساتھ معاملہ کیا۔ اے دشمنوں کے گروہ! کیا کچھ آرزو تمہارے

العدا أن تکفروا وتکذبوا وتؤذوا کمثلی نفساً

وتمنا در دل شتا باقی است کہ مے خواہید کہ بار دگر مثل من شخص دیگر را تکفیر و تفسیق بکنید و دل میں باقی ہے جو چاہتے ہو کہ پھر دوسری دفعہ میرے جیسے دوسرے شخص کی تکفیر اور تفسیق کرو

أخری؟ وقد شهدت ألسنکم وأقلامکم

آزار بدہید حالانکہ زبان ہائے شتا و قلمہائے شتا و فریب ہائے شتا ہمگی گواہی اور اس کو ستاؤ حالانکہ تمہاری زبانوں اور تمہاری قلموں اور تمہارے فریبوں نے اس بات پر گواہی

ومکائدکم أنکم أتمتم علی ما أشیر إلیہ فی

مے دہند بر این کہ شتا در حق من ہمہ آزا با تمام رسانیدہ اید کہ در سورہ فاتحہ اشارت دے دی کہ تم نے میرے حق میں وہ سب کچھ پورا کر لیا ہے جس کا سورہ فاتحہ میں اشارہ ہے

سورة الفاتحة، فارحموا مسیحاً آخر وأقيلوه من

بآں رفتہ پس اے منتظران بر مسیح دیگر رحم آرید پس اے انتظار کرنے والو دوسرے مسیح پر رحم کرو

هذه العزة أيها المنتظرون. أما شعبتم

و ازیں عزت و احترام وے را معاف بدارید آیا بایں قدر کہ بجا آورید اور اس عزت اور احترام سے اس کو معاف رکھو کیا اتنے سے تمہارا پیٹ

بهذا القدر؟ أتریدون أن ينزل عيسى ابن مريم

ہنوز سیر نشدہ اید آیا مے خواہید کہ مسیح ابن مریم از آسمان نہیں بھرا کیا چاہتے ہو کہ مسیح ابن مریم آسمان سے

مَنْ السَّمَاءِ ثُمَّ تَفْعَلُوا بِهِ مَا فَعَلَ الْيَهُودُ بِهِ مِنْ قَبْلِ،

نازل شود و با او ہماں بکنید کہ قبل ازیں یہود با وے کردند
نازل ہو اور اس سے وہی کرو جو اس سے پہلے یہودیوں نے اس کے ساتھ کیا

وَيَجْتَمِعُ عَلَيْهِ الْقَارِعَاتُ وَالتَّكْفِيرَانُ وَالدَّلَّتَانُ،

و ازیں جہت بروے دو مصیبت و دو تکفیر
اور اس طرح اس پر دو مصیبتیں اور دو تکفیریں

وَيَذُوقُ اللَّعْنَةَ مَرَّتَيْنِ، بَلْ ثَلَاثَ مَرَاتٍ،*

و دو ذلت جمع بشوند۔ و دو لعنت بلکہ
اور دو ذلتیں جمع ہو جائیں اور دو لعنت بلکہ

وَلَنْ يَجْمَعَ اللَّهُ عَلَيْهِ اللَّعْنَةُ الثَّلَاثُ

۳ لعنت را بچشد۔ و خدا بر سر وے ہرگز ایں سہ لعنت جمع نخواہد کرد۔
تین لعنت کا مزہ چکھے اور خدا اس پر ہرگز یہ تین لعنتیں جمع نہیں کرے گا

قد ثبت من مفهوم قوله تعالى غير المغضوب عليهم ان المسيح
از مفهوم آیت غیر المغضوب علیہم ثابت شدہ است کہ برائے مسیح موعود

الموعود قد قدر له ان يلعنه الذين يقولون انا نحن المسلمون
مقدر است کہ فرقہ از مسلمانان برو لعنت کردہ

الذين غضب الله عليهم كما غضب على اليهود وهم لا يعلمون
مورد غضب الہی شوند

فان فرضنا ان المسيح الموعود هو المسيح الذي أنزل عليه الانجيل
پس اگر ما فرض کنیم کہ مسیح موعود ہماں عیسیٰ است کہ برو انجیل نازل شدہ بود

فعند ذلك تجتمع عليه لعنات ثلاث. لعنة من اليهود و لعنة من
دریں صورت سہ لعنت برو جمع ے شوند۔ لعنتے از طرف یہود۔ و لعنتے

☆
الحال
شبه

کَمَا أَنْتُمْ تَزْعُمُونَ . وَقَدْ لَعْنَتُمْ مَسِيحًا جَاءَكُمْ

ہیچناں کہ گمان مے کنید و شما براں مسیح لعنت کردہ اید کہ از شما نزد شما
جیسا کہ تم گمان کرتے ہو اور ایک مسیح تو تمہیں میں سے تمہارے پاس آچکا

مَنْكُمْ ، وَأَتَمَّمْتُمْ عَلَيْهِ مَا كُتِبَ فِي كِتَابِ اللَّهِ ، فَهُوَ

آمد و پیشگوئی قرآن را برو با تمام رسانیدہ اید
اور تم نے اس پر وہ پیشگوئی پوری کر دی جو سورۃ فاتحہ میں تھی

الْمَسِيحِ الْمَوْعُودِ إِنْ كُنْتُمْ تَتَفَكَّرُونَ .

پس ہاں مسیح موعود است اگر فکر کنید
پس وہی مسیح موعود ہے جس پر وہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔

سَيَقُولُونَ إِنَّا لَا نَحْضُرُهُ إِلَّا تَذَلُّلًا وَطَاعَةً فَكَيْفَ

ایشاں خواہند گفت کہ ما بکمال فروتنی و فرمان پذیری پیش اوحاضر شویم
کہیں گے کہ ہم پوری خاکساری اور عاجزی سے اس کے پاس حاضر ہوں گے پھر کیونکر ہو سکتا

نَكْفُرُهُ وَنُؤْذِيهِ وَإِنَّا بِهِ مُؤْمِنُونَ . قُلْ هَذَا قَدْرٌ مِنَ اللَّهِ

پس چگونہ ممکن است کہ او را کافر گوئیم و آزارش بدہیم در حالیکہ ما با او ایمان بیاوریم۔ گو این
ہے کہ ہم اسے کافر کہیں اور ستائیں حالانکہ ہم اس پر ایمان لائیں۔ کہہ دے کہ یہ

كُتِبَ عَلَيَّ حِزْبٍ مِنْكُمْ فِي الْفَاتِحَةِ ،

تقدیر خداوندی است کہ در حق گروہے از شما در سورۃ فاتحہ نوشتہ شدہ
خدا کی تقدیر ہے جو تمہارے میں سے ایک گروہ کی نسبت سورۃ فاتحہ میں لکھی گئی ہے۔

النصارى و لعنة من المسلمين الذين يكفرونه عند نزوله و يكذبون . فكان السرّ
از طرف نصاری و لعنتی از طرف آس مسلماناں کہ تکذیب و تکفیر او خواہند کرد۔ پس گویا در نازل کردن عیسی علیہ السلام
فی انزال عیسیٰ ہو تکمیل امر اللعن و ادخال المسلمین فی الذین یلعنون . منہ
ہمیں رازے است کہ تا امر لعنت را کمل کردہ شود و مسلمانان نیز در اں گروہ داخل شوند کہ بر لعنت مے فرستند۔ منہ

بِقِيَّةِ الْحَاشِيَةِ

وَإِنَّ قَدْرَ اللَّهِ لَا يَبْدُلُ أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ . أَلَا

و اے جاہلان تقدیر خداوندی ہرگز تبدیل نمی شود
اور خدا کی تقدیر کبھی نہیں بدلتی۔

تَقْرءُونَ الْفَاتِحَةَ وَقَدْ كُنْتُمْ تَصْرَوْنَ عَلَيْهَا

اے پیروان حدیث! آیا انوں فاتحہ را نے خوانید و شما براں بسیار اصرار
اے حدیث کی پیروی کرنے والو! کیا اب فاتحہ کو نہیں پڑھتے اور تم تو اس پر بہت اصرار

أَيُّهَا الْمَحْدَثُونَ؟ الْيَوْمَ عَادَاكُمْ الْفَاتِحَةُ وَأَنْتُمْ

مے کریدید۔ امروز فاتحہ با شما عداوت مے کند و شما
کیا کرتے تھے۔ آج فاتحہ تم سے دشمنی کرتی ہے اور تم

عَادَيْتُمُوهَا وَصَارَ التَّرَامُهَا عَذَابٌ أَنْفُسِكُمْ كَأَنَّهَا

باوے میکنید و الترام آں بر جان شما عذاب شدید گردیدہ
اس سے کرتے ہو اور اس کا الترام تمہاری جان پر سخت عذاب ہو گیا ہے

جُرْعَةٌ غَيْرُ سَائِعٍ تَبْلَعُونَهَا وَلَا تَسْتَطِيعُونَ . وَلَا

گوئی آں یک جرعه ناگوار است کہ آں را از کام فرو بردن مے خواہید و نمی توانید
گویا کہ وہ ایک ناگوار گھونٹ ہے جسے نگلنا چاہتے ہو لیکن نگل نہیں سکتے

تَتْلُونَ بَعْدَ ذَلِكَ هَذِهِ السُّورَةُ إِلَّا وَأَنْتُمْ تَتَأَلَّمُونَ .

و امید است کہ بعد ازیں بغیر این کہ دل را صدمہ رسد این سورۃ را نخواہید خواند
اور امید ہے کہ اب اس کے بعد تم اس سورۃ کو بغیر درد و الم کے نہ پڑھو گے

وَلَا تَتْلُونَ: غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

و غیر المغضوب علیہم را نخواہید خواند
اور جب غیر المغضوب علیہم کا لفظ پڑھو گے

إِلَّا وَتَغْضَبُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ وَتَتَنَدَّمُونَ .

مگر آنکہ ہر جان ہائے خود نشتناک خواہید شد و پشیمان خواہید شد و تو تم کو اپنے اوپر سخت غصہ آئے گا اور پچھتاؤ گے اور

وَتَرَوْنَهَا عَذَابًا شَدِيدًا فِي كُلِّ حِينٍ تَقْرَأُونَ .

ہر وقت کہ تلاوت آں خواہید کرد شما ازاں عذاب شدید محسوس خواہد کرد جس وقت اسے پڑھو گے تمہاری جان اس سے سخت عذاب محسوس کرے گی۔

فَحِينَئِذٍ تَحْتَرِقُ قُلُوبُكُمْ بِلُظَىٰ الْحَسْرَةِ وَ

و دران وقت دلہائے شما از آتش حسرت کباب گردد و اس وقت تمہارے دل حسرت کی آگ سے کباب ہوں گے اور

رَبَّمَا تَوَدُّونَ لَوْ كُنْتُمْ تَتْرَكُونَ .

بسا اوقات آرزو خواہید کرد کہ کاش کے از ما سورۃ فاتحہ را نخواندے۔
اکثر چاہو گے کہ کاش کہ ہم سورۃ فاتحہ کا پڑھنا چھوڑ دیتے۔

الْبَابُ الرَّابِعُ

إِنَّ الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّ عِيسَىٰ صَعَدَ إِلَىٰ

آناں کہ پندارند کہ عیسیٰ علیہ السلام بر آسمان رفت
جن کا یہ گمان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر گئے

السَّمَاءِ لَيْسَ عِنْدَهُمْ سُلْطَانٌ وَإِنَّهُمْ إِلَّا يَكْذِبُونَ .

در دستِ شماں دلیلے نیست بلکہ ایشان دروغ سے زندقہ
ان کے ہاتھ میں کوئی دلیل نہیں بلکہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔

أَكْتَبَهُ اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ فَيَتَّبِعُونَهُ، أَوْ قَالَهُ الرَّسُولُ

آیا میں سخن را خدا در قرآن نوشته است کہ پیروی آں مے کنند یا موافق گفته رسول کیا یہ بات خدا نے قرآن میں لکھ دی ہے اس لئے اس کی پیروی کرتے ہیں یا یہ بات رسول نے کہی

فَيَقُولُونَ كَلَّا بَلْ هُمْ يفترون . وَلَنْ تَجِدَ آيَةَ

مے گویند ہرگز چناں نیست بلکہ از پیش خود مے تراشند در این باب آیتے ہے۔ پس وہ بھی کہتے ہیں۔ ہرگز ایسا نہیں۔ بلکہ وہ خود یہ بات تراشتے ہیں۔ اس بارہ میں

فِي هَذَا الْبَابِ، وَلَا حَدِيثًا مِنْ نَبِيِّنَا الْمَسْتطَابِ،

و حدیثے یافتہ نئے شود کوئی آیت اور حدیث پائی نہیں جاتی

وَلَا يَقْبَلُهُ الْعَقْلُ السَّلِيمُ أَيُّهَا الْعَاقِلُونَ .

و نہ میں امر را عقل سلیم قبول مے کند۔ اور نہ اس بات کو عقل سلیم قبول کرتی ہے۔ اور

وَقَالُوا إِنَّ الْمَسِيحَ رُفِعَ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ

و گویند کہ مسیح بر آسمان دوم مرفوع شد و کہتے ہیں کہ مسیح دوسرے آسمان پر اٹھا لیا گیا اور

وَصُلِبَ مَقَامَهُ رَجُلٌ آخَرَ، فَانظُرْ إِلَى كَذِبِ

در جائے او شخص دیگر را بر دار کشیدند۔ میں دروغ را بہ میں اس کی جگہ ایک دوسرا شخص سولی دیا گیا۔ اس جھوٹ کو دیکھو

يَنْحِتُونَ. أَكَانُوا حَاضِرِينَ عِنْدَ هَذِهِ الْوَاقِعَةِ

کہ تراشیدہ اند۔ آیا در وقت وقوع میں واقعہ حاضر بودند؟ جو انہوں نے تراشا ہے۔ کیا وہ اس واقعہ کے وقوع کے وقت حاضر تھے؟

﴿۱۳۴﴾

أَوْ وَجَدُوهَا فِي الْكِتَابِ وَالسَّنَّةِ، فَلْيُخْرِجُوهَا

یا آں را در کتاب و سنت دیدہ اند۔ باید کہ آں مقام
یا اس کو قرآن اور حدیث میں دیکھا ہے چاہیے کہ وہ مقام

لَنَا إِنْ كَانُوا يَصْدُقُونَ . كَلَّا . بَلْ إِنْهُمْ يَفْتَرُونَ

مارا ہم ہمناہند اگر راست مے گویند۔ ہرگز چناں نیست بلکہ
ہم کو بھی دکھلائیں اگر سچ کہتے ہیں۔ ہرگز ایسا نہیں بلکہ

عَلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَلَا يُفْكَرُونَ . وَلَا يَفْكَرُونَ

بر خدا و رسول وے افتراء مے کنند و خوف ندارند و
خدا اور اس کے رسول پر افتراء کرتے ہیں اور نہیں ڈرتے اور

فِي أَنفُسِهِمْ أَنَّ الْعَقْلَ يَخَالَفُ هَذِهِ الْقِصَّةَ

در دل خود فکر نئے کنند۔ عقل دست رد بر سینہ ایں قصہ
اپنے دل میں نہیں سوچتے۔ عقل اس قصہ کے مخالف ہے

وَلَا يَصَدِّقُهَا الْمَتَفَرِّسُونَ . فَإِنَّ الَّذِي صُلِبَ

مے زند و دانشمنداں زنہار دنال تصدیق ایں نروند۔ چہ کہ آں شخص
اور عقل مند ہرگز اس کی تصدیق نہیں کرتے کیونکہ وہ

فِي مِصْلَبِ عِيسَى إِنْ كَانَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

مصلوب کہ در جائے عیسیٰ یکشتن درآمد اگر مومن بود
مصلوب شخص جو عیسیٰ کی بجائے سولی دیا گیا اگر وہ مومن تھا تو

فَكَيْفَ صَلَّبَهُ اللَّهُ وَقَدْ قَالَ فِي التَّوْرَةِ إِنَّهُ

چگونہ خدا بگذاشت کہ او را بر دار بکشند حالانکہ در تورات فرمودہ کہ
خدا نے کس طرح اسے چھوڑ دیا کہ وہ سولی دیا جائے حالانکہ تورات میں خدا نے فرمایا ہے کہ

مَنْ صَلَّبَ فَهُوَ مَلْعُونٌ. أَلْعَنَ عَبْدًا وَيَعْلَمُ

ہر کہ مصلوب شود ملعون است۔ آیا خدا بندہ را ملعون کرد و جو سولی دے کر مار دیا جائے وہ ملعون ہے۔ کیا خدا نے ایک ایسے بندہ کو ملعون کیا

أَنَّهُ مُؤْمِنٌ، سَبَّحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا

میدانست کہ او مؤمن است پاک است ذات او ازیں چیز ہا کہ باوے نسبت مے کنند جس کی نسبت جانتا تھا کہ وہ مؤمن ہے اس کی ذات ان باتوں سے پاک جو وہ اس سے منسوب

يَصِفُونَ! وَقَدْ لَعَنَ اللَّهُ فِي التَّوْرَةِ

و خدا در تورات ہر مصلوب را ملعون قرار مے دید کرتے ہیں۔ اور خدا تورات میں ہر ایک مصلوب کو ملعون قرار دیتا ہے۔

كُلِّ مَنْ صَلَّبَ فَاسْأَلْ أَهْلَ التَّوْرَةِ إِنْ كُنْتَ

اگر نئے دانید از اہل تورات پرسید اگر تم نہیں جانتے تو تورات والوں سے پوچھو۔

مِنَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ. وَإِنْ كَانَ الْمَصْلُوبُ

و اگر شخص مصلوب از دشمنان عیسیٰ اور اگر وہ مصلوب شخص عیسیٰ کے دشمنوں میں سے

مِنَ أَعْدَاءِ عَيْسَىٰ وَمِنَ الْكُفَّارِ فَكَيْفَ سَكَتَ

و از کفار بود وقت صلیب چرا خاموش تھا اور کافر تھا تو صلیب کے وقت کیوں چپ رہا

الْمَصْلُوبُ عِنْدَ صَلْبِهِ وَمَا بَرَّأ نَفْسَهُ، وَكَيْفَ بَقِيَ أَمْرَهُ

ماند و چرا خود را بری ثابت نہ کرد و چرا امر او اور اپنے آپ کو کیوں بری نہ ثابت کیا اور اس کی بات کیوں

کالمکنون؟ وکان المصلوبون لا یموتون إلا إلی

پوشیدہ بماند و چینس بود کہ مصلوب بر صلیب تا سہ روز
پوشیدہ رہی مصلوب صلیب پر تین دن تک بلکہ تین دن سے

ثلاثة أيام أو یزیدون . فكانت المهلة كافية،

بلکہ زیادہ ازاں میماند و نئے مرد پس اس قدر مہلت برائے اس تحقیق
زیادہ تک زندہ رہ سکتا تھا۔ پس اس قدر مہلت اس تحقیق کے لئے

فاسأل الذین یصلبون عدوًا من أعداء

کافی بود۔ اکتوں ازاں کساں کہ دشمنے را از دشمنان عیسیٰ صلیب مے دہند
کافی تھی۔ اب ان لوگوں سے جنہوں نے عیسیٰ کے ایک دشمن کو سولی دیا پوچھو

عیسیٰ کیف سکت المصلوب إلی هذا الأمد .

پرسید کہ آں مصلوب تا اینقدر مدت چگونہ خاموش ماند
کہ وہ مصلوب اتنے دنوں کیونکر چپ رہا۔

أقبله العاقلون؟ ألم یبق له شہداء

آیا اس را عاقلان مے پذیرند۔ آیا برائے او گواہاں از
کیا عقلمند اسے قبول کرتے ہیں۔ کیا اس کے لئے

من أمه و زوجته وإخوانه وجيرانه وأحابه

مادر و زن و برادران و ہمسایگان و دوستان
اس کی ماں اور بیوی اور بھائی اور ہمسائے اور دوست

وأصحابه ومن الذین کان أودعهم أسرارہ

و یاران و مے نمائند و نیز آں کساں ہم نمائند کہ رازدار
گواہ نہ بنے۔ اور کیا انہوں نے بھی گواہی نہ دی جو اس کے رازدار

وكانوا يعرفونه . هيهات هيهات لما تزعمون !

و شناسائے او بودند افسوس ! بریں گمان کہ مے کنید اور اس کے پہچاننے والے تھے اس گمان پر جو تم کرتے ہو افسوس ہے۔

وشتان بين الحق وبين هذه المفتریات،

و درمیان حق و این مفتریات فرتے بسیار است۔ حق میں اور ان افتراؤں میں بڑا فرق ہے۔

أما بقى عندكم مثقال ذرة من عقل به تعقلون؟

آیا ذرہ از عقل در سر شما باقی نیست کہ با آں مغز سخن را بفہمید کیا ذرہ سی عقل بھی تمہارے سر میں باقی نہیں رہی جس سے بات کی تہ کو پہنچ جاؤ

بل هذه القصص خرافات لا أصل لها، ولا تقبلها

بلکہ این ہمہ افسانہ ہائے بیہودہ ہستند کہ سچ اصلے ندارد و یہ سب بیہودہ قصے ہیں ان کی کچھ اصلیت نہیں اور

الفطرة الصحيحة، ولا توجد إليها الإشارة الجلیّة

فطرت صحیحہ از قبول آئنها سر باز زند و دربارہ اینہا اشارہ پوشیدہ فطرت صحیحہ ان کو قبول نہیں کرتی اور ان کے بارہ میں کوئی پوشیدہ

أو الخفّية في كتاب اللّٰه ولا في أثر رسوله،

و نہ آشکار در کتاب اللہ یافتہ مے شود و نہ در حدیث رسول اور کھلا اشارہ قرآن شریف میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

فالذین يتبعونها لا يتبعون إلا سَمْرًا

و مے موجود است۔ پس آناکھ پیروی اینہا مے کنند فی الحقیقت پیروی دروغ بے فروغ حدیث میں پایا نہیں جاتا۔ پس جو لوگ ان کی پیروی کرتے ہیں وہ دراصل جھوٹ کی پیروی کرتے ہیں

وَأَمَّا نَزُولُ عِيسَى فاعلم

مے کند و آوارہ دشت سراسیمگی مے باشند۔ اما سخن دربارہ نزول عیسیٰ پس بدایں کہ اور پڑے بھٹکتے پھرتے ہیں لیکن عیسیٰ کے نزول کی نسبت پس جان تو کہ

أَنَّ لَفْظَ النَّزُولِ عَرَبِيٌّ يُسْتَعْمَلُ فِي مَحَلِّ الْإِكْرَامِ

لفظ نزول لفظ عربی است کہ در محل اکرام و بزرگ داشتن کے نزول کا لفظ عربی لفظ ہے جو کسی کی عزت اور تعظیم کے لئے استعمال

وَالْإِجْلَالِ، وَتَعْلَمُونَ مَعْنَى النَّزِيلِ أَيُّهَا الْمُتَفَقِّهُونَ .

استعمال کردہ مے شود و معنی نزیل بر دانشمندان پوشیدہ نیست کیا جاتا ہے اور نزیل کے معنی عالم جانتے ہیں۔

وَمَا رَأَيْنَا فِي كِتَابِ الْحَدِيثِ خَبْرًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ

و ما در کتب حدیث پہچ حدیث اور ہم نے حدیث کی کتابوں میں ایسی کوئی مرفوع متصل حدیث

مَرْفُوعًا مُتَّصِلًا يُفْهَمُ مِنْهُ أَنَّ عِيسَى يَنْزِلُ مِنْ

مرفوع متصل ندیدہ ایم کہ ازاں ظاہر شود کہ عیسیٰ از آسمان نازل گردد نہیں دیکھی جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ عیسیٰ آسمان سے اترے گا

السَّمَاءِ، وَمَا وَجَدْنَا لَفْظَ السَّمَاءِ فِي أَحَدٍ مِنَ

و نہ لفظ سما در پہچ کدام حدیث اور نہ ہم نے سما کا لفظ کسی حدیث

الْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ الْقَوِيَّةِ، وَهَذَا أَمْرٌ بَدِيهِيٌّ

صحیحہ قویہ یا قہیم چنانچہ ایں امر نزد دانایان علم حدیث صحیح قوی میں پایا اور یہ بات حدیث کے عالم خوب جانتے ہیں

یعلمہ المحدثون، ولا ینکرہ إلا الذی جہل

آشکار است۔ و انکار اس امر نے کند مگر شخصے کہ جاہل باشد اور اس بات کا انکار سوائے اس کے کوئی نہیں کرتا جو

أو تجاہل، ولا ینکرہ إلا العمون. ومع ذالک

یا خود را جاہل وا نماید یا آنکہ چشم او کور باشد و علاوہ برال جاہل ہو یا اپنے آپ کو جاہل ظاہر کرے۔ یا جو اندھا ہو اور اس کے سوا

إنہ أمرٌ خالف القرآن و عارضہ، فبأی حدیث

اس امر خلاف قرآن و ضد آں واقع شدہ است۔ پس کدام حدیث است یہ بات قرآن کے خلاف اور اس کی ضد پڑی ہوئی ہے۔ پس قرآن کے سوا کون سی حدیث ہے

بعد القرآن تؤمنون؟ وقد قال اللہ سبحانہ

کہ بعد از قرآن بہ آں ایمان مے آرید و خدا مے فرماید کہ جس پر ایمان لاتے ہو اور خدا فرماتا ہے کہ

مَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) نبود مگر رسولے و قبل ازو رسولاں گزشتہ اند محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) رسول ہیں اور ان سے پہلے رسول گذر چکے ہیں۔

قد جرت سُنَّةُ اهل اللسان في لفظ خلا. انهم اذا قالوا مثلاً

عادت اہل عرب بریں جاری شدہ است کہ چوں اوشاں مے گویند کہ

خلا زید من هذه الدار او من هذه الدنيا فيريدون من هذا

زید ازیں خانہ یا ازیں دنیا بگذشت پس ازیں قول اس مراد

القول انه لا يرجع اليها ابدا. وما اختار اللہ هذا اللفظ الا

مے دارند کہ او گاہے سوئے او مراجعت نخواہد کرد۔ و خدا تعالیٰ اس لفظ را از بہر ہمیں

اشارة الى هذه المحاوره كما لا يخفى. منه

اختیار کرده است کہ تا مردم معلوم کنند کہ ہر کہ از دنیا رفت باز نئے آید۔ منه

☆

د

د

د

د

د

د

د

فصرّح بأن الأنبياء الذين كانوا من قبل ماتوا

اس آیت آشکارے کلمے کہ ہمہ انبیائے پیشین فوت کردند
یہ آیت بتاتی ہے کہ سارے اگلے نبی فوت ہو چکے ہیں۔

كلهم والمرسلون. وهذه آية تلاها أبو بكر

و ہمیں آیت را حضرت ابو بکر صدیق
اسی آیت کو حضرت ابو بکر صدیق نے

الصدیق رضی اللہ عنہ - إذ كان الأصحاب يختلفون .

بر مجمع صحابہ بخواند چوں اختلاف کردند
تمام صحابہ کو سنایا جب انہوں نے اختلاف کیا

أعنى إذا اختلف بعض الناس من الصحابة

بایں معنی کہ چوں بعض مردم
یعنی جب بعض لوگوں نے

في موت رسول الله صلى الله عليه وسلم، وقال

در موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختلاف کردند۔ حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت میں اختلاف کیا اور حضرت

عمر إنه سيرجع كما يرجع عيسى، وكذلك

عمر گفت کہ آنحضرت بچھاں باز رجوع مے کنند چنانکہ عیسیٰ رجوع بفرماید و بچھیں
عمر نے کہا کہ آنحضرت اسی طرح واپس آئیں گے جیسا کہ عیسیٰ واپس آئے گا اور اسی طرح

قال بعضهم الذين كانوا يخطئون . فسمع

بعض دیگر خطا کاروں مے گفتند۔ دریں اثنا
اور بعض خطا کاروں نے بھی کہا تو اس وقت

أبو بكر كلامهم وما كانوا يزعمون، فقام علي

حضرت ابو بکر کلام ایشاں شنید و بر پندار ایشاں آگاہ شد پس بر منبر بالا حضرت ابو بکر نے ان کا کلام سنا اور ان کے گمان پر آگاہ ہوئے تب منبر پر

المنبر واجتمع الصحابة حوله وتلا الآية

برآمد و اصحاب بر گرد وے گرد آمدند و ایں آیت مذکورہ را کھڑے ہوئے اور صحابہ ان کے گرد جمع ہوئے پھر آیت مذکورہ

المذكورة وقال اسمعون. وكانوا مجتمعين

برخواند و فرمود از من بشنوید و ہمگنان پڑھی اور فرمایا سنو! اور سب کے سب

كلهم لموت رسول الله صلى الله عليه وسلم

بر موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع آمدہ بودند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت پر جمع تھے۔

فسمعوا وتأثروا بأثر عجيب كأن الآية نزلت

چوں ایں آیت را شنیدند تاثیر شگرف در دل یافتند و پنداشتند کہ گوئی ایں آیت جب یہ آیت سنی تو عجیب تاثیر اپنے دلوں میں پائی اور سمجھے کہ گویا یہ آیت آج ہی اتری ہے

في ذلك اليوم وكانوا يبكون ويصدقون .

ہمدراں روز نازل شد و بر شنیدش گریہ آغاز کردند و تصدیق فرمودند و اس کو سن کر انہوں نے رونا شروع کیا اور تصدیق کی

وما بقى أحد منهم فى ذلك اليوم إلا أنه آمن

دراں روز شخصے نہماند کہ از تہ دل بایں ایمان نیاورد کہ اس دن ایسا کوئی شخص نہ رہا جو اس پر ایمان نہ لایا ہو کہ

﴿۱۵۰﴾

بصمیم القلب أن الأنبياء كلهم قد ماتوا وقد

ہمہ انبیا ازیں عالم رخت بر بستہ اند
سارے نبی فوت ہو چکے ہیں

أدرکهم المنون . فما بقى لهم أسف على موت

اکنوں اوشاں را بر موت رسول خویش
اب ان کو اپنے رسول کی موت پر

رسولهم ولا محلّ غبطة لحبيهم، وتنبّهوا

رنجے و غمے و برائے محبوب خویش محلّ تحسّر و افسوس نماںد و بر موت وے
کوئی رنج اور غم اور اپنے پیارے کے لئے کوئی حسرت اور افسوس کی جگہ نہ رہی

على موته، وفاضت عيونهم وقالوا إننا لله

خبردار و آگاہ شدند و جوئے اشک از چشم رواں ساختند
اور اس کی موت پر خبردار اور آگاہ ہو گئے اور آنسوؤں کے دریا آنکھوں سے بہائے

وإننا إليه راجعون . وكانوا يتلون هذه

و انا اللہ گفتند و ایں آیت را
اور انا اللہ کہا اور اس آیت کو

الآية في السكك والأسواق والبيوت

در کوچہ و بازار و خانہ ے خواندند
گلی کوچوں میں اور گھروں میں پڑھتے تھے

ويكون . وقال حسان بن ثابت وهو يرثي

و ے گریستند چنانچہ حسان بن ثابت بعد از خطبہ ابوبکر
اور روتے تھے چنانچہ حسان بن ثابت نے حضرت ابوبکر کے خطبہ کے بعد

لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد خطبة أبي بكر

در مرثیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفت۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرثیہ میں کہا

كُنْتُ السَّوَادَ لِنَاظِرِي فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاطِرُ

تو مردک چشم من بودی اکنون از فقدان تو چشم من نابینا شد
تو میری آنکھ کی پتلی تھی اب تیرے جاتے رہنے سے میں اندھا ہو گیا

مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلَيْمَتْ فَعَلَيْكَ كُنْتُ أَحَاذِرُ

بعد از مردت ہر کہ خواهد بمیرد من بر جان تو مے لرزیدم
تیرے مرنے کے بعد جو چاہے مرے مجھے تو تیرے ہی مرنے کا ڈر تھا

يريد أن خوفي كله كان عليك، فإذا متَّ

یعنی ہمہ خوف من از بابت جان تو بود چوں تو مردی
یعنی مجھے تو سارا یہی ڈر تھا کہ کہیں تو نہ مر جائے لیکن اب جبکہ تو ہی مر گیا

فلا أبالي أن يموت موسى أو عيسى فانظروا

اکنون من پیچ باک ندارم کہ موسیٰ بمیرد یا عیسیٰ بمیرد۔ پس نگاہے بفرمائید
تو اب مجھے کچھ پروا نہیں کہ موسیٰ مرے یا عیسیٰ مرے۔ اب غور کرو کہ

إليهم كيف أحبوا نبیهم وكيف كان تصدر

کہ اوشاں نبیٰ خود را چه قدر دوست مے داشتند و چه طور آداب محبت
وہ اپنے نبیٰ کو کس قدر دوست رکھتے تھے اور کس طرح محبت کے آداب

منهم آداب المحبة وآثارها أيها المجادلون .

و نشان آن ازوشاں آشکار مے شدند
اور نشان اُن سے ظاہر ہوتے تھے۔

وَانظُرُوا كَيْفَ اقْتَضَتْ غَيْرَتَهُمْ أَنَّهُمْ مَا رَضُوا

و نیز نگاہے بکنید کہ غیرت ایشاں ہرگز روا نہ داشت کہ بعد موت رسول اللہ اور یہ بھی غور کرو کہ ان کی غیرت نے ہرگز نہ چاہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بِحَيَاةِ نَبِيِّ بَعْدَ مَوْتِ رَسُولِ اللَّهِ، فَهَدُّوا إِلَى

صلی اللہ علیہ وسلم بر حیات پہچ کد ام نبی راضی بشوند پس خدا او شاں را کی موت کے بعد کسی نبی کی حیات پر راضی ہو جائیں پس خدا نے ان کو

الصِّرَاطَ كَمَا يُهْدَى الْعَاشِقُونَ . وَاجْتَمَعَتْ

ہماں طور راہ حق بنمود کہ عاشقان را مے نماید و اس طرح سے حق کی راہ دکھائی جس طرح عاشقوں کو دکھاتا ہے۔ اور

قُلُوبَهُمْ عَلَى مَفْهُومِ آيَةِ قَدْ خَلَّتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

دل ہائے ایشاں بر مفہوم آیت قد خلت من قبلہ الرسل اتفاق کردند ان کے دلوں نے قد خلت من قبلہ الرسل کی آیت کے مفہوم پر اتفاق کر لیا۔

وَآمَنُوا بِهِ وَكَانُوا بِهِ يَسْتَبْشِرُونَ . ثُمَّ أَتَيْتُمْ

و بہ آں ایمان آوردند و شادمانی ہا کردند پس اور اس پر ایمان لائے اور اس پر خوش ہوئے۔ پھر صحابہ کے بعد

بَعْدَهُمْ . مَا قَدَّرْتُمْ نَبِيَّكُمْ حَقَّ قَدْرِهِ وَتَقُولُونَ

بعد از اصحاب نوبت بشما رسید۔ شما رعایت حق و قدر نبی پہچ بجا نیا وردید۔ وے گوئید تمہاری باری آئی تم نے اپنے نبی کی وہ قدر نہیں کی جو قدر کرنے کا حق تھا۔ اور کہتے ہو

مَا تَقُولُونَ . أَتَأْمُرُكُمْ بِمَحَبَّتِكُمْ بِنَبِيِّكُمْ أَنْ يَبْقَى

آنچه مے گوئید آیا محبت شما روا دارد کہ عیسیٰ جو کچھ کہتے ہو۔ کیا تمہاری محبت روا رکھتی ہے کہ عیسیٰ

عیسیٰ علی السماء حیًا وقد مضی ألف و قریب

بر آسمان زندہ باشد و نبیؐ ما از مدّت چہارہ صد
آسمان پر زندہ ہو اور ہمارے نبیؐ چودہ سو برس

مِن ثلثہ علی موت رسول اللہ؟ ساء ما تحکمون۔

شریت ممت چشمہ است
سے وفات یافتہ ہوں۔

أَرْضِيتُمْ بَأَن يَكُون نَبِيكُمْ مَدْفُونًا فِي التَّرَابِ

آیا بایں خورسند ہستید کہ نبیؐ شما در مدینہ زیر زمین
کیا تم اس بات پر خوش ہو تمہارے نبیؐ مدینہ میں زمین کے نیچے

فِي الْمَدِينَةِ، وَأَمَّا عَيْسَىٰ فَهُوَ حَيٌّ إِلَىٰ هَذَا الْوَقْتِ؟

مدفون و لیکن عیسیٰؑ تا ایں زمان زندہ باشد
مدفون ہوں لیکن عیسیٰؑ اس وقت تک زندہ ہو

اتقوا اللہ أيها المجتروءون . قد كان إجماع

اے دلیران پیاک از خدا بترسید و ایں اجماع
اے بے باکو! خدا سے ڈرو اور یہ پہلا اجماع تھا جو

الصحابة علی موت عیسیٰؑ أوّل إجماع انعقد

اول بود کہ با اتفاق جمیع صحابہ در اسلام منعقد گردید
تمام صحابہ کے اتفاق سے اسلام میں منعقد ہوا

فِي الْإِسْلَامِ بِاتِّفَاقٍ جَمِيعِهِمْ، وَمَا كَانَ فَرْدًا

و فردے از افراد
اور کوئی فرد بھی

﴿۱۵۳﴾

خَارِجًا مِّنْهُ كَمَا أَنْتُمْ تَعْلَمُونَ. وَهَذَا مَنَّةٌ

ازیں اجتماع بیرون نماںد۔ و این احسان
اس اجتماع سے باہر نہ رہا اور یہ حضرت

مِنَ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رِقَابِ الْمُسْلِمِينَ

صديق است رضی اللہ عنہ بر گردن ہمہ مسلمانان
صديق رضی اللہ عنہ کا تمام مسلمانوں کی گردن پر احسان

كُلُّهُمْ أَنَّهُ أَثَبَتَ بِنَصِّ الْقُرْآنِ مَوْتَ الْأَنْبِيَاءِ

کہ موت ہمہ انبیاء و موت عیسیٰ را بص قرآن
ہے کہ انہوں نے تمام انبیاء کی موت اور عیسیٰ کی موت کو قرآن سے

كُلُّهُمْ وَمَوْتَ عِيسَى، فَهَلْ أَنْتُمْ شَاكِرُونَ؟ ثُمَّ

ثابت فرمود آیا شکر سے کنید باز
ثابت کیا۔ کیا تم مشکور ہو؟ پھر

خَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ يَتَرَكُونَ الْقُرْآنَ

برجائے ایشان آں کساں نشستند کہ قرآن را مے گذارند و
ان کی جگہ وہ لوگ بیٹھے جو قرآن کو چھوڑتے ہیں اور

وَيُخَالِفُونَ الرَّحْمَنَ وَعَلَى اللَّهِ يَفْتَرُونَ. وَقَدْ

خلاف رحمن مے کنند و بر خدا دروغ مے بندند و
رحمن کے خلاف کرتے ہیں اور خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں اور

عَلِمُوا أَنَّ الْقُرْآنَ تَوْفَى الْمَسِيحِ، وَكَرَّرَ الْبَيَانَ

خوب مے دانند کہ قرآن مسیح را وفات مے دہد و مکرر این معنی را
خوب جانتے ہیں کہ قرآن مسیح کو وفات دیتا ہے اور دوبارہ اس کو صاف

الصریح، ومنعه من الصعود إلى السماء، وبشر

صاف بیان سے فرماید و از صعود بر آسمان او را باز سے دارد و طور پر بیان فرماتا ہے اور آسمان پر چڑھنے سے اس کو روکتا ہے اور

المسلمین بأن خاتم الخلفاء ومسیح هذه

مسلماناں را مژدہ سے دہد کہ خاتم خلفا و مسیح اس امت از مسلمانوں کو خوشخبری دیتا ہے کہ خاتم الخلفاء اور اس امت کا مسیح

الأمّة ليس إلا من الأمّة، فأی مسیح بعدی

ہمیں امت خواهد بود پس بعد از اس انتظار کدام حدیث☆ اسی امت میں سے ہوگا اب اس کے بعد کون سی حدیث☆ کا

ينتظرون؟ وقالوا مانرى ضرورة مسیح وكفانا

مے کشند و مے گویند ما احتیاج بمسیح نداریم و انتظار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو مسیح کی ضرورت نہیں اور

القرآن، وقد كذبوا كتاب الله وهم يعلمون .

قرآن مارا کافی است از اس گفتگو دانستہ کتاب خدا را تکذیب مے کنند قرآن ہمارے لئے کافی ہے۔ یہ جان بوجھ کر خدا کی کتاب کی تکذیب کر رہے ہیں۔

ولو كانوا يتبعون القرآن لما كذبوني، لأن

و اگر اتباع قرآن کردندے تکذیب من نہ نمودندے زیرا کہ اور اگر قرآن کا اتباع کرتے تو میری تکذیب نہ کرتے کیونکہ

القرآن يشهد لي ولكنهم كذبوا، فثبت أنهم

قرآن گواہی من مے دہد لیکن اوہاں تکذیب مے کنند از اس جا ثابت شد کہ قرآن میری گواہی دیتا ہے لیکن وہ جھٹلاتے ہیں یہاں سے ثابت ہوا کہ وہ

☆ سہو کتابت ہے۔ بمطابق عربی عبارت فارسی ترجمہ میں ”کدام مسیح“ اور اردو میں ”کون سے مسیح“ ہونا چاہیے۔ (ناشر)

يَتَصَلَّفُونَ بِالْقُرْآنِ لَا يُؤْمِنُونَ. وَتَكْذِبُ

اوشاں لاف بیہودہ سے زندقہ و با قرآن ایمان ندارند و زبان اوشاں بیہودہ لاف مارتے ہیں اور قرآن پر ان کا ایمان نہیں اور ان کی زبان

أَلْسِنَهُمْ، وَلَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا الدُّنْيَا، وَإِلَيْهَا

حرف دروغ سے زند و در دل اوشاں بغیر حب دنیا نیست و بالکل بہ دنیا جھوٹ بولتی ہے اور ان کے دل میں دنیا کی محبت کے سوا اور کچھ نہیں اور اس کی

يَتَمَّيَلُونَ. وَيُرُونَ أَنَّ الْمُلْكَ قَدْ زُلْزِلَ وَ

مائل ہستند۔ و سے بینند کہ ملک در زلزلہ و جنیدن آمدہ و طرف مائل ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ملک میں زلزلہ پڑ گیا ہے۔ اور

حَلَّ السَّامُ وَهَدَّرَ الْجِمَامُ ثُمَّ لَا يَرْجِعُونَ .

مرگ عام نازل شدہ و موت بھجی کبوتر آواز با برداشتہ باز رجوع نمی آرند عام موت پڑ رہی ہے اور موت کبوتر کی طرح آوازیں کر رہی ہے پھر رجوع نہیں کرتے

أَفَلَمْ يَنْظُرُوا إِلَى مَفَاسِدِ الْأَرْضِ فَتَكُونُ لَهُمْ

کاش نگاہے بر فساد ہائے زمین سے کردندے تا کاش! زمین کے فسادوں کو دیکھتے تب ان کی آنکھیں

قُلُوبُ يَعْقِلُونَ بَهَا، وَلَكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَسْتَكْبِرُونَ .

دل دانا و چشم بینا باوشاں دست دادے و لیکن انہما قومے گردن کش ہستند کھلتیں اور عقل آتی لیکن یہ ایک متکبر قوم ہے۔

أَيُّكُمْ يَكْفُرُونَ بِآدَمَ هَذَا الزَّمَانِ وَقَدْ خَلَقَ عَلِيُّ

آیا انکار آدم ایں زمان سے کنند حالانکہ بر پشت زمین کیا اس زمانہ کے آدم کا کفر کرتے ہیں حالانکہ زمین کی پیٹھ پر

الأرض من كل نوع دابة أفلا ينظرون؟ وتراءى

ہرگونہ دابہ پیدا گردیدہ است آیا نگاہ نے کند
ہر ایک قسم کا دابہ پیدا ہو گیا ہے کیا نہیں دیکھتے

بعض الناس كالكلاب، وبعضهم كالذئب،

بعضے مردم مانند سگال گردیدہ اند و بعضے گرگ
بعض لوگ کتوں کی طرح ہو گئے ہیں اور بعض بھیڑیوں کی طرح

وبعضهم كالخنازير، وبعضهم كالحمير،

و بعضے خنزیر
اور بعض سوروں کی طرح

وبعضهم كالأفاعى يلدغون. وما من حيوان

و بعضے مانند مار نیش سے زندہ و بچ کدام حیوانے نیست
اور بعض سانپوں کی طرح ڈنگ مارتے ہیں۔ اور ایسا کوئی جانور نہیں

إلا وظهر كمثلہ حزبٌ من الناس وهم

کہ گروہے از مردم مانند وہ نشدہ و در افعال
کہ لوگوں میں سے ایک گروہ اس جیسا نہ ہو گیا ہو اور افعال میں

كمثلہا يعملون. وكذا لك فتقت الأرض

و اعمال مشابہ بہ وہ نشدہ اند۔ و پہنچیں زمین شگافتہ شد
اس کے مشابہ نہ ہو اور ایسا ہی زمین بھی ایسی پھٹی جیسے

حقٌ فتقها، ألم يأن أن يخلق الله آدم بعدها

چنانکہ حق شگافتن بود آیا تا هنوز وقت نیامد کہ بعد زین حیوانات خدا آدم را پیدا کند
پھٹنے کا حق تھا۔ آیا اب تک وقت نہیں آیا کہ ان حیوانات کے بعد خدا آدم کو پیدا کرے

☆ سہو کتابت ہے۔ برطابق عربی عبارت ”و بعضہم کالحمیر“ کا ترجمہ فارسی میں ”بعضے خراں“ جبکہ اردو میں ”اور بعض گدھوں کی طرح“ درج ہونا چاہیے۔ (ناشر)

وینفخ فیہ روحہ، ولا تبدیل لسنة اللہ

و روح خود را در بدد اے عاقلان نیو بدانید کہ سنت اللہ اور اپنی روح اس میں پھونکے اے عقلمندو! خوب جان لو کہ اللہ کی سنت

ایہا العاقلون. وإذا قیل لهم سارعوا إلی

ہرگز تبدیل نے شود و ہر گاہ باشاں گفتہ شود کہ ہر چہ زود تر در خدمت ہرگز نہیں بدلتی اور جس وقت ان سے کہا جائے کہ بہت جلد

خليفة اللہ، واتبعوا ما كشف اللہ علیہ،

خليفة اللہ حاضر بشوید و پیروی ملہمات و مکشوفات او بکنید خليفة اللہ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ اور اس کے الہاموں کی پیروی کرو

لعلکم تُرحمون، رأیتهم تحمراً أعینهم

تا بر شما رحم آوردہ شود۔ چشمہائے شام تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ ان کی آنکھیں

من الغیظ، وقالوا ما کان لنا أن نتبع جاہلاً

از جوش خشم خون آلود مے گردند و مے گویند مارا چہ شد کہ پیروی جاہلے بکنیم غصے سے سرخ ہو جاتی ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں کیا ہوا کہ ہم ایک جاہل کی پیروی کریں

ونحن أعلم منه، فعليه أن يبایعنا، أنبایع

حالانکہ ما از وے عالم تر ہستیم بلکہ باید کہ او بیعت ما بکند آیا ما بیعت بچو حالانکہ ہم اس سے زیادہ عالم ہیں بلکہ چاہیے کہ وہ ہماری بیعت کرے۔ کیا ہم ایسے شخص کی

الذی لا یعلم شیئاً وانا لعالمون. فلیصبروا

شخصے بجا آریم کہ از علم چیزے نداند و عالم بزرگ ہستیم پس باید کہ صبر بکنند بیعت کریں کہ اس کو علم سے کچھ حصہ نہیں اور ہم عالم ہیں۔ پس چاہیے کہ صبر کریں

حتى يرجعوا إلى ربهم ويطلعوا على صورهم،

تا آنکہ بسوئے پروردگار خویش باز بروند و بر صورتہائے خود آگاہ بشوند یہاں تک کہ اپنے پروردگار کے پاس جائیں اور اپنی صورتوں سے واقف ہوں

وذرهم وما يكيدون. وقد وسم الله على

و بگذار او شاں را و بد اندیشی ہائے او شاں را و آشکار گردیدہ است کہ خدا بر بنی ہائے او شاں اور ان کو اور ان کی بد اندیشیوں کو جانے دے۔ اور ظاہر ہو گیا ہے کہ خدا نے ان کی

خراطيمهم، وأظهر حقيقة علومهم، ثم لا

داغ گذاشتہ و حقیقت علم ایشاں را طشت ازبام فرمودہ بایں ہمہ شرمندہ ناکوں پر داغ دیا ہے اور ان کے علم کی حقیقت کو طشت ازبام کر دیا ہے۔ اور باوجود اس

يتندمون. وإذا دُعوا إلى الحق تعرف في

و پشیمان نئے شوند و ہر گاہ ایشاں را بسوئے حق خواندہ شود سب کے شرمندہ اور پشیمان نہیں ہوتے اور جس وقت ان کو حق کی طرف بلایا جائے

وجوههم المنكر، ويمرون علينا وهم يسبون .

چیں بر جبین ے شوند و دشنام بر زبان از پیش ما ے گزرند تیوری چڑھاتے ہیں اور گالیاں دیتے گزر جاتے ہیں۔

أولئك الذين طبع الله على قلوبهم، وأعمى

ایشاں کسانے ہستند کہ خدا بر دل شان مہر زدہ و یہ وہ لوگ ہیں جن کے دل پر خدا نے مہر لگائی اور

أبصارهم، وطمس وجوههم، فهم لا يؤانسون.

چشم شاں را کور ساختہ و رو ہائے ایشاں نگوں کردہ پس ایشاں انس نئے ورزند ان کی آنکھ کو اندھا کیا۔ اور ان کے مونہوں کو اوندھا کر دیا پس وہ انس نہیں پکڑتے۔

وإنهم ينتظرون المسيح من السماء ، ويفرحون

و ایشیاں چشم در راہ مسیحی از آسمان نشسته اند و بر آن اور وہ آسمان سے ایک مسیح کے آنے کے منتظر ہیں۔ اور ان باتوں پر

بکلمات مدسوسۃ أدخلت فی الإسلام بسبب

کلمات شاد مے شونڈ و ناز مے کنند کہ نصاریٰ بعد از اسلام آوردن در اسلام خوش ہوتے اور ناز کرتے ہیں جو باتیں نصاریٰ نے اسلام لانے کے بعد

النصاری عندما كانوا يُسلمون . وكيف ينزل الذي

داخل کردند و چگونہ ممکن است کہ اسلام میں داخل کیں۔ اور کیونکر ممکن ہے کہ وہ مسیح آئے

أنزلَ عليه الإنجيل وقد قال القرآن: مِنْكُمْ ☆، فهل

آن مسیح نازل شود کہ بر وے انجیل فرود آمد حالانکہ قرآن منکم فرماید جس پر انجیل اتری تھی حالانکہ قرآن منکم فرماتا ہے۔

يُهلك إلا الكاذبون . أنزلَ عليهم قرآن آخر ،

پس ہلاک نشود مگر شخصے دروغ زن۔ آیا بر ایشیاں قرآن دیگر نازل کردہ شدہ پس جھوٹا ہی ہلاک ہوتا ہے۔ کیا ان پر دوسرا قرآن اترا ہے۔

﴿۱۵۷﴾

سمعت ان بعض الجهال يقولون ان المهدي من بنى فاطمة. فكيف يقول

شندیم کہ بعض جاہلاں مے گویند کہ مہدی از بنی فاطمہ ظہور خواہد کرد۔ پس چگونہ این شخص

هذا الرجل انى انا المهدي المعهود وانه ليس منهم فالجواب ان الله

مہدی معہود تواند شد و این از بنی فاطمہ نیست پس جواب این است کہ

يعلم حقيقة الاحوال وحقيقة النسب والال. و معدالك انى انا المهدي الذي

حقیقت نسب و آل خدا میداند و باوجود این من آن مہدی ہستم کہ

هو المسيح المنتظر الموعود. و ما جاء فيه انه من بنى الفاطمة فاتقوا الله و الساعة الحاطمة. منه

مسیح موعود است و در ویچ روایت نیامدہ کہ از بنی فاطمہ خواہد بود پس از خدا و از قیامت بترسید۔ منہ

☆
الحاج
نبیہ

أَوْ شَابَهُوا الْيَهُودَ فَحَرَّفُوا كَمَا كَانُوا يُحَرِّفُونَ؟

یا مشابہت با یہودوں پیدا کردہ اند کہ مثل او شاں تحریف را پیشہ گرفتہ اند۔ و ثابت است یا یہودیوں کی طرح ہو کر تحریف کا پیشہ اختیار کیا ہے۔ اور ثابت ہے

وَإِنَّ الْقُرْآنَ قَدْ تَوَفَّى الْمَسِيحَ، وَالْمَسِيحُ أَقْرَبُهُ

کہ قرآن مسیح را وفات مے بخشد و مسیح در قرآن اعتراف کہ قرآن مسیح کو وفات دیتا ہے اور مسیح قرآن میں اپنی موت کا

فِي الْقُرْآنِ، أَلَا يَتَدَبَّرُونَ قَوْلَهُ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي، أَمْ

بمگر خود نماید آیا اندیشہ نمی کنند در قول وے فلما توفیتنی یا اقرار کرتا ہے کیا اس کے قول فلما توفیتنی میں غور نہیں کرتے یا

عَلَى الْقُلُوبِ أَقْفَالُهَا أَمْ هُمْ عَمُونَ؟ وَإِنَّ الْقُرْآنَ

آیا بر دل ایساں قفل زدہ اند یا کور ہستند و قرآن ان کے دلوں پر قفل لگ گئے ہیں یا اندھے ہیں اور قرآن

أَشَارَ فِي أَعْدَادِ سُورَةِ الْعَصْرِ إِلَى وَقْتِ مَضَى

در عدد ہائے سورہ عصر بحساب قمری اشارہ بسوئے وقتے مے کند کہ سورۃ عصر کے اعداد میں قمری حساب سے اس وقت کی طرف اشارہ کرتا ہے جو

مَنْ آدَمَ إِلَى نَبِينَا بِحَسَابِ الْقَمَرِ، فَعُدُّوا

از آدم تا نبی ما سپری شدہ است پس بشمارید آدم سے ہمارے نبی تک گذرا ہے پس اگر

إِنْ كُنْتُمْ تَشْكُونَ. وَإِذَا تَقَرَّرَ هَذَا فاعلموا أني

اگر شکے دارید۔ و ہر گاہ اس متحقق شد پس بدانید کہ من شک ہے تو گن لو۔ اور جب یہ تحقیق ہو گیا تو جان لو کہ میں

خُلِقْتُ فِي الْأَلْفِ السَّادِسِ فِي آخِرِ أَوْقَاتِهِ كَمَا خُلِقُ

در آخر اوقات ہزار و ششم آفریدہ شدہ ام چنانکہ آدم چھٹے ہزار کے آخر اوقات میں پیدا کیا گیا ہوں جیسا کہ آدم

آدَمِ فِي الْيَوْمِ السَّادِسِ فِي آخِرِ سَاعَاتِهِ، فَلَيسَ لِمَسِيحٍ

در روز ششم در ساعت آخری وے مخلوق شد پس بدون من برائے مسیح دیگر چھٹے دن میں اس کی آخری ساعت میں پیدا کیا گیا پس میرے سوا دوسرے مسیح

مِن دُونِي مَوْضِعُ قَدَمٍ بَعْدَ زَمَانِي إِنْ كُنْتُمْ تَفَكَّرُونَ وَلَا

جائے قدم گذاشتن بعد وقت من نیست اگر فکر بکنید و کے لئے میرے زمانہ کے بعد قدم رکھنے کی جگہ نہیں اگر فکر کرو اور

تَظْلَمُونَ. فَأَنَا صَاحِبُ الزَّمَانِ لَا زَمَانَ بَعْدِي، فَبِأَيِّ زَمَانٍ

بیداد اختیار نکنید۔ پس من صاحب زمان منتظر ہستم و بعد از من بچ زمانے نیست و آں ظلم اختیار نہ کرو۔ پس میں صاحب زمان موعود ہوں اور میرے بعد کوئی زمانہ نہیں اور اے جھوٹو!

تَنْزِلُونَ مَسِيحًا كَمَا كَانُوا يَنْزِلُونَ؟ وَ

کدام زمان خواہد بود کہ در وے اے دروغ زمان مسیح فرضی و خیالی خود را فرود خواہید آورد وہ کون سا زمانہ ہو گا جس میں تم اپنے فرضی اور خیالی مسیح کو اتارو گے اور

قَدْ اتَّفَقَ عَلَيَّ هَذِهِ الْعِدَّةُ التَّوْرَةُ وَالْإِنْجِيلُ

و بر این وقت و زمان تورات و انجیل و قرآن ہمہ متفق ہستند اس وقت اور زمانہ پر تورات اور انجیل اور قرآن سب متفق ہیں۔

وَالْقُرْآنُ، فَاسْأَلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِنْ كُنْتُمْ تُرْتَابُونَ .

اگر شک دارید از اہل کتاب پرسید۔ اگر شک ہے تو اہل کتاب سے پوچھ لو۔

وقد مضى آخر الألف السادس، وما بقى وقتُ

چنانچہ آخر ہزار ششم بگذشت و بعد ازاں
تحقیق ہزار ششم کا آخر گزر گیا۔ اور اس کے بعد

نزول المسيح بعده، وإن فى هذا آية لقوم

برائے نزول مسیح ہیچ وقتے و موقعے نہماند و البتہ در این برائے طالبان نشانے سے باشد
مسیح کے نازل ہونے کے لئے کوئی وقت اور موقعہ نہ رہا اور البتہ اس میں طالبوں کے لئے ایک

يطلبون . وكان هذا من معالم الموعود فى

و این امر در قرآن از نشانہائے آں موعود بود
نشان ہے اور یہ بات قرآن میں اس موعود کی نشانیوں میں سے تھی

القرآن ويعلمها المتدبرون . وإن الألف

واین را تدبر کنندگان سے دانند۔ و البتہ ہزار ششم
اور اس کو تدبر کرنے والے جانتے ہیں اور البتہ چھٹا ہزار

السادس كاليوم السادس الذى خلق فيه

چوں آں روز ششم است کہ درو آدم پیدا کردہ شدہ بود
اس چھٹے دن کی طرح ہے جس میں آدم پیدا کیا گیا تھا

آدم، وإن يوماً عند ربك كألف

چنانکہ خداوند حکیم سے فرماید کہ یک یوم نزد پروردگار تو
جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک دن تیرے پروردگار کے نزدیک

سنةٍ مّمّا تعدّون.

چوں ہزار سال است از آنچه شمارے کنید۔

ہزار سال کی طرح ہے تمہارے حساب سے۔

أَلْبَابُ الْخَامِسُ

يا أهل الدهاء والاتقاء من الناظرين ! اعلموا

اے ناظرین خدا ترس و دانشمند! آگاہ باشید
اے خدا ترس اور عقلمند ناظرین! آگاہ رہو

☆
أن زماننا هذا هو آخر الزمان وأنا من الآخريين .

کہ ایں زمان ما ہاں آخر زمان است و من از آخرین ہستم
کہ یہ زمانہ وہی آخری زمانہ ہے اور میں آخرین میں سے ہوں

وإن يومنا هذا يوم الجمعة حقيقةً، وقد

واین یوم ما فی الحقیقت یوم جمعہ ہے باشد زیرا کہ دریں
اور ہمارا یہ دن درحقیقت جمعہ کا دن ہے کیونکہ اس میں

جُمعت فيه أناسٌ ديارٍ وأرضين، وجمعتُ

مردم ہر ملک و ہر زمین جمع کردہ شدہ اند و نیز در ایں یوم
ہر ملک اور ہر زمین کے آدمی جمع کئے گئے ہیں اور نیز اس دن میں

☆ لا يقال ان ساعة القيامة مخفية فلا يجوز ان يقال لزمان انه هو اخر الازمنة

جائز نیست کہ کہے ایں اعتراض کند کہ ساعت قیامت مخفی است۔ پس چگونہ زمانے را از زمانہ تو ان گفت کہ ایں آخر زمانہ است

فانا لا نعین الساعة بل نقول انها غير معين في هذه الساعات المعينة. ولا شك ان القرآن

چرا کہ ساعت قیامت را معین نے کم بلکہ سے گویم کہ آں ساعت در اں ساعت ہائے معینہ نیز غیر معین است و بی شک نیست کہ قرآن

شبهه الوف الدنيا بايام الحلقة فيستبطن من هذا كل ما قلنا كما لا يخفى على ذوى الفطنة. منه

ہزار ہائے دنیا را با یام پیدائش تشبیہ دادہ است پس ہمہ آنچه گفتیم از ایں تشبیہ قرآنی ہم استنباط تو ان کرد۔ منه

کل ما تحتاج إليه نفوس الناس من سعادة الدنيا

ہر چیزے از سعادت دنیا و دین جمع کردہ شدہ است کہ مردم را حاجت بآں افتد دنیا اور دین کی سعادت میں سے ہر ایک چیز جمع کی گئی ہے جس کی طرف لوگوں کو حاجت پڑتی ہے

والدين ومن أنواع العلوم والمعارف وأسرار

و نیز ہر گونہ علوم و معارف و اسرار شرع متین اور نیز ہر طرح کے علوم اور معارف اور شرع متین کے اسرار

الشرع المتين، وزوجت النفوس، فتری كل

فراہم آمدہ اند و مردم را باہم تزویج و تعلق پیدا شد چنانچہ جمع ہو گئے ہیں اور لوگوں کے تعلقات آپس میں بڑھ گئے ہیں۔ جیسا کہ دیکھتے

بابورة تأتي عند إصباحها وإمسائها بأفواج

مے بیدید کہ ہر گاری آتشین صبح و شام فوج فوج ہو کہ ہر ایک ریل گاڑی صبح اور شام مشرق اور مغرب کے گروہ در گروہ

من المشرقين والمغربين، وجمعتُ بها

اہل مشرق و مغرب را مے آرد و بسبب آں ثمرہ ہائے لوگ لاتی ہے اور اس کے باعث مشرق اور مغرب

ثمار المشرق والمغرب بإذن الله أرحم الراحمين،

مشرق و مغرب باذن خدا جمع آمدہ اند کے میوے خدا کے حکم سے جمع ہو گئے ہیں۔

وفي آخر الأمر يجمع الله فيه شملَ ديننا رحمةً

و امید ہست کہ در آخر کار خداوند رحیم پراگندگی دین ما را مبدل بجمعیت خواهد کرد اور امید ہے کہ آخر کار رحیم خدا ہمارے دین کی پراگندگی کو دور کر دے گا

على هذه الأمة وعلى العالمين، ويُنجي الخلق من

و	خلق	را	از
اور	خلقت	کو	اس

شفا حُفرة كانوا عليها. وعدُّ من اللّٰه وهو

کنارہ آں مغا کے رستگار خواہد ساخت کہ براں استادہ اند۔ ایں وعدہ ایست از خدا و او گڑھے کے کنارے سے ہٹا لے گا جس کے کنارے پر کھڑے ہیں۔ یہ خدا کا وعدہ ہے اور وہ

أصدق الصادقين، ويظهر الإسلام على الأديان

صادق ترین راست گویان است و اسلام بر ہمہ دین ہا غالب خواہد آمد سب سچ بولنے والوں سے زیادہ سچ بولنے والا ہے۔ اور اسلام سب دینوں پر غالب آئے گا

كلها، وتري جمعاً من كل قوم يدخلون فيه

و جماعت ہا از توبہ و خلوص دل از میان ہر قوم در آں داخل شوند اور ہر قوم کی جماعتیں توبہ اور خلوص دل کے ساتھ اس میں داخل ہوں گی۔

توآبين. فلا شك أن زمننا هذا جمعة، تشهد

پس شکے نیست کہ ایں وقت ما جمعہ ایست کہ آسمان و پس کوئی شک نہیں کہ یہ ہمارا وقت جمعہ ہے۔ اور آسمان

الأرض والسماء عليه، وقد جمع فيه كل ما تفرق في

زمین براں گواہی دہند و در دے ہر چیزے جمع گردیدہ کہ در پیشیناں اور زمین اس پر گواہی دیتے ہیں اور اس میں وہ ہر ایک چیز جمع ہو گئی ہے جو اگلوں میں

الأولين. وإنى خلقت في هذه الجمعة في

پراگندہ	بود۔	و	من	در	ایں	جمعہ
پراگندہ	تھی۔	اور	میں	اس	جمعہ	میں

ساعة العصر والعُسر للإسلام والمسلمين، كما

در ساعت عصر و در وقتیکہ اسلام و مسلمانان را عُسر و تنگی فراگرفتہ بود مخلوق شدہ ام عصر کے وقت اور ایسے وقت میں جبکہ اسلام اور مسلمانوں کو تنگی اور عسر نے گھیر لیا تھا پیدا کیا گیا ہوں

خُلِقَ آدَمُ صَفِيُّ اللَّهِ فِي آخِرِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ. وَإِنْ

چنانکہ آدم صفی اللہ در ساعت آخری جمعہ آفریدہ شد و جیسا کہ آدم صفی اللہ جمعہ کے آخری گھڑی میں پیدا کیا گیا اور

زَمَانَهُ كَانَ نَمُوذَجًا لِهَذَا الْحِينِ، وَكَانَ وَقْتُ

الْبَيْتِ زَمَانِ آدَمَ بَرَاءَ اِیْنَ وَقْتُ بَطْوَرِ نَمُونَه بُوَد و آدم کا زمانہ اس وقت کے لئے بطور نمونہ کے تھا اور

عَصْرِهِ ظِلًّا لِهَذَا الْعَصْرِ الَّذِي عُصِرَ الْإِسْلَامُ

وَقْتُ عَصْرِ وے بَطْوَرِ ظِلِّ بَرَاءَ اِیْنَ عَصْرِ بُوَد کہ در وے گلوئے اسلام اس کے عصر کا وقت اس عصر کے لئے سایہ کے طور پر تھا کہ اس میں اسلام کا گلا گھوٹا گیا

فِيهِ وَصِبَتْ مَصَائِبُ عَلَي دِينِنَا، وَكَادَتْ أَنْ

فَشْرَدَه شدہ و مصیبت ہا بر دین ما فرو ریختہ و نزدیک است کہ اور ہمارے دین پر مصیبتیں پڑیں اور قریب ہے کہ

تَغْرِبُ شَمْسُ الدِّينِ. وَتَرُونَ فِي هَذِهِ الْاَيَّامِ

آفتاب دین فرو رود و ظاہر است کہ دریں ایام دین کا آفتاب غروب ہو جائے اور ظاہر ہے کہ ان دنوں

أَنْ نُورَ الْإِسْلَامِ قَدْ عُصِرَ مِنْ كَثْرَةِ الظَّلَامِ

نور اسلام از بسیاری تاریکی و فردمایگان اسلام کا نور تاریکی کی☆ اور

وَاللَّئَامِ وَصَوْلِ الْمُخَالَفِينَ بِالْأَقْلَامِ وَالْمُكَذِّبِينَ .

و حملہ دشمنان یا خاملا و تکذیب کنندگان کی آمدہ
لہجوں کی زیادتی اور دشمنوں کے حملوں سے جو قلم کے ساتھ ہیں اور تکذیب کرنے والوں کی

و كَادَ أَنْ لَا يَبْقَىٰ أَثَرُ مِنْهُ لَوْلَمْ يَتَدَارَكَهُ فَضْلُ

و خیل نزدیک بود کہ اثرے از وے نماندے اگر فضل خدائے کریم
وجہ سے کم ہو گیا ہے۔ اور قریب تھا کہ اس کا کچھ نشان بھی باقی نہ رہتا اگر خدائے کریم کا

اللَّهِ الْكَرِيمِ الْمُعِينِ . فَاقْتَضَتْ غَيْرَةَ اللَّهِ

اورا باز نہ جسے چنانچہ از ہمیں سبب است کہ غیرت خدا خواست
فضل اس کا تدارک نہ کرتا۔ چنانچہ اسی سبب سے خدا کی غیرت نے تقاضا کیا کہ

أَنْ يَبْعَثَ فِيهِ مَجْدًا يَشَابَهُ آدَمَ، فَخَلَقَنِي

کہ در وے مجددے را مبعوث فرماید کہ با آدم مشابہ باشد۔ پس در اس یوم
اس میں ایک مجدد کو پیدا کرے جو آدم سے مشابہ ہو۔ پس

فِي هَذَا الْيَوْمِ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ أَعْنَى سَاعَةِ

در وقت عصر اعنی در ساعت عصر مرا
اس دن عصر کے وقت یعنی عصر کے وقت مجھ کو

الْعَسْرَ وَعَلَّمَنِي مِنْ لَدُنْهِ وَأَكْرَمَ، وَأَدْخَلَنِي

بیا فرید و مرا از پیش خود بیاموخت و بنواخت و در سلک
پیدا کیا اور مجھ کو اپنے پاس سے سکھایا اور عزت دی اور اپنے

فِي عِبَادَةِ الْمُكْرَمِينَ، وَجَعَلَنِي حَكَمًا لِلْأَقْوَامِ

بندگان بزرگ خود مرا در آورد۔ و مرا حکم ساخت برائے آتاں کہ
بزرگ بندوں کے سلسلہ میں مجھ کو داخل کیا۔ اور مجھے ان کے لئے جو اختلاف کرتے ہیں

الذین یختلفون وهو أحکم الحاکمین . ورأی

اختلاف ے کنند و او احکم الحاکمین است۔ و مردم آشکار
حکم بنایا اور وہ احکم الحاکمین ہے۔ اور لوگوں نے کھلم کھلا

القوم أن اللہ نصرنی، وفي کل أمرٍ أیدنی، وطرَدوا

دیدہ اند کہ خداوند بزرگ مرا نصرت ے بخشد و در ہر امر تائید من ے کند و مردم مرا براندند
دیکھ لیا ہے کہ خدا تعالیٰ میری مدد کرتا ہے اور ہر بات میں میری تائید کرتا ہے اور لوگوں نے مجھے نکال

فآوانی، وصالوا فحمانی، وزاد جماعتی وقوی

ولیکن او مرا در پیش خود جاہد و اوشاں بر من فرور یختند و لے او مرا محفوظ بداشت و جماعت مرا افزودنی
دیا لیکن اُس نے مجھے اپنے پاس جگہ دی اور وہ مجھ پر ٹوٹ پڑے لیکن اُس نے مجھے محفوظ رکھا اور میری جماعت بڑھائی

سلسلتی، فألقاهم فی التحیر فضل اللہ علیّ،

بخشید و سلسلہ مرا قوت مرحمت فرمود۔ پس ظن بد و فضل خدا کہ بر من بود اوشاں را در حیرت بنگند
اور میرے سلسلہ کو قوت دی پس بدظنی اور خدا کے فضل نے جو مجھ پر تھا اُن کو حیرت میں ڈالا

وزاده سوء ظنّهم، وقالوا أیجعل اللہ رجلا

وگفتند آیا خدا شخصے را
اور کہا کہ کیا خدا ایسے شخص کو خلیفہ

خليفة فی الأرض وهو یفسد فیها ویسفک

در زمین خلیفہ ے کند کہ در ان خرابی باکند و خون ہا فرو ریزد
بناتا ہے جو زمین میں خرابیاں کرے اور خون کرے

الدماء، فأجابهم اللہ بواسطتی فقال إنی

پس خدا او شاں را از واسطہ من جواب داد کہ من
پس خدا نے ان کو میری وساطت سے جواب دیا کہ میں

﴿۱۶۵﴾

أَعْلَمَ مَا لَا تَعْلَمُونَ. وَقَالُوا قَتَلَ فُلَانٌ مَظْلُومًا،

مے دانم آنچه شما نمیدانید۔ و گفتند کہ فلاں مظلوم کشته شد
وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے اور کہا کہ فلاں مظلوم مارا گیا

وَأُرِيدُ قَتْلَ فُلَانٍ مِنَ الْمُتَنَصِّرِينَ، وَنَسَبُوا

و قتل فلاں از نصاریٰ ارادہ کردہ شدہ است و قتل را بمن
اور فلاں عیسائی کے قتل کا ارادہ کیا گیا ہے۔ اور قتل کو

الْقَتْلَ إِلَىٰ لِيُدْخِلُونِي فِي الَّذِينَ يَفْسِدُونَ فِي

نسبت دادند تا مرا در آسمان داخل کنند کہ در زمین فساد
میری طرف منسوب کیا تا کہ مجھے اُن لوگوں میں داخل کریں جو زمین میں فساد

الْأَرْضِ وَيَقْتُلُونَ النَّاسَ ظُلْمًا وَفَسَادًا، وَاللَّهِ

برپا مے کنند و از بے داد و فساد مردم را مے کشند و خدا
کرتے ہیں اور ظلم اور فساد سے لوگوں کو مار ڈالتے ہیں اور خدا

يَعْلَمُ أَنِي بَرِيءٌ مِنْهَا، وَإِنَّ كَلِمَاتِهِمْ هَذِهِ لَيْسَتْ

مے داند کہ من ازیں ہا بری ہستم و این گفتار ہائے او شاں نسبت بمن بجز
جانتا ہے کہ میں اُن سے بری ہوں اور اُن کی یہ باتیں جو میری نسبت ہیں بالکل جھوٹی

إِلَّا بَهْتَانِ عَلِيٍّ، وَاللَّهِ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ، وَهَنَّاكَ

بہتان و دروغ نیست و خدا ظالمین را نیکو مے داند۔ و از بیجاست کہ
اور بہتان ہے اور خدا ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ اور اسی لئے

أَوْحَىٰ اللَّهُ إِلَيَّ حِكَايَةَ عَنْ قَوْلِهِمْ "أَتَجْعَلُ فِيهَا"

خدا سوئے من از زبان ایشاں وحی کرد کہ "آیا تو خلیفہ مے کنی
خدا نے میری طرف انہی کی زبانی وحی کی کہ "کیا تو خلیفہ بناتا ہے

إلى قوله "إني أعلم ما لا تعلمون"، عبرة للمجتريين.

در زمین، تا قولہ "من میدانم آنچه شما نمی دانید" و اس بجهت آن فرمود کہ جرأت کنندگان را عبرتے زمین میں، اس آیت تک کہ انی اعلم ما لا تعلمون۔ اور یہ اس لئے فرمایا کہ جرأت کرنے والوں کو عبرت

وما جرت هذه الأقوال على السنهم إلا ليتموا

حاصل آید۔ و اس گفتارہا بر زبان ایشان بجهت آن جاری شدہ کہ خبر خداوندی را حاصل ہو۔ اور یہ باتیں ان کی زبان پر اس لئے جاری ہوئیں تا کہ خدا تعالیٰ کی اس

نبأ الله الذي سبق من قبل وليثبتوا مضاهاتي

اتمام کنند کہ پیشتر مذکور شدہ بود و بجهت آنکہ مشابہت من با آدم خبر کو پوری کریں جو پہلے مذکور ہو چکی اور اس لئے کہ میری مشابہت

بآدم في تهمة الفساد وسفك الدماء، فأجابهم

در تہمت فساد و خوزیزی ثابت کنند پس خدا ایشان را آدم سے فساد اور خوزیزی کی تہمت میں ثابت کریں پس خدا نے ان کو

الله بوحیه وقد طبع وأشيع هذا الوحي قبل

بذریعہ وحی خود جواب داد و اس وحی پیش از اپنی وحی کے ذریعہ سے جواب دیا اور یہ وحی

قتل المشرك الذي يزعمون فيه كآني قتلته

قتل آن مشرک کہ دربارہ آن گمان مے کنند کہ من او را کشت ام اس مشرک کے قتل سے پہلے جس کی نسبت ان کا گمان ہے کہ میں نے اُسے قتل کیا ہے

وقبل موت نصراني يزعمون فيه كأن أصحابي

و پیش از موت آن نصرانی کہ نسبت باو گمان مے برند کہ دوستان من برائے اور اس نصرانی کی موت سے پہلے جس کی نسبت ان کا گمان ہے کہ میرے دوستوں نے

صَالُوا الْقَتْلَهُ، فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي دَافَعَ عَنِّي بِكَلِمَاتٍ

قتل وے برو حملہ کردند چاہ و شائع گردیدہ بود۔ پس ستائش برائے آل خدائے کہ از طرف من اس کے قتل کے لئے اس پر حملہ کیا چھپ کر شائع ہو چکی تھی۔ پس تعریف ہو اس خدا کی کہ جس نے میری طرف سے

قِيلَتْ فِي آدَمَ وَهُوَ خَيْرُ الْمَدَافِعِينَ .هُوَ الَّذِي

باآں گفتارہا دفاع فرمود کہ در حق آدم گفته شدہ بودند۔ و خدا بہترین دفاع کنندگان است۔ ہموں ان باتوں کے ساتھ مدافعت کی جو آدم کے حق میں کہی گئی تھیں اور خدا سب دفاع کرنے والوں سے بہتر ہے

رَدَّ بِي شَمْسَ الْإِسْلَامِ بَعْدَمَا دَنَتْ لِلْغُرُوبِ،

خدائے کہ بذریعہ من آفتابے اسلام را در وقتیکہ قریب بغروب شدہ بود باز پس گردانید وہی خدا جس نے میرے ذریعہ سے اسلام کے سورج کو جس وقت وہ غروب ہو رہا تھا پھر لوٹایا

فَكَأَنَّهَا طَلَعَتْ مِنْ مَغْرِبِهَا وَتَجَلَّتْ لِلطَّالِبِينَ .

پس گویا دیگر بار از مغرب خود طلوع کرد و برائے طالبان تجلّی فرمود پس گویا پھر اپنے مغرب سے طلوع کیا اور طالبوں کے لئے تجلّی فرمائی

وَإِنْ مَثَلِي عِنْدَ رَبِّي كَمَثَلِ آدَمَ، وَمَا خُلِقْتُ إِلَّا

وہر آئینہ مثل من نزد پروردگار من مثل آدم ہست و من مخلوق نشدہ ام مگر اور بے شک میرے پروردگار کے نزدیک میری مثال آدم کی مثال ہے اور میں پیدا نہیں کیا گیا مگر

بَعْدَمَا كَثُرَتْ عَلَى الْأَرْضِ النَّعْمُ وَالسَّبَاعُ وَالذُّودُ

بعد ازاں کہ بر زمین چہارپایاں و درندگاں و موران اس کے بعد کہ زمین پر چوپایوں اور درندوں اور چوہٹیوں☆

وَالضَّبَاعُ وَكَثُرَ كُلُّ نَوْعِ الدَّوَابِّ عَلَى ظَهْرِهَا،

و گفتاراں بسیار گردیدند و ہرگونہ وحشی یا را بر پشت آں بسیارے اور بوڑھے بھیڑیے کثرت سے پھیل گئے اور ہر ایک قسم کے وحشیوں نے جہاں تک ان سے

و خالف بعضها بعضاً، وما كان آدم ليملكهم

ہرچہ تمام تر حاصل آمد با یکدیگر پر خاش و پیکار آغاز نہادند۔ و پچ آدم نبود کہ زمام اختیار آہن ہوسکا ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی اور جھگڑے کی بنیاد ڈالی۔ اور کوئی آدم نہ تھا کہ اُن کے اختیار کی

ویكون حکماً علیہم و فاتحا بینہم، فجعلنی اللہ

را در دست آورد و بر آہن حکم گردد و راہ فیصلہ در نزاع آہن بکشاید۔ لاجرم خدا مرا باگ کو ہاتھ میں لائے اور ان پر حکم بنے اور اُن کی نزاعوں میں فیصلہ کی راہ نکالے۔ لاجرم خدا نے

آدم و أعطانی کل ما أعطی لأبی البشر، وجعلنی

آدم گردانید و مرا ہمہ آں چیز بخشید کہ بآدم بخشیدہ بود و مرا مجھ کو آدم بنایا اور مجھ کو وہ سب چیزیں بخشیں اور مجھ کو

بروزاً الخاتم النبیین و سید المرسلین . و السر

بروز خاتم النبیین و سید المرسلین گردانید و کشف ایں خاتم النبیین اور سید المرسلین کا بروز بنایا اور بھیجید ایں میں

فیہ أن اللہ کان قضی من الأزل أن یخلق

حقیقت چنان است کہ خدا از ازل ارادہ فرمودہ بود کہ آں آدم را خواہد آفرید یہ ہے کہ خدا نے ابتدا سے ارادہ فرمایا تھا کہ اس آدم کو پیدا کرے گا

آدم الذی ہو خاتم الخلفاء فی آخر الزمان کما

کہ در آخر زمان خاتم خلفاء خواہد بود چنانکہ کہ آخری زمانہ میں خاتم خلفاء ہوگا جیسا کہ

خلق آدم الذی ہو خلیفۃ الأول فی شرح

در آغاز زمان آں آدم را بیافرید کہ خلیفہ اول او بود زمانہ کے شروع میں اس آدم کو پیدا کیا جو اس کا پہلا خلیفہ تھا

الأوان، لتستدير دائرة الفطرة، وليُشابه الخاتمةُ

و ایں ہمہ سب آں کرد تادارہ فطرۃ متدیر گردد
اور یہ سب کچھ اس لئے کیا کہ فطرت کا دائرہ گول ہو جائے۔

بالفاتحة، وليكون هذا التشابه للتوحيد

و نیز بجہت آنکہ ایں مشابہت برائے توحید
اور نیز اس لئے کہ یہ مشابہت توحید کے لئے

كسلطان مبین، وليدُلَّ المصنوع على صانعه

دلئے روشن گردد۔ و نیز برائے آنکہ کہ مصنوع با دلالت صوری برصانع
ایک روشن دلیل بن جائے۔ اور نیز اس لئے کہ مصنوع صوری دلالت کے ساتھ

بالدلالة الصوريّة، فإن الهيئة المستديرة

خویش دلالت نماید۔ زیرا کہ بیت متدیر
اپنے بنانے والے پر دلالت کرے کیونکہ گول چیز کی بیت

تُضاهى الوحدة، بل تشتمل على معنى الوحدة،

مانند وحدت سے گردد بلکہ بر معنی وحدت مشتمل می باشد
وحدت کی طرح ہو جاتی ہے بلکہ وحدت کے معنوں میں مشتمل ہوتی ہے

ولذلك يوجد استدارةً في كل ما خلق من

ازینجا است کہ در تمام آفرینش کہ از قسم بساطت است
اسی واسطے بساطت کی قسم کی پیدائش میں گولائی پائی جاتی ہے۔

البسائط، ولا يوجد بسيط خارجاً من الكروية.

استدراات یافتہ سے شود۔ و ہچ کدام چیزے بسیط از کرویت بیروں نیست
اور کوئی بسیط چیز کرویت سے باہر نہیں ہے۔

ذالک لیعلم الناس أن اللّٰه هو الأحَد الفرد

و این بجہت آں ست کہ مردم بدانند کہ خدائے یگانہ و یکتا است اور یہ اس لئے ہے کہ لوگ جان لیں کہ خدا واحد اور یکتا ہے

الذی صبّغ کلّ ما خلقه بصبغ الأحدیة،

آنکہ ہمہ آفرینش را برنگ یگانگی رنگین گردانیدہ است جس نے ساری مخلوقات کو یگانگت کے رنگ سے رنگ دیا ہے

ولیعرفوا أنه هو ربّ العالمین. وحاصل الکلام

و بجہت آنکہ بشناسند کہ پروردگار جہاں و جہانیاں ہماں است۔ و حاصل کلام آں کہ اور اس لئے تا کہ پہچان لیں کہ جہانوں کا پروردگار وہی ہے۔ اور حاصل کلام یہ کہ

أن اللّٰه وترّیحبّ الوتر، فاقترضتْ وَحَدَّتْهُ أَنْ

خدا یکتاست و یکتائی را دوست دارد لاجرم یکتائی او خواست کہ خدا اکیلا ہے اور ایک ہونے کو دوست رکھتا ہے۔ اس لئے اُس کی یکتائی نے چاہا کہ

یکون الإنسان الذی هو خاتم الخلفاء مشابہًا

آں کہ وہ انسان جو خاتم خلفاء کا خاتم ہو مشابہ

بآدم الذی هو أوّل من أعطی خلافةً عظمی و

باں آدم کے مشابہ ہو جو سب خلیفوں کا پہلا تھا اور

أوّل من نفخ فیہ الروح من ربّ الوری، لیکون

و اول کسے از مخلوقات بود کہ در وے روح دمیدہ شدہ بود۔ و این بجہت آں کرد کہ مخلوقات میں اوّل شخص تھا جس میں خدا نے روح پھونکی گئی تھی اور یہ اس لئے کیا

زمان نوع البشر كدائرة يتصل النقطة الآخرة

زمانہ نوع بشر مانند آں دائرہ گردو کہ نقطہ آخری وے تا کہ نوع بشر کا زمانہ اُس دائرہ کی طرح ہو جائے جس کا آخری نقطہ

بنقطتها الأولى، وليدل على التوحيد الذي دُعي

با نقطہ اولینش پیوند مے یابد و نیز بجهت آں کہ دلالت برآں توحید بکند کہ اُس کے پہلے نقطہ سے مل جاتا ہے اور نیز اس لئے کہ اس توحید پر دلالت کرے

إليه الإنسان. والتوحيد أحبُّ الأشياءِ إلى ربِّنا

انسان را بسوئے آں خوانده شده است و توحید پروردگار مارا محبوب ترین چیزاست جس کی طرف انسان کو بلایا گیا ہے۔ اور توحید ہمارے پروردگار کو سب چیزوں سے زیادہ

الأعلى، فاختر و وضعاً دورياً في خلق الإنسان،

ازیں سبب در آفرینش انسان وضع دوری را اختیار فرمود پیاری ہے۔ اس لئے انسان کی پیدائش میں وضع دوری کو اختیار فرمایا۔

فلذالك ختم على آدم كما كان بدأ من

و ہمیں سبب بر آدم ختم نمود چنانکہ در آغاز ابتدا از اور اسی سبب سے آدم پر ختم کیا جیسا کہ شروع میں آدم سے

آدم في أول الأوان، و إن في ذلك لآية

آدم نمود و برائے فکر کنندگان دریں نشان بس ابتدا کیا اور فکر کرنے والوں کے لئے اس میں

للمتفكرين. وإنَّ آدمَ آخرَ الزمانِ حقيقةً

بزرگ است۔ و آدم آخر زمان درحقیقت بڑا بھاری نشان ہے اور آخر زمانہ کا آدم در حقیقت

هُوَ نَبِيْنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّسْبَةُ بَيْنِي

نبی کریم ماست صلی اللہ علیہ وسلم و نسبت من با جناب وے
ہمارے نبی کریم ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور میری نسبت اُس کی

وَبَيْنَهُ كَنَسْبَةِ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ، وَإِلَيْهِ أَشَارُ

نسبت اُستاد و شاگرد است و بسوئے ہمیں سخن
جناب کے ساتھ اُستاد اور شاگرد کی نسبت ہے اور خدا تعالیٰ کا
سبحانہ فی قولہ ”وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَدْحُقُوا فِيهِمْ“

اشارہ ے کند قول خداوندی وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَدْحُقُوا فِيهِمْ
یہ قول کہ وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَدْحُقُوا فِيهِمْ

فَفَكَّرُ فِي قَوْلِهِ ”آخِرِينَ“ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ

پس در لفظ آخِرین فکر کنید۔ و خدا بر من
اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے پس آخِرین کے لفظ میں فکر کرو۔ اور خدا نے مجھ پر

فِيضَ هَذَا الرَّسُولِ فَأَتَمَّهُ وَأَكْمَلَهُ، وَجَذَبَ

فیض ایں رسول کریم فرود آورد و آں را کامل گردانید و
اُس رسول کریم کا فیض نازل فرمایا اور اس کو کامل بنایا اور اس

إِلَى لَطْفِهِ وَجُودِهِ، حَتَّى صَارَ وَجُودِي وَجُودَهُ،

لطف وجود آں نبی کریم را بسوئے من یکشید تا اینکه وجود من وجود او گردید
نبی کریم کے لطف اور جود کو میری طرف کھینچا یہاں تک کہ میرا وجود اس کا وجود ہو گیا

فَمَنْ دَخَلَ فِي جَمَاعَتِي دَخَلَ فِي صَحَابَةِ

پس آنکہ در جماعت من داخل شد فی الحقیقت در صحابہ
پس وہ جو میری جماعت میں داخل ہوا درحقیقت میرے

سیدی خیر المرسلین. وهذا هو معنی وَاٰخِرِيْنَ مِنْهُمْ

آقائے من خیر المرسلین داخل شد۔ و ہمیں معنی است مر لفظ آخرین منهم را سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا اور یہی معنی آخرین منهم کے لفظ کے

كما لا يخفى على المتدبرين. ومن فرق بيني و

چنانکہ بر اندیشہ کنندگان پوشیدہ نیست۔ و آنکہ در من و در مصطفیٰ بھی ہیں جیسا کہ سوچنے والوں پر پوشیدہ نہیں اور جو شخص مجھ میں اور مصطفیٰ میں

بين المصطفى، فما عرفني وما رأى. وإن

تفریق سے کند او مرا نہ دیدہ است و نہ شناختہ است۔ و ہر آئینہ تفریق کرتا ہے اُس نے مجھ کو نہیں دیکھا ہے اور نہیں پہچانا ہے۔ اور بے شک

نبينا صلى الله عليه وسلم كان آدم خاتمة

نبی ما صلی اللہ علیہ وسلم آدم خاتمہ دنیا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے خاتمہ کے آدم

الدنيا ومنتهى الأيام، وخلق كآدم بعد

و پایان روزہائے زمانہ بودند و آنحضرت مانند آدم مخلوق شدند اور زمانہ کے دنوں کے منتہی تھے اور آنحضرت آدم کی طرح پیدا کیے گئے

مَا خَلَقَ عَلَى الْأَرْضِ كُلِّ نَوْعٍ مِنَ الدَّوَابِّ

بعد زائل کہ بر زمین ہر گونه حشرات اس کے بعد کہ زمین پر ہر طرح کے کیڑے مکوڑے

وكل صنف من السباع والأنعام، ولما خلق

و وحوش و درندہا پیدا آمدند و ہر گاہ اور چارپائے اور درندے پیدا ہو گئے اور جس وقت

اللّٰه هذه الخليفة من أنواع النعم والسباع

خدا اس مخلوق را از انواع وحوش و درندہا
خدا نے اس مخلوق کو یعنی حیوانوں اور درندوں

والدود على الأرضين؛ أعنى كلّ حزب من

و مورہا بر زمین بیافرید یعنی ہر گروہے را از
اور چیونٹیوں کو زمین پر پیدا کیا یعنی

الفاجرین والكافرين، والذين آثروا الدنيا على

فاجراں و کافراں۔ و دنیا پرستوں بر روئے کار آورد
فاجروں اور کافروں اور دنیا پرستوں کے ہر ایک گروہ کو پیدا کیا

الدين، وخلق في السماء نجومها وأقمارها وشموسها

و در آسمان ستارہ ہا و مہتاب ہا و آفتاب ہا
اور آسمان میں ستارے اور چاندوں اور سورجوں

أعنى النفوس المستعدّة من الطاهرين المنورين،

یعنی نہ نفوس مستعدہ را از پاکوں و نورانیوں بظہور آورد
یعنی پاکوں کے نفوس مستعدہ کو ظہور میں لایا

خلق بعد هذا آدم الذي اسمه محمد وأحمد،

بعد ازاں آل آدم را خلعت وجود پوشانید کہ اسم او محمد و احمد است صلی اللہ علیہ وسلم
تو بعد اس کے اُس آدم کو وجود کا خلعت پہنایا جس کا نام محمد اور احمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم

وهو سيّدُ وُلدِ آدمٍ وأتقى وأسعدُ، وإمامٌ

کہ اوسردار اولاد آدم و امام آفرینش و از جملہ تقی و سعید است
اور وہ آدم کی اولاد کا سردار اور خلقت کا امام اور سب سے زیادہ تقی اور سعید ہے۔

﴿۱۷۲﴾

الْخَلِيقَةَ. وَإِلَيْهِ أَشَارَ اللَّهُ فِي قَوْلِهِ إِذْ قَالَ رَبُّكَ

و بسوئے میں اشارہ ہے کہند قول خداوندی
اور اس کی طرف خدا تعالیٰ کا یہ قول اشارہ کرتا ہے

لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۗ وَ

لِلْمَلَائِكَةِ.....الآیة و قسم
لِلْمَلَائِكَةِ-الآیة اور خدا

بِعِزَّةِ اللَّهِ وَ جَلَالِهِ أَنْ لَفْظٌ إِذْ يَدُلُّ بِدَلَالَةٍ

بجز خداوندی و جلال و عزت کی قسم کہ لفظ اذ بدالالت قطعی
کی عزت اور جلال کی قسم کہ اذ کا لفظ قطعی دلالت کے ساتھ

قَطْعِيَّةٌ عَلَى هَذَا الْمَقْصُودِ، وَيَدُلُّ عَلَيْهِ سِيَاقُ

بریں مقصود دلالت سے کہند
اس مقصود پر دلالت کرتا ہے۔

الْآيَةِ وَسَبَاقُهَا إِنْ كُنْتَ لَسْتَ كَالْيَهُودِ. فَلَا

واگر تو مانند یہود نیستی سیاق و سباق آیت بر تو میں راز را بکشاید
اور اگر تو یہود کی طرح نہیں تو آیت کا سیاق و سباق تجھ پر اس راز کو کھول دے گا

شَكَ أَنَّهُ آدَمُ آخِرُ الزَّمَانِ، وَالْأُمَّةُ كَالذُّرِّيَّةِ

پس شک نیست کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آدم آخر الزمان است وامت بجائے ذریت
پس شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخر زمانہ کے آدم ہیں اور امت اس نبی محمود کی ذریت

لِهَذَا النَّبِيِّ الْمَحْمُودِ، وَإِلَيْهِ أَشَارَ فِي قَوْلِهِ إِنِّي

میں نبی محمود است۔ و بسوئے میں اشارہ ہے کہند قول خداوندی
کی بجا ہے۔ اور اس کی طرف خدا تعالیٰ کے اس قول کا اشارہ ہے

أَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ ۱ . فَأَمِّنْ فِيهِ وَتَفَكَّرْ، وَلَا

انا اعطيتك الكوثر پس دریں معنی نگاہ و فکر بکن و
انسا اعطيتك الكوثر پس ان معنوں میں غور اور فکر کر اور

تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ . وَإِنْ زَمَانَ رُوحَانِيَّةِ

از غافلان مباحش و زمانہ روحانیت نبی ما
غافلوں میں سے مت ہو اور ہمارے نبی کی روحانیت کا زمانہ

نَبِيِّنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ بَدَأَ مِنَ الْأَلْفِ الْخَامِسِ ﴿۱۷۳﴾

از الف پنجم آغاز
پانچویں ہزار سے شروع

وَكُمُلْ إِلَى آخِرِ الْأَلْفِ السَّادِسِ، وَإِلَيْهِ أَشَارُ

و تا آخر الف ششم کامل شد و بسوئے اس اشارہ سے کند
اور چھٹے ہزار کے آخر تک کامل ہوا اور اس کی طرف

فِي قَوْلِهِ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ ۲ وَتَفْصِيلُ

قول خداوندی کہ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ و تفصیل اس
خدا تعالیٰ کا قول اشارہ کرتا ہے کہ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ اور اس مقام کی تفصیل

الْمَقَامِ أَنْ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ

مقام آنکہ نبی ما صلی اللہ علیہ وسلم
یہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

جَاءَ عَلَى قَدَمِ آدَمَ، وَأَنْ رُوحَانِيَّةِ آدَمَ قَدْ

بر قدم آدم آمد و روحانیت آدم
آدم کے قدم پر آئے اور آدم کی روحانیت نے

طلعت فی الیوم الخامس لِمَا خُلِقَ إِلَىٰ هَذَا

در روز پنجم طلوع فرمود زیرا کہ تا اس روز
پانچویں دن میں طلوع فرمایا کیونکہ اس دن تک

الیوم کلّ ما کان من أجزاء هویتہ و حقیقہ

ہمہ آنچہ از اجزائے هویت و حقیقت
سب کچھ جو اس کی هویت کے اجزاء سے اور اس کی ماہیت

ماہیتہ، فإن الأرض بجمیع مخلوقاتہا و

ماہیت وے بود پیدا گردید۔ چہ کہ زمین مع ہمہ مخلوقات وے و
کی حقیقت سے تھا پیدا ہو گیا کیونکہ زمین اپنی تمام مخلوق کے ساتھ اور

السماء بجمیع مصنوعاتہا کانت حقیقہ

آسمان با جملہ مصنوعات وے حقیقت
آسمان اپنی تمام مصنوعات کے ساتھ آدم کی

ہویۃ آدم، کأن مادّته قد انتقلت من

ہویت آدم بود گویا مادہ آدم بود☆
ہویت کی حقیقت تھے۔ گویا آدم کا مادہ تھا۔ گویا آدم کا مادہ

الحقیقہ الجمادیۃ الی الحقیقہ النباتیۃ، ثم

از حقیقت جمادی بسوئے حقیقت نباتی و
جمادی حقیقت سے نباتی حقیقت کی طرف اور

من الحقیقہ النباتیۃ الی الہویۃ الحيوانیۃ، ثم

از حقیقت نباتی بسوئے ہویت حیوانیت منتقل شد باز
نباتی حقیقت سے حیوانیت کی ہویت کی طرف منتقل ہوا پھر

بعد ذالک انتقلت من حیث الروحانية من

از روحانیت راہ روحانیت
پر طور کے

الکمالات الكوكبية إلى الكمالات القمرية، ومن

از کمالات کوکبیت بسوئے کمالات قمریت و از
کوکبی کمالات سے قمری کمالات کی طرف اور

الأنوار القمرية إلى الأشعة الشمسية، وكانت

انوار قمریت بسوئے شعاعہائے شمسیہ انتقال فرمود و
قمری انوار سے شمس شعاعوں کی طرف انتقال فرمایا ☆

هذه الانتقالات كلها مظاهر ترقيات العالم

ایں ہمہ انتقالات مظاہر ترقیات عالم

إلى معارج الحقيقة الإنسانية . كَأَنَّ الْإِنْسَانَ

بسوئے معارج حقیقت انسانیت بودند۔ و ایں راز را در لفظ دیگر باین طور تو ان فہمید
اور اس راز کو دوسرے لفظوں میں اس طرح پر سمجھنا چاہیے

كان في وقتٍ جمادًا، وفي وقتٍ آخر نباتًا، وبعد

کہ انسان در وقتِ جماد بود و وقتِ دیگر نبات و بعد ازاں
کہ انسان ایک وقت جماد تھا اور دوسرے وقت نبات اور اس کے بعد

ذالک حیوانا، وبعد ذالک کوکبًا وقمرًا وشمسًا

حیوان و بعد ازاں کوکب و قمر و شمس بود
حیوان اور اس کے بعد ستارہ اور چاند اور سورج تھا

☆ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے۔ برطابق عربی عبارت اردو ترجمہ میں ” اور یہ سب انتقالات مظاہر ترقیات عالم کے
حقیقت انسانیت کے معارج کی طرف تھے “ درج ہونا چاہیے۔ (ناشر)

حتى جمع في اليوم الخامس كل ما اقتضت فطرته

تا آنکہ روز پنجم آنچہ فطرت او
یہاں تک پانچویں دن وہ سب کچھ جو اس کی فطرت

من القوى الأرضية والسماوية بفضل الله أحسن

از قوائے زمینی و آسمانی تقاضا سے کرد بفضل خدائے احسن الخالقین
زمینی اور آسمانی قوی سے تقاضا کرتی تھی احسن الخالقین خدا کے فضل سے

الخالقين. فكان الخلق كله فردًا كاملاً لآدم، أو

جمع گردیدند۔ پس ہمہ آفرینش برائے آدم یک فرد کامل بود یا
جمع ہو گیا۔ پس تمام پیدائش آدم کے لئے ایک فرد کامل تھا یا

مرآة لوجوده الذي أعزه الله وأكرم. ثم أراد

آئینہ وجود او بود کہ خدا او را خلعت عزت و کرامت در بر کرد۔ باز ارادہ
اس کے وجود کا آئینہ تھا جسے خدا نے معزز اور مکرم بنایا پھر ارادہ فرمایا

الله أن يرى هذه الخفايا على وجه الكمال في

فرمود کہ پوشیدگی ہا را بر وجه کمال در شخصے واحد آشکارا نماید
کہ پوشیدگیوں کو پورے طور پر ایک ہی شخص میں ظاہر کرے

شخص واحد هو مظهر جميع هذه الخصال،

کہ او مظهر ایں ہمہ خصال باشد
جو ان خصلتوں کا مظهر ہو۔

فتجلت روحانية آدم بالتجلى الجامع الكامل

لاجرم روحانیت آدم بالتجلی جامع کامل
پس آدم کی روحانیت نے جامع کامل تجلی کے ساتھ

﴿۱۷۷﴾ فی الساعة الآخرة من الجمعة، أعنى اليوم

در ساعت آخری روز جمعہ تجلّی فرمود یعنی در روزے کہ جمعہ کے دن آخری ساعت میں تجلّی فرمائی یعنی اس دن

الذی هو السادس من الستة . فکذاک طلعتُ

ششم شش است ہم چین جو چھ کا چھٹا ہے اسی طرح

روحانیۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فی الألف

روحانیت نبی کریم ما صلی اللہ علیہ وسلم در ہزار ہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت نے پانچویں ہزار

الخامس بإجمال صفاتها، وما کان ذالک الزمان

پنجم با صفات اجمالی ہویدا شد و آن زمان میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ

منتہی ترقیاتها، بل کانت قدماً أولى لمعارج

پایان ترقیات آن روحانیت نبود بلکہ برائے معراج کمالات وے اُس روحانیت کی ترقیات کا انتہا نہ تھا بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لئے

کمالاتها، ثم کملت وتجلّت تلک الروحانیة فی

گام نخستین بود باز آن روحانیت پہلا قدم تھا پھر اس روحانیت نے

آخر الألف السادس، أعنى فی هذا الحین کما

در آخر الف ششم یعنی دریں وقت از راہ کمال تجلّی فرمود چنانکہ چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت پوری طرح سے تجلّی فرمائی جیسا کہ

خُلِقَ آدَمُ فِي آخِرِ الْيَوْمِ السَّادِسِ بِإِذْنِ اللَّهِ

آدم در آخر روز ششم باذن خدائے
آدم چھٹے دن کے آخر میں احسن الخالقین خدا کے اذن

أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ . وَاتَّخَذَتْ رُوحَانِيَّةٌ نَبِيَّنَا

احسن الخالقین مخلوق شد و روحانیت خیر رسل
سے پیدا ہوا اور خیر الرسل کی روحانیت

خَيْرِ الرِّسَالِ مَظْهَرًا مِنْ أُمَّتِهِ لَتَبْلُغَ كَمَالٍ ظَهْرَهَا

برائے کمال ظہور
نے اپنے ظہور کے کمال کے لئے

وَعَلْبَةٌ نُورَهَا كَمَا كَانَ وَعْدَ اللَّهِ فِي الْكِتَابِ الْمُبِينِ .

و غلبہ نور خویش مظہرے اختیار کرد۔ چنانکہ خدائے تعالیٰ در کتاب مبین وعدہ فرمودہ بود
اور اپنے نور کے غلبہ کے لئے ایک مظہر اختیار کیا جیسا کہ خدا تعالیٰ نے کتاب مبین میں وعدہ فرمایا تھا

فَأَنَا ذَاكَ الْمَظْهَرُ الْمَوْعُودُ وَالنُّورُ الْمَعْهُودُ ،

پس من ہماں مظہر موعود نور معہود ہستم
پس میں میں وہی مظہر ہوں

فَأَمِنْ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْكَافِرِينَ . وَإِنْ شِئْتَ

پس ایمان بیار و از کافراں مباش و اگر مے خواهی
پس ایمان لا اور کافروں سے مت ہو اور اگر چاہتا ہے

فَاقْرَأْ قَوْلَهُ تَعَالَى هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى

بخواں این قول خداوندی را هوالذی ارسل رسوله الآیة
تو اس خدا کے قول کو پڑھ هوالذی ارسل رسوله بالهدی آخر آیت تک۔

وَدَيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۗ، وَفَكَرُّ

کالمہتدین۔ فہذا وقت الإظهار، ووقت کمال

پس ایں وقت اظہار و وقت کمال ظہور
پس یہ اظہار کا وقت اور

ظهور الروحانية من الجبار، یا معشر المسلمین۔

روحانیت است اے گروہ مسلمانان
روحانیت کے ظہور کے کمال کا وقت ہے اے مسلمانوں کی جماعت۔

ولأجل ذلك جاء في الآثار أنه عليه السلام

و ازینجاست کہ در آثار آمدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اور اسی لئے آثار میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بُعِثَ فِي الْأَلْفِ السَّادِسِ مَعَ أَنْ بَعَثَهُ كَانَ

در ہزار ششم مبعوث شدند حالانکہ بعثت آنجناب
چھٹے ہزار میں مبعوث ہوئے حالانکہ آنجناب کی بعثت

فِي الْأَلْفِ الْخَامِسِ بِالْقَطْعِ وَالْيَقِينِ. فَلَاشِكْ

قطعاً و یقیناً در ہزار پنجم بود۔ پس شک نیست
قطعاً اور یقیناً پانچویں ہزار میں تھی پس شک نہیں

أَنْ هَذِهِ إِشَارَةٌ إِلَى وَقْتِ التَّجَلِّيِ التَّامِ وَ

کہ ایں اشارہ است بسوئے وقت تجلی تام و
کہ یہ اشارہ ہے تجلی تام کے وقت کی طرف اور

استيفاء المرام وكمال ظهور الروحانية و

استيفاء مرام کی طرف اور روحانیت کے ظہور کے کمال کی طرف
روحانیت ظہور کمال و مرام

أيام تموج الفيوض المحمدية في العالمين،

و روزہائے موج زدن فیوض محمدیت در جہان
اور جہان میں محمدی فیوض کے موج مارنے کے دنوں کی طرف۔

وهو آخر الألف السادس الذي هو الزمان المعهود

و ایں آخر ہزار ششم است کہ برائے
اور یہ چھٹے ہزار کا آخر ہے جو زمانہ کے

لنزول المسيح الموعود كما يفهم من كتب النبيين.

نزول مسیح موعود زمان معهود است چنانکہ از کتب انبیاء فہمیدہ مے شود
مسیح موعود کے اترنے کے لئے مقرر ہے جیسا کہ انبیاء کی کتابوں سے سمجھا جاتا ہے۔

وإن هذا الزمان هو موطأ قدمه عليه السلام

و ایں زمان بالیقین موطع سپردن پائے آنحضرت است
اور یہ زمانہ یقیناً خدا تعالیٰ کی طرف سے آنحضرت کے

من الحضرة الأحادية، كما يفهم من آية ”وآخرين

از حضرت احدیت چنانکہ از آیت

قدم رکھنے کی جگہ ہے جیسا کہ آیت

وآخرين منهم

وآخرين منهم

منهم“ و آيات أخرى من الصحف المطهرة،

و آیات دیگر از نوشتہائے پاک مفہوم مے شود
اور پاک تحریروں کی دوسری آیتوں سے مفہوم ہوتا ہے۔

فَفَكِّرْ إِنْ كُنْتَ مِنَ الْعَاقِلِينَ . وَاعْلَمْ أَنَّ

پس فکر کن اگر از عاقلان ہستی۔ و بدان کہ
پس اگر تو عقلمند ہے تو فکر کر۔ اور جان کہ

نَبِيَّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا بُعِثَ فِي الْأَلْفِ

نبی کریم ما صلی اللہ علیہ وسلم چنانکہ در ہزار پنجم
ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں

الْخَامِسَ كَذَلِكَ بُعِثَ فِي آخِرِ الْأَلْفِ السَّادِسِ

مبعوث شدند ہچماں از اختیار کردن صورت بروزی
مبعوث ہوئے ایسا ہی مسیح موعود کی بروزی صورت

بَاتِّخَاذِهِ بَرُوزِ الْمَسِيحِ الْمَوْعُودِ، وَذَلِكَ ثَابِتٌ

مسیح موعود در آخر ہزار ششم مبعوث شدند و اس
اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے۔ اور یہ

بِنَصِّ الْقُرْآنِ فَلَا سَبِيلَ إِلَى الْجَحُودِ، وَلَا يَنْكُرُهُ

با نص قرآن ثابت است کہ انکار را در آں گنجائش نیست
قرآن سے ثابت ہے اس میں انکار کی گنجائش نہیں

إِلَّا الَّذِي كَانَ مِنَ الْعَمِينَ . أَلَا تَفَكَّرُونَ فِي

و بجز نابینایاں کسے ازیں معنے سر باز نئے زندہ آیا در آیت
اور بجز اندھوں کے کوئی اس معنے سے سر نہیں پھیرتا۔ کیا

آيَةُ ”وَأَخْرَيْنَ مِنْهُمْ“، وَكَيْفَ يَتَحَقَّقُ مَفْهُومُ

و آخرین منہم فکر نئے کنید
آخرین منہم کی آیت میں فکر نہیں کرتے۔ اور کس طرح منہم کے لفظ

﴿۱۸۱﴾

لفظ ”مِنْهُمْ“ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ الرَّسُولُ مَوْجُودًا

مِنْهُمْ متحقق شود اگر رسول کریم در آخرین موجود
کا مفہوم متحقق ہو اگر رسول کریم آخرین میں موجود

فِي الْآخِرِينَ كَمَا كَانَ فِي الْأَوَّلِينَ. فَلَا بَدَّ مِنْ

نہاںد ہمچنان کہ در اولین موجود بود پس از
نہ ہوں جیسا کہ پہلوں میں موجود تھے پس جو کچھ

تَسْلِيمٍ مَا ذَكَرْنَا هَؤُلَاءِ وَلَا مَفَرٍّ لِّلْمُنْكَرِينَ. وَ

تسلیم آنچہ ذکر کردیم چارہ نیست و برائے منکراں راہ گریز بند است و
ہم نے ذکر کیا اُس کی تسلیم سے چارہ نہیں اور منکروں کے لئے بھاگنے کا رستہ بند ہے اور

مَنْ أَنْكَرَ مِنْ أَنْ بَعَثَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اں کہ ازیں معنی انکار کرد کہ بعثت نبی علیہ السلام
جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت

يَتَعَلَّقُ بِالْأَلْفِ السَّادِسِ كَتَعَلَّقَهُ بِالْأَلْفِ

با ہزار ششم تعلق دارد ہمچنان کہ با ہزار پنجم
چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ پانچویں ہزار سے

الْخَامِسِ، فَقَدْ أَنْكَرَ الْحَقُّ وَنَصَّ الْفَرَقَانَ، وَصَارَ

تعلق داشت او یقیناً دست رد بر سرتق و نص قرآن زد و از
تعلق رکھتی تھی پس اُس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا۔

مِنَ الظَّالِمِينَ. بَلِ الْحَقُّ أَنْ رُوحَانِيَّتُهُ عَلَيْهِ

ظالماں گردید بلکہ حق آنکہ روحانیت آنحضرت علیہ السلام
بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت

السَّلام كان في آخر الألف السادس أعنى في

در آخر ہزار ششم یعنی
چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی

هذه الأيام أشدّ وأقوى وأكمل من تلك

دریں ایام نسبت باں سالہا اکمل و اقویٰ و اشد است
ان دنوں میں بہ نسبت اُن سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔

الأعوام، بل كالبدر التام، ولذلك لا نحتاج

بلکہ مانند بدر کامل است۔ از بیخاست کہ ما احتیاج
بلکہ چودہویں رات کے چاند کی طرح ہے۔ اور اس لئے ہم

إلى الحُسام، ولا إلى حزبٍ من محاربين، و

بشمیر و گروہ رزم آوراں نداریم و
تلوار اور لڑنے والے گروہ کے محتاج نہیں اور

لأجل ذلك اختار الله سبحانه لبعث المسيح

بجہت ہمیں معنی است کہ خداوند سبحانہ و تعالیٰ برائے بعثت مسیح موعود
اسی لئے خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کی بعثت کے لئے

الموعود عِدَّةً من المئات كعِدَّة ليلةِ البدر من

شمار صدہارا مانند شمار شب بدر از
صدیوں کے شمار کو رسول کریم کی ہجرت کے بدر کی راتوں

هجرة سيدنا خير الكائنات لتدلّ تلك العِدَّة

ہجرت رسول کریم اختیار فرمود تا آں شمار بر مرتبہ کہ
کے شمار کی مانند اختیار فرمایا تا وہ شمار اس مرتبہ پر

علی مرتبة کمال تام من مراتب الترقیات و

از جملہ مراتب ترقیات کمال تام دارد دلالت کند و جو ترقیات کے تمام مرتبوں سے کمال تام رکھتا ہے دلالت کرے اور

ہی المائة الرابع بعد الألف من خاتم النبیین،

آں شمار چہار صد بعد از ہزار از ہجرت خاتم النبیین است وہ چار سو کا شمار خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے بعد ہے۔

لیم وعد إظهار الدين الذى سبق فى الكتاب

تا وعدہ اظہار دین کہ در کتاب مبین سابق شدہ بود با تمام رسد تادین کے غلبہ کا وعدہ جو کتاب مبین میں پہلے ہو چکا تھا پورا ہو جائے

المبین، أعنى قوله ”وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرِ

اعنى قول خداوندی لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

یعنی خدا تعالیٰ کا یہ قول کہ لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ“، فانظر إلى هذه الآية كالمُبصرين،

پس مانند بینایاں دریں آیت نگاہ بکن

پس بیناؤں کی طرح اس آیت میں نگاہ کر

فإنها تدل على البدرين باليقين . بدر مضت

چہ کہ اس آیت یقیناً بر دو بدر دلالت کند اول آں بدر کہ برائے کیونکہ یہ آیت یقیناً دو بدر پر دلالت کرتی ہے اول وہ بدر جو

لنصر الأولین، وبدر كانت آية لِّلآخِرِينَ .

نصرت نخستیناں گذشت و دوم آں بدر کہ برائے پسیناں نشانے بودہ است پہلوں کی نصرت کے لئے گزرا اور دوسرا وہ بدر جو پچھلوں کے لئے ایک نشان ہے۔

فلا شك أن في هذه الآية إشارة لطيفة إلى

پس شکے نیست کہ اس آیت اشارہ لطیفہ باں زمان آئندہ
پس کوئی شک نہیں کہ یہ آیت ایک لطیف اشارہ اس آئندہ زمانہ

الزمان الآتی الذی يُشابه لیلۃ البدر عِدَّةً.

مے کند کہ از روئے شمار مانند شب بدر باشد
کی طرف کرتی ہے جو شمار کے رو سے شب بدر کی مانند ہو۔

أعنى سنة أربع مائة بعد الألف وهى ليلة

وآں سنہ چہار صد بعد از ہزار است و ہمیں بطور استعارہ
اور وہ چار سو برس ہزار برس کے بعد ہے اور یہی استعارہ کے طور پر

البدر استعاراً عند ربّ العالمین، و إنْ

نزد پروردگار گہاں شب بدر است۔ وہاں ہمہ اعتراف
خدا تعالیٰ کے نزدیک شب بدر ہے اور ان سب کے باوجود

كان للآية معنى آخر يتعلق بالزمان الماضي

مے کنیم کہ اس آیت معنی دیگر ہم دارد کہ با زمان گزشتہ متعلق مے باشد
ہم کو یہ بھی اعتراف ہے کہ اس آیت کے اور معنی بھی ہیں جو گزشتہ زمانہ سے تعلق رکھتے ہیں

مع هذا المعنى كما لا يخفى على العالمين.

چنانچہ بر عالماں پوشیدہ نیست
جیسا کہ عالموں کو معلوم ہے۔

فإنّ للآية وجهين، والنصر نصران، والبدر

زیرا کہ اس آیت را دو رُخ است و نصرت دوگانہ و بدر
کیونکہ اس آیت کے دو رُخ ہیں اور نصرت دو نصرتیں اور بدر

بدران، بدرٌ تعلق بالماضی، وبدرٌ تعلق

دو تا بدر است۔ یک بدر با زمان گزشتہ تعلق دارد و بدر دیگر با زمان دو بدر ہیں ایک بدر گزشتہ زمانہ سے تعلق رکھتا ہے اور دوسرا بدر

بالاستقبال من الزمان عند ذلّة تصیب المسلمین

آئندہ در ہنگامے کہ مسلمانان را ذلت برسد آئندہ زمانہ سے اس وقت جبکہ مسلمانوں کو ذلت پہنچے

کما ترون فی هذا الأوان، وکان الإسلام بدأ

چنانکہ در اس زمان مے بنید۔ و اسلام چون ہلال آغاز شد جیسا کہ اس زمانہ میں دیکھتے ہو اور اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا

کالہلال وکان قُدرٌ أنہ سیکون بدرًا فی

و مقدر بود کہ انجام کار در آخر زمان بدر اور مقدر تھا کہ انجام کار آخر زمانہ میں بدر

آخر الزمان والمآل بإذن اللّٰہ ذی الجلال،

خواہد شد باذن خدائے ذوالجلال ہو جائے خداتعالیٰ کے حکم سے۔

فأقتضت حکمة اللّٰہ أن یکون الإسلام بدرًا

پس حکمت خداوندی خواست کہ اسلام دران صد پس خداتعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اسلام اُس صدی میں بدر کی شکل

فی مائة تشابہُ البدرِ عدّةً. فإلیہ أشار فی

شکل بدری اختیار کند کہ از روئے شمار با بدر مشابہ باشد۔ پس ہمیں معنی اشارہ مے کند اختیار کرے جو شمار کے رو سے بدر کی طرح مشابہ ہو۔ پس انہی معنوں کی طرف اشارہ ہے

قوله ”لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِدَرٍ“، ففكّر فكرة

قول خداوندی لقد نصرکم اللہ بیدر۔ پس نگاہ باریک دریں امر فرما
خدا تعالیٰ کے اس قول میں کہ لقد نصرکم اللہ بیدر۔ پس اس امر میں باریک نظر سے غور کر

کاملہ ولا تکن من الغافلین. وإن لفظ ”لَقَدْ

واز غافلان مباحش۔ و ہر آئینہ لفظ
اور غافلوں سے نہ ہو اور بے شک

نَصَرَكُم“ قد أتى هنا على وجهٍ آخر أعنى بمعنى

لقد نصرکم ایجا از روئے وجہ دیگر و معنی بمعنی ینصرکم آمدہ
لقد نصرکم کا لفظ یہاں دوسری وجہ کے رو سے ینصرکم کے معنوں میں آیا ہے۔

ینصرکم كما لا يخفى على العارفين. فحاصل الكلام

چنانکہ بر عارفان ظاہر است۔ الغرض
جیسا کہ عارفوں پر ظاہر ہے۔ الغرض

أن الله كان قد قدر للإسلام العزتين بعد الذلتين على رغم

خدا تعالیٰ برائے اسلام بعد از دو ذلت دو عزت اندازہ کردہ بود بر خلاف یہود
خدا تعالیٰ نے اسلام کے لئے دو ذلت کے بعد دو عزتیں رکھی تھیں یہود کے برخلاف

اليهود الذين كان قدر لهم الذلتين بعد العزتين نکالامن

کہ برائے اوشاں بطور سزا و پاداش بعد از دو عزت دو ذلت اندازہ کردہ بود
کہ ان کے لئے سزا کے طور پر دو عزتوں کے بعد دو ذلتیں مقرر کی تھیں

عنده كما تفرءون في سورة بنى إسرائيل قصة الفاسقين منهم

چنانکہ در سورہ بنی اسرائیل قصہ فاسقان و ظالمان را
جیسا کہ بنی اسرائیل کی سورۃ میں ان کے فاسقوں اور ظالموں کا قصہ

وَالظَّالِمِينَ . فَلَمَّا أَصَابَ الْمُسْلِمِينَ الذَّلَّةَ الْأُولَى

ازیشاں سے خوانید۔ پس ہر گاہ مسلمانان را ذلت اول
پڑھتے ہو۔ پس جس وقت مسلمانوں کو پہلی ذلت

فِي مَكَّةَ وَعَدَّاهُمُ اللَّهُ بِقَوْلِهِ ”أَذِنَ لِلَّذِينَ يُقْتُلُونَ

در مکہ رسید۔ خدا با و شاں از این قول وعده فرموده بود

مکہ میں پہنچی خدا نے اُن سے اپنے اس قول میں وعده فرمایا تھا

بِأَنَّهُمْ ظَلَمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۗ وَ

آخر آیت تک

أَشَارَ فِي قَوْلِهِ ”عَلَىٰ نَصْرِهِمْ“ أَنَّ الْعَذَابَ يَصِيبُ الْكَفَّارَ

و از قول عَلَىٰ نَصْرِهِمْ اشارہ کرد کہ از دست مومنان عذاب
اور عَلَىٰ نَصْرِهِمْ کے قول سے اشارہ کیا کہ مومنوں کے ہاتھ سے

بِأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ ، فَأَنْجَزَ اللَّهُ هَذَا

بر سر کفار فرود خواهد آورد۔ پس این وعده خداوندی
کفار پر عذاب اترے گا۔ پس خدا تعالیٰ کا یہ وعده

الْوَعْدِ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَتْلِ الْكَافِرِينَ بِسَيْفِ

روز بدر بظہور رسید و کافران عرضہ شمشیر آبدار مسلمانان
بدر کے دن ظاہر ہوا اور کافر مسلمانوں کی آبدار تلوار سے

الْمُسْلِمِينَ . ثُمَّ أَخْبَرَ عَنِ الذَّلَّةِ الثَّانِيَةِ

گردیدند۔ باز از ذلت دوم خبر داد
قتل کیے گئے۔ پھر دوسری ذلت سے خبر دی

بقولہ ”حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ“ (یعنی

بقول _____ حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ (یعنی _____
اپنے اس قول سے _____ حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ (یعنی _____)

يَكُونُ لَهُمُ الْغَلْبَةُ وَالْفَتْحُ لَا يُدَانُ بِهِمْ لِأَحَدٍ)

او شاں را آل چناں غلبہ و فتح دست بہد کہ ہچکس باایشاں تاب مقابلہ نیا ورد)
ان کو ایسا غلبہ اور فتح ملے گی کہ کوئی اُن کے ساتھ مقابلہ نہ کر سکے گا)

وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ ۗ . . . وَتَرَكْنَا

وہم من کل حدب ینسلون... وترکنا بعضهم یومئذ

اور اس قول سے وہم من کل حدب ینسلون... وترکنا بعضهم یومئذ

بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ ۗ وَالْمَرَادُ

یـمـوج فی بعض و مراد از شتافتن

یـمـوج فی بعض اور

من ”كُلِّ حَدَبٍ“ ظفرهم وفوزهم بکل مراد

از بالائے ہر بلندی آنت کہ در ہر مراد و مقصود کامیابی و شادامی
ہر ایک بلندی سے دوڑنے سے یہ مطلب ہے کہ ہر ایک مراد اور مقصود میں کامیابی

قد اشار اللہ فی آیات بعد هذه الآية من غير فصلٍ الى ان ياجوج وماجوج هم
النصارى. الاترى قوله اَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا اَنْ يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِنْ دُوْنِي اَوْلِيَاءَ ۗ

و كذالك قوله قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِينَ اَعْمَالًا الَّذِيْنَ صَلَّىٰ سَعِيَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ ۗ صُنْعًا ۗ. و كذالك قوله قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِزًّا

لَكَلِمَتٍ رَّبِّيْ ۗ. ولا شك ان النصارى قوم اتخذوا المسيح معبودًا من دون الله

و تمايلوا على الدنيا و سبقوا غيرهم في ايجاد صنائعها و قالو ان المسيح هو كلمة

الله و المخلوق كله من هذه الكلمة فهذه الايات ردّ عليهم. منه

☆
تَرْكُنَا

﴿۱۸۷﴾

وَعَرَوْجُهُمْ إِلَىٰ كُلِّ مَقَامٍ وَكُونُهُمْ فَوْقَ كُلِّ رِيَاسَةٍ

او شاں را میسر آید و ہر مملکت و ریاست در حوزہ تصرف ایشان اور شادکامی ان کو میسر آئے گی اور ہر ایک سلطنت اور ریاست ان کے تصرف

قاہرین . وَالْمَرَادُ مِنْ قَوْلِهِ ”بَعْضُهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ

در آید و مراد از یَمُوجُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ آنکہ میں آجائے گی اور یَمُوجُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ سے یہ مراد ہے

فِي بَعْضٍ لَّ” أَنْ نَارَ الْخِصْمَاتِ تَسْتَوْقِدُ فِي ذَالِكِ

در اں کہ در اں اس زمانہ میں تمام فرقوں میں

الزَّمَانِ فِي كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْ فِرْقِ الْأَدْيَانِ،

آتش جنگ کی پیکار و جنگ بیفرود جنگ کی آگ بھڑک اٹھے گی

وَيَنْفِقُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ كَالْجِبَالِ لِتَكْذِيبِ

و اور پہاڑوں برابر سونا چاندی اسلام کے نابود کرنے کے لئے

الْإِسْلَامِ وَالْإِبْطَالِ وَارْتِدَادِ الْمُسْلِمِينَ، وَيُؤَلَّفُونَ

اسلام و باز گردانیدن مسلمانان از دائرہ اسلام خرچ بکنند۔ و کتابہا اور مسلمانوں کو اسلام کے دائرہ سے نکالنے کے لئے خرچ کریں گے اور اسلام کی توہین سے

كِتَابًا مَمْلُوءًا مِنَ التَّوْهِينِ. وَقَدْ أَشَارَ اللَّهُ فِي

پُر از توہین اسلام تالیف بنمائند۔ و در بسیار از مقامات خدا تعالیٰ بھری ہوئی کتابیں تالیف کی جائیں گی اور بہت سے مقاموں میں خدا تعالیٰ نے

كثير من المقام أن تلك الأيام أيام الغربة

اشارہ فرمودہ کہ آل روزہائے غربت اسلام باشد
اشارہ فرمایا ہے کہ وہ دن اسلام کی غربت کے دن ہوں گے

لإسلام، وهناك يكون المسلمون كالمحصورين،

و مسلماناں در آل زمان مانند محصوراں زندگانی بسر برند
اور مسلمان اس زمانہ میں قیدیوں کی طرح زندگی بسر کریں گے

وتهبّ عليهم عواصفُ التفرقة فيكونون

و بادہائے تفرقہ و پراگندگی بر سر ایشان بوزد پس او شان
اور تفرقہ اور پراگندگی کی ہوائیں اُن کے سر پر چلیں گی۔ پس وہ

كعِضِينَ. فَأَمَّا قَوْلُهُ ”بَعْضُهُمْ يَوْمِيذٍ يَمُوجُ

از ہم باشند و پراگندہ گردند و مراد از يموج بعضهم في بعض آنکہ
بکھر جائیں گے اور پراگندہ ہو جائیں گے اور يموج بعضهم في بعض سے مراد یہ ہے

فِي بَعْضٍ“ فِيرِيدُ مِنْهُ أَنْ فِرْقَةٌ تَأْكُلُ فِرْقَةً

یک فرقہ دیگر را فرو خورد
کہ ایک فرقہ دوسرے کو کھا جائے گا

أخري، وتعلو ياجوج وماجوج وتسمعون

و یاجوج و ماجوج سربلندی یابند و در ہمہ
اور یاجوج ماجوج سربلندی پائیں گے اور تمام

أخبار خروجهم في الأرضين. وفي تلك الأيام

روئے زمین خبرہائے خروج اوشاں گوش زد بشوند و دراں ایام
سطح زمین پر اُن کے نکلنے کی خبریں سننے میں آئیں گی اور اُن دنوں میں

لَا يَكُونُ الْإِسْلَامُ إِلَّا كَعَجُوزَةٍ، وَلَا يَبْقَى لَهُ مِنْ قُوَّةٍ

اسلام مانند پیرہ زنے باشد و در وے بچ گونہ
اسلام بوڑھی عورت کی طرح ہوگا اور اُس میں کسی طرح کی

و لَا مِنْ عِزَّةٍ، وَ تَصِيْبُهُ ذَلَّةٌ عَلَى ذَلَّةٍ،

قوت و عزت نماند و ذلت بعد ذلت او را برسد
قوت و عزت نہیں رہے گی اور ذلت پر ذلت اُس کو پہنچے گی

وَ كَادَ أَنْ يُقْبَرَ مِنْ غَيْرِ التَّجْهِيزِ وَ التَّكْفِينِ،

و نزدیک باشد کہ بغیر تجہیز و تکفین در زیر خاک سپردہ شود
اور قریب ہوگا کہ بغیر تجہیز و تکفین کے زمین میں گاڑ دیا جائے گا۔

وَ تُصَبُّ عَلَيْهِ مَصَائِبٌ مَا سَمِعْتُ أُذُنًا

و آنچنان مصیبتا برآں فرود آئند کہ بچ گوشے در زمان پیشین مثل آن
اور ایسی مصیبتیں اس کے سر پر پڑیں گی کہ پہلے زمانہ میں کسی کان نے

مَثَلَهَا مِنْ قَبْلِ، وَيُخْرِجُ مِنَ الدِّينِ أَفْوَاجًا

نشدیدہ باشد و فوج فوج جاہلاں از دائرہ دین بیرون روند
اس جیسا نہ سنا ہوگا اور جاہلوں کے گروہ در گروہ دین کے دائرہ سے باہر

مِنَ الْجَاهِلِينَ، لَا عَيْنٍ وَ مُحَقَّرِينَ وَ مَكْذِبِينَ،

و از دین فوج فوج جاہلاں لعنت کناں و تحقیر و تکذیب کناں بیرون روند
نکل جائیں گے اور دین میں سے گروہ در گروہ جاہل لوگ لعنت کرتے ہوئے اور تکذیب کرتے ہوئے

وَ تُقَلِّبُ الْأُمُورَ كُلَّهَا، وَ تَنْزِلُ الْمَصَائِبَ عَلَى

و ہمہ امور زیر و زبر کردہ شود و بر شریعت و اہل وے
نکل جائیں گے اور تمام امور زیر و زبر کیے جائیں گے اور شریعت اور شریعت والوں پر

الشريعة وأهلها، ويُردّ قمرها كعرجون قديم

رنجھا نازل شونڈ و ماہتاب وے در چشم بیندگاں مانند شاخ کہنہ
رنج اور مصیبتیں اتریں اور اُس کا چاند دیکھنے والوں کی نظر میں پرانی ٹہنی کی

فی أعین الناظرین، وهذه ذلّة ما أصابت الملة

بنظر آید۔ و ایں ذلتے است کہ پیش ازیں ملت را
طرح نظر آئے اور یہ وہ ذلت ہے کہ اس سے پہلے ملت کو

من قبل ولن تصيب إلى يوم الدين. فعند

زسیدہ و تا بروز جزا نخواہد رسید۔ چوں کار
نہیں پہنچی اور قیامت تک نہیں پہنچے گی۔ جب اس حد تک

ذالك تنزل النصره من السماء ومعالم العزة

بہ ایجا رسد در آل وقت از آسمان نصرت و از جانب حق تعالیٰ
معاہل پہنچ جاوے گا تب آسمان سے نصرت اور خدا تعالیٰ کی طرف سے

من حضرة الكبرياء، من غير سيف و سنان و محاربین ☆.

بغیر تیغ و سنان و پیکار و رزاں نشانہائے عزت نازل شونڈ
بغیر تلوار اور بغیر نیزے اور لڑنے والوں کے عزت کے نشان اتریں گے۔

☆ ان عیسیٰ بن مریم ماقاتل و ما امر بالقتال. فكذلك المسيح الموعود فانه على نموذجه
من اللّٰه ذی الجلال. والسرفیہ ان اللّٰه اراد ان یرسل خاتم خلفاء بنی اسرائیل و خاتم
خلفاء الاسلام. من غیر السنان و الحسام. لیزیل شہات نشأت من قبل فی طبائع
أعوام. و لیعلم الناس ان اشاعة الدین بامر من اللّٰه لا یضرب الاعناق و قتل الاقوام. ثم لما
كان اليهود فی وقت عیسیٰ و المسلمون فی وقت المسيح الموعود. قد خرج اکثرهم
من التقویٰ و عصوا احکام الرب الودود. فكان بعيداً من الحكمة الالهية. ان یقتل
الکافرین لهذه الفاسقین. فتدبر حق التدبیر و لا تکن من الغافلین. منه

☆
الرحمة
الرشیدة

﴿۱۹۰﴾

وإليه إشارة في قوله تعالى ”وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَهُمْ

وہمیں اشارت است در قول وے تعالیٰ و نفخ فی الصور الآیة اور اسی کی طرف خدا تعالیٰ کے اس قول میں اشارہ ہے و نفخ فی الصور آخر آیت تک جَمَعًا، وهو مراد من بعث المسيح

اے گروہ عاقلان ایں مراد از بعث مسیح موعود اے عقلمندوں کے گروہ یہ مسیح موعود کی بعث سے

الموعود یا معشر العاقلین ☆. و فی لفظ النزول

است۔ و در لفظ نزول کہ مراد ہے اور نزول کے لفظ میں جو

﴿۱۹۰﴾

و كذلك اشیر الی المسیح الموعود فی الكتاب الکریم. اعنی فی سورة التحريم. وهو وچہیں در کتاب کریم در سورہ تحریم اشارت بمسیح موعود است آنجا کہ فرمودہ و مریم بنت عمران آل کہ فرج

قوله تعالیٰ، وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا خُودِرا زہمہ ناپاکی ہا محفوظ داشت پس دروے از رُوح خود رسیدیم۔ و شک نیست کہ مراد از رُوح اینجا

فِيهِ مِنْ رُوحِنَا. و لا شک ان المراد من الروح ههنا عیسی ابن مریم. فحاصل الآیة عیسی ابن مریم است۔ پس حاصل آیت اینکه عادت خداوندی چنان است کہ آنکس را کہ ازیں

ان الله وعدائه يجعل اخشى الناس من هذه الامة مسیح ابن مریم و ینفخ فیہ روحہ بطریق البروز امت بیشتر خشیت و خوف خدا در دل دارد مسیح ابن مریم مے گرداند و بروز روح وے را دروے می دد۔ پس

فهذه وعد من الله فی صورة المثل لاتقی الناس من المسلمین فانظر کیف سمی الله بعض ایں وعدہ است از خدا در صورت مثلیت برائے متقی و پرہیزگار پس نگاہ کن کہ چه طور حق تعالیٰ بعض افراد ایں

افراد هذه الامة عیسی بن مریم و لا تکن من الجاهلین. منہ

امت را بنام عیسی ابن مریم یاد می کند۔ و از جاہلان مباش۔ منہ

☆ الحاشیة

الذی جاء فی الأحادیث إیماءً إلی أن الأمر

در احادیث آمدہ اشارہ بآں است کہ امر
حدیثوں میں آیا ہے یہ اشارہ ہے کہ

و النصر ینزل کلہ من السماء فی أيام المسيح

و نصرت در ایام مسیح
مسیح کے زمانہ میں امر اور نصرت

من غیر توسّل أیدی الإنسان ومن غیر جہاد

بغیر وسیلہ دست انسان و بغیر جہاد مجاہدان
انسان کے ہاتھ کے وسیلہ کے بغیر اور مجاہدین کے جہاد کے بغیر

المجاہدین، وینزل الأمر من الفوق من غیر

از آسمان نازل شود۔ و بغیر تدبیر مدبران ہمہ چیز از بالا بزیر آید
آسمان سے نازل ہوگی اور مدبروں کی تدبیر کے بغیر تمام چیزیں اوپر سے

تدبیر المدبرین . کأن المسيح ینزل کالمطر

گویا آئیں گی۔ گویا مسیح مانند بارش کی طرح
بارش کی طرح

من السماء واضعاً یدیہ علی أجنحة الملائکة

دست بر بازوئے فرشتگان گذاشتہ
فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھ کر آسمان سے اترے گا

لا علی أجنحة حیْلِ الدنیا والتدابیر الإنسانیة،

نہ بر بازوئے حیلہائے دنیا و تدابیر انسانی نہادہ از آسمان نازل شود
انسانی تدبیروں اور دنیاوی حیلوں کے بازوؤں پر اس کا ہاتھ نہ ہوگا

وَتَبْلُغْ دَعْوَتَهُ وَحِجَّتَهُ إِلَى أَقْطَارِ الْأَرْضِ

و دعوت و حجت وے باطراف زمین
اور اس کی دعوت اور حجت زمین میں چاروں طرف

بِأَسْرَعِ أَوْقَاتٍ كِبْرَقِ يَبْدُو مِنْ جِهَةِ فَإِذَا

ہرچہ زود تر برسد مانند برق کہ از یک طرف نمایاں مے شود و ناگہاں
بہت جلد پھیل جائے گی اس بجلی کی طرح جو ایک سمت میں ظاہر ہو کر ایک دم سے

هِيَ مُشْرِقَةٌ فِي جِهَاتٍ. فَكَذَلِكَ يَكُونُ فِي

در ہمہ اطراف درخشاں مے گردد ہمیں حال
سب طرف چمک جاتی ہے۔ یہی حال

هَذَا الزَّمَانِ، فَلْيَسْمَعْ مَنْ يَكُنْ لَهُ أُذُنَانِ، وَ

دریں زمان واقع شود پس بشنود آنکہ وے را دو گوش دادہ اند
اس زمانہ میں واقع ہوگا۔ پس سن لے جس کو دو کان دیے گئے ہیں۔

يُنْفَخُ فِي الصُّورِ لِإِشَاعَةِ النُّورِ وَيُنَادِي الطَّبَائِعُ

و برائے اشاعت نور در صور دمیدہ شود و طبیعتہائے
اور نور کی اشاعت کے لئے صور پھونکا جائے گا اور سلیم طبیعتیں

السَّلِيمَةَ لِالْهُتْدَاءِ، فَيَجْتَمِعُ فِرْقُ الشَّرْقِ

سلیمہ برائے ہدایت یافتن ندا زندہ در آں وقت فرقیہائے شرق
ہدایت پانے کے لئے پکاریں گی۔ اس وقت مشرق اور

وَالْغَرْبِ وَالشَّمَالِ وَالْجَنُوبِ بِأَمْرِ مِنْ حَضْرَةِ

و غرب و شمال و جنوب بامر ایزدی جمع شود
مغرب اور شمال اور جنوب کے فرتے خدا کے حکم سے جمع ہو جائیں گے

الكبرياء، فهناك تستيقظ القلوب وتنبت

پس در آل وقت دلہا بیدار شوند و دانہا بایں آب
پس اُس وقت دل جاگ جائیں گے اور دانے اس پانی سے

الجبوب بهذا الماء، لا بنار الحرب وسفك الدماء، ويُجذب

برویند نہ باتش جنگ و ریختن خونہا
اُگیں گے نہ کہ جنگ کی آگ اور خونوں کے بہنے سے اور

الناس بجذبة سماوية مطهرة من شوائب الأرض

و مردم با کشش آسمانی کہ از آمیزش زمین پاک باشد کشیدہ شوند
لوگ آسمانی کشش سے جو زمین کی آمیزش سے پاک ہوگی کھینچے جائیں گے

لما هو نموذج ليوم القضاء من مالک يوم الدين.

کہ آل از مالک يوم الدين نمونہ روز قضا باشد۔
یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے قضا کے دن کا نمونہ ہوگا۔

وقد وعد الله عند الفتنة العظمى في آخر الزمان،

و خدا وعدہ فرمودہ کہ وقتیکہ در آخر فتنہ بزرگ و بلائے سترگ
اور خدا نے وعدہ فرمایا ہے کہ جب کہ آخر زمانہ میں بڑا بھاری فتنہ اور

والبليّة الكبرى قبل يوم الدين، أنه ينصر دينه

ہویدا شود پیش از روز جزا دراں ایام
بلا قیامت سے پہلے ظاہر ہوگی۔ اُن دنوں میں

من عنده في تلك الأيام، وهناك يكون

از طرف خود دین خود را نصرت و تائید خواہد بخشید و دراں زمان
اپنی طرف سے اپنے دین کی مدد اور تائید فرمائے گا اور اُس زمانہ میں

الإسلام كالبدن التام، وإليه أشار الله سبحانه

اسلام مانند بدن کامل خواہد گردید و ہمیں اشارت است
اسلام بدر کامل کی طرح ہو جائے گا اور اسی کی طرف اشارہ ہے
فی قوله ”وَنَفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعَهُمْ جَمْعًا“ وَ

درقول ونفخ في الصور فجمعناهم جمعًا
اس قول میں ونفخ في الصور فجمعناهم جمعًا

قد أخبر في آية هي قبل هذه الآية من تفرقة

و قبل ازیں آیت از تفرقہ بزرگے
اور اس آیت سے ایک بڑے تفرقہ کی خبر دی

عظيمة بقوله ”تَرَكَنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي

خبر دادہ آنجا کہ فرمودہ وترکنا بعضهم
جہاں کہ فرمایا ہے وترکنا بعضهم

بَعْضٍ“ ۲، ثم بشر بقوله ”وَنَفِخَ فِي الصُّورِ“ بجمع

باز بشارت دادہ بقول ونفخ في الصور
پھر نفخ في الصور الخ کے قول سے بشارت دی۔

بعد التفرقة، فلا يكون هذا الجمع إلا في مائة

کہ بعد ازاں پراگندگی جمعیت دست خواہد داد۔ پس اس جمعیت حاصل نشود مگر در صد
کہ اس پراگندگی کے بعد جمعیت حاصل ہوگی۔ پس یہ جمعیت حاصل نہ ہوگی مگر بدر کی صدی

البدن ليدل الصورة على معناها كما كانت

بدر یعنی چہار دہم تا صورت بر معنی خود دلالت کند بچہاں کہ
میں تا کہ صورت اپنے معنی پر دلالت کرے جیسا کہ

النصرة الأولى بيدر. فهاتان بشارتان للمؤمنين،

نصرت اول در بدر بوقوع آمد۔ پس اس دو مرثدہا برائے مومنوں ہستند
پہلی نصرت بدر میں وقوع میں آئی۔ پس یہ دو خوشخبریاں مومنوں کے لئے ہیں۔

وتبرقان كدرة في الكتاب المبين. و قد

و مثل دُرّ در کتاب روشن مے درخشد و ظاہر است
اور موتی کی طرح کتابِ مبین میں چمکتی ہیں اور ظاہر ہے

مضى وقت فتح مبین فی زمن نبینا المصطفیٰ،

کہ وقت فتح مبین در زمانہ نبی کریم ما گذشت
کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانہ میں گزر گیا

وبقی فتح آخر وهو أعظم وأکبر وأظہر

و فتح دیگر باقی ماند کہ از غلبہ اول بزرگ تر و ظاہر تر
اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے

من غلبة أولی، وقدّر أن وقته وقت المسيح

است و مقدر بود کہ وقت وے وقت مسیح موعود
اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود کا

الموعود من الله الرؤوف الودود وأرحم الراحمين،

باشد

ہو۔

وقت

وإليه أشار في قوله تعالى "سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ

و یہ ہمیں اشارہ است در قول خداوندی سبحان الذی اسرئ

اور اسی کی طرف خدا تعالیٰ کی اس قول میں اشارہ ہے سبحان الذی اسرئ

بَعْبُدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا

الَّذِي بَرَكْنَا حَوْلَهُ ۗ“ فَفَكَرُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ وَلَا

پس دریں آیت فکر یکن و مانند غافلان
پس اس آیت میں فکر کر اور غافلوں کی طرح

تَمَرٌّ كَالْغَافِلِينَ. وَإِن فِي لَفْظِ ”الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ“

از پیش وے مگذر و در لفظ مسجد حرام
اس کے آگے سے مت گزر اور مسجد حرام کے لفظ میں

وَلَفْظِ ”الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى“ الَّذِي جُعِلَ مِنْ وَصْفِهِ

و مسجد اقصیٰ کہ بارکناحولہ در وصف وے
اور مسجد اقصیٰ کے لفظ میں جس کے وصف میں

جَمَلَةٌ ”بَارَكْنَا حَوْلَهُ“ إِشَارَةٌ لَطِيفَةٌ لِّلْمُتَفَكِّرِينَ،

مذکور شدہ اشارت لطیف است برائے آنکہ فکر سے کنند
بارکناحولہ مذکور ہوا ہے۔ لطیف اشارہ ہے ان کے لئے جو فکر کرتے ہیں۔

وَهُوَ أَنَّ لَفْظَ ”الْحَرَامِ“ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْكَافِرِينَ

و آں اینکہ لفظ حرام وا سے نماید کہ بر کافران
اور وہ یہ ہے کہ لفظ حرام ظاہر کرتا ہے کہ کافروں پر یہ بات

قَدْ حُرِّمَ عَلَيْهِمْ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حرام کردہ شدہ بود کہ در زمانہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ و السلام
حرام کی گئی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں

أَنْ يَضُرُّوا الدِّينَ بِالمَكائِدِ أَوْ يَأْتُوهُ كَالصَّائِدِ،

دین را با فریب و حیلتہا ضررے برسانند یا مانند صیاداں بر سر وے
دین کو فریب اور حیلوں سے ضرر پہنچائیں یا شکاریوں کی طرح اس پر

وَعَصَمَ اللّٰهُ نَبِيَّهٖ وَدِينَهٗ وَبَيْتَهٗ مِنْ صَوْلِ

بریزند و خدا نبی خود را و دین و خانہ خود را از حملہ حملہ آوران
برس پڑیں اور خدا نے اپنے نبی کو اور اپنے دین اور اپنے گھر کو حملہ آوروں کے حملہ سے

الصَّائِلِينَ وَجور الجائرين . وما استأصل اللّٰه

و بیداد بیدادگراں نگاہ بداشت و دراں زماں
اور بے دادگروں کے بیداد سے بچائے رکھا اور اس زمانہ میں

فِي ذَالِكِ الزَّمَنِ اَعْدَاءَ الدِّينِ حَقَّ الاستيصالِ،

دشمنان دین را چنانکہ باید و شاید از بیخ و بُن بر نکلند
دین کے دشمنوں کو جیسا کہ چاہیے تھا جڑ سے نہیں اکھاڑا

وَلَكِنْ حَفِظَ الدِّينَ مِنْ صَوْلِهِمْ وَحَرَمَ عَلَيْهِمْ

و لیکن دین را از حملہ ایشان محفوظ داشت و بر ایشان
لیکن دین کو ان کے حملہ سے محفوظ رکھا اور حرام کر دیا کہ وہ

أَنْ يَغْلِبُوا عِنْدَ القِتَالِ . فَبُدِّءَ اَمْرُ تَأْيِيدِ الدِّينِ

غلبہ در جنگ حرام گردانید پس امر تائید دین
لڑائی میں غالب رہیں۔ پس دین کی تائید کا امر

مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَعْنَى مِنْ ذَبِّ اللِّئَامِ، ثُمَّ

از مسجد حرام یعنی از دفع و طرد لئام آغاز گردید باز
مسجد حرام سے یعنی لئیوں کے دفع کرنے سے شروع ہوا پھر

يَتَمُّ هَذَا الْأَمْرَ عَلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي

اِس امر بر مسجد اقصیٰ باتمام رسد آل مسجدے کہ
یہ امر مسجد اقصیٰ پر تمام ہوگا یہ وہ مسجد ہے

يَبْلُغُ فِيهِ نَوْرُ الدِّينِ إِلَى أَقْصَى الْمَقَامِ كَالْبَدْرِ التَّامِّ،

در وے نور دین تا بمقام اقصیٰ مانند ماہ چہار دہم برسد
جس میں دین کا نور اقصیٰ کے مقام تک پورے چاند کی طرح پہنچے گا۔

وَيَلْزَمُهُ كُلُّ بَرَكَةٍ يُتَوَقَّعُ وَيُتَصَوَّرُ عِنْدَ كَمَالِ

و ہر برکتے کہ در وقت کمال کہ بالائے آل کمالے نباشد متوقع
اور ہر ایک برکت جو ایسے کمال کے وقت میں جس کے اوپر کوئی کمال نہ ہو تصور میں

لَيْسَ فَوْقَهُ كَمَالٌ، وَهَذَا وَعْدٌ مِنَ اللَّهِ الْعَلَّامِ .

و متصورے گرد وے را لازم باشد و اِس وعدہ ایت از خدائے علیم
آوے اس کے لازم حال ہوتی ہے اور یہ خدائے علیم کا وعدہ ہے۔

فَكَانَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ يُبَشِّرُ بِدَفْعِ الشَّرِّ

پس مسجد حرام مژدہ دفع شر
پس مسجد حرام شر کے دور ہونے

وَالْحَفِظَ مِنَ الْمَكْرُوْهَاتِ، وَأَمَّا الْمَسْجِدَ الْأَقْصَى

و محفوظ ماندن از مکروہات سے دہد ولے مسجد اقصیٰ
اور مکروہات سے محفوظ رہنے کا مژدہ دیتی ہے لیکن مسجد اقصیٰ کا

فِي شِيرٍ مَفْهُومِهِ إِلَى تَحْصِيلِ الْخَيْرَاتِ وَأَنْوَاعِ

پس مفہوم وے اشارہ سے کند بایں کہ برکات گوناگوں و خیرات بقلموں
مفہوم اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ رنگ برنگ کے برکات اور خیرات

البركات والوصول إلى أعلى الترقّيات، فبُدِءَ أمرٌ

و ترقّيات عالیہ حاصل بشوند۔ پس امر دین ما
اور ترقّیات عالیہ حاصل ہوں پس ہمارے دین کا امر

دیننا من دفع الضیر، ویتم علی استکمال الخیر،

از دفع ضرر آغاز شد و بر کمال خیر تمام شود
دفع ضرر سے شروع ہوا اور خیر کی تکمیل پر تمام ہوگا

وإنّ فیہ آیات للمتدبّرین. ثم إن آية الإسراء

و دریں بیان برائے غور کنندگان نشانہا هستند۔ باز آیت اسری
اور اس بیان میں غور کرنے والوں کے لئے نشان ہیں۔ پھر اسری کی آیت

تدلّ علی نکتۃ وجب ذکرُها للأصدقاء لیزدادوا

یک نکتہ عجیبہ دارد کہ ذکر آل برائے دوستاں ضروری است تا علم
ایک عجیب نکتہ رکھتی ہے کہ اس کا ذکر دوستوں کے لئے ضروری ہے تا علم

علمًا و یقینًا، وإن خیر الأموال العلم و الیقین،

و یقین شان زیادت پذیرد و پرتاہر است کہ بہترین مال اور دولت علم و یقین است
اور یقین زیادہ ہو اور خوب ظاہر ہے کہ سب سے مال ☆ و دولت علم اور یقین ہے

وهو أن الإسراء من حيث الزمان كان واجبًا

و آن اینکہ اسراء از حیثیت زمان و مکان
اور وہ یہ کہ اسراء زمان اور مکان کی حیثیت سے

كوجوب الإسراء من حيث المكان، لیتّم سیرٌ

ہر دو طور یکساں واجب و لازم بود بجهت اینکہ
دونوں طرح واجب اور لازم تھا۔ اس جہت سے کہ

نَبِينَا زَمَانًا وَمَكَانًا، وَلِيَكْمَلَ أَمْرُ مَعْرَاجٍ

سیر نبیؐ ما از روئے زمان و مکان تمام شود و امر معراج ہمارے نبیؐ کا سیر زمان اور مکان کے رو سے تمام ہو اور معراج کا امر

خَاتَمِ النَّبِيِّينَ . وَلَا شَكَّ أَنْ أَقْصَى الزَّمَانِ

کامل گردد۔ و شک نیست کہ برائے معراج کامل ہو اور اس میں شک نہیں کہ نبیؐ کریم کے

لِلْمَعْرَاجِ الزَّمَانِي هُوَ زَمَانُ الْمَسِيحِ الْمَوْعُودِ،

زمان نبی کریم زمانہ انتہائی ہاں زمان مسیح موعود است زمانی معراج کے لئے انتہائی زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے۔

وَهُوَ زَمَانُ كَمَالِ الْبَرَكَاتِ وَيَقْبَلُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ

و آں زمان کمال برکات است و ایں را ہر مؤمن اور وہ برکات کے کمال کا زمانہ ہے اور اس کو ہر ایک مؤمن

مَنْ غَيْرِ الْجَحُودِ، وَلَا شَكَّ أَنْ مَسْجِدَ الْمَسِيحِ

بغیر انکار قبول ے تواند کرد و شک نیست کہ مسجد مسیح موعود بغیر انکار کے قبول کر سکتا ہے اور اس میں شک نہیں کہ مسیح موعود کی مسجد

الْمَوْعُودِ هُوَ أَقْصَى الْمَسَاجِدِ مِنْ حَيْثُ الزَّمَانِ

نسبت مسجد حرام بمسجد حرام بحیثیت زمان اقصیٰ مساجد مسجد حرام کی نسبت سے زمانہ کی حیثیت سے اقصیٰ مساجد ہے

مَنْ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَقَدْ مُلِّئًا مِنْ كُلِّ جَنْبٍ

ے باشد و بایقین ہر پہلوئے ایں مسجد اور یقیناً اس مسجد کا ہر ایک پہلو

برکۃً و نوراً کالبدر التام، لیکمّل بہ دائرۃ

از برکت و نور مانند ماہ چہارونہم پُر شدہ است تا بوسیلہ آل دائرہ
برکت اور نور سے پورے چاند کی طرح بھر گیا ہے تا کہ اس کے وسیلہ سے دین کا دائرہ

الدین، فإن الإسلام بُدِءَ كَالهِلالِ مِنْ

دین کامل گرود چہ کہ اسلام مانند ہلال
کامل ہو جائے کیونکہ اسلام ہلال کی مانند

المسجد الحرام، ثم صار قمرًا تامًا عند بلوغه

از مسجد حرام نمایاں شد باز یوں تا بمسجد اقصیٰ رسید بدر کامل
مسجد حرام سے ظاہر ہوا پھر جب مسجد اقصیٰ تک پہنچا بدر کامل

إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى، وَلِذَلِكَ ظَهَرَ الْمَسِيحُ

گرید از نیجاست کہ مسیح موعود
ہو گیا اسی لئے مسیح موعود

فِي عِدَّةِ الْبَدْرِ إِشَارَةً إِلَى هَذَا الْمَقَامِ. ثُمَّ هُنَا

در شمار بدر ظاہر شد۔
بدر کے شمار میں ظاہر ہوا پھر

دلیل آخر علی وجوب الإسراء الزماني من

دلیل دیگر بروجوب اسراء زمانی آنت کہ
دوسری دلیل اسراء زمانی کے وجوب پر یہ ہے کہ

الأمر الربّاني وهو أن الله تعالى قد أشار

حق تعالیٰ در قول
حق تعالیٰ

فی قوله ”وَأَخْرَيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَدْحُقُوا فِيهِمْ^۱“ إِلَى أَنْ

وآخرین منہم الخ اشارہ فرماید کہ
آخرین منہم کے قول میں اشارہ فرماتا ہے کہ

جماعة المسيح الموعود عند الله من الصحابة

جماعت مسیح موعود نزد خدا از جملہ صحابہ است
مسیح موعود کی جماعت خدا کے نزدیک صحابہ میں کی ایک جماعت ہے۔

مِنْ غَيْرِ فَرْقٍ فِي التَّسْمِيَةِ، وَلَا يَتَحَقَّقُ هَذِهِ

بے آنکہ بیچ فرقے دریں نام گذاشتن باشد و این مرتبہ جماعت مسیح را
اور اس نام رکھنے میں کچھ فرق نہیں اور یہ مرتبہ

المرتبة لهم من غير أن يكون النبي صلى الله

ہرگز حاصل نئے شود تا وقتیکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
مسیح کی جماعت کو ہرگز حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم بينهم بقوته القدسية والإفاضة

درمیان ایشان باقوت قدسی و افاضہ
ان کے درمیان قدسی قوت اور اپنے

الروحانية كما كان في الصحابة، أعني بواسطة

روحانی خویش موجود نباشد۔ بچنوں کہ در صحابہ موجود بود یعنی بواسطہ
روحانی افاضہ کے ساتھ موجود نہ ہوں جیسا کہ صحابہ کے اندر موجود تھے یعنی

المسيح الموعود الذي هو مظهر له أو كالحلّة.

مسیح موعود کہ او مظہر نبی کریم یا مانند حلّہ برائے آنجناب است
مسیح موعود کے واسطہ سے کیونکہ وہ نبی کریم کا مظہر یا آنجناب کے لئے حلّہ کی مانند ہے۔

فقد ثبت من هذا النصّ الصريح من الصحف

پس ازیں نص صریح روشن شد
پس اس نص صریح سے ظاہر ہوا

المطهرة أن معراج نبينا كما كان مكانياً

کہ معراج نبی ما مکانی و زمانی ہر دو طور بود
کہ ہمارے نبی کا معراج مکانی اور زمانی دونوں طرح سے تھا

كذلك كان زمانياً، ولا يُنكره إلا الذي فقد

و بر ایں نکتہ جز کور چشمے
اور اس نکتہ کا سوائے اندھے کے

بصره و صار من العمين . ولا شك ولا ريب

کودن انکار نے کند۔ و شک نیست
اور کوئی انکار نہیں کرتا اور شک نہیں

أن المعراج الزماني كان واجباً تحقيقاً لمفهوم

کہ مفہوم ایں آیت واجباً معراج زمانی را سے خواست
کہ اس آیت کا مفہوم واجباً معراج زمانی کو چاہتا تھا۔

هذه الآية، ولو لم يكن لبطل مفهومها كما

و اگر آں متحقق نشدے مفہوم ایں آیت باطل گردیدے
اور اگر وہ متحقق نہ ہوتا تو اس آیت کا مفہوم باطل ہو جاتا

لا يخفى على أهل الفكر والدراية، فثبت من

چنانچہ ایں نکتہ را اہل فکر و غور سے فہمید پس ازینجا ثابت شد
چنانچہ اس نکتہ کو اہل فکر اور غور سمجھتے ہیں۔ پس یہاں سے ثابت ہوا

﴿۲۰۰﴾

هذا أن المسيح الموعود مظهرٌ للحقيقة

کہ مسیح موعود مظهر حقیقت محمدی
کہ مسیح موعود محمدی حقیقت کا مظهر

المحمّدية، ونازل في الحُلل الجلالية، فلذلك

است و در حلہ ہائے جلالی نازل شدہ است
ہے اور جلالی حلوں میں نازل ہوا ہے۔

عَدَّ ظهوره عند الله ظهورَ نبيِّه المصطفى،

ازینجا است کہ نزد خدا ظہور او ظہور نبی مصطفیٰ محبوب شدہ است
اسی لئے خدا کے نزدیک اس کا ظہور نبی مصطفیٰ کا ظہور مانا گیا ہے

وَعُدَّ زمانه منتهى المعراج الزمانى للرسول

و زمان وے منتهائے معراج زمانی رسول کریم
اور اس کا زمانہ رسول کریم کے زمانی معراج کا منتهائے

المجتبى، ومنتهى تجلّى روحانية سيّدنا

و پایان تجلّی روحانی خیرالوری بشمار آمدہ است
اور خیرالوری کی روحانی تجلّی کا آخری سرا شمار کیا گیا ہے

خير الورى، وكان هذا وعدًا مؤكّدًا من

و ایں وعدہ پختہ از پروردگار جہان بود
اور جہان کے پروردگار کا یہ پختہ وعدہ تھا

رب العالمين. ولما كان المسيح الموعود لوجود

و چوں مسیح موعود
اور چونکہ مسیح موعود

نَبِينَا كَالْمَرْأَةِ وَتَمَّتْ أَمْرُهُ بِإِشَاعَةِ الْبَرَكَاتِ

آئینہ وجود نبی کریم و از اشاعت برکات
نبی کریم کے وجود کا آئینہ اور برکات کی اشاعت

وَإِظْهَارِ الْإِسْلَامِ عَلَى الْأَدْيَانِ كُلِّهَا بِالْآيَاتِ، شُكْرُ

و اظہار اسلام برہمہ دین ہا تمام کنندہ امر آنجناب بود
اور تمام دینوں پر اسلام کے غلبہ سے آنجناب کے امر کا تمام کرنے والا تھا

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعِيهِ كَشُكْرِ

لہذا نبی کریم سعی وے را پسند فرمود چنانکہ
لہذا نبی کریم نے اس کی کوشش کو پسند کیا جیسا کہ

الْآبَاءِ لِلْأَبْنَاءِ، وَأَوْصَى لِيُقْرَأَ سَلَامُهُ عَلَيْهِ

پدران سعی پسران را شکر می کنند و وصیت فرمود کہ سلام آنجناب بروے خواندہ شود
باپ بیٹوں کی کوشش کا شکر ادا کرتے ہیں اور وصیت فرمائی کہ آنجناب کا سلام اس کو پڑھایا جائے

إِشَارَةً إِلَى السَّلَامَةِ وَالْعَلَاءِ. وَلَوْ كَانَ الْمَرَادُ

و این سلام اشارت است باینکہ سلامت و بلندی شامل حال مسیح خواهد بود و اگر
اور اس سلام سے یہ اشارہ ہے کہ سلامتی اور بلندی مسیح کے شامل حال ہوگی۔ اور اگر

مَنْ الْمَسِيحِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ الَّذِي أَنْزَلَ

از مسیح موعود عیسیٰ ابن مریم صاحب انجیل
مسیح موعود سے انجیل والا عیسیٰ ابن مریم

عَلَيْهِ الْإِنْجِيلَ لِفُسْدِ وَصِيَّةِ تَبْلِيغِ السَّلَامِ

مراد باشد وصیت رسانیدن سلام فاسد گردد
مراد ہو تو سلام پہنچانے کی وصیت فاسد ہو جاتی ہے۔

وَمَا كَانَ إِلَيْهَا السَّبِيلُ ، فَإِنِ عَيْسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ

و نیز ہیچ راہے ہاں نبود چہ کہ ہرگاہ بموجب گفتہ شتا
اور اس تک کوئی رستہ نہیں رہتا کیونکہ جب

إِذَا نَزَلَ بِقَوْلِكُمْ مِنَ السَّمَاءِ فَلَاشْكُ أَنَّهُ

عیسیٰ از آسمان فرود آمد شک نیست کہ
تمہارے کہنے کے بموجب عیسیٰ آسمان سے نازل ہوا تو اس میں شک نہیں کہ

كَانَ يَعْرِفُهُ رَسُولُنَا كَالْأَحْبَاءِ ، بَلْ كَانَ يَسْلَمُ

رسول کریم و او با یکدیگر مانند دوستان شناسا بودہ باشند و در وقت ملاقات
رسول کریم اور وہ دونوں آپس میں دوستوں کی طرح جان پہچان رکھتے ہوں گے اور ملاقات

بَعْضُهُمَا عَلَى الْبَعْضِ عِنْدَ الْإِقَاءِ ، فَيَكُونُ

بر یکدیگر سلام می خواندہ باشند۔ پس
کے وقت ایک دوسرے کو سلام کرتے ہوں گے۔

عِنْدَ ذَلِكَ إِيدَاعُ أَمَانَةِ السَّلَامِ لَغَوَا

دریں صورت سلام را بطور امانت گذاشتن فعل ہرزہ
پس اس صورت میں سلام کو امانت کی طرح رکھنا ایک

وَعَبَثًا كَالْأَسْتَهْزَاءِ لِمَا هُوَ وَقَعَ فِي السَّمَاءِ

و بیہودہ خواہد بود زیرا کہ سلام بارہا در آسمان واقع شدہ
بیہودہ فعل ہوگا کیونکہ سلام بارہا آسمان میں واقع ہوا

مَرَارًا وَكَانَ مَعْلُومًا قَبْلَ الْإِعْلَامِ وَالْإِدْرَاءِ .

و پیش از خبردار نمودن و آگاہانیدن معلوم بودہ
اور خبردار کرنے سے پہلے معلوم تھا۔

ثَمَّ مِنَ الْمَعْلُومِ أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ لَقِيَ

علاوہ برائے ظاہر است کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے علاوہ ظاہر ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

عِيسَى لَيْلَةَ الْمَعْرَاجِ وَسَلَّمْ عَلَيْهِ، فَلَاشِكْ

شب معراج حضرت عیسیٰ را دیدند و بر وے سلام گفتند۔ پس شکے نیست معراج کی رات حضرت عیسیٰ کو دیکھا اور اس پر سلام کہا۔ پس کوئی شک نہیں

أَنَّهُ مَا أَوْصَى إِلَّا لِرَجُلٍ كَانَ لَمْ يَرَهُ وَاشْتِاقَ

کہ آنجناب وصیت سلام برائے شخصے فرمودہ اند کہ وے را نہ دیدہ و مشتاق او کہ آنجناب نے سلام کی وصیت کو ایسے شخص کے لئے فرمایا ہے کہ اس کو نہیں دیکھا ہے اور اس کے

إِلَيْهِ. وَمَا مَعْنَى وَصِيَّةِ السَّلَامِ لِرَجُلٍ رَأَاهُ

بودہ اند۔ و چیست معنی وصیت سلام برائے شخصے کہ مشتاق رہے۔ اور اس شخص کے لئے سلام کی وصیت کے کیا معنی ہیں جس کو

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَرَّةٍ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او را بار بار
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار

قَبْلَ الْوَفَاةِ وَ بَعْدَ الْوَفَاةِ. وَسَلَّمْ عَلَيْهِ لَيْلَةَ

پیش از وفات و بعد از وفات دیدند و در شب معراج وفات سے پہلے اور وفات کے بعد دیکھا۔ اور معراج کی رات

الْمَعْرَاجِ وَمَا فَارَقَهُ بَعْدَ الْمَوْتِ فِي وَقْتِ

بر وے سلام گفتند و بعد از مرگ در تہج وقتے ازو جدا نہ شدند اس پر سلام کہا۔ اور مرنے کے بعد کسی وقت اس سے جدا نہ ہوئے

من الأوقات. أكان هذا الأمر غير ممكن إلا

آیا ایس امر بغیر واسطہ فردے
کیا یہ امر بغیر کسی

بواسطة بعض أفراد الأمة؟ ففكر إن كنت

از افراد امت ممکن نبود پس اندیشہ بکن
امت کے آدمی کے واسطہ سے ممکن نہ تھا۔ پس سوچ

ما مسك طائف من الجنة. أما ترى أن النبي

اگر دیوانہ نیستی آیا غور نمی کنی کہ چوں
اگر دیوانہ نہیں۔ کیا تو غور نہیں کرتا کہ جب

صلى الله عليه وسلم لمامات تيسر له

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ازیں جہان برقتند آنجناب را
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس جہاں سے چلے گئے تو آنجناب کو

لقاء عيسى في كل حين من الأحيان،

موقعہ ملاقات حضرت عیسیٰ در ہر وقت دست برداد
حضرت عیسیٰ کی ملاقات کا موقعہ ہر وقت ملتا تھا۔

وقد رأى عيسى ليلة الإسراء، فكانت أبواب

و پیش ازیں در شب اسراء باہم تلاقی بہم رسیدہ بود و ازیں سبب
اس سے پہلے اسراء کی رات میں آپس میں ملاقات ہوئی تھی اور اس سبب سے

السلام مفتوحة من غير توسط أبناء

در سلام بغیر واسطہ ابنائے ایں زمان مفتوح شدہ بود
سلام کا دروازہ بغیر اس زمانہ کے لوگوں کے واسطہ کے مفتوح ہو گیا تھا

هَذَا الزَّمَانِ، فَلَا تَجْعَلُ سَلَامَ رَسُولِ اللَّهِ

پس	سلام	رسول	اللہ	را
پس	رسول	اللہ	کے	سلام
کو				

لِغَوَا، وَأَمِعِنُ حَقَّ الْإِمْعَانِ رَبِّ بَلَّغْهُ

لغو و بیہودہ مشناس و در معنی وے بامعان نظر اندیشہ مکن۔ اے پروردگار من
بیہودہ اور لغومت سمجھ اور اس کے معنوں میں پوری طرح غور سے سوچ۔ اے ہمارے پروردگار

سَلَامًا مِّنَّا، وَإِنَّ هَذَا خَاتِمَةُ الْبَيَانِ.

از	ما	بر	وے	سلام	برساں۔
ہمارا	سلام	اس	پر	بھیج۔	

تَمَّتْ

الْقَصِيدَةُ لِكُلِّ قَرِيحَةٍ سَعِيدَةٍ

أرى سَيْلَ آفَاتٍ قضاها المَقْدَرُ وفي الخَلْقِ سَيِّاتٌ تُذاع وتُنشَرُ
 وفي كُلِّ طرفٍ نارٌ شَرٌّ تَأَجَّجَتْ وفي كُلِّ قلبٍ قد تراءى التحجُّرُ
 وقد زُلزلتْ مِن هذه الرِّيحِ دَوْحَةٌ تُظِلُّ بظِلِّ ذِي شفاءٍ وتُثمِرُ
 أرى كُلَّ محجوبٍ لدنياه باكِياً فَمَنْ ذا الذي يبكي لِدِينٍ يُحَقَّرُ
 وللدِينِ أَطلالٌ أراها كِلاهِفٍ ودمعى بذكرِ قُصوره يَتَحَدَّرُ
 تراءى غَوَاياتٌ كَرِيحٍ مُجِيحَةٍ وأرعى سَدِيلَ الغَىِّ لَيْلٍ مُكْدَرُ
 أرى ظِلْمَاتٍ لِيَتَنى مَتُّ قَبْلِها وذقتُ كَوُوسَ المَوْتِ أو كُنْتُ أَنْصَرُ
 تهبُّ رِياحٌ عاصفاتٌ كأنَّها سِباعٌ بأرضِ الهِنْدِ تعوى وتَزَارُ
 أرى الفاسقين المفسدين وزُمَرَهُم وقلَّ صلاحُ الناسِ والغىُّ يكثرُ
 أرى عَيْنَ دِينِ اللَّهِ مِنْهُم تَكَدَّرَتْ بها العَيْنُ والآرامُ تَمْشى وتَعْبُرُ
 أرى الدِينِ كالمَرْضَى على الأَرْضِ راعِماً وكلُّ جَهولٍ في الهوى يَتَبَخَّرُ
 وما هَمُّهُمْ إِلَّا لِحِطِّ نَفوسِهِم وما جُهدُهُم إِلَّا لِعِيشٍ يُوقَرُ
 نَسُوا نَهَجَ دِينِ اللَّهِ خُبْنًا وَغَفْلَةً وقد سَرَّهُمُ بَغْيٌ وَفَسقٌ وَمِيسِرُ
 فَلَمَّا طَعَى الفَسقُ المِبيدُ بسيلِهِ تَمَنَيْتُ لو كان الوَباءُ المَتَبِّرُ

فَإِنَّ هَلَاكَ النَّاسِ عِنْدَ أُولَى النَّهْيِ أَحَبُّ وَأَوْلَى مِنْ ضَلَالٍ يُدْمِرُ
صَبْرُنَا عَلَى ظَلَمِ الْخَلَائِقِ كُلِّهِمْ وَلَكِنْ عَلَى سَبِيلِ الشَّقَا لَا نَصْبُرُ
وَقَدْ ذَابَ قَلْبِي مِنْ مَصَائِبِ دِينِنَا وَأَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ وَأُبْصِرُ
وَبَشَى وَحُزْنِي قَدْ تَجَاوَزَ حَدَّهُ وَلَوْلَا مِنَ الرَّحْمَنِ فَضْلٌ أَتَبَّرُ
وَعِنْدِي دَمُوعٌ قَدْ طَلَعْنَ الْمَاقِيَا وَعِنْدِي صُرَاخٌ لَا يَرَاهُ الْمُكْفِرُ
وَلِي دَعَاوَاتٌ يَصْعَدَنَّ إِلَى السَّمَاءِ وَلِي كَلِمَاتٌ فِي الصَّلَاةِ تَقَعُرُ
وَأُعْطِيَتْ تَأْثِيرًا مِنَ اللَّهِ خَالِقِي فَتَأْوِي إِلَيَّ قَوْلِي جَنَانٌ مُطَهَّرُ
وَإِنَّ جَنَانِي جَاذِبٌ بِصِفَائِهِ وَإِنْ بَيَانِي فِي الصُّخُورِ يُؤَوَّرُ
حَفَرْتُ جِبَالَ النَّفْسِ مِنْ قُوَّةِ الْعُلَى فَصَارَ فُؤَادِي مِثْلَ نَهْرٍ تَفْجَرُ
وَأُعْطِيَتْ رِعْبًا عِنْدَ صَمْتِي مِنَ السَّمَاءِ وَقَوْلِي سِنَانٌ أَوْ حُسَامٌ مُشَهَّرُ
فَهَذَا هُوَ الْأَمْرُ الَّذِي سَرَّ مَالِكِي وَأَرْسَلَنِي صَدَقًا وَحَقًّا فَاذْبُرُ
إِذَا كَذَّبْتَنِي زُمْرُ أَعْدَائِ مِلَّتِي فَقُلْتُ اخْسَأُوا إِنَّ الْخَفَايَا سَتْظَهَرُ
فَرِيقٌ مِنَ الْأَحْرَارِ لَا يُنْكِرُونَنِي وَحِزْبٌ مِنَ الْأَشْرَارِ آذُوا وَأُنْكِرُوا
وَقَدْ زَا حَمُوا فِي كُلِّ أَمْرٍ أَرَدْتُهُ فَأَيَّدَنِي رَبِّي فَفَرُّوا وَأَدْبَرُوا
وَكَيفَ عَصُوا وَاللَّهِ لَمْ يُدْرَ سِرُّهَا وَكَانَ سَنَا صَدَقِي مِنَ الشَّمْسِ أَظْهَرُ
لَزِمْتُ اصْطِبَارًا عِنْدَ جَوْرِ لِنَامِهِمْ وَكَانَ الْأَقَارِبُ كَالْعَقَارِبِ تَأْبُرُ

وَهَذَا عَلَى الْإِسْلَامِ إِحْدَى الْمَصَائِبِ يُكَذِّبُ مِثْلِي بِالْهَوَىٰ وَيُكْفِّرُ
 فَأَقْسَمْتُ بِاللَّهِ الَّذِي جَلَّ شَأْنُهُ عَلَى أَنَّهُ يُخْزِي الْعِدَا وَأُعْزِّرُ
 وَلِلَّغَىٰ آثَارٌ وَلِلرَّشْدِ مِثْلُهَا فَقُومُوا لَتَفْتِيشَ الْعَلَامَاتِ وَانظُرُوا
 تَظَنُّونَ أَنِّي قَدْ تَقَوَّلْتُ عَامِدًا بِمَكْرٍ وَبَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَمُنْكَرٌ
 وَكَيْفَ وَإِنَّ اللَّهَ أَبَدَىٰ بَرَاءَةً تِي وَجَاءَ بآيَاتٍ تُلُوحٌ وَتَظْهَرُ
 وَيَأْتِيكَ وَعَدُّ اللَّهِ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَىٰ فَتَعْرِفُهُ عَيْنٌ تُحَدُّ وَتُبْصِرُ
 وَلَيْسَ لِعَضْبِ الْحَقِّ فِي الدَّهْرِ كَاسِرًا وَمَنْ قَامَ لِلتَّكْسِيرِ بِنَخْلًا فَيُكْسِرُ
 وَمَنْ ذَا يِعَادِينِي وَرَبِّي يَحْبِنِي وَمَنْ ذَا يُرَادِينِي إِذِ اللَّهُ يَنْصُرُ
 وَيَعْلَمُ رَبِّي سِرَّ قَلْبِي وَسِرَّهُمْ وَكُلُّ خَفِيٍّ عِنْدَهُ مُتَحَضِّرُ
 وَلَوْ كُنْتُ مَرْدُودَ الْمَلِيكَ لَضَرَّنِي عداوَةٌ قَوْمٍ كَذَّبُونِي وَحَقَّرُوا
 وَلَكِنِّي صَافِيَةٌ رَبِّي فَجَاءَنِي مِنْ اللَّهِ آيَاتٌ كَمَا أَنْتَ تَنْظُرُ
 وَمَا كَانَ جَوْرُ الْخَلْقِ مُسْتَحْدِثًا لَنَا فَإِنَّ أَذَاهُمْ سَنَةٌ لَا تُغَيِّرُ
 إِذَا قِيلَ إِنَّكَ مَرَسَلٌ خِلْتُ أَنَّنِي دُعِيْتُ إِلَىٰ أَمْرِ عَلَى الْخَلْقِ يَعْسِرُ
 أَمْكُفِّرِ مَهَلًا بَعْضَ هَذَا التَّحْكُمِ وَخَفَ فَهَرَّرَبِ قَالَ لَا تَقْفُ فَاحْذَرُ
 وَإِذْ قُلْتُ إِنَّنِي مُسْلِمٌ قُلْتَ كَافِرٌ فَأَيْنَ التَّقَىٰ يَا أَيُّهَا الْمُتَهَوِّرُ
 وَإِنْ كُنْتَ لَا تَخْشَىٰ فَقُلْ لَسْتُ مُؤْمِنًا وَيَأْتِي زَمَانٌ تُسْأَلَنَّ وَتُخْبَرُ

وانی ترکْتُ النفسَ والخَلْقَ والهَوَىٰ فلا السُّبُّ یؤذینی ولا المدحُ یُبْطِرُ
 وَکُمْ مِنْ عَدُوٍّ بَعْدَمَا أَکْمَلَ الْأَذَىٰ أَتَانِی فَلَمْ أَصْعُرْ وَمَا کُنْتُ أَصْعُرُ
 أَرَى الظَّمَّ یَبْقَىٰ فِی الخِرَاطِیمِ وَسَمُّهُ وَأَمَّا عَلَامَاتُ الْأَذَىٰ فَتُغَیِّرُ
 وَوَاللَّهِ إِنِّی قَدْ تَبِعْتُ مُحَمَّدًا وَفِی کُلِّ آنٍ مِنْ سِنَاهُ نُورٌ
 عَجِبْتُ لِأَعْمَى لَا یدَاوِی عِیونَهُ وَمِنَّا بَجَوْرِ الجَهِلِ یلوی وَیَسْخَرُ
 أَتَنَسَى نَجَاسَاتِ رِضِیَّتِ بِأَکْلِهَا وَتَهْمِزُ بِهَتَانًا بَرِیًّا وَتَذْکُرُ
 إِذَا قَلَّ عِلْمُ المَرءِ قَلَّ اتِقَاؤُهُ فِیسْعِی إِلَى طَرِقِ الشَّقَا وَیُزَوِّرُ
 وَمَا أَنَا مِمَّنْ یَمْنَعُ السِیْفُ قِصْدَهُ فَکِیْفَ یخوِّفُنِی بِشْتَمِ مَکْفَرُ
 لَنَا کُلُّ یَوْمٍ نَصْرَةٌ بَعْدَ نَصْرَةٍ فَمُتْ أیُّهَا النَّارِی بِنَارِ تُسْعِرُ
 وَوَعَدْنَا مِنَ الرَّحْمَنِ عِزًّا وَسُودَدًا فَقُمْ وَامْحُ هَذَا النَّقْشَ إِنْ کُنْتَ تُقَدِّرُ
 أَلَا إِنَّمَا الْأَیَامُ رَجَعَتْ إِلَى الْهَدَىٰ هَنِیئًا لَکُمْ بَعَثُوا فَبَشُّوا وَأَبْشَرُوا
 دَعُوا غَیْرَ أَمْرِ اللَّهِ وَاسْعُوا لِأَمْرِهِ هُوَ اللَّهُ مَوْلَانَا أَطِيعُوهُ وَاحْضَرُوا

أَلَا لَیْسَ غَیْرُ اللَّهِ فِی الدَّهْرِ بَاقِیًا

وَکُلُّ جَلِیسٍ مَا خَلَا اللَّهَ یَهْجُرُ

تَمَّتْ



حاشية متعلقة بالخطبة الإلهامية

ما الفرق بين آدم والمسيح الموعود

إن الله خلق آدم لينقل الناس من العدم إلى الوجود، ومن الوحدة إلى الكثرة، وجعلهم شعوبا وقبائل و فرقا وطوائف ليرى ألوآن القدرة، وليبلو أيهم أحسن عملا ومن السابقين. وجعل آدم مظهرًا لاسمه الذي هو مبدء للعالم. أعنى الأوّل كما جاء قوله "هُوَ الأوّل" في الكتاب المبين. ولأجل أن الأوّلية تقتضى ما بعدها اقتضت نفس آدم رجالا كثيرا ونساءً، فنزل الأمر وأضنات النساء وكثر الناس وملئت الأرض من المخلوقين. ثم طال عليهم الأمد وكثرت فرقهم وآراءهم، وتخالفت أمانيتهم وأهواءهم، وكان أكثرهم فاسقين. فطفقوا يصول بعضهم على بعض، وزادوا فسقا وطغوى، وأرادوا أن يأكل قويّهم ضعيفهم كدودة تأكل دودة أخرى وكانوا غافلين. حتى إذا اجتمعت فيهم كل ضلالة كانت من لوازم زمن المسيح الموعود، وصبّت على الإسلام كل مصيبة، وصار كالحىّ الموءود، وبلغت الأيام منتهاها وصارت كالليالى فى الظلمات، واقتضى الزمان حربًا هى آخر المحاربات. ☆
فهنالك أرسل الله مسيحه لهذه الحرب، ليجلو غياهب الكفر

كان الله قد قدر من الازل ان تقع الحرب الشديد مرتين بين الشيطان والانسان. مرة فى اوّل الزمن ومرة فى اخر الزمان. فلما جاء وعد اولهما اغوى الشيطان الذى هو شعبان قديم حواء. واخرج ادم من الجنة ونال ابليس مرادا شاء. وكان من الغالبيين. ولما جاء وعد الاخرة اراد الله ان يرد لادم الكرة على ابليس وفوجه ويقتل هذا الدجال بحربة منه فخلق المسيح الموعود الذى هو ادم بمعنى ليدمر هذا الشعبان ويُبهر ما علا تتيبرا. فكان مجى المسيح واجبا

☆
الرجوع
إلى
الخطبة

ويدمّر الظالمين بالحُجّة لا بالطعن والضرب، ويقطع دابر الكافرين، ويرجع الناس إلى الاتحاد والمحويّة بعد ما كانوا متخالفين. فثبت من هذا المقام أن المسيح الموعود قد قابل آدم في هذه الصفات كضدّ تقابل ضدًا آخر في الخواص والتأثيرات، وإن في ذلك لآية للمتقين. ثم اعلم أن هذا التضاد بين آدم والمسيح الموعود ليس مخفيا ومن النظريات، بل هو أظهرُ الأشياء ومن أجلي البديهيات. فإن آدم أتى ليخرج النفوس إلى هذه الحياة الدنيا وليوقد بينهم نار الاختلاف والمعادة، وأتى مسيحُ الأمم ليرُدّهم إلى دار الفناء، ويرفع من بينهم الاختلاف والتشاجر والشحناء، وأصل التفرقة والشتات، ويجرّهم إلى الاتحاد والمحويّة ونفي الغير والمصافاة. وإن المسيح.. مظهرٌ لاسم الله الذي هو خاتم سلسلة المخلوقات، أعني "الآخر" الذي أُشير إليه في قوله تعالى "هُوَ الْآخِرُ" لما هو علامة لمنتهى الكائنات، فلأجل ذلك اقتضت نفس المسيح ختم سلسلة الكثرة بالممات، أو برّد المذهب إلى دين فيه موت النفوس من الأهواء والإرادات والاسلاك على الشريعة الفطرية التي تجرى تحت المصالح الإلهيّة وتخليصُ الناس من ميل النفس بهواها إلى العفو والانتقام والمحبة والمعادة. فإن الشريعة الفطرية التي تستخدم قوى الإنسان كلها لا ترضى بأن تكون خادمةً لقوّة واحدة، ولا تقيّد أخلاق الإنسان في دائرة العفو فقط، ولا في دائرة الانتقام فقط، بل تحسبه سجيّة غير مرضية، وتؤتي كلّ قوة حقّها عند مصلحة داعية وضرورة مقتضية، وتغيّر حكم العفو والانتقام والمصافاة والمعادة بحسب تغيّرات المصالح الوقتية. و

ليكون الفتح لآدم في اخر الامر وكان وعدا مفعولا. وقد اشار الله سبحانه الى هذا الفتح العظيم وقتل الدجال القديم الذي هو الشيطان في قوله قال **إِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ** .
يعنى لا يقع امر استيصالك التام. وتبيرا ما علوت من انواع الشرك والكفر والفسق الآلى
في اخر الزمن و وقت المسيح الامام. فافهم ان كنت من العاقلين. منه

بِسْمِ
اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ

هذا هو الموت من النفس والهوى والجذبات النفسانية ودخول في الفانين. فحاصل الكلام إن المسيح الموعود ينقل الناس من الوجود إلى العدم، ويذكرهم أيام البيت المنهدم، وينقلهم إلى مثنوى الميتين. إما بالإماتة الجسمانية بأنواع الأسباب من الحوادث السماوية والأرضية، وإما بإماتة النفس الأمارة والموت الذي يرد على أهل النشأة الثانية بإخراج بقايا الغيرية وغياب النفسانية وتكميل مراتب المحوية، وإن فيه لهدي للمتفكرين .

ثم اعلم أن المسيح الموعود في كتاب الله ليس هو عيسى ابن مريم صاحب الإنجيل وخادم الشريعة الموسوية، كما ظن بعض الجهلاء من الفيج الأعوج والفئة الخاطئة، بل هو خاتم الخلفاء من هذه الأمة، كما كان عيسى خاتم خلفاء السلسلة الكليمية، وكان لها كآخر اللبنة وخاتم المرسلين. وإن هذا لهو الحق، فويل للذين يقرءون القرآن ثم يمرّون منكرين. وإن الفرقان قد حكم بين المتنازعين في هذه المسألة، فإنه صرح في سورة النور بقوله "مِنْكُمْ" بأن خاتم الأئمة من هذه الملة، وكذلك صرح هذا الأمر في سورة التحريم والبقرة والفاطحة، فأين تفرّون من النصوص القطعية البينة؟ وهل بعد القرآن حاجة إلى دليل لذوى الفطنة؟ فبأي حديث تؤمنون بعد هذه الصحف المطهرة؟ وقد وعد الله المؤمنين في سورة التحريم في قوله "فَفَحْحَأْ فِيهِ مِنْ رُوحًا" أن يخلق ابن مريم منهم، وهو يرث هذا الاسم ويكون عيسى من غير فرق في الماهية، فقد تقرر في هذه الآية وعدا من الله أن فردا من هذه الأمة يسمى ابن مريم ويُنفخ فيه روحه بعد النقاة التامة. فأنا ذلك المسيح الذي لُمْتُوني فيه، ولا مبدل لكلمات الله ذى الجبروت والعزة. أتجعلون رزقكم من وعد الله أن تكونوا يهودا كيهود أمة موسى في الخبث والتمرد العظيم، ولا تريدون أن يكون المسيح منكم كمسيح سلسلة الكليم؟ وَيَحْكُمُ! إنكم رضيتم بمماثلة الشر والضير، ولا ترضون أن تكون لكم مماثلة في الخير. فوالله لا يفعل عدو بعدو ما تفعلون بأنفسكم، وقد نبذتم كلام الله وراء

ظهوركم، وذكّرنا فتناسيتكم، وأرينا فتعاميتكم، ودعونا فأبيتكم، وتبعتم أمارتكم في كل ما ماريتم يا حزب العدا. أتتركون سُدى؟ أو يُغفر لكم كل ما اجترحتم من الهوى؟ ما لكم لا تفكّرون في القرآن ولا ترون ما قال ربكم بأحسن البيان؟ ألم يكف لكم آية سورة التحريم، أو عرضتم عن كلام الله الكريم؟ انظروا كيف ضرب الله مثل مريم لهذه الأمة في هذه السورة، ووعد في هذه الحُلة أن ابن مريم منكم عند التقاة الكاملة. وكان من الواجب لتحقيق هذا المثل المذكور في هذه الآية بأن يكون فرد من هذه الأمة عيسى ابن مريم ليتحقّق المثل في الخارج من غير الشك والشبهة، وإلا فيكون هذا المثل عبثا وكذبا ليس مصداقه فرد من أفراد هذه الملة، وذلك مما لا يليق بشأن حضرة التقّوس والعزّة. هذا هو الحق الذي قال الله ذو الجلال، فماذا بعد الحق إلا الضلال؟ وأما عيسى الذي هو صاحب الإنجيل فقد مات وشهد عليه ربنا في كتابه الجليل، وما كان له أن يعود إلى الدنيا ويكون خاتم الأنبياء، وقد ختمت النبوة على نبينا صلى الله عليه وسلم، فلا نبى بعده إلا الذي نُورَ بنوره وجُعل وارثه من حضرة الكبرياء. اعلموا أن الختمية أُعطيت من الأزل لمحمد صلى الله عليه وسلم، ثم أُعطيت لمن علّمه روحه وجعله ظلّه، فتبارك من علّم وتعلّم. ☆ فيان الختمية الحقيقية كانت مقدّرة في الألف السادس الذي هو يوم سادس من أيام الرحمن، ليشابه أبا البشر

☆ هذه اشارة الى وحى من الله كتب في البراهين الاحمدية وقدمضى عليه ازيد من عشرين سنة من المدة فان الله كان اوخى الى وقال: كل بركة من محمد صلى الله عليه وسلم فتبارك من علّم وتعلّم. يعنى ان النبى صلى الله عليه وسلم من تائير روحانيته وافاض انا قلبك بفيض رحمته ليدخلك فى صحابته وليشركك فى بركته وليتم نبأ الله وآخريين منهم بفضله ومنته. ولما كان هذا النبأ الاصل المحكم والبرهان الاعظم على دعوى فى القرآن اشار الله سبحانه اليه فى البراهين ليكون ذكره هذا حجة على الاعداء من جهة طول الزمان منه.

☆
ب
ر
ه
ن

من كان هو خاتم نوح الإنسان . واقتضت مصالح أخرى أن يُبعث رسولنا في اليوم الخامس . أعنى في الألف الخامس بعد آدم، لِمَا كان اليوم الخامس يومَ اجتماع العالم الكبير، وهو ظلُّ لآدم الذي أعزّه الله وأكرم، فإن آدم جمع في نفسه كل ما تفرّق فيه ووصل كلما تجدّم، فلا شك أن العالم الكبير قد نزل بمنزلة خلقه أولى لآدم في صورٍ متنوّعة، فقد خُلِق آدم بهذا المعنى في اليوم الخامس من غير شك وشبهة، ثم أراد الله أن يُنشأ نبياً الذي هو آدم خلقاً آخر في الألف السادس بعد خلقته الأولى، كما أنشأ من قبل صفيه آدم في آخر اليوم السادس من أيام بدو الفطرة لِيتمّ المشابهة في الأولى والأخرى، وهو يوم الجمعة الحقيقية، وكان جمعة آدم ظلاً له عند أولى النهي، فاتخذ على طريق البروز مظهرًا له من أمته، وهو له كالعين في اسمه وماهيته، وخلقّه الله في اليوم السادس بحساب أيام بدو نشأة الدنيا لتكميل مماثلته. أعنى في آخر الألف السادس ليشابه آدم في يوم خلقته، وهو الجمعة حقيقة، لأن الله قدّر أنه يجمع الفرق المتفرقة في هذا اليوم جمعاً برحمة كاملة، ويُفخ في الصور. يعنى يتجلى الله لجمعهم فإذا هم مجتمعون على ملّة واحدة إلا الذين شقوا بمشيئة وحسبهم سجنُ شقوة، وإليه أشار سبحانه في قوله "وَآخِرِينَ مِنْهُمْ" في سورة الجمعة، إيماءً إلى يوم الجمعة الحقيقية. وأراد من هذا القول أنّ المسيح الموعود الذي يأتي من بعد خاتم الأنبياء هو محمد صلى الله عليه وسلم من حيث المضاهاة التامة، ورفقاءه كالصحابه، وأنه هو عيسى الموعود لهذه الأمة، وعدًا من الله ذى العزة في سورة التحريم والنور والفاتحة. قول الحق الذي فيه يمترون. ما كان لنبي أن يأتي بعد خاتم الأنبياء إلا الذي جعل وارثه من أمته، وأعطى من اسمه وهويته، ويعلمه العالمون. فذلك مسيحكم الذي تنظرون إليه ولا تعرفونه، وإلى السماء أعينكم ترفعون. أتظنون أن يرّد الله عيسى ابن مريم إلى الدنيا بعد موته وبعد خاتم النبيين؟ هيهات هيهات لما تظنون. و

﴿ت﴾

قد وعد الله أنه يُمْسِكُ النفسَ التي قضى عليها الموت، والله لا يخلف وعده ولكنكم قوم تجهلون . أتزعمون أنه يُرْسِلُ عيسى إلى الدنيا، ويوحى إليه إلى أربعين سنة، ويجعله خاتم الأنبياء وينسى قوله ”وَلَكِنْ رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ“^١ سبحانه وتعالى عما تصفون ! إن تبعون إلا ألفاظا لا تعلمون حقيقتها، ولو ردتموها إلى حَكَمِ من الله الذي أُرْسِلَ إليكم لكان خيرا لكم إن كنتم تعلمون . يا حسرة عليكم ! إنكم جعلتم علم الدين سَمْرًا، وتجادلون عليه بُخْلًا وَحَسَدًا، وطبع الله على قلوبكم فلا تبصرون . ألا ترون إلى السلسلتين المتقابلتين، أو غلبتكم شقوتكم فلا توانسون؟ وتقولون ليس ذكر المسيح الموعود في القرآن، وقد مُلِّأَ القرآن من ذكره ولكن لا يراه العمون . ألا إن لعنة الله على الكاذبين الذين يكذبون كتاب الله ويحرفونه ولا يخافون . وإذا قيل لهم تعالوا نبين لكم حُججَ الله قالوا إنا نحن المهتدون . وما في أيديهم إلا قصص باطلة ولا يتقون . ويسخرون من الذين آمنوا وهم يعلمون . وما كان مجيبي في آخر السلسلة المحمدية إلا لإكمال المماثلة ولتوفية وزن المقابلة، وليرُدَّ الكَرَّةَ لآدم بعد الكَرَّةَ الشيطانية[☆]، فما لهم لا يتفكرون ! أكان عسيرا على الله أن يخلق كعيسى ابن مريم عيسى آخر، سبحانه، إذا قضى أمرًا فإنما يقول له كن فيكون . هو الله الذي بعث مثيل موسى في أوَّل السلسلة المحمدية، فظهر منه أنه كان يريد أن يخلق مثل عيسى في آخرها ليتشابه السلسلتان بالمشابهة التامة، فما لكم لا تؤمنون؟ أيها الناس ! آمنوا أو لا تؤمنوا إن الله لن يترك هذه السلسلة حتى يُتَمَّها ولن يترك حياة آدم حتى يقتلها، فرُدُّوا ما أراد الله إن كنتم تقدرُون . أترُدُّون

ان اللّٰه خلق ادم وجعله سيدا وحاكما واميرا على كل ذى روح من الانس والجان . كما يفهم من آية أُجِدُّوا لِآدَمَ^٢ ثم ازله الشيطان وأخرجه من الجنان . وورد الحكومة الى هذا الشعبان . ومس ادم ذلة وخزى فى هذه الحرب والهوان . وان الحرب سجال . وللا تقبأ مال عند الرحمن . فخلق الله المسيح الموعود ليحلل الهزيمة على الشيطان فى اخر الزمان . وكان وعدا مكتوبا فى القرآن . منه

☆
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نعمة الله بعد نزولها أيها المحرومون؟ وقد تم وعد الله صدقا وحقا، فلا تشتروا الضلالة أيها الخاسرون. أتبخلون بما أنعم الله على عبد من عباده؟ أتعجزون الله بالسنكم وجيلكم ومكاندكم؟ فاجمعوا كل مكركم، وادعوا الذين سبقوكم مكرًا وزورًا، واقعدوا في كل طريق ولا تمهلون. وستنظرون أن الله يخزيكم ويرد عليكم كيدكم ولا تضرونه شيئًا ولا تنصرون. أحسبتم أن إنسانا فعل فعلاً من تلقاء نفسه؟ كلا. بل هو الله الذي يصلح الأرض بعد فسادها، أليست الأرض منجّسة من فساد، فما لكم لا تنظرون؟ إنكم تركتم الصراط، فترككم الله وذهب بنور قلوبكم، وكذلك يُجزى المجرمون. أعجبتم أن جاءكم إمام من أنفسكم في آخر الأزمنة ليتساوى السلسلتان ككفتي الميزان، ما لكم كيف تعجبون؟ كذلك ليتم وعد الله في التحريم والنور والفاتحة والبقرة، ما لكم لا تفكرون؟ وقد نزلت الآيات وحصص الحق وظهرت البيّنات ثم أنتم تعرّضون. وما طلبتم من حجة إلا أعطى لكم فوج منها ثم لا تنتهون. ألا ترون إلى أرضكم كيف ينقصها الله من أطرافها، والرقاب تحت قدمي هذه تتدلل، والناس من كل فجّ يجتمعون؟ ولو كان هذا الأمر من عند غير الله لما لبثت فيكم إلى ثلاثين سنة بعد دعوتي كما أنتم تشاهدون. ولأهلك كما يهلك المفترون. أجنث شيئاً فرياً وكنتم من قبل تنتظرون؟ وقد ابتهلتكم كل الابتهاال، ليهلكني ربّي كأهل الضلال، فأعطيت لي بركة على بركة، ولعنت كلما تكلم، وضربت على وجوهكم دعواتكم، فأصبحتم مُحقّرين مُهانين بما كنتم تُهينون. ما كان الله ليُهلكني قبل أن يتمّ أمرى، ولى سرُّ ربّي لا يعلمه الملائكة، فكيف تعرفونني أيها الجاهلون الحاسدون؟ وليس لي مقامى عنده بظاهر الأعمال ولا بأقوال، ولا بعلم واستدلال، بل بسرّ في قلبي هو أثقل عنده من جبال. وإن سرّي يُحیی الأموات، ويُبيّت الموات، ويُرِي الآيات، فهل من طالب من ذوى الحصات، وهل من قوم يطلبون؟ وإنى جعلت من ربّي آيةً للإسلام، وحُجّةً من الله العالم، فسوف يعلم المنكرون. أسمع بهم وأبصر يوم يأتيونه، وقد أنفدوا الأعمار في

هذه عمياء، ويُذكَرون فلا يباليون. وإنى جئتُ لأنقل الناس من الوجود إلى العدم بحكم رب العزة، وأرى الساعة قبل الساعة، وترون أن الأمراض تُشاع والنفوس تُضاع، وسيذوق الناس موتاً هو موت من أهواء الغيريّة وجئتُ لأنقل الناس من الكثرة إلى الوحدة، وإلى الاتّفاق من المخالفة، وإلى الاجتماع من التفرقة، ولذلك خُلِق أسبابها، وفُتِح أبوابها. ألا ترون إلى الطُّرق كيف كُشفت؟ وإلى الوابورة كيف أُجريت؟ وإلى العِشار كيف عُطّلت؟ وإلى الأخبار كيف يُسرّ إيصالها، والخيبالات تبادلت؟ وإلى النفوس كيف زُوِّجت؟ وترون أن الناس يُنقلون من هذه الدنيا إلى دار الفناء بمحاربات أوقدت نارها بين الملوك وبأنواع الوباء ثم بإشاعة لُبِّ تعليم القرآن، وحقيقة كتاب الله الرحمن، الذي أرسلتُ له في هذا الزمان، فإن هذا التعليم يدعو إلى الموت. أعنى إلى موتٍ يرُد على النفس بترك الغيريّة والهوى، ويدعو إلى محوِّية في الشريعة الفطريّة وحالة كحالة من مات وفتنى، ويجرّ إلى تعطل تام من حركات الاختيار، وموافقة بالفتاوى التي تحصّل للقلب في كل حين من الله مُنزل الأقدار. وفي هذه الحالة يكون الإنسان مستهلكة الذات غير تابع لأمر النفس والجذبات، حتى لا يُنسب إليه سكون ولا حركة ولا ترك ولا بطش ويتعالى شأنه عن التغيرات، ولا يوجد فيه من القصد والإرادة أثر، ولا من المدح والمذمة خبر، ويصير كالأموات. فهذا نوع من الموت، فإنه لا يملك أهل هذا الموت حركة ولا سُكوناً، ولا ألمًا ولا لذّة، لا راحة ولا تعبًا، ولا محبة ولا عداوة، ولا عفوًا ولا انتقامًا، ولا بُخلًا ولا سخاوة، ولا جُبناً ولا شجاعة، ولا غضبًا ولا

قد قلنا غيره مرّة ان النقل من الوجود الى العدم. ليس بالسيف و السنان. بل بامر من الله الديان. فان الله كتب في كتبه ان علامة ظهور المسيح الموعود ان تسمعوا اخبار المحاربات في الافاق والافطار. واخبار شيوع الوباء في الديار. ثم من علامة المسيح انه يجذب الناس الى كمال نقطة التقاة. وان هو الا نوع من الممات. منه

﴿ث﴾

تحنُّنا، بل هو ميّتٌ في أيدي الحيّ القيوم، ما بقى فيه حركةٌ ولا هوى، ولا يُنسب إليه شيء من هذه العوارض كما لا يُنسب إلى الموتى. ولا شك أن هذه الحالة موت وإنها تنتهي مراتب العبودية، والخروج من العيشة النفسانية، وإليها تنتهي سير الأولياء الذاهبين إلى الحضرة الأحدية. هذا تعليم القرآن، وكلُّ تعليم دون ذلك في الجذب إلى الرحمن، وليس بعده مرتبة من مراتب السلوك والعرفان عند ذوى العقل والفكر والإمعان. وإن التوراة أَمال الناس إلى الانتقام، وعنده لا مفرّ للظالم ولا خلاص، وإن عيسى شرّع لأُمَّته أن أحدهم إذا لطم في خده وضع الخد الآخر لمن لطمه ولا يطلب القصاص. فلا شك أن هذين الحزبين لا يشاورون الشريعة الفطرية، ولا يتبعون إلا الأوامر القانونية. وأما الرجل المحمّدى فقد أمر له أن يتبع الشريعة الفطرية كما يتبع الشريعة القانونية، ولا يقطع أمرًا إلا بعد شهادة الشريعة الفطرية، ولذلك سُمي الإسلام دينَ الفطرة للزوم الفطرة لهذه الملة، وإليه أشار نبينا صلى الله عليه وسلم استفتت قلبك ولو أفتاك المفتون. "فانظر كيف رغب في الشريعة الفطرية ولم يقنع على ما قال العالمون. فالمسلم الكامل من يتبع الشريعتين، وينظر بالعينين، فيهدى إلى الصراط ولا يخدعه الخادعون. ولذلك ذكر الله في محامد الإسلام أنه شريعة فطرية، حيث قال "فَطَّرَتَ اللهُ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا". وهذا من أعظم فضائل هذه الملة ومناقب تلك الشريعة. فإنه يوجد في هذا التعليم مدار الأمر على القوة القدسية القاضية الموجودة في النشأة الإنسانية الموصلة إلى كمال تام في مراتب المحوئية، فلا يبقى معها منقذ للتصرفات النفسانية، لما فيه عملٌ على الشهادة الفطرية. وأما التوراة والإنجيل فيترك الإنسان إلى حدّ هو أبعد من الشهادة الفطرية القدسية، وأقرب إلى دخل إفراط القوة الغضبئية، أو تفريط القوة الواهمة، حتى يمكن أن يُسمّى المنتقم في بعض المواضع ذنبًا مؤذيًا عند

العقلاء ، أو يُسمَّى الذي عفا في غير محلّه وأغضى مثلاً عند رؤية فسقِ أهله ديوثاً وقيحاً عند أهل الغيرة والحياء. ولذلك ترى في بعض المواضع رجلاً سرّه تعليمُ العفو يترك حقيقة العفو والرحمة، ويجاوز حدود الغيرة الإنسانية. فإن العفو في كل محلّ ليس بمحمود عند العاقلين، وكذلك الانتقام في كل مقام ليس بخير عند المتدبّرين. فلا شك أنه من أوجب العفو على نفسه في كل مقام بمتابعة الإنجيل فقد وُضِع الإحسان في غير محلّه في بعض الحالات، ومن أوجب الانتقام على نفسه في كل مقام بمتابعة التوراة فقد وضع القصاص في غير محلّه وانحطّ من مدارج الحسنات. وأمّا القرآن فقد رغب في مثل هذه المواضع إلى شهادة الشريعة الفطرية التي تنبع من عين القوة القدسية، وتنزل من روح الأمين في جذر القلوب الصافية، وقال: **جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ** فانظر إلى هذه الدقيقة الروحانية، فإنه أمر بالعفو عن الجريمة بشرط أن يتحقق فيه إصلاح لنفس، وإلا فجزاء السيئة بالسيئة. ولما كان القرآن خاتم الكتب وأكملها وأحسن الصحف وأجملها، وُضِع أساس التعليم على منتهى معراج الكمال، وجعل الشريعة الفطرية زوجاً للشريعة القانونية في كل الأحوال، ليعصم الناس من الضلال، وأراد أن يجعل الإنسان كالميت لا يتحرّك إلى اليمين ولا إلى الشمال، ولا يقدر على عفو ولا على انتقام إلا بحكم المصلحة من الله ذي الجلال. فهذا هو الموت الذي أرسل له المسيح الموعود ليُكمّله بإذن الربّ الفعّال، ولأجل ذلك قلتُ إن المسيح الموعود ينقل الناس من الوجود إلى العدم، فهذا نوع من النقل وقد سبق قليل من هذا المقال. وشتان بين هذا التعليم الجليل وتعليم التوراة والإنجيل، فاسأل الذين قبلوا وسأوس الدجّال. إن هذا التعليم يهدى لئلتى هي أقوم، ليس فيه إفراط ولا تفريط، ولا ترك مصلحة وحكمة، ولا ترك مقتضى الوقت والحال، بل هو يجرى تحت مجارى الأوامر الشريعة الفطرية وفتاوى القوة القدسية

ولا يميل عن الاعتدال. وقد قُدِّر من الأزل أن المسيح الموعود يُشيع هذا التعليم المحمود حق الإشاعة، لِيُميت السعداء قبل موت الساعة، فهناك يموت الصالحون من كمال الإطاعة، وهذا الموت يُعطى للقلوب السليمة الصافية، ويشربون كأس المحوِّية، ويغيبون في بحر الوحدة بعد نضو لباس الغيِّية. وأمَّا الذين شقُّوا فيرد عليهم في آخر الأمر رجس من السماء بأنواع الوباء، أو بالمحاربات وسفك الدماء، فيسرى بينهم الإقصاء والقَعص كقُعاص الغنم تقديراً من حضرة الكبرياء، ويكثر المحاربات على الأرض فتختتم حرب وتبدو أخرى، وتسمعون من كل طرف أخبار الموتى. وذلك كله لخاصية وجود المسيح، فإن الله نزله كالمُجِيع، وهذا من أكبر علاماته وخواص ذاته، فإنه قابل آدم في هذه الصفات، مع بعض أمور المضاهات، أما المضاهاة فتوجد في نوع الخَلقة، فإن آدم خُلق منه حواء كالتوءم من يد القدرة، وكذلك خُلق المسيح الموعود توءماً وتولدت معه صبيةً مسماة بالجنَّة، وماتت إلى ستة أشهر من يوم الولادة وذهبت إلى الجنَّة، وما ماتت حواء لتكون سبباً للكثرة، فإن آدم قد ظهر لينقل الناس من العدم إلى الوجود، فكان حقُّ توءمِه أن يبقى لينصره على تكميل المقصود، وأمَّا المسيح الموعود فقد ظهر لينقل الناس من الحيوة إلى المنيَّة، فكان حقُّ توءمِه أن ينقل من هذه الدار ليكون إرهاباً للإرادة المَنويَّة. ثم إنَّ آدم خُلق في يوم الجمعة، وكذلك وُلد المسيح الموعود في هذا اليوم في الساعة المباركة. ثم إنَّ آدم خُلق في اليوم السادس، وكذلك المسيح الموعود خُلق في الألف السادس. وأمَّا الآفات التي قُدِّر ظهورها في وقت المسيح. فمن أعظمها خروج يأجوج ومأجوج، وخروج الدجال الوقيح، وهم فتنة للمسلمين عند عصيانهم وفرارهم من الله الودود، وبلاء عظيم سلَّط عليهم كما سلَّط على اليهود واعلم أن يأجوج ومأجوج قومان يستعملون النار وأجيجه في المحاربات وغيرها من المصنوعات، ولذلك سُمِّوا بهذين الاسمين، فإن الأجاج صفة النار وكذلك

يكون حربهم بالمواد الناريات، ويفوقون كل من في الأرض بهذا الطريق من القتال، ومن كل حدب ينسلون، ولا يمنعهم بحر ولا جبل من الجبال، ويخسر الملوک امامهم خائفين، ولا تبقى لأحد يد المقاومة، ويداسون تحتهم إلى الساعة الموعودة. ومن دخل في هاتين الحجارتين ولو كان له مملكة عظمى، فطحن كما يطحن الحب في الرحى، وتزلزل بهما الأرض زلزالها، وتحرك جبالها، ويشاع ضلالها، ولا يسمع دعاء ولا يصل إلى العرش بكاء، ويصيب المسلمين مصيبة تأكل أموالهم وإقبالهم وأعراضهم، وتهتك أسرار ملوك الإسلام، ويظهر على الناس أنهم كانوا مورد غضب الله من العصيان والإجرام. وينزع منهم رعبهم وإقبالهم وشوكتهم وجلالهم بما كانوا لا يتفنون. ويبارون الأعداء من طريق وينهزمون من سبعة طرق بما كانوا لا يحسنون. يراءون الناس ولا يتبعون رسول الله وسنته ولا يتدينون. وإن هم إلا كالصور ليس الروح فيهم، فلا ينظر إليهم الله بالرحمة ولا هم ينصرون. وكان الله يريد أن يتوب عليهم إن كانوا يتضرعون، فما تابوا وما تضرعوا فنزل على المجرمين وبالهم إلا الذين يخشعون. ويرون أيام المصائب ولياليها كما رأى الملعونون. فعند ذلك يقوم المسيح أمام ربه الجليل، ويدعوه في الليل الطويل، بالصراخ والعبيل، ويدوب ذوبان الثلج على النار، وبيتهل لمصيبة نزلت على الديار، ويدكر الله بدموع جارية وعبرات متحدرة، فيسمع دعاؤه لمقام له عند ربه، وتنزل ملائكة الإيواء، فيفعل الله ما يفعل، وينجي الناس من الوباء. فهناك يعرف المسيح في الأرض كما عرف في السماء، ويوضع له القبول في قلوب العامة والأمراء، حتى يتبرك الملوک بشيابه. وهذا كله من الله ومن جنابه وفي أعين الناس عجيب. ففكر في القرآن والأحاديث إن كنت تريب. وما قلت من عندي بل هو عقيدة الجمهور من الصلحاء المسلمين، ومكتوب في كتاب رب العالمين.



وَالْحَالَةُ الْمَوْجُودَةُ تَدْعُو الْمَسِيحَ الْمَوْعُودَ

وَالْمَهْدَى الْمَعْهُودَ

إِنَّ الْأَرْضَ مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، وَأَحَاطَ الْفَسَادُ نَجْدًا وَغُورًا، وَالْحَقَائِقُ زَالَتْ عَنِ أَمَاكِنِهَا، وَالذَّقَائِقُ تَحَوَّلَتْ عَنْ مَرَاكِزِهَا. وَنَضَّتِ الْمَلَّةُ لِبَاسَ زِينَتِهَا، وَأَغْمَدَتِ الشَّرِيعَةَ سَيْفَ شَوْكَتِهَا، وَأُضِيعَ أَسْرَارُ بَطْنِهَا وَرَمُوزُ هَوِيَّتِهَا، وَأُرِيقَ دِمَاءُ أُنْبَاءِهَا وَحَفَدَتِهَا، حَتَّى إِنْ السَّمَاءُ بَكَتْ عَلَى تُكْلِهَا وَغَرِبَتِهَا، وَمَا بَقِيَ جَارِحَةٌ مِنْ جَوَارِحِهَا إِلَّا سَقَمْتُ، وَمَا مُضِنَّةٌ مِنْ مُضِنَّاتِهَا إِلَّا عَقَمْتُ، فَالآنَ هِيَ عَجُوزٌ فَقَدَتْ قَوَاهَا، وَشَيْخَةٌ غَيَّرَتْ صَوْرَتَهَا وَسَنَاهَا، وَفِي لِسَانِهَا لُكْنَةٌ أَظْهَرْتَهَا، وَفِي أَسْنَانِهَا قَلُوحَةٌ عَلَّتْهَا. أَهَذِهِ الْمَلَّةُ هِيَ الْمَلَّةُ الَّتِي أَتَى بِهَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَأَكْمَلَهَا رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ كَلَّا. بَلْ هِيَ فَسَدَتْ كُلَّ الْفَسَادِ مِنْ أَيْدِي الْمُبْتَدِعِينَ الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ، وَضَلُّوا وَأَضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُتَّفَقِينَ. إِنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَمْلِكُونَ غَيْرَ الْقَشْرَةِ، وَلَا يَدْرُونَ مَا لُبُّ الْحَقِيقَةِ، ثُمَّ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ مِنَ الْعَالَمِينَ، بَلْ مِنْ مَشَايخِ الدِّينِ. وَلَا تَجْرَى عَلَى أَلْسِنِهِمْ إِلَّا قِصَصُ نَحْتِ آبَاءِهِمْ، وَمَا بَقِيَ عِنْدَهُمْ إِلَّا أَمَانِيهِمْ وَأَهْوَاءُهُمْ، وَاحْتَفَلَتْ جَوَامِعُهُمْ مِنْ قَوْمٍ لَا يَعْلَمُونَ سِرَّ الْعِبُودِيَّةِ، وَيَجَادِلُونَ بِالْفَافِظِ سَمِعُوهَا مِنَ الْفِتْنَةِ الْخَاطِئَةِ، وَمَا وَطِئَتْ قَدَمَهُمْ سَكَّكَ الرُّوحَانِيَّةَ. يَصَلُّونَ وَلَا يَدْرُونَ حَقِيقَةَ الصَّلَاةِ، وَيَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ وَلَا يَفْهَمُونَ كَلَامَ رَبِّ الْكَاتِبَاتِ، وَظَهَرَ الْحَقُّ فَلَا يَعْرِفُونَهُ، وَبَعَثَ اللَّهُ مَسِيحَهُ فَلَا يَقْبَلُونَهُ، وَيَحْقَرُونَهُ وَلَا يَوْقَرُونَهُ، وَلَا يَأْتُونَهُ مُؤْمِنِينَ. وَجَحَدُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ وَكَانُوا مِنْ قَبْلِ مُنْتَظَرِينَ. وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ بَادِرُوا الْخَيْرَ أَيُّهَا النَّاسُ، وَلَا تَتَّبِعُوا خَطَوَاتِ الْخَنَاسِ، قَالُوا إِنَّكُمْ مِنَ الضَّالِّينَ. وَكَذَّبُونِي وَمَا فَتَّشُوا حَقَّ التَّفْتِيشِ، وَلَا يَمْرُونَ عَلَيَّ إِلَّا مُسْتَكْبِرِينَ.

و نسوا كُلَّ ما ذَكَرَهُمُ الْقُرْآنُ، وَلَا يَعْلَمُونَ ما أَنْزَلَ الرَّحْمَنُ، وَ يُنْفِدُونَ الْأَعْمَارَ غَافِلِينَ. وَلَوْ عَرَفُوا الْقُرْآنَ لَعَرَفُونِي، وَلَكِنَّهُمْ نَبَذُوا كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ وَكَانُوا مُجْتَرِئِينَ. وَيَقُولُونَ لَسْتَ مَرْسَلًا، وَكَفَى بِاللَّهِ وَآيَاتِهِ شَهِيدًا لَوْ كَانُوا طَالِبِينَ. وَوَقَفُوا أَلْسِنَهُمْ عَلَى السَّبِّ وَالتَّوْهِينِ، وَاسْتَظْهَرُوا عَلَى مَخَالَفَةِ الْقُرْآنِ بِأَخْبَارٍ ضَعِيفَةٍ ما مَسَّهَا نَفْحَةُ الْيَقِينِ. وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ جَلَّى الْحَقَّ فَلَا يَسْمَعُونَ، وَكَشَفَ السَّرَّ فَلَا يَلْتَفِتُونَ. قَرَأُوا الْفُرْقَانَ وَما أَطَّلَعُوا عَلَى أَسْرَارِ دِفَائِنِهِ، وَصَفَّدُوا فِي أَلْفَاظِ الْقُرْآنِ وَما أُعْطُوا أَغْلَاقَ خَزَائِنِهِ. فَكَيْفَ كَانَ مِنَ الْمُمْكِنِ أَنْ يَرْجِعُوا سَالِمِينَ مِنْ هَذَا الطَّرِيقِ؟ فَلَأَجَلْ ذَالِكِ زَاغُوا مِنْ مَحَجَّةِ التَّحْقِيقِ، وَما ذَاقُوا جَرْعَةَ مِنْ هَذَا الرَّحِيقِ، وَما كَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ. ثُمَّ لَمَّا جَعَلَنِي اللَّهُ مَسِيحًا مَوْعُودًا وَبِعَثْنِي صَدَقًا وَحَقًّا عِنْدَ وَقْتِ الضَّرُورَةِ، طَفَقُوا يَكْذِبُونَنِي وَيَكْفُرُونَنِي وَيَذْكُرُونَنِي بِأَقْبَحِ الصُّورَةِ، وَما كَانُوا مُنْتَهِينَ. وَوَقَدْ وَاثَتْ شَمْسُ الزَّمَانِ غُرُوبَهَا، وَحَيَّةُ الْحَيَاتِ قَصَدَتْ دُرُوبَهَا، وَما بَقِيَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا قَلِيلٌ مِنْ حِينٍ. أَيُرِيدُونَ أَنْ يَطُولَ أَجَلُ الشَّيْطَانِ؟ وَإِنْ زَمَانًا هَذَا هُوَ آخِرُ الزَّمَانِ، وَقَدْ أَهْلَكَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ إِلَى هَذَا الْأَوَانِ. وَإِنْ آدَمُ هُوَ مِنْ قَبْلِ فِي مَصَافٍ، وَهَزَمَهُ الشَّيْطَانُ فَمَا رَأَى الْغَلْبَةَ إِلَى سِتَّةِ آلَافٍ، وَمُرِّقَتْ دُرَيْتَهُ وَفُرِّقَتْ فِي أَطْرَافٍ، فإِلَى كَمْ يَكُونُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمُنْظَرِينَ؟ أَلَمْ يُعِوِ النَّاسَ أَجْمَعِينَ. إِلَّا قَلِيلًا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ؟ فَقَدْ أَتَمَّ أَمْرَهُ وَكَمَّلَ فَعْلَهُ وَحَانَ أَنْ يُعَانَ آدَمُ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَلَا شَكَّ وَلَا شَبْهَةَ أَنْ يُنْظَرَ الشَّيْطَانُ كَانِ إِلَى آخِرِ الزَّمَانِ، كَمَا يُفْهَمُ مِنَ الْقُرْآنِ، أَعْنَى لَفْظِ "الْإِنْظَارِ" الَّذِي جَاءَ فِي الْفُرْقَانِ، فَإِنَّ اللَّهَ خَاطَبَهُ وَقَالَ "إِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ"^١، يَعْنِي يَوْمَ الْبَعْثِ الَّذِي يُبْعَثُ فِيهِ بَعْدَ مَوْتِ الضَّلَالَةِ بِأَذْنِ الْحَيِّ الْقَيُّومِ. وَلَا شَكَّ أَنْ هَذَا الْيَوْمُ يَوْمٌ يُشَابَهُ يَوْمَ خَلْقَةِ آدَمَ بِمَا أَرَادَ اللَّهُ فِيهِ أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَ آدَمَ، ثُمَّ يَبِثُّ فِي الْأَرْضِ ذُرِّيَّةَ الرُّوحَانِيَّةِ وَيَجْعَلُهُمْ فَوْقَ كُلِّ مَنْ قَطَعَ مِنَ اللَّهِ وَتَجَدَّمَ وَاشْتَدَّتْ الْحَاجَةُ إِلَى آدَمَ الثَّانِي

ففي آخر الزمان، ليتدارك ما فات في أول الأوان، وليتم وعيد الله في الشيطان، فإن الله جعله من المنظرين إلى آخر الدنيا وأشار فيه إلى إهلاكه، وإخراجه من أملاكه، وما معنى الإنظار من غير وعيد القتل بعد أيام الإمهال وعيئه في الديار؟ وكان الإهلاك جزاءه بما أهلك الناس بالفتن الكبار. وكان الألف السابع لقتله أجلاً مسمى، فإنه أدخل الناس في جهنم من سبعة أبوابها ووفى حق العمى، فالسابع لهذه السبعة أنسب وأوفى. وكتب الله أنه يُقتل في آخر حصّة الدنيا، ويحیی هناك أبناء آدم رحمةً من حضرة الكبرياء، ويجعل عليه هزيمة عظمى كما جعل على آدم في الابتداء. فهناك تُجزى النفس بالنفس والعرض بالعرض، وتُشرق الأرض بنور ربّها، وتهوى عدوُّ صفى الله، وكذلك جزاء عداوة الأصفياء. وكان هذا الفتح حقاً واجبا لآدم بما أذله الشيطان، في حلية الشعبان، وألقاه في مغارة الهوان وهدم بعدما أعزه الله وأكرم. وما قصد إبليس إلاكه وإهلاكه واستيصاله، وأراد أن يعدمه وذريته وآله، فكُتب عليه حكم القتل من ديوان قضاء الحضرة بعد أيام المهلة، وإليه أشار سبحانه في قوله "إلى يوم يُبعثون" كما يعلمه المتدبرون. وما عُنى بهذا القول بعث الأموات، بل أريد فيه بعث الضالين بعد الضلالت. ويؤيده قوله تعالى في القرآن "لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ"، كما لا يخفى على أهل العقل والعرفان. فإن إظهار الدين على أديان أخرى، لا يتحقق إلا بالبينّة الكبرى، والحجج القاطعة العظمى، وكثرة أهل الصلاح والتقوى. ولا شك أن الدين الذي يعطى الدلائل الموصلة إلى اليقين، ويزكي النفوس حق التزكية وينجيهم من أيدي الشيطان اللعين هو الدين الظاهر الغالب على الأديان، وهو الذي يبعث الأموات من قبور الشك والعصيان، ويحييهم علماً وعملاً بفضل الله المنان وكان الله قد قدر أن دينه لا يظهر بظهور تام على الأديان كلها

﴿د﴾ ولا يَرْزُقُ أَكْثَرَ الْقُلُوبِ دَلَائِلَ الْحَقِّ، وَلَا يُعْطَى تَقْوَى الْبَاطِنِ لِأَكْثَرِهَا إِلَّا فِي زَمَانِ الْمَسِيحِ الْمَوْعُودِ وَالْمَهْدِيِّ الْمَعْهُودِ. وَأَمَّا الْأَزْمَنَةُ الَّتِي هِيَ قَبْلَهُ فَلَا تَعْمَمُ فِيهَا التَّقْوَى وَلَا الدَّرَايَةُ، بَلْ يَكْثُرُ الْفَسْقُ وَالْغَوَايَةُ. فَالْحَاصِلُ أَنَّ الْهَدَايَةَ الْوَسِيْعَةَ الْعَامَّةَ، وَالْحُجْجَ الْقَاطِعَةَ النَّامَّةَ، تَخْتَصُّ بِزَمَانِ الْمَسِيحِ الْمَوْعُودِ مِنَ الْحَضْرَةِ، وَعِنْدَ ذَلِكَ الزَّمَانِ تَنْكَشِفُ الْحَقَائِقُ الْمُسْتَتْرَةَ، وَتُكْشَفُ عَنِ سَاقِ الْحَقِيقَةِ، وَتَهْلِكُ الْمَلَلُ الْبَاطِلَةُ وَالْمَذَاهِبُ الْكَاذِبَةُ، وَيَمْلِكُ الْإِسْلَامُ الشَّرْقَ وَالْمَغْرِبَ، وَيَدْخُلُ الْحَقُّ كُلَّ دَارٍ إِلَّا قَلِيلًا مِنَ الْمَجْرَمِينَ، وَيَتِمُّ الْأَمْرُ، وَيُضَعُّ اللَّهُ الْحَرْبَ، وَتَقَعُ الْأَمْنَةُ عَلَى الْأَرْضِ، وَتَنْزُلُ السَّكِينَةُ وَالصَّلْحُ فِي جَذُورِ الْقُلُوبِ، وَتَتْرَكَ السَّبَاعُ سَبْعِيَّتَهَا وَالْأَفَاعِي سُمِّيَّتَهَا، وَتَتَبَيَّنُ الرُّشْدُ وَتَهْلِكُ الْغَيِّ، وَلَا يَبْقَى مِنَ الْكُفْرِ وَالشَّرْكِ إِلَّا رَسْمٌ قَلِيلٌ، وَلَا يَلْتَزِمُ الْفَسْقُ وَالْفَاحِشَةُ إِلَّا قَلْبٌ عَلِيلٌ، وَيُهْدَى الضَّالُّونَ، وَيُبْعَثُ الْمَقْبُورُونَ. فَهَذَا هُوَ مَعْنَى قَوْلِهِ "إِلَى يَوْمٍ يُبْعَثُونَ". فَإِنَّ هَذَا الْبَعْثُ بَعَثٌ مَا رَأَاهُ الْأَوَّلُونَ وَلَا الْمُرْسَلُونَ السَّابِقُونَ وَلَا النَّبِيُّونَ أَجْمَعُونَ. وَإِنَّ دِينَ اللَّهَ وَإِنْ كَانَ غَالِبًا مِنْ بَدْوِ أَمْرِهِ عَلَى كُلِّ دِينٍ مِنْ حَيْثُ الْقُوَّةُ وَالِاسْتِعْدَادُ، وَلَكِنْ لَمْ يَتَّفِقْ لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَبَارِيَ الْأَدْيَانَ كُلَّهَا بِالْحُجَّةِ وَالْإِسْنَادِ، وَيَهْزِمَهَا كُلَّ الْهَزْمِ وَيُنَبِّتَ أَنَّهَا مَمْلُوءَةٌ مِنَ الْفَسَادِ، وَيَخْرُجُ كَالْأَبْطَالِ بِأَسْلِحَةِ الْاِسْتِدْلَالِ، حَتَّى يَعْمَ فِي جَمِيعِ الدِّيَارِ وَالْبِلَادِ. وَكَانَ ذَلِكَ تَقْدِيرًا مِنَ اللَّهِ الْوَدُودِ، بِمَا سَبَقَ مِنْهُ أَنْ الْعَلْبَةَ النَّامَةَ وَالصَّلَاحَ الْأَكْبَرَ الْأَعْمَ يَخْتَصُّ بِزَمَانِ الْمَسِيحِ الْمَوْعُودِ. وَلِذَلِكَ اسْتَمْهَلَ الشَّيْطَانُ إِلَى هَذَا الزَّمَانِ الْمَسْعُودِ، فَمَهَّلَهُ اللَّهُ لِيَتِمَّ كُلُّ مَا أَرَادَ لِلْعَالَمِينَ. فَأَغْوَى الشَّيْطَانُ مَنْ تَبِعَهُ أَجْمَعِينَ، فَتَقَطَّعُوا بَيْنَهُمْ أَمْرَهُمْ، وَكَانَ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحِينَ. وَمَا بَقِيَ عَلَى الصَّرَاطِ إِلَّا عِبَادُ اللَّهِ الصَّالِحِينَ. وَالسَّرُّ فِيهِ أَنَّ الزَّمَانَ قُسِّمَ عَلَى سِتَّةِ أَقْسَامٍ، مِنَ اللَّهِ الَّذِي خَلَقَ الْعَالَمَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ فَهُوَ زَمَانُ الْاِبْتِدَاءِ، وَزَمَانُ التَّزَايُدِ وَالنَّمَاءِ، وَزَمَانُ الْكَمَالِ وَالِانْتِهَاءِ، وَزَمَانُ الْاِنْحِطَاطِ وَقَلَّةِ التَّعَلُّقِ بِاللَّهِ وَقَلَّةِ الْاِرْتِبَاطِ، وَزَمَانُ الْمَوْتِ بِأَنْوَاعِ الصَّلَالَاتِ

وزمان البعث بعد الممات . فيانّ مثل الناس عند الله من وقت آدم إلى آخر الزمان كزرع أخرج شطأه فآزره فاستغلظ فاستوى على سوقه، ثم اصفر فطفق تتساقط بإذن الله، ثم حُصد فبقيت الأرض خاوية، ثم أحيها الله بعد موتها فإذا هي راوية، وأنبت فيها نباتاً مترعرعاً مخضراً، وعيون الزُّراع أقرّ، كذلك ضرب الله مثلاً للعالمين . فثبت من هذا المقام أن زمان الموت الروحاني كان مقدّراً من ربّ العالمين . وكان قُدّر أن الناس يضلّون كلهم في الألف السادس إلّا قليل من الصالحين، فلأجل ذلك قال الشيطان لأغويهم أجمعين، ولو لم يكن هذا التقدير لما اجترأ على هذا القول ذلك اللعين . ولمّا كان يعلم أن الله قفى هذه الأزمنة بزمان البعث والهداية والفهم والدراية، قال ”إلى يوم يُبعثون“ . فالحاصل أن آخر الأزمنة زمان البعث كما يعلمه العالمون . فكأنّ الله قسّم الألوّف الستّة على الأزمنة الستّة، وأودع بعض حصص السابغ للقيامة . ولمّا جاء الألف السادس الذي هو زمان البعث من الله الكريم، تمّ أمر الإضلال وصار الناس فرّقاً كثيرة من الشيطان اللئيم، وزاد الطغيان وتموّج الفرق كتموّج الأمواج الثقال، وشمخ الضلالة كالجبال، ومات الناس بموت الجهل والفسق والفواحش وعدم المبالاة، وعمّ الموت في جميع الأقوام والديار والجهات . فهناك رأى الله أن وقت البعث قد أتى، ووقت الموت بلغ إلى المنتهى، فأرسل رسوله كما جرت سنّته في قرون أولى، ليحيي الموتى، وكان وعداً مفعولاً من ربّ الورى . فذلك هو المسيح خاتم الخلفاء، ووارث الأنبياء، والإمام المنتظر من حضرة الكبرياء، و آدم الذي بدأ الله منه مرة ثانية سلسلة الإحياء . وإنّ الله سمّاه ”أحمد“ بما يُحمّد به الربّ الجليل في الأرض كما يُحمّد في السماء . وسمّاه ”عيسى ابن مريم“ بما خلق روحانيته من لدنه، وما كان على الأرض شيخ له كالآباء .

﴿ذ﴾ وأعطى له لقب عيسى الذي هو المسيح بما ختم عليه خلافة نبي الأمم خير الأصفياء ، كما ختم على عيسى خلافة سلسلة موسى من حضرة الكبرياء ، وبما قُدِّر أن اسمه يمسح الأرض ويُذكَر في كل قوم بالعزة والعلاء ، ويبدو كالبرق من جهة ثم يبرق في جهات أخرى وينير كل فضاء السماء ، وبما كتب من الأزل أنه يمسح السماء بكشف الحقائق فلا تبقى في زمنه نكتة في حيز الاختفاء. فهذه ثلاثة أوجه لتسمية المسيح الذي هو خاتم الخلفاء ، ففكّر فيه إن كنت من أهل الدهاء . وإنه مستفيض من نبيّه الذي ملك هذه الصفات الثلاث بالاستيفاء ، فاترك ذكر عيسى وآمن بظلّ خير الرسل وخاتم الأنبياء وكان من أهم الأمور عند الله أن يجعل آخر الأزمنة زمانَ البعث. أعنى زمان تجديد سلسلة الإحياء ، وإنه الحقّ فلا تجادل كالجهالاء. وكذلك كان من أعظم مقاصد الله أن يهلك الشيطان كل الإهلاك، ويردّ الكثرة لآدم ويملاً الأرض قسطاً وعدلاً ومن أنواع البركات والآلاء ، ويكشف الحقائق كلها ويُشيع الأمر والمأمور في جميع الأنحاء ، ويُظهر في الأرض جلاله وجماله ولا يغادر في هذا الباب شيئاً من الأشياء . فأقام عبداً من عنده لهذا الغرض ولتجديد الشريعة الغرّاء ، وجعله من حيث الآباء من أبناء فارس ومن حيث الأمهات من بنى فاطمة، ليجمع فيه الجلال والجمال ، ويجعل فيه نصيباً من أحسن سجايا الرجال، ونصيباً من أجمل شمائل النساء ، فإن في بنى فارس شجعاناً يردّون الإيمان من السماء ، ولذلك سمّاني الله آدم والمسيح الذي أرى خلق مريم ، وأحمد الذي في الفضل تقدّم ، ليُظهر أنه جمع في نفسى كل شأن النبيين على سبيل الموهبة والعطاء ، فهذا هو الحق الذي فيه يختلفون . لا يعود إلى الدنيا آدم، ولا نبينا الأكرم، ولا عيسى المتوفى المتّمهم . سبحان الله وتعالى عما يفترون! أليس هذا الزمان آخر الأزمنة ما لكم لا تفكّرون؟ أما اقتربت الساعة بظهور نبينا وجاءت أشراطها فأين تفرون؟ ما لكم تدعون الأخبار من مقرّ أوقاتها وتؤخرونها وأنتم تعلمون؟ أنسيتم حديث " بُعثت أنا والساعة

كهايتين"، فما لكم لِمَ تكفرون؟ فامسحوا السبابة وما لحقها، وتذكروا وعد الله، وما يتذكر إلا الذين يُنبئون. وما جئت إلا في الألف السادس الذي هو يوم خلق آدم، وإن فيها لهدى لقوم يتفكرون. ألا تقرأون سورة العصر وقد بين في أعدادها عمر الدنيا من آدم إلى نبينا لقوم يتفقهون. وهذا هو العمر الذي يعلمه أهل الكتاب، فاسألوهم إن كنتم لا تعلمون. ولا فرق بين عدة سورة العصر وعدتهم إلا الفرق بين أيام الشمس وأيام القمر، فعُدوها إن كنتم تشكون. وإذا تقرّر هذا فاعلموا أني وُلدت في آخر الألف السادس بهذا الحساب، وإنه يوم خلق آدم، وإن يوما عند ربنا كألف سنة مما تعدون. وإن كنتم في ريب مما كتبنا من أنه من أيام سلسلة آدم ما بقى إلى يومنا هذا إلا ألف سنة أو معه قليل من سنين، فعمالوا نُشِبته لكم من كتاب الله ومن الحديث ومن كتب النبيين السابقين. فإن أعداد سورة العصر بحساب الجمل، كما كُشِفَ على من الله الوهاب وكما هو متواتر عند أهل الكتاب، يهدي إلى أن الزمان إلى عهد خاتم الأنبياء كان مُنْقَضِيًا إلى خمسة آلاف من آدم أول النبيين. وما كان باقيا من الخامس إلا قليل من مئتين. [☆] وكمثله يُفهم من حديث منبر ذي سبع درجات بمعنى بيّناه في موضعه للناظرين. ولما ثبت أن هذا القدر من عمر الدنيا كان مُنْقَضِيًا إلى عهد رسول الله خير الورى، ثبت معه أن القدر الباقي ما كان إلا أقلّ مقداراً نسبةً إلى ما مضى. فإن القرآن الكريم صرّح مرارا بأن الساعة قريبة لا ريب

☆ ان الاقوال التي تخالف هذه العدة وذكرها المتقدمون. فهي كلمات تكذب بعضها بعضاً وما اتفقوا على كلمة واحدة بل انهم في كل واديهيمون. فليس بحرى ان يتمسك بهابعدما اتفق على هذه العدة القران و النبيون الاولون. منه

فيها وقال ” اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ“^١ وقال ” اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ“^٢ وقال ”فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا“^٣ وكذلك توجد فيه في هذا الباب آيات أخرى، فَعَلِمَ منها بالقطع واليقين يا أولى النهي، أن الحصّة الباقية من الدنيا أقلّ من زمان انقضى، حتى إن أشراط الساعة ظهرت ويوم الوعد دنى، وقرب الآتى وبعُد ما مضى، فارجع البصر هل ترى من كذب فيه، والسّلام على من اتّبع الهدى. وقد علمت أن المدة المنقضية من وقت آدم إلى عهد نبينا المصطفى، كانت قريبة من خمسة آلاف، وقد شهد عليه القرآن واتفق عليه أهل الكتاب من غير خلاف، فما المقدار الذى هو أقلّ من هذا المقدار؟ أليس هو آخر وقت العصر، أجبنا بالإيجاب؟ ولو تعسّفت كلّ التعسّفات ثم مع ذلك لا بُدّ لك أن تقرّ بأنه أقلّ من النصف بغير الاختلاف. فقد اعترفت بدعوانا بقولك هذا مع هذا الاعتساف. فلزم لك أن تُقرّ أن من مُدّة عهد آدم ما كانت باقية إلى عهد رسول الله إلاّ ألفين وعدّة من مئتين، وهذا هو دعوانا فالحمد لله ربّ العالمين. فإننا نقول إننا بُعثنا على رأس ألفٍ آخر من ألوف سلسلة أبى البشر[☆] وخاتمة الألف السادس بإذن الله أرحم الراحمين. وهذا هو زمان المسيح الذى هو آدم آخر الزمان، وهذه هى حُجَّتى التى أقسرت بها يا أبا العدوان. فانظر أنك صُفِّدت حق التصفيد وكذلك يصفّد كلّ من أعرض عن أهل العرفان والله ما نبأنا بالساعة، ونبأنا بالألف الذى تقع الساعة فيها، وعرف بعض الحالات وأعرض عن بعض

انا انتقلنا فى بعض عبارات كتابنا هذا من تصريح لفظ خاتمة الدنيا الى لفظ انقلاب عظيم او انقطاع سلسلة ادم او عبارة اخرى. فان امر الساعة خفى لايعلم تفصيله الا الله فالكناية اقرب الى التقوى. ونؤمن بانقلاب عظيم بعد هذه المدة ونفوض التفاصيل الى ربنا الاعلى. منه

☆
بِسْمِ
اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ

فلا نعلم وقت الساعة ولا مَلَكٌ في السماء ، وما نعلم حقيقة الساعة ،
ونعلم أنها انقلاب عظيم ويوم الجزاء ، ونفوض تفاصيلها إلى عليم يعلم
حقيقة الابتداء والانتهاء. ثم نعيد الكلام ونقول إن الله شبه زمان رسول
الله صلى الله عليه وسلم بوقت العصر ، وإن شئت فاقراً في القرآن سورة
العصر ، وكذلك جاء ذكرُ العصر في الأحاديث الصحيحة والأخبار
الموثقة المتواترة ، حتى إنه توجد في البخارى والموطأ وغيرها من الكتب
المعتبرة . والسّر في هذا التشبيه أن الله بعث موسى بعد إهلاك القرون
الأولى ، وجعله آدمَ للأمة الجديدة وأوحى إليه ما أوحى ، وانقطع سلسلة
دينه إلى ثلاث مائة بعد الألف ونيّفٍ وكذلك أراد الله وقضى . ثم بعث
عيسى ليذكّر بنى إسرائيل ما نسوه من التوراة ويرغبهم في أخلاق
عظمى ، وانقطعت سلسلة دينه إلى مدّة هي قريب من نصف مدّة سلسلة
موسى . ثم بعث نبيّه محمّداً خيرِ الرّوى ورسوله المصطفى ، عليه صلوات
الله وسلامه وبركاته الكبرى ، وجعل سلسلة الأخبار الذين اتبعوه إلى مدّة
هي نصفُ النصف الذى أعطى لعيسى ، أعنى القرون الثلاثة التى انقضت
إلى ثلاث مائة من سيّدنا المجتبى . فكان عهدُ أمة موسى يضاهاى نهاراً
كاملاً تماماً ، ويضاهاى عددُ مئاته عددَ ساعاته ، وعهدُ أمة عيسى يضاهاى
نصفَ النهار فى حدّ ذاته ، وأما عهدُ أمة خيرِ الرسل الذين كانوا إلى
القرون الثلاثة فهو يضاهاى نصفَ نصفِ النهار أعنى وقت العصر الذى هو
ثلاث ساعة من الأيام المتوسطة . ثم بعد ذلك ليلة ليلاء بقدر من الله
وحكمة ، وهى مملوءة من الظلم والجور إلى ألف سنة . ثم بعد ذلك
تطّلع شمس المسيح الموعود من فضل الرحمن ، فهذا معنى العصر الذى
جاء فى القرآن . هذا ما ظهر علينا من حقيقة وقت العصر ، ولكن مع
ذلك قُرّب القيامة حقّ صحيح ثابت من الفرقان . وللقرآن وجوه

عند أهل العرفان، فهذا وجه وذلك وجه وكلاهما صادقان عند الإمعان، ولا ينكره إلا جاهل ضريير أو متعصب أسير في حُجب العدوان، لأن المعنى الذى قدّمناه فى البيان يحضّل به التفصّى من بعض الأشكال التى تختلج فى جنان بعض عطاشى العرفان، من تتابع وساوس الشيطان. ثم إن هذا المعنى ينبجى حديث البخارى والموطأ من طعن الطعان، ومن اعتراض معترض يتقلّد أسلحة للطّعنان. وتقرير الاعتراض أنه كيف يمكن أن يشبه زمان الإسلام بوقت العصر وقد ساوى زمان هذا الدين زمان موسى، وزاد على زمان دين عيسى، بل جاوز ضعفه إلى هذا العصر، فما معنى العصر نسبة إلى الزمان المذكور؟ بل ليس هذا البيان إلا كذبا فاحشا ومن أشنع أنواع الزور، بل ذيل الاعتراض أطول من هذا المحذور. فإن نبال نزول عيسى وخروج الدجال وأجوج ومأجوج الذى ينتظره كثير من العامّة قد ثبت كذبه بهذا الإيراد بالبداهة وبالضرورة، فإن وقت العصر قد مضى بل انقضى ضعفاه من غير الشك والشبهة نظراً إلى زمان الملة الموسوية، فما بقى لظهور هذه الأنباء وقت، واضطر المنتظرون إلى أن يقولوا إنها باطلة فى الحقيقة. وما بقى سبيل لتصديقها إلا أن يقال إن هذه الأخبار قد وقعت، وقد نزل عيسى النازل، وخرج الدجال الخارج، وظهر يأجوج ومأجوج، وتحقق النسل والعروج، وتمت الأخبار التى قُدرت، والرسول أُقتت. فلمّا قلنا إن زمان أمة موسى كان بين هذه الأمم الثلاث أطول الأزمنة، وكان زمان أمة عيسى نصفه، وكان نصف هذا النصف زمان خيار هذه الأمة نظراً إلى تحديد القرون الثلاثة، بطل هذا الاعتراض، وانكشف الأمر على الذى يطلب الحق بسلامة الطوية وصحة النية، وثبت بالقطع واليقين أن زمان الأمة المرحومة

﴿ز﴾

☆
المحمدية قليل في الحقيقة من زمان الأمة الموسوية والعيسوية .
وهذه منةٌ منا على المخالفين من الفرق الإسلامية، ولم يبق لعاقل
ارتياب في هذا البيان، بل هو موجب لثلج الصدر والاطمئنان، وبطل
معه اعتراض يرد على حديث عمر الأنبياء ، فإن عمر عيسى من جهة
بقاء دينه نصف عمر موسى كما ظهر من غير الخفاء ، وعمر سيدنا
خير الرسل بالنظر إلى القرون الثلاثة نصف عمر عيسى ابن مريم
بالبداهة . ثم بعد ذلك أيام موت الإسلام إلى ألف سنة . ثم بعد موت
رسول الله صلى الله عليه وسلم بهذا المعنى زمان المسيح الموعود ،
الذي يشابه أبا بكر في قتل الشيطان المردود ، فإن المسيح الموعود
قد استخلف بعد موت النبي الكريم من حيث دينه ، من غير فاصلة بل
قبل تدفينه ، وأشركه ربه في نبا خلافة أبي بكر . أعنى النبا الذي ذكر
في صحف مطهرة ، ووفق كما وفق أبو بكر ، وأعطى له العزم كمثله لمنع

☆
قد صرح رسول الله صلى الله عليه وسلم بان المراد من الامم الذين خلوا من قبلهم اليهود و
النصارى. فلا سبيل لمن ماري. اما سمعت قول رسول الله " فمن " ففكر و امعن. ثم نقول على
سبيل التنزل ان وقت بعث نبينا المصطفى. ما كان الا كالعصر نسبة إلى امم اخرى. فان نسبة
الالف الخامس الى عمر الدنيا. اعنى سبعة الاف. تضاهى نسبة توجد لوقت العصر بما مضى
بغير خلاف. وذلك اذا أخذ مقدار النهار سبع ساعات. نظرًا الى اقل مقدار طلوع
الشمس وغروبها في بعض معمورات. و انت تعلم ان النهار يوجد بهذا القدر في بعض بلاد
القصوى. كما لا يخفى على اولى النهى. و انا اخذنا النهار في صورة اولى بلحاظ ازيد
ساعاتها و في الاخرى بلحاظ اقلها و لنا الخيرة كما ترى. منه

سبيل ضلالة مهلكة. وإليه أشار سبحانه تعالى في قوله "لَيْكَلَةُ الْقَدْرِ حَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ" يعني من ألف سنة، وكثرت الاستعارات كمثلها في كتب سابقة. ثم بعد ذلك الألف زمان البعث بعد الموت وزمان المسيح الموعود، فقد تمّ اليوم الضلالة والموت، وجاء وقت بعد الإسلام الموءود. وتتمت حجّة الله عليكم أيها المنكرون، فلا تكونوا من الظانين بالله ظنّ السوء، وعدّوا أيام الله أيها العادون. وإن وعد الله حق، فلا تغرّنكم الحياة الدنيا، ولا يغرّنكم الشيطان الملعون. وإن هذه الأيام أيام ملحمة عظمت أيها المجاهدون الخاطئون، وأيام نزول المسيح وخروج الشيطان بغضب ما رآه السابقون. فإن الشيطان رأى الزمان قد انقضى، وإن وقت المهلة مضى، ويوم البعث أتى، وما كانت المهلة إلا إلى يوم يُبعثون. هذا ما وعد الرحمن وصدق المرسلون. وإن الذين يجادلون فيه بعدما أتتهم شهادة من الفرقان إن في صدورهم إلا كبراً، وما بقى لهم حق ليكفروا بسُلطان نزل من الرحمن، وتتمت عليهم حجّة الله الديان. لا يريدون الحق ولا الهدى، وينفذون الأعمار فرحين مستبشرين بهذه الدنيا. ألم يأتهم ما أتى الأمم الأولى؟ ألم يروا آيات كبرى؟ أما جاء رأس المائة وفساد الأمة، والفتن العظمى من أعداء الملة، والكسوف والخسوف في رمضان ومعالم أخرى؟ فإن كنتم صالحين فأين التقوى؟

أيها الناس إقد علمتم مما ذكرنا من قبل أن أعداد سورة العصر بحساب الجُمَّل تدلّ على أن الزمان الماضي من وقت آدم إلى نزول هذه السورة كان سبع مائة سنة بعد أربع آلاف. هذا ما كشف على ربي فعلمت بعد انكشاف، وشهد عليه تاريخ اتفق عليه جمهور أهل الكتاب من غير خلاف، وقد زاد على تلك المدّة إلى يومنا هذا ثلاث مائة بعد الألف، وإذا جمعناهم ما فهو ستة آلاف كما هو مذهب المحققين من السلف.

ومن ههنا ثبت أن تولد في آخر الألف السادس يضاهاى خلقة آدم في اليوم السادس . ولا شك أن المبعوث في آخر الف الموت سُمى بآدم عند الرحمن، فكان من أسرار حكمة الله أنه خلقني في آخر الألف السادس ليشابه خلقى خلق آدم بهذا العنوان . وكان هذا وعداً مقدراً من الله ذى الحكم والفنون، وإليه أشار في قوله ” إِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ“^١ . وإن زمان خلقى ألف سادس لا ريب فيه، فاسأل الذين يعلمون . ونطق به التوراة التى يؤمن بها المسلمون، ولم يثبت بنصوص صريحة ما يخالف هذه العدة ويعلمه العالمون . فما كان لهم أن يكفروا بعة التوراة وما قال النبيون . وكيف وما خالفه القرآن بل صدقه سورة العصر فأين يفرون؟ بل إليه يشير قوله تعالى ” يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ“^٢ . وافرؤوا معها آية ” الْيَوْمِ يُبْعَثُونَ“^٣ . هذه آية كتبناها من سورة السجدة، ومن السنة أنها تقرأ فى صلوة الفجر من الجمعة، وإن الله تبارك وتعالى يقول فى هذه السورة إنه دبر أمر الشريعة بانزال الفرقان الحميد، وأكمل للناس دينهم بالكلام المجيد، ثم يأتى بعد ذلك

قد صرح الله تعالى فى هذه الآية . وبين حق التبيين ان ايام الضلالة بعد ايام دعوة القران هى الف سنة . وبعدها يبعث مسيح الرحمن فانقطعت الخصومة بهذا التعيين المبين لاسيما اذا الحق به ماجاء ذكر الف سنة فى كتب النبيين السابقين . ففكرتم فكر حتى ياتيكم اليقين . الا ترى الذين فتنوا المؤمنين والمؤمنات . الحقوا بجماعتهم كثيراً من الحشرات . وقلبوا العالم بالبدعات . وارادوا ان يستأصلوا الحق بالخزعبيلات . وانفقوا جبال الطلاء كاجراء نهر الماء . لهدم الشريعة الغراء . ايووجد مثلهم فى الاولين من الاعداء . او صببت على الاسلام مصيبة من قبل كمثل هذا البلاء . لن تجد من ادم الى اخر الوقت فتننا كفتن هولاء . منه

☆
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

زمان تمتدّ ضالّته إلى ألف سنة، ويُرفَع كتاب اللّٰه إليه ويعرُج إلى اللّٰه أمره بِشَقِيّيه، يعنى يُضاع فيه حقُّ اللّٰه وحقّ العباد، وتهبّ صراصر الفساد على قِسمِيه، ويفشو الكذب والفِرِيه، يعنى الفتن الدجّاليه، ويظهر الفسق والكفر والشرك، وترى المجرمين معرضين عن ربهم وظهيريّن عليه. ثم يأتى بعد ذلك ألف آخر يُغات فيه الناس من ربّ العالمين، ويُرسل آدم آخر الزمان ليجدّد الدين، وإليه أشار فى آية هى بعد هذه الآية أعنى قوله "وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ" ^۱. وإنّ هذا الإنسان هو المسيح الموعود وقُدّر بعثه بعد انقضاء ألف سنة من القرون التى هى خير القرون، واتفق عليه معشر النبيين. وقد جاء فى الصحيحين عن عمران بن حصين قال قال رسول صلى اللّٰه عليه وسلم خيرُ أمتى قرنى ثم الذين يلونهم، ثم الذين يلونهم، ثم إن بعدهم قوم يشهدون ولا يُستشهدون، ويخونون ولا يُؤتمنون، وينذرون ولا يُوفون، ويظهر فيهم السّمَن. وفى رواية: ويحلفون ولا يُستحلفون. فظهر من هذا الحديث الذى هو المتفق عليه أن الزمان المحفوظ من غلبة الكذب الذى هو من الصفات الدجّاليه وزمان الصدق والصلاح والعفة لا يجاوز ثلاث مائة من قرن سيدنا خير البرية، ثم بعد ذلك يأتى زمان كليلٍ سَجى عند غيبة بدرٍ اختفى، وفيه يفشو الكذب ويهوى من الأهواء من هوى، ويزيد كلّ يوم زورٌ وأحاديث تُفتري. فإذا بلغ الكذب إلى حدّ الكمال فينتهى يومًا إلى ظهور الدجّال، وهو آخر أيام هذا الألف كما يقتضيه سلسلة الترقى فى الزور والافتعال، وكما هو مفهوم حديث رسول اللّٰه ذى الجلال. وذلك الزمان هو الزمان الذى يعرُج أمر اللّٰه إليه والهدى، ويُرفَع القرآن إلى السماوات العلى، وقد

شهدت الوقعات الخارجية أن هذا الزمان الفاسد امتد إلى ألف سنة. أعنى إلى هذا الزمان، حتى صار الصلُّ كَالأَفْعَوَانِ. فَفَهْمُنَا مِنْ هَذَا بِالْيَقِينِ التَّامِ وَالْعِرْفَانِ، أَنْ قَوْلَهُ تَعَالَى "يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ" ^١، يتعلّق بهذه المدة التي مرّت في الضلالة والفسق والطغيان، وكثُر فيه المشركون، إلا قليل من الذين كانوا يتّقون. وإنه ألف سنة ما زاد عليه وما نقص، فأى دليل أكبر من هذا لو كنتم تفكّرون. وإن لم تقبلوا فبيّنا لنا ما معنى هذه الآية من دون هذا المعنى إن كنتم تعلمون. أتظنون أن القيامة هي ألف سنة كسنواتِ مُدَّةِ الدُّنْيَا أَوْ تَصْعَدُ الْأَعْمَالُ إِلَى اللَّهِ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِي مَدَّةٍ كَمِثْلِهَا، وَلَا يَعْلَمُهَا اللَّهُ قَبْلَهَا؟ اتَّقُوا اللَّهَ أَيُّهَا الْمُسْرِفُونَ! وَأَيُّ شَهَادَةِ أَكْبَرَ مِمَّا ظَهَرَ فِي الْخَارِجِ. أَعْنَى مِقْدَارَ مَدَّةٍ غَلَبَتْ فِيهَا الضَّلَالَةُ فِيهَا، فَإِنَّكُمْ رَأَيْتُمْ بِأَعْيُنِكُمْ أَنَّ مَدَّةَ زَمَانِ الضَّلَالَةِ وَشِدَّتِهَا وَتَزَايُدَهَا بَعْدَ قُرُونِ الْخَيْرِ قَدْ ائْتَدَّتْ إِلَى أَلْفِ سَنَةٍ حَقًّا وَصِدْقًا. أَتَنْكُرُونَ وَأَنْتُمْ تَشَاهِدُونَ؟ وَبَدَأَ الْكُذْبَ كَزَرْعٍ، ثُمَّ صَارَ كَشَجَرَةٍ، حَتَّى ظَهَرَتْ هَيْكَلُ الدَّجَالِ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ. وَإِنَّ الضَّلَالَةَ وَإِنْ كَانَتْ مِنْ قَبْلِ وَلَكِنْ مَا حَدَّثَتْ قُرُونُهَا إِلَّا بَعْدَ هَذِهِ الْقُرُونِ الثَّلَاثَةِ. أَلَا تَقْرءُونَ حَدِيثَ الْقُرُونِ؟ وَقَدْ جَمَعَ هَذَا الْأَلْفَ كُلَّ ضَلَالَةٍ، وَأَنْوَاعِ شُرَكَاءِ وَبَدْعَةٍ، وَأَقْسَامِ فَسْقٍ وَمَعْصِيَةٍ، وَأُضِيعَ فِيهِ حَقُوقُ اللَّهِ وَحَقُوقُ الْعِبَادِ وَحَقُوقُ الْمَخْلُوقِ، وَانْفَتَحَتْ أَبْوَابُ الْإِرْتِدَادِ، فَبَأَى دَلِيلٌ بَعْدَ ذَلِكَ تَوَافِقُونَ؟ وَفُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ، وَتَرَوْنَ أَنَّهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسَلُونَ. وَمَا خَرَجَا إِلَّا بَعْدَ الْقُرُونِ الثَّلَاثَةِ، وَمَا كُمُلَ إِقْبَالُهُمَا إِلَّا عِنْدَ آخِرِ حَصَّةِ هَذَا الْأَلْفِ، وَكُمُلَ الْأَلْفُ مَعَ تَكْمِيلِ سَطْوَتِهِمَا، وَإِنْ فِيهَا لآيَةٌ لِقَوْمٍ يَتَدَبَّرُونَ، وَإِنَّ الْقُرْآنَ يَهْدِي لِهَذَا السِّرِّ الْمَكْتُومِ.

وَيَقُولُ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ قَدْ حُجِّبَا وَصُفِّدَا إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ، ثُمَّ يُفْتَحَانِ فِي أَيَّامِ غُرُوبِ شَمْسِ الصَّلَاحِ وَزَمَانِ الضَّلَالَاتِ، كَمَا أَنْتُمْ تَرَوْنَ ﴿ش﴾ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ وَتَشَاهِدُونَ. وَكَفَى الطَّالِبِينَ هَذَا الْقَدْرَ مِنَ الْبَيَانِ، وَأَرَى أَنِّي أَكْمَلْتُ مَا أَرَدْتُ وَأَتَمَمْتُ الْحِجَّةَ عَلَى أَهْلِ الْعَدْوَانِ. وَهَذَا آخِرُ مَا أَرَدْنَا، فَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى إِتْمَامِهِ لَطِبَاءِ الزَّمَانِ.

ت م ت

المؤلف

میرزا غلام احمد

۱۷ / اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ
 وَكِتَابٌ مُبِينٌ

احاط الناس من طغوى ظلام | علامات بها عرف الامام
 فلا تجب بما جئنا به | بدت عين اذا اشتد الايام
 بشرى لطلبة النور ان هذا المكتوب من الامام المغفور

اسمه كتابته

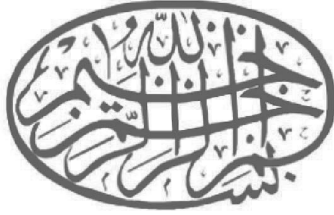
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

المعلماء

العرب والشام والبلاد والعراق والمخراسان
 ليجرى انهار الايقان والعرفان في نروع الايمان
 وقد اتفق لطبعه في مطبع ضياء الاسلام واشاعته من البدري القدر
 بين الخادم الغقيم هدى حسين مهتم دار الكتب للشيخ الموعود في قاديان دار الامان

في شهر محرم الحرام سنة ١٣٢٨ من الهجرة
 بهيئة خليفة السيد نور الدین زکریا
 عند الاشاعة + عن نسخة واحد
 (٢١٠٠)

پیرسالمین نسیا اسلام قادیان میں تم فضل الدین ہمام طبع ہوا۔ ٹائٹل بیچ مطبع قادیان میں سی محمد علی صاحب کے حکم سے ۱۹۱۹ء



الحمد لله رب الأرضين والسموات العلى، وسلام على

بہم تعریف ہا مرخدائے راست کہ پیدا کنندہ زمین ہا و آسمان ہائے بلند است و سلام بر

عبادہ الذین اصطفیٰ . أمآ بعد .. فہذا مکتوب من مظهر

بندگان او کہ برگزیدہ او ہستند۔ بعد ازین واضح باد کہ این نامہ البیت از طرف شخصے کہ مظهر

البروزین ☆ و وارث النبیین، عبد اللہ الأحمد أبی المحمود أحمد

دوبروز و وارث دونبی یعنی عیسیٰ علیہ السلام و سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم است یعنی بندہ

عافاہ اللہ و آید، إلی عباد اللہ المتّقین الصالحین العالمین

خدائے یگانہ ابو محمود احمد خدا ازودفع ہر شر کند و مؤید او باشد و آنا کہ سوئے شاں این نامہ نوشته است

من العرب و فارس و بلاد الشام و أرض الروم و غیرہا من

بندگان خدا ہستند از اتقیا و صلحاء و علماء کہ ساکنان ملک عرب و فارس و بلاد شام و زمین روم و غیرہ

بلاد توجد فیہا علماء الإسلام، الذین إذا جاءہم الحق، و عرض

بلاد اند کہ در آنجا اہل علم از مسلمانان بریں سیرت و خصلت یافتہ می شوند کہ چوں او شاں راتق رسد

قد جرت عادة اکثر علماء الإسلام انہم یسمون البروز قدمًا ویقولون مثلًا

عادت اکثر علماء جاری شدہ کہ او شاں نام بروز قدم سے نہند مثلاً می گویند

ان هذا الرجل علی قدم موسیٰ و ذالک علی قدم ابراهیم. منہ

کہ ایں مرد بر قدم موسیٰ است و آل مرد بر قدم ابراہیم است۔ منہ

علیہم المعارف الإلهیة والبشارات السماویة بسطانہا وقوتہا و
 و معارف الہیہ و بشارات سماویہ بہ برہان و قوت و
 لمعانہا، اختضعت لقبولہا قلوبہم، وحقّدوا إلیہا مطیعین مؤمنین
 درخش آنہا برایشاں پیش کردہ شونددل شاں برائے قبول آں فروتنی اختیار می کنند و سوائے آں معارف
 ولا یمرون علیہا معرضین مستکبرین . و إذا بلغہم خبر من
 بتمام طاعت و ایمان مے دوند و ہجو منکراں و روتا بندگان نمی گذرند۔ و چوں ایشاں را خبر مے و نقلے از
 رجل أتر ☆ من عبد بعثہ اللہ لتجدید الدین و تائیدہ، تراء ت
 کسے برسد کہ خدا او را برائے تجدید دین و تائید ملت مبعوث فرمودہ است
 نصارة الفرخ علی وجوہہم، ویسعی النور الا جباہہم، و حمدوا اللہ
 برچہرہ ہائے شاں تازگی خوشی نمودار می گردد و بر پیشانی ہائے شاں نور می دود و حمد باری بجای آرند
 و شکروا لہ علی ما رحم ضعفاء الإسلام، و قاموا مستبشرین
 و شکرگزاری ہامی کنند ازینکہ او تعالیٰ بر کمزوران اسلام رحم کرد۔ و کمال بشاشت از جائے خود
 و خروا ساجدین . و تری أعینہم تفیض من الدمع بما رأوا
 برمی خیزند و سجدہ کنندگان بر زمین می افتند و بہ بینی کہ سیل اشک از چشم شاں رواں می گردد ازین کہ
 رحمة الحق، و وجدوا أيام اللہ و بما كانوا أنفدوا الأعمار
 رحمت خدا تعالیٰ دیدند۔ و روز ہائے خدا را یافتند۔ و ازین کہ در عین انتظار عمر ہا بسر کردہ بودند۔
 منتظرین، و یشدون الرحال للقاء ذالک العبد المبعوث
 و برائے زیارت آں بندہ مبعوث بعد شناختن او طیاری سفر می کنند
 بعدما عرفوا الحق، و یخلصون النیّات و یطہرون الضمائر و
 و نیتہا را خالص مے کنند و اندرونہائے خود را پاک مے سازند
 یجرّدون القصد و الہمة لہ، و یسعون إلیہ و إن کان فی
 و قصد و ہمت را از اغراض نفسانیہ مبرا کردہ سوائے او می دونند اگرچہ او در چلین باشد

الصین . ولا یكونون کالذی أساء الأدب علی أهل اللّٰه، وإذا سمع
و ہچو شخصے نمی باشند کہ ترک ادب بہ نسبت مردان خدا می کند و چون ازاں
قولاً منهم مُحدثاً فی زعمه ما صبر طُرفةَ عین واستعجل و
طائفہ برگزیدگان سخنے می شنود کہ نزد او نوپیدا است کہ پیش زین مثلش نگفتہ شدہ تا یک چشم زدن صبر
بَلَّغَ ظَنُونِ السُّوءِ إِلَىٰ مَنْتَهَاہَا، وَصَالَ مَعَادِيًا وَسَبَّ وَشْتَمَ
تتواند کرد و طریق شتاب کاری می ورزد و بدگمانیہا را بہ مرتبہ انتہا می رساند و دشمنانہ حملہ می کند و دشنام ہا می دہد
و افترا ی، و کفر و آذی و اغری القوم و حضا، و ما وجد سہمًا
و افترا ہا می تراشد و کافر می گوید و ایذا می دہد و قوم را از بہر ایذا بر انگیزد و آتش فتنہ می افروزد و پیچ تیرے
إِلَّا رَمَىٰ، وَ مَا ظَفَرَ بِكَيْدٍ إِلَّا أَسْدَىٰ، وَقَصَدَ عِرْضَ رِجَالِ اللّٰهِ
نیاید کہ نیندازد و بر پیچ مکرے دستش نمی رسد کہ آل رانمی باند و قصد آبرو و جان مردان خدا می کند
و نَفْسَهُمْ وَ مَا خَافَ يَوْمًا فِيهِ يَأْخُذُ وَيُجْزَىٰ، وَ صَارَ أَوَّلَ
و از روز جزا نمی ترسد و از ہمہ منکران سبقت می برد
الْمُنْكَرِينَ . بَلْ يَتَأَدَّبُونَ مَعَ اللّٰهِ وَأَهْلِهِ، وَيَصْبِرُونَ حَتَّىٰ يَتَجَلَّىٰ
پس سعیدان را این خصلت نمی باشد بلکہ او شاں بخدا و مردان خدا ادب می ورزند و صبر می کنند تا بوقتی کہ
لَهُمْ وَجْهَ الْحَقِّ، فَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ بِسَيْرَتِهِمْ هَذِهِ، وَ لَا يَفُوتُهُمْ خَيْرٌ
روئے حق بر ایشان جلوہ گر شود۔ پس بدین خصلت شاں خدائے عز و جل بر ایشان رحم می فرماید و پیچ خیرے از ایشان
وَ لَا يَكُونُونَ مِنَ الْمَحْرُومِينَ . وَ تَلْكَ قَوْمٌ مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللّٰهُ وَ
فوت نمی شود و از محرومان و نامرادان نمی گردند۔ و این قومے است کہ بجز خدا هیچکس ایشان را نمی داند و
لَا أَعْلَمُ أَسْمَاءَهُمْ وَ صُورَهُمْ، بِيَدِ أُنَىٰ رَأَيْتُ فِي مَبْشُرَةِ أُرْيُتْهَا
من نامہائے صورتہائے ایشان را نمی دانم مگر این است کہ من در خوابے جماعتے را دیدہ ام کہ
جَمَاعَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الْمَخْلُصِينَ وَالْمَلُوكِ الْعَادِلِينَ الصَّالِحِينَ
مؤمنین مخلصین و شاہان عادل و نیکوکار اند

بعضهم من هذا المُلک، وبعضهم من العرب، وبعضهم من بعض ایشاں از ہمیں ملک اند و بعض از عرب و بعض از فارس فارس، وبعضهم من بلاد الشام، وبعضهم من أرض الروم و بعض از شام و بعض از زمین روم و بعضهم من بلاد لا أعرفها، ثم قيل لى من حضرة الغيب إن بعضے را نے شناسم کہ از کدام بلاد اند۔ باز مرا از حضرت احدیت ندا آمد کہ هؤلاء يصدّقونک، ويؤمنون بک ويصلّون عليك ويَدْعون ایناں کسانے اند کہ تصدیق تو خواهند کرد و بر تو ایمان خواهند آورد و بر تو درود خواهند فرستاد و برائے تو لک، وأُعْطِيَ لک برکات حتى يتبرک الملوک بشابک و دعاها خواهند کرد۔ و ترا چنداں برکتها خواہم داد کہ شاہان از جامہ تو برکت خواهند جست و أدخلهم فی المخلصين . هذا رأيتُ فی المنام وأُهمت من اللّٰه اوشاں را در مخلصان داخل خواہم کرد۔ ایں آں خوابے است کہ دیدم وآں الہامے است کہ از عالم العلام . ثم بعد ذالک ألقى فی روعی أن أولّف لهم کتیبًا و غیب یافتم۔ و پس زان در دل من انداختند کہ برائے ایں مردم چند کتب تالیف کنم و أکتب فیها کل ما فُتِحَ علیّ من خالقی، وأعلّمهم کلّ ما علّمتُ آں ابواب علوم کہ بر من مفتوح شدہ اند در آں کتب ذکر آں کنم و مردم را ازاں حقائق صادقہ من الحقائق الصادقة والمعارف العالیة المطهرة، وأعشر علیهم ومعارف عالیہ مطہرہ تعلیم دہم کہ مرا دادہ اند و اوشاں را ازاں نشانہا ممّا رزقنی ربی من آیات ظاہرة، و خوارق باہرة و دلائل اطلاع دہم کہ پروردگار من نصیب من کردہ وآں کرامات ظاہرہ و خوارق تاباں ہستند و دلائل اند موصلہ إلی علم الیقین، لعلّهم یعرفوننی، ولعلّهم یكونون کہ موجب علم یقینی اند تا باشد کہ اوشاں مرا بشناسند و تا باشد کہ اوشاں

أنصاری فی سُبُل ربِّ العالمین. فاعلموا أيها الأعرّة، رحمکم اللّٰه
 در راه ہائے خدا انصار من گردند۔ پس اے عزیزاں خدا بر شما رحم کند
 أن هذا الكتاب من کتبی التي ألفتها لهذا المقصد، وإنی
 بدانید کہ این کتاب از جملہ ہماں کتابہا است کہ برائے این مقصود تالیف کردہ ام و
 أهديه إلى سادات العرب والشام، وأبلغ ما علی من ربی
 این کتاب را بسوئے سادات عرب و شام بطور ہدیہ می فریسم و ہرچہ از خدا تعالیٰ بر من
 ذی الجلال والإکرام، لینال السعداء مُرادهم وليتمّ الحجّة
 واجب است بجائے آرم تا سعیداں مراد خود بیابند و تا بر منکراں و اباکنندگان
 علی المعرضین. وسألت اللّٰه أن يجعله مبارکًا لطوائف المسلمین
 حجت کامل شود۔ و از خدای خواہم کہ برائے طوائف مسلمین این کتاب را مبارک گرداند
 و يجعل أفئدةً من الناس تهوی إليه، و يجعل منه حظًا
 و بعض دلہا را سوئے این رجوع دہد و بندگان نیوکار را ازین بہرہ وافر
 كثيرًا العباده الصالحین، وإنه علی کل شیء قدير، وإنه
 بخشد۔ و او را از ہر گونه قدرت است و او
 أرحم الراحمین. وأرجو من أصحاب القلوب ورجال البصيرة
 بسیار بخشنده و مہربان است۔ و از صاحبان دل و مردان بصیرت امید دارم
 أن لا يعجلوا علیّ كما عجل بعض سگان هذه البلاد من
 کہ بر من جلدی نکنند ہیچو مردمان این دیار کہ از بخل
 البخل والعناد، فإن العجلة علی أهل اللّٰه والذین أمرؤا من
 و عناد جلدی کردند چرا کہ بر مردان خدا بہشتاب کاری حملہ کردن و مامورین حضرت
 حضرتہ لیس بخیر، ولا يُعقب إلا ضيرًا، ولا یزید إلا غضب
 احدیت را بجلدی سرزنش کردن امرے خوب نیست و بجز گزند ہیچ انجامش نمی باشد و بجز خشم

اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَفِي يَوْمِ الدِّينِ . وَلَا يَرَى الْمُسْتَعَجِلَ سَبَلَ الصَّدَقِ
 پرودگار کہ در دنیا و آخرت باشد ہیچ نتیجہ اش نیست۔ و ہر کہ شتاب کاری سیرت اوست راہ
 وَالسَّادَاتِ، وَلَا يُعَزُّ فِي هَذِهِ وَلَا فِي الْمَعَادِ، وَيَمُوتُ مُهَانًا
 صدق و صواب را ہرگز نمی بیند۔ و دریں جہاں و در آن جہاں عزت نمی یابد و انجام کار بہوت ذلت می میرد
 وَهُوَ مِنَ الْعَمِينَ . وَإِنْ لَحُومَ الْأَوْلِيَاءِ مَسْمُومَةٌ، فَمَا أَكَلَهَا
 و گوشتہائے اولیاء خدا زہرناک ہستند پس ہیچ کس گوشت شان
 أَحَدٌ بَغِيْتِهِمْ وَسَبَّهِمْ إِلَّا مَاتَ عَلَى مَكَانِهِ، وَبُشْرَى لِّلْمَجْتَنِبِينَ
 بغیبت و دشنام نمی خورد کہ آخر نمی میرد و خوشخبری باد آناں را کہ ازین گوشت
 الْمَتَّقِينَ . وَإِنِّي رَتَبْتُ هَذَا الْكِتَابَ عَلَى أَبْوَابِ، لِثَلَاثِ شِقِّ عَلِيٍّ
 پرہیزمے کنند۔ و من این کتاب را بر چند باب مرتب کردہ ام تا بر طالبان گراں نگر در
 طَلَابِ، وَمَعَ ذَلِكَ سَلَكْنَا مَسْلَكَ الْوَسْطِ لَيْسَ بِإِيجَازٍ مُخَلٍّ وَ
 و بایں ہمہ مسلک توسط اختیار کردیم نہ ایجاز خلل انداز است و
 لَا إِطْنَابٍ مَمْلٍ . رَبِّ اجْعَلْهُ كِتَابًا مَبَارَكًا شَافِيًا لِّصُدُورِ
 نہ طول ملول کنندہ۔ اے خدائے من این کتاب را کتابے مبارک بگرداں چنانکہ
 الطَّالِبِينَ، وَنُورًا مُنَوَّرًا لِّقُلُوبِ الْمُتَدَبِّرِينَ . آمِينَ
 سینہ ہا را شفا بخشند و نورے بگرداں کہ دلہارا منور کند۔ آمین



البابُ الأوّل

باب اوّل

فی ذکرِ احوالی و ذکرِ ما ألهمنی ربی، و ذکرِ وقتی

در ذکر حالات من و ذکر آنچه الهام کرد خدا تعالی بمن و ذکر وقت من

و زمانی و ما أراد الله یارسالی، و ذکر تفرقة الأمم و

و زمان من و آنچه از بهر آل مرا فرستاده اند و ذکر تفرقة امت با ولت با

الملل و النحل، و ضرورة حکم من الله الحکیم الوالی.

و مذہب با و بیان اینکه دریں زمان ضرورت بود که از خدا تعالی مصلحتی و مجددی ظاهر شود۔

یا عباد الله، رحمکم الله، اعلموا انی عبد من عباد الله الملهمین

اے بندگان خدا! او سبحانه بر شایسته کند۔ بدانید که من بنده از بندگان خدا هستم که از بوی او

المأمورین بعثنی ربی لأقیم الشریعة وأحیی الدین، وأتمّ الحجّة

مشرف شدم و ما مورد شدم۔ و او مرا مبعوث فرموده است تا شریعت را قائم کنم و دین را زنده گردانم و بر منکران

علی المنکرین۔ و أنا المسمی من الله بأحمد مع أسماء أخرى ذکرتها

حجت را تمام رسانم۔ و او تعالی نام من احمد نهاده است و دیگر نامها هم موسوم کرده که در جائے خود

فی مواضعها، و اسم ابی میرزا غلام مرتضی، و أبوه میرزا عطا محمدمیرزا عطا محمد

مذکور اند و نام پدر من میرزا غلام مرتضی و نام پدر پدر من میرزا عطاء محمد است

ابن میرزا گل محمد، و میرزا گل محمد ابن میرزا فیض محمد، و میرزا

و اوشاں پدر میرزا گل محمد و میرزا گل محمد پدر میرزا فیض محمد و مرزا

فیض محمد ابن میرزا محمد قائم و میرزا محمد قائم ابن میرزا محمد أسلم و

فیض محمد پدر مرزا محمد قائم و مرزا محمد قائم پدر مرزا محمد أسلم و

میرزا محمد اسلم ابن میرزا محمد دلاور، و میرزا محمد دلاور ابن میرزا الہ دین
 مرزا محمد اسلم پسر مرزا محمد دلاور و مرزا محمد دلاور پسر مرزا الہ دین
 و میرزا الہ دین ابن میرزا جعفر بیگ و میرزا جعفر بیگ ابن میرزا
 و مرزا الہ دین پسر مرزا جعفر بیگ و مرزا جعفر بیگ پسر مرزا
 محمد بیگ و میرزا محمد بیگ ابن میرزا عبد الباقی، و میرزا عبد الباقی
 محمد بیگ و محمد بیگ پسر مرزا عبد الباقی و مرزا عبد الباقی
 ابن میرزا محمد سلطان و میرزا محمد سلطان ابن میرزا عبد الہادی بیگ.
 پسر مرزا محمد سلطان و مرزا محمد سلطان پسر مرزا عبد الہادی بیگ
 و بعد هذا لا أعلم أسماء آبائی المتقدمین. ولكنی قرأت فی بعض
 و بعد از این مرا علم نیست که در طبقه برتر از این نامہائے بزرگان من بودند لیکن من در بعض کتابہائے
 کتب فیہا تذکرۃ آبائی انہم کانوا من سمرقند، و کانوا من بیت
 کہ در آنہا ذکر بزرگان من بود خواندہ ام کہ ایشان بلحاظ اصل و منبع خود از سمرقند بودہ اند۔ و از
 السلطنۃ و الامارۃ، ثم صبت علیہم المصائب فظعنوا عن بلدۃ
 خاندان سلطنت و امارت بودند۔ باز برایشان مصیبت ہا نازل شدہ پس کوچ کردند از زمین خانہ خود
 دارہم و الفہم و جارہم، حتی وصلوا الی ہذہ الدیار، و أناخوا بہا
 و از دوستان خود و ہمسایان خود تا اینکه دریں ملک رسیدند و دریں مرکبہائے
 مطایا التسیار، مع رفیقۃ من خدمہم و اخوانہم و احبابہم و
 سیر خود را بخوابانیدند و ایں سفر او شان بود بچند ہم سفران از خادمان خود و برادران خود و دوستان خود
 اعوانہم. ثم قصدوا أن یعتمروا ملک الہند "بابر"، ویسألوا عنہ
 و مددگاران خود باز قصد کردند کہ زیارت کنند بادشاہ ہند بابر را ازو بخواہند کہ در سلسلہ
 أن یدخلہم فی اکابر، فوجدوا ما قصدوا من فضل اللہ الرحیم
 اکابر صاحبین خود او شان را داخل کند۔ پس ہرچہ خواستند بفضل خدا تعالی یافتند۔

وانتظموا فی أمراء هذا المَلِکِ الکریم. ثم بدء لهم أن يتخذوا
و درسلک امراء آل بادشاه منسلک شدند۔ باز در دل ایشان آمد کہ ہمیں ملک را
وطنهم هذه الديار، وأعطوا قُرَیْ كثيرة من السلطنة المَغْلِيَّة
وطن خود بگردانند و از سلطنت مغلیہ دیہات
والأملاك والعقار، ونسوا أيام الغربة والهموم والأفكار. و
واملاک بسیار یافتند۔ و ایام غربت را و نیز ہمہ ہم و غم را فراموش کردند و
بیناهم فی ذالک إذ قَلَبْتُ أمورُ السلطنة المَغْلِيَّة، وظهر الفساد
ایشان دریں حالت بودند کہ سلطنت مغلیہ زیروزبر شد و در سرحدہا فساد
فی الثغور، وما قدر الدولة أن تُحامي عن الرعايا تطاولُ المفسدين
پدید آمد و دولت مغلیہ را طاقت نماند کہ رعایا را از تطاول و اربابند
والخُلُسة، وكثر سفكُ الدماء وبتكُ الرقاب، ونهبُ الأموال و
و کثرت خوریزیہا و گردن زدن و غارت مال و
هتكُ الحجاب، واستصعب الانتظام، وزادت الكروب والآلام.
ہتک پردہ پدید آمد و انتظام مشکل شد و بے قراری ہا زیادت گرفت
فترك الدولة المغلية هذا القدر من المملكة، وخلص أعناقُ
پس ناچار دولت مغلیہ ایں قدر ملک را بگذاشت۔ و گردن ہائے
أمراء هذه الديار من رُبقة الإطاعة، وصاروا كطوائف المملوك
امیران ایں دیار از رن اطاعت شاں خلاص شدند و او شاں ہبوطوائف المملوک
غير تابعين لأحد من دول، والمختارين في الحكومة. ففي تلك الأيام
شدند و بیچ دولت را تابع نبودند و حکومت با اختیار مے داشتند پس دریں ایام
رجعتُ إلينا دولتنا المفقودة إلى أيام، وكنّا نرمى عن قوس المِراح
دولت مفقودہما رجوع کرد و ما از کمال شادی نشانہ فرحت ہا

إلى غرض الأفراح بأمن وسلام، وعشنا عيشة السرور والراحة
می زدیم و بامن و سلامتی و بہ زندگی سرور و خوشی بسر می بردیم
ولبشنا على ذلك إلى مدة أراد الله ذو الجلال والعزة. ثم طلع
وامبریں حالت تابوقتی قائم بماندیم کہ خدائے ذوالجلال بخواست باز
نجم اقبال مشرکی الہند الذین سُمّوا بالخالصة فعصفت بنا
ستارہ اقبال مشرکین ہند یعنی قوم سکھاں طلوع کرد پس در آن روزها تذبھوائے
ربح الحوادث فی تلک الأيام، وقلع ما خیمنا بصراصر جوار
حوادث برما وزید و آل ہمہ خیمہ ہا کہ ما زده بودیم بیادہائے سخت
ہذہ الأقوام، وصار الأمن محرماً کصید حرم البیت الحرام.
ایں قومہا از جا بر کندہ شد۔ و امن بر ما چناں حرام شد کہ شکار خانہ کعبہ
ونبذنا علقنا وعلاقتنا بالاضطرار، وخلصها الخالصة بقدر الله
و بجزوری ہمہ علاقہ ہائے ملکیت و حکومت خود را بگذاشتیم و سکھاں آل ہمہ ملکیت ہائے مارا بکلم قادر
القہار، فزَمَّ آباؤنا نوق نفوسہم بزمام الاضطبار، وما کادوا
قہار از ما ربوندند۔ پس پدران ما شتر مادہ نفس ہائے خود را زمام صبر در دہن کشیدند و بزرگان ما
بُعجزون من المشرکین فی حرورہم ولكن القدر أعجزہم وکان
چنین نبودند کہ در جنگ ہا از مشرکان مغلوب شوند لیکن ارادۃ الہی اوشاں را عاجز کرد و دریں
فی ذالک عبرة لأولی الأبصار. و کذا لک صبت علی آباؤنا المصائب
دانشمنداں را سبق عبرت باید گرفت۔ وہم چنین بر پدران ما مصیبت ہا ریختند
وتواترت النوائب، حتی انتهى الأمر إلى أنهم عطلوا من إمارتہم
وحادثہ ہاپے در پے آمدنتا آنکہ کار بجائے رسید کہ اوشاں را از فرمان فرمائی و رعیت داری
وسیاستہم، وأخرجوا من دار ریاستہم. فلبشوا فی دار غربتہم
معطل کردند و از دار ریاست خود اخراج کردہ شدند۔ پس درجائے بے وطنی قریباً

إلى مدّة نحو ستين أعوام، حتى إذا ماتت الأعداء الذين وقعت
 شئت سال عمر بسر کردند تا بوقتیکه آن مردم بمردند که باوشاں جنگ با کرده بودند
 بهم محاربات، و جهل الناس حقیقة الواقع، رجعوا إلى الوطن متوارین
 و مردم آن واقعات را فراموش کردند انگاه سوئے وطن خود مراجعت کردند و پوشیده بمانند
 مستورین، بما كانت الخالصة قوما ظالمین جاهلین. یسفکون
 چرا که قوم سکھاں قومی ظالم و جاہل بود۔ و بر ادنیٰ لغزشی
 الدماء علی أدنی عشار، ولم یکن أمن من أیدیهم لا فی لیل
 خون می کردند۔ و از دست ایشان امن نبود نہ در شب
 ولا فی نهار. و إذا انقضی عهد الدولة الخالصة، وجاء عهد
 ونہ در روز و چون عهد دولت خالصہ منقضی شدہ
 الدولة الإنکلیزیه، نُجینا من تلك المصيبة، ولم یبق إلا قصص
 حکومت انگریزی شد ما ازیں ہمہ مصیبتہا رستگار شدیم و ازاں گروہ ظالماں صرف
 من تلك الفئة الظالمة، و حُفظت بهذه الدولة العادلة أعراضنا
 داستان ہا بمانند و بایں دولت عدل پسند آبرو ہائے ما
 و دماؤنا و أموالنا، و نسینا کلّ ما جرى علینا فی الأيام الخالیة. و
 و خونہائے ما و مالہائے ما محفوظ شدند و ہرچہ بر ما در عہد سکھاں گذشتہ بود ہمہ فراموش کردیم
 لا شک أن هذه الدولة مبارکة لمسلمی هذه الیدیار و قد
 و بیچ شک نیست کہ این دولت برطانیہ برائے مسلمانان مبارک است و
 أعطتْ کلّ دینانہ و ملّہ حریة تامّہ من غیر الإکراه و
 ہر مذہب را کامل آزادی بخشیدہ است و بیچ اکراه و جبر نمی کند
 الإجبار، فنشکر اللّٰه و نشکر هذه الدولة، فإنّا نقلنا به إلى
 پس شکر خدا بجا می آریم و شکر این دولت می کنیم کہ بذریعہ او از آتش

الجنة من النار. بيد أن القسوس قد انتبذوا الحق ظَهْرِيًّا. و
 باغ وبتان نقل کر دیم۔ آرے ایں ست کہ پادریان حق را پس پشت انداختہ اند۔ و ہر چہ
 لَمْ يَأْتُوا فِيمَا دَوَّنُوهُ إِلَّا أَمْرًا فَرِيًّا. و قد جمعتْ هَمُّهُمْ عَلَى
 نوشتہ اند بجز افترا درویش چیزے نیست۔ و ہمتہائے پادریاں بر معدوم کردن

إعدام الإسلام، و قلع آثار سيدنا خير الأنام. يدعون الناس إلى
 اسلام مجتمع است و می خواہند کہ نشانہائے سیدما بہترین خلق معدوم کنند۔ مردم را سوائے

اللّطى والدرك، ناصبين شَرَكِ الشِّرْكِ. ويقولون إن المسيح
 آتش سوزاں می خوانند و دام شرک گسترده اند و میگویند کہ مسیح ابن مریم

ابن مریم جمع فی نفسه سِرِّ النَّاسُوتِ وَاللَّاهُوتِ* وَإِنْ هُمْ إِلَّا
 جمع کردہ است در نفس خود را زِ ناسوت و لاهوت را و ایشان را بہ مسیح چہ کار

عُبَاد الطَّاعُوتِ. و الذين قبلوا دينهم من أهل الإسلام، و ارتدوا
 ایشان پرستش طاغوت می کنند و آنان کہ از اہل اسلام دین او شاں را قبول کردند و دین نبی

من ملة سيدنا خير الأنام، فهم يوجدون في هذه البلاد في
 صلی اللہ علیہ وسلم بگذاشتند او شاں دریں بلاد قریب ہشتاد ہزار

زهاء ثمانين ألفاً أو يزيدون، وهم يسبون نبينا صلى الله
 یا ازیں زیادہ یافتہ می شوند و او شاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم را دشنامہا می دہند

قد اصروا على انه صلب المسيح ونجا المؤمنین به هذا الذبيح وقالوا ان الله لما
 بریں اصراری کنند کہ مسیح مصلوب شد و ایمان آورندگان خود را این ذبح شونده بہ صلیب یافتن خود نجات داد
 اراد ان ينسجى الناس من جهنم انزل ابنه و كلمته وتجسد اللاهوت تالہ الناسوت
 و میگویند کہ چون خدا تعالی خواست کہ مردم را از جہنم نجات دہد پس پر خود کلمہ خود را نازل کرد و الوہیت مجسم گشت و بشریت
 و صلب و لعن و دخل جهنم ابن الله و لبث فيها لى ثلاثة ايام و وزر وازرة المجرمين منه.
 جامہ خدائی پوشید و پسر خدا در جہنم داخل شد و آنجا تا سہ روز بماند و بار مجرماں بر خود برداشت۔ منہ

☆
 ر
 ل
 ق
 ت

علیہ وسلم ویشتمون، ویکیدون مایکیدون ویریدون أن
 و از انواع اقسام فریب ہا می کنند و می خواهند کہ
 یُهدوا بُرْجَ الإسلام و یهدموہ، ویتسلقوا فیہ مفسدین و
 برج اسلام را منہدم کنند و برائے استیصال اندرون این برج بیابند و مسلمانان را
 یُسَلِّمُوہ. وإن القسوس قد خرجوا عن العد و الإحصاء و
 ازاں برج بیرون کنند و پادریاں از عدد و شمار خارج شدہ اند و در مقدار ہیچو
 بلغوا عدید الحصى، و ما بقى من بلدة و لا قرية إلا نُصِبَتْ
 سنگریزہ ہا شدند و ہیچ شہرے و دہے باقی نماند کہ دراں خیمہ ہائے
 خیامہم فیہا. ما وجدوا کیداً إلا استعملوہ، و ما مکرراً إلا أظہروہ
 ایں مردم نباشند۔ ہیچ فریبے نیافتند کہ استعمالش کردند و ہیچ مکرے ندیدند کہ ظاہر
 و استحرّت حربہم، و کثر طعنہم و ضربہم. و آروا مکائد لم یُر
 نہ کردند۔ و جنگ شاں گرم شد و ضرب و طعن شاں بکمال رسید و آں مکر ہانمودند کہ مثل آں
 مثلہا فی الأولین، و لم یوجد نظیرہا فی العالمین. و رأى اللہ
 در اولین و آخرین یافتہ نمی شود۔ و خدا تعالیٰ دید کہ
 أن المسلمین لا يستطيعون أن یبارزوا أحزابہم، و رأى فیہم
 مسلمانان تاب مقابلہ ایشان نمی توانند آورد و دید کہ مسلمانان
 ضعفاً أصابہم، فرتب فضلاً من عنده فی مقابله هذه الأفواج
 کمزور ہستند پس بمقابلہ ایں فوجہائے زمینی محض بفضل خود فوجے
 الأرضیة أفواجاً فی السماء، و أنزل مسیحہ الموعود لیکسر صلیب ☆
 بر آسمان طیار کرد۔ و مسیح موعود خود را از آسمان بر زمین فرود آورد تا صلیب

قد جاء فی الأحادیث أن المسیح الموعود یکسر الصلیب، و یرى فی کسره
 در احادیث آمدہ است کہ مسیح موعود صلیب را خواهد شکست۔ و در شکستن آں

الأعداء. وإن هذا الكسر ليس بسيف ولا سنان، كما زعمه فريق
 دشمنان را بشکند۔ واین کسر صلیب بہ سیف و سنان نیست چنانکہ زعم بعض
 من عُمیان، بل الكسر كله بدليل وبرهان، وآيات من السماء
 کوران است بلکہ تمام اقسام شکستن بدلیل و برهان و نشان و حجت ہائے باشد کہ
 وسلطان. ولا يُستعمل سبب من أسباب الأرض ولا يؤخذ سلاح
 بردہا تسلط کنند۔ و پیچ سببے از اسباب زمین استعمال نخواہد شد و نہ پیچ سلاح
 من أسلحة هذا العالم، وينزل الحق ليعدم الباطل بسلاح لا يراه
 از اسلحہ این عالم گرفتہ شود و حق نازل خواہد شد تا باطل را باں سلاحی معدوم کند کہ
 الخلق، وكان هذا مقدراً من بدو الزمان، ومكتوباً في كتب النبيين
 خلق آنرا نمی بیند و از ابتدا ہمیں مقدر بود۔ و در کتب پیغمبران مکتوب بود
 ومن خالفه فقد عصى وصايا المرسلين. ولا يأتي المسيح محارباً
 و ہر کہ مخالفت کند پس او وصیتہائے رسولان را مخالفت کردہ است۔ و مسیح دریں حالت ہرگز
 بالأسنة والسهام والمرهفات، نعم، يأتي بعجائب الخوارق
 نیاید کہ بانیزہ ہا و تیر ہا و تیغہا جنگ کنندہ باشد آری بعجائب خوارق و نشانہا
 والآيات. ومن علاماته أن تسمعوا عند وقت مجيئه
 آمدن او ضروری است و از علامات او این است کہ شما نزد آمدن او خبرہائے جنگ با
 أخبار المحاربات، ثم تسكت الدول كلها ويميلون إلى المصالحات.
 خواہید شنید۔ باز ہمہ دولت ہا خاموش خواہند شد و سوائے مصالحات باہمی رغبت خواہند کرد

﴿۱۳﴾

الأعاجيب، وفهمني ربّي أنّ كسر المسيح ليس بالمحاربات، بل يضع الحروب
 عجائب ہا خواہد نمود و خداوند من مرا فہمائیہ است کہ شکستن مسیح جنگ ہا نخواہد بود بلکہ او
 کلہا ویکسر ما بنی علی الصلیب بالآيات. منہ
 خاتمہ جنگ ہا خواہد کرد و قریب باشد کہ در دنیا پیچگی نمائند و عقائد صلیبیہ را بہ نشان ہا شکست خواہد داد۔ منہ

ولا تبقى حرب في الأرض ولا غلبة الفتن والبدعات، وتميل
وپیچ جنگے در زمین نخواهد ماند و نه فتنه با وبدعات را غلبه بماند و نفوس انسانی
النفوس إلى التقوى بعد كثرة المعاصي وظلمة شديدة على
بعد کثرت معاصی و تاریکی شدید بر زمین
وجه الأرض وميل النفوس إلى السيئات . وإنكم ترون اليوم كيف
ومیل سوئے بدی با سوئے پرہیزگاری میل خواہند نمود۔ و امروز شما می بینید کہ چگونه
تراءت عساكر الإلحاد، وظهرت آيات الفساد، وتجلّى على القلوب
لشکرہائے الحاد ظاہر شدہ اند و علم ہائے فساد بظہور آیدہ اند۔ و بر دلہا تحت ابلیس
سریرُ إبليس، وأشاع أهله المكر والتليس، ونعرت كُوساتہ
منجلی شدہ است و اہل او مکر و تلمیس را شائع کردہ اند و آواز طہہائے شیطان بلند شدہ
وصاحت من كل طرف بوقائتہ، وجات خيولہ، وسالت
و بوق او از ہر طرف شور افگندہ۔ و اسپ ہائے او در جولان اند۔ و سیل ہائے
سیولہ۔ و ترون بحور الفتن متموجہ، وآفات الأرض فی
رواں ہستند و می بینید کہ دریاہائے فتنہ در موج اند و آفتہائے زمین در
ظہور ہا متوالیہ، و کثرت احزاب الفاسقين، وقلت جماعة
ظہور خود پے در پے ہستند۔ و گروہ ہائے فاسقان بسیار شدہ اند۔ و جماعت پرہیزگاران کم شدہ
المتقين۔ والذین قالوا إنا نحن علی دین اللہ الإسلام، أمات
است و آنان کہ میگویند کہ ما مسلمانان ہستیم بمیرانید
قلوب أكثرهم سم الاجترام، فما بقى فی أکفہم إلا اسم
دل اکثر او شان را زہر ارتکاب جرائم پس در کفہائے شان بجز نام دین
الدين وصاروا كالأنعام . واستبدلوا الخبيثات بالذی هو من
چیزے نماندہ و پنہو چارپایاں شدہ اند۔ و بعض چیزہائے پاک چیزہائے پلید را گرفتہ اند

الطيبات، وغشوا طبائعهم بغواشي الظلمات، وأعرضوا عن ذكر
یعنی پاک از دست داده و ناپاک را در بدل او گرفته و طبعهای خود را در پرده های تاریکی پوشانیده اند و ازین که
اللّه بتوجههم إلى العالم السفلی والشهوات. فلما أعرضوا عن
توجه شان به عالم سفلی و شهوات شده است از ذکر الهی اعراض کرده اند۔ پس هر گاه که از
جناب الحق رکدت نفوسهم، وانجذب قریحتهم إلى الزخارف ﴿۱۳﴾
جناب باری اعراض کردند نفسهای شان از ترقی باز ماندند و محبت شان بسوی اشیاء مادیه
الدنیویة والمقتنیات المادیة لمناسبتهم بالخبیثات، واشتد
مجنّب شد چرا که او شان را با چیزهای خبیث مناسبت بود و
حرصهم ونهمتهم وشغفهم بها وألقاهم شح نفوسهم فی
حرص وآزور غبت شان سوئے آن خبیثات بدرجه نهایت رسید و شدت مرض نفسهای شان ایشان را
السیئات، وتمایلوا علی الدنیا وزخارفها الفانیات، وکلما استکثروا
در بدیها انداخت۔ و بر دنیا و زینتها فانیه دنیا سرنگول شدند و چند آنکه در دنیا زیادت طلب
فیها و ازداد حرصهم علیها و شحهم بهار جمعوا خائبین غیر فائزین إلى المرادات.
کردند و حرص و طمع در آن زیادت کرد همچنان ایشان را نامرادیها و ناکامی با پیش آمد و انجام کار
وما كانت عاقبة أمرهم إلا الضنك فی المعیشة، وانتیاب الأذى
شان تنگی رزق و بر جاں ورود و رد بعد از درد بود
علی المَهْجَة. وما نفعهم كذبهم وكیدهم وصخبهم لدنیاهم
و دروغ ایشان و مکر ایشان و فریاد و بانگ ایشان برائے دنیای ایشان هیچ نفعی ایشان را
واستأصل اللّه الراحة من قلوبهم، وأزال اضطجاع الأمان من جنوبهم
نه بخشید۔ و خدا تعالی ازل او شان آرام را بر کند و خفتن امن از پهلوهای شان دور کرد
وتركهم فی أنواع الغمّ والتشوّشات، مع التغافل من الدین
و ایشان را در گوناگون غم و تشویشات با وجود تغافل در امر دین و گمراهی با بگذاشت

والضلالات، وما بقى لهم ذوق فى المناجاة، ولا تلذذ فى
نه ايشان را در دعاها ذوق ماند و نه در پرستش لذت
العبادات. فحاصل الكلام أن الناس فى زماننا هذا قد انقسموا
مانده پس حاصل کلام این است که مردم در زمانه منقسم بر دو قسم اند
إلى قسمين، ولحق كل قسم مرضٌ بقدر ربِّ الكونين. فالقسم
و ہر قسمے را بمشیت خدا تعالیٰ مرضے لاحق گردیدہ۔ پس قسم اول
الأول قوم النصارى، وتراهم للدينا كالسكارى وفى عبادة
قوم نصاریٰ است ومی بینی کہ ایشاں از برائے دنیا ہچو کسے ہستند کہ شراب خوردہ باشد و در
المخلوق كالأسارى، والقسم الثانى..... المسلمون الذين يقولون
پرستش مخلوق ہچو قیدیان ہستند و قسم دوم آل مردمان ہستند کہ مے گویند کہ
إننا نحن مؤمنون، وما بقى فى أكثرهم حلاوة الدين والإيمان. و
ما مسلمان ہستیم و در اکثر اوشاں شیرینی ایمان نمائندہ و
لا علمُ كتاب الله القرآن. وبعدها من أعمال البرِّ وأفعال الرشيد
نہ از علم قرآن شریف چیزے باقی ماندہ و ایشاں از عملہائے نیکی و کارہائے رشد و صلاح دور افتادہ
والصلاح، وانتقلوا من سبل الفلاح إلى طرق الطلاح. وعاد
اند۔ و از راہہائے نجات سوئے طریقہہائے تباہی منتقل شدہ اند۔ واخرشاں
جمرہم رمادًا، وصلاحهم فسادًا. وركنوا إلى الدنيا الدنيّة
خاکتر شدہ۔ و نیکی شاں بفساد مبدل گشتہ و سوئے دنیاے ناچیز میل کردہ اند
وركدوا بعد جريهم فى أماكن الخير لإرضاء حضرة العزّة.
وبعد ازاں کہ در مکانہائے خیر از بہر رضامندی باری تعالیٰ رواں بودند۔ ازاں ہمہ نیکی ہا بازماندند
وتركوا سیرًا ابراهيمية، واتبعوا سبلا جحيمية. وصاروا لإبليس
وسیرتہائے ابراہیمی را بگذاشتند و سیرتہائے جہنمی اختیار کردند و مر شیطان را

كالمقرنين فى الأصفاد، والمقودين فى الأقياد. خربوا بأيديهم
 اسیران شدند کہ در بندہائے مضبوط بہ تمام تر تشدد بستہ و در قید ہا کشیدہ شدہ اند۔ مسجد ہائے خدا تعالیٰ را
 مساجد اللہ لترك الصلاة، ولم يبق فى أعينهم جاه الأذان و
 از جہت ترک صلوة بدستہائے خود خراب کردہ اند و عزت بانگ نماز و عزت خوانندگان سوئے
 عزّة الدعاة لَمَا سَمِعُوا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِينَ ثُمَّ مَا حَفَدُوا إِلَى الْمَسَاجِدِ
 نماز در چشم شاں ہیچ نماز نہ چہرہ بانگ را شنیدند باز برائے نماز نہ شتافتند
 للعبادات. يكذبون ولا يخافون، ويخانون ولا يتقون، ويقربون
 دروغ می گویند و نمی ترسند و خیانتها می کنند و تقویٰ نمی ورزند و
 حرّمات اللّٰه ولا يجتنبون، ويفسّقون ولا يمتنعون. مُلئت
 محرمات خدا را ارتکاب می ورزند و پرہیز نمی کنند و بدکاری ہا می کنند و باز نمی آید۔ شکمہائے شاں
 بطونہم من الحرام، وألسنہم لوثتْ بأكاذيب الكلام، وتزنى
 از حرام پُرہستند۔ و زبان ہائے شاں بدروغ آلودہ و چشمہائے ایشان
 أعینہم ولا يخشون قهر اللّٰه العلام. وقد صاروا أعوانًا لأهل
 زنا می کنند و ایشان از خدائے دانندہ نمی ترسند۔ و باعث بدکاریہائے خود اہل کفر را
 الكفر بسوء أعمالہم، وأرضوا الشيطان بضلالہم. رُفعت
 مددگار گردیدہ اند۔ و بگمراہی خود شیطان را راضی کردہ در ایشان
 من بینہم الأمانة، وضاعت الديانة. وما بقى من معصية
 نہ امانت ماندہ نہ دیانت۔ و ہیچ گناہے باقی نہ ماندہ کہ
 إلا ارتكبوها، وما من جريمة إلا ركبوها. وتركوا القرآن وما
 ارتکاب آں نہ کردند۔ و ہیچ جرمے نبودہ کہ بعمل نیاورند و قرآن و وصایائے او را ترک
 دعا إليه، وتبعوا الشيطان وما أغرى عليه. وصاروا كاليهود
 کردند و شیطان و ترغیبات او را پیرو شدند و ہنجویہوداں

قردۃ خاسئین، بعد ما كانوا أسوداً عادین. فلاجل ذلك ذاقوا
 بوزنہ ہائے رائدہ وازحق دورگشتہ شدند بعدزاں کہ بچو شیراں بودند۔ پس از ہمیں سبب ذلت را بعد از
 الذلۃ بعد العزۃ، و ضربت علیہم المسکنۃ بعد أيام الدولۃ.
 عزت چشیدند و ناداریہا بر ایشان زدند بعد زانکہ صاحب دولت بودند
 و ذالک جزاء قلوب مقفلۃ، و اثم صدور مغلقۃ من رب
 و این پاداش آل دلہاست کہ برایشان قفل زدہ اند و سزائے آل سینہ ہاست کہ درہائے شان بستہ
 العالمین. یا حسرةً علی هؤلاء المسلمین. انہم ترکوا الدین لدنیامہم
 اند۔ اے حسرت بریں مسلمانان کہ ایشان دین را از بہر دنیا ترک کردہ اند
 و آثروا هذه الدار علی عقباہم، و أحبوا الفساد، و عادوا الصدق
 و این خانہ را بر عقبی اختیار کردند۔ و فساد را دوست داشتند و راستی و درستی را
 و السداد، و نسوا نموذج قوم افتحوا بالشہادۃ بکمال الانقیاد
 دشمن گرفتند۔ و نمونہ کسانے را فراموش کردند کہ بکمال اطاعت شربت شہادت چشیدند
 و ذبحوا نفوسہم بالمحبۃ و الوداد، الذین سقوا بستان المملۃ
 و جان ہائے خود را از محبت و وداد ذبح کردند۔ آناں کہ باغ ملت را بخونہائے خود آب دادند
 بدماءہم، و ہدموا بنیان وجودہم لإرضاء بنائہم. و الذین
 و بنیاد وجود خود را برائے خوشنودی بانی خود مسمار کردند۔ و آناں کہ
 تلطخوا بأدناس الدنیا و رجزہا و قدرہا، أولئک قوم کثروا فی
 بالآشہائے دنیا و ریہائے آل و پلیدی ہائے آل آلودہ شدہ اند۔ این مردم دریں زمانہ بکثرت اند
 هذا الزمان، و إنہم فقدوا تقواہم و أغضبوا مولاہم بأنواع
 و ایناں تقویٰ را گم کردہ از گنہ ہائے گوناگون مولاے خود را بغضب
 العصیان. و تری کثیراً منہم شغفہم حبّ الأموال و الأملاک
 آوردند۔ و بسیار کس از ایشان بنی کہ محبت مال و املاک و زنان درودل شان

﴿۱۷﴾

والنسوان، وأقسى قلوبهم لوعة الفضة والعقبان، وَدَسَّوْا نَفُوسَهُمْ
فرو رفتہ است و دل ایشان را عشق سیم و زر سخت کردہ۔ و نفسہائے خود را
بہمومہا بعد ما جلت مطلعہا نور الإسلام والایمان . و إذا رأوا
بغم دنیا در خاک پنہاں کردند بعد از آن کہ نور اسلام و ایمان مطلع آنہارا روشن کردہ بود۔
بعض امور دنیاہم غیر المنتظم أخذہم الضجرُ بالکظم، ولا
و اگر بعض امور دنیائے خود را غیر منتظم بیابند چنداں بے قراری ایشان را بگیرد کہ بر آمدن نفس
ببالون دینہم ولو یهدّ أركانہ وتهدّم جدرانہ . و یکرہون أن
مشکل گردد و پروائے دین ہیچ ندارند اگرچہ کرانہ ہائے آں شکستہ شوند و دیوار ہائے آں منہدم گردند و کراہت
یظہروا علی أبدانہم شعار الإسلام، و یحبّون أن یلبسوا لباس
می کنند کہ بر بدن ہائے خود لباس اسلام ظاہر کنند و دوست می دارند کہ لباس اہل کفر
أهل الکفر و عبدة الأصنام . ترکوا فریضة الصلوة و صیام رمضان
و بت پرستان پوشند۔ فریضہ نماز و روزہ ہائے رمضان ترک کردہ اند
ولا یحضرون المساجد وإن سمعوا الأذان، بل یکرہه اکثر ذی مَحِیْلَة
و مسجد ہا نمی روند اگرچہ بانگ نماز بشنوند بلکہ اکثر متکبران کراہت میکنند کہ
أن یبرزوا للتعیید، و ماترای فیہم من سنن العید إلا
برائے نماز عید بیرون آید۔ و از سنت ہائے عید اسلام ہیچ چیزے در ایشان نہ بینی بجز
لبس الحدید . و تری اکثرہم اعتضدوا قربة الملاحدین .
نوجامہ پوشیدن و اکثرے را از ایشان بہ بینی کہ مشک ملداں بہ بازو آویختہ اند
و استقادوا السیر الکافرین . و حسبوا أن الوصلة إلی الدولة
و سیرت کافراں را رہبر خود ساختند و خیال کردند کہ وسیلہ سوائے دولت
طرق الاحتیال و الاختیال و الإباحة، و أفتاہم فکرہم بأن الفوز
طریقہ ہائے حیلہ گری و طرز ناز و نخوت و بے قیدی است و فتویٰ داد دلہائے اوشاں کہ کامیابی

فی المکائد، فیستَفْرُونَهَا ویَرْضُدُون مواضعها کالصائد. و
 در مکرہاست پس تلاش مکرہامی کنند و بھجو شکاریاں منتظر موقعہ آئی باشند۔ و مجملہ شان
 منهم قوم یستَوکِفون الأکفَّ بالوعظ والنصیحة کالعلماء. و
 قومے ہست کہ چکیدن مے خواہند دست ہا را بذریعہ وعظ و نصیحت بھجو علماء و
 یطلبون الصید بتقمُّص لباس الفقہاء، ویأمرون الناس
 در لباس فقہاء شکار مے جویند۔ و مردم را بہ نیکی
 بالبرّ و طریق الصلحاء، وینسّون أنفسہم و یحسبون هذا
 مے فرمایند و خود آں کار نمے کنند و می پندارند کہ ہمیں طریق
 الطریق من الدهاء. لا ینقّدون أمور الدین بعین المعقول.
 زیرکی است۔ سرہ نمے کنند امور دین را بچشم عقل
 ولا یمعنون النظر فی مبانی الأصول، ولا یسلکون مسلك التحقیقات
 و نظر را بدقت و امعان در مبانی اصول دین خرچ نمے کنند۔ بر راہ تحقیقات نمے روند
 و ما تجدهم إلا کالعجماء، بل ہم کالجماادات. ویظہرون الحلم
 و نمی یابی ایشان را مگر بھجو چارپایاں بلکہ بھجو شجر و حجر و علم و رفق را
 و الرفق كأنهم هُذبوا بأخلاق النبوة و الولاية، و إذا رأوا
 ظاہر می کنند گویا ایشان باخلاق نبوت و ولایت آراستہ اند۔ و چون می بینند
 أن استعطفہم لا یکدی رجعوا إلى الإغلاظ و الشکایة. یؤثّمون
 کہ از نرمی بچچ نفی و حظ نفس حاصل نشد بدگفتن و شکایت کردن رجوع می کنند۔ بگناہ
 الأبرار، و یکفّرون الأخیار، و یفسّقون الصلحاء الکبار، و یجهّلون
 نسبت می کنند نیکاں را و بکفر منسوب می کنند اہل صلاح و رشد را و نسبت بجهالت می کنند
 قومًا یکمّلون الأنظار، مع أنهم کغمیر جاهل. ما یعلمون ما
 آناں را کہ در علوم نظر شاں کامل است باوجودیکہ ایشان خود ناداناں اند و نمی دانند کہ اسلام

الإسلام، ثم يَضَعُونَ مِنَ الَّذِينَ أَوْتُوا الْعِلْمَ، وَيَحْسِبُونَ أَنَّهُمْ
 حَيْثُ بَارِزٌ مِنْ دَرَجَةِ مَعْرِفَةِ الْعِلْمِ أَيْلَ الْعِلْمِ رَاوِغَانِ مَعْنِي كُنْتُمْ كَمَا أَوْشَا
 هُمُ الْعُلَمَاءُ الْعِظَامُ. يَرُودُونَ فِي مَسَارِحِ لِمَحَاتِهِمْ. مَنِ
 خُودِ عِلْمَائِ عِظَامِ ائْتَدِ طَلَبِ مَعْنِي كُنْتُمْ دَرِ چَرَاغِهِ ائْتَارِ خُودِ كَسِي رَا كَمَا پُرْ كُنْدِ
 يَمَاءً وَفَاضَهُمْ بَعْدَ سَمَاعِ كَلِمَاتِهِمْ، وَيُضْمِرُونَ عِنْدَ مَسَائِحِ ﴿۱۹﴾
 تَوْشِ دَانِهَائِ ائِشَالِ رَا بَعْدَ شَنِيدِنِ كَلِمَاتِ ائِشَالِ وَ دَرِ دَلِ مَعْنِي دَارِنْدِ دَرِ جَاهَائِ رَفْتِنِ
 غَدَوَاتِهِمْ مَنِ يَزِيدُ عِدَدَ دُرِيهِمَاتِهِمْ. يَخَوْفُونَ النَّاسَ بِزَوَاجِرِ
 اَوَائِلِ صَاحِ خُودِ كَمَا شَخْصِي پِيدَا شُودِ كَمَا عِدَدِ دَرِيهِمْ هَائِ قَلِيلِ ائِشَالِ زِيَادَهْ كُنْدِ-مَرْدَمِ رَا بِزَجْرِهَائِ وَعِظِ خُودِ
 وَعِظِهِمْ، وَلَا يَخَافُونَ اللَّهَ بِلَفَاظَةِ لَفْظِهِمْ. يَسْرُونَ أَحْلَاطَ
 مَعْنِي تَرَسَانْدِ-وَ اَزِ خُودِ نَمِي تَرَسَنْدِ كَمَا اَزِ دِهَانِ شَالِ چِهْ مَعْنِي بَرِ آيِدِ مَرْدَمِ مَجْتَمَعِ رَا
 الزُّمَرِ بِاِنْشَادِ أَشْعَارِ، وَيُوحُونَ إِلَيْهِمْ عِنْدَ خَاتِمَةِ الْوَعِظِ
 بِجَوَانِدِنِ شَعْرَاهَا خُوشِ مَعْنِي كُنْتُمْ وَ ظَاهِرِ مَعْنِي كُنْتُمْ بَرِ ائِشَالِ وَقْتِ خْتَمِ وَعِظِ
 بِحَاجَاتِ وَأَوْطَارِ، لِيَفْرَجُوا غَمَّتَهُمْ بِدِرْهَمِ وَ دِينَارِ. وَيَدْلِفُونَ
 حَاجَاتِ خُودِ رَا تَا اَنْدُوهِ ائِشَالِ رَا بِدِرْهَمِ وَ دِينَارِ دُورِ كُنْتُمْ- وَ سَوِيْ اَمْرَاءِ
 إِلَى الْأَمْرَاءِ، وَيُظْهِرُونَ عَلَيْهِمْ أَنَّهُمْ مِنْ أَكْبَرِ الْعُلَمَاءِ، وَأَسْبَغِ
 مَعْنِي رُوندِ وَ بَرِ ائِشَالِ ظَاهِرِ مَعْنِي كُنْتُمْ كَمَا ائِشَالِ اَزِ اَكْبَرِ عِلْمَاءِ هَسْتَنْدِ وَ خُودِ
 اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ عِلْمِ الْحَدِيثِ وَالْقُرْآنِ، وَالنَّاسُ يَسْتَكْفُونَ
 ائِشَالِ رَا عِلْمِ قُرْآنِ وَ حَدِيثِ بَطُورِ كَامِلِ دَادَهْ اَسْتِ- وَ مَرْدَمِ بَرِ وَقْتِ
 بِهِمِ الْاِفْتِنَانِ بِمَكَائِدِ عَبْدَةِ الصَّلْبَانِ، ثُمَّ يَشِيرُونَ إِلَى أَنَّهُمْ
 قَنْتَهْ اَنْدَازِي پَادِرِيَانِ اَزِ ائِشَالِ مَدِ كَافِي مَعْنِي يَابَنْدِ- بَارِ سَوِيْ اَيِ اِشَارَهْ مَعْنِي كُنْتُمْ كَمَا
 مِنْ حُمَاةِ الْمَلَّةِ وَمَنْ الذِّينِ بَدَلُوا مَالَهُمْ وَهَمَّتَهُمْ فِي سَبِيلِ الدِّينِ
 اَوْ شَالِ اَزِ حَامِيَايِ مَلْتِ هَسْتَنْدِ دِرَائِي دِي مَالِ وَ هَمْتِ خُودِ صَرَفِ كَرْدِهْ

لرضا الحضرة، وما بقى لهم شغل إلا الوعظ ليؤدّوا فريضتهم
و ايشان را بچ شغلی جز ایں نمائندہ کہ مردم را
وليهدوا الناس وليرووا غلتهم، وليس من سيرتهم ليُخلفوا
ہدایت کنند و تشنگی ایشان را بنشانند و عادت ایشان نیست کہ نزد ہر کس آبروے خود
لكل أحدٍ ديباجتهم، ويرفعوا إليه حاجتهم. فالحاصل أنهم
کہنہ کنند و حاجت خود پیش او برند۔ پس حاصل کلام ایں است کہ
يقولون كذا وكذا مكرًا وحيلةً، وقد يتفق أن رئيسًا يرسم
اوشان ایں چنیں سخبا از راہ مکر و حیلہ جوئی میگویند گاہے اتفاق مے افتد کہ رئیسے برائے ایشان
لهم وظيفةً، أو يعطى لهم صلةً، لما وجد هم كالسائلين الباكين.
وظیفہ مقرر میکند چرا کہ ایشان را بچو سائل گریہ کنندگان مے یابند
فلا شك أن هذه العلماء قد انتهوا في غلوائهم، وسدروا
و بچ شک نیست کہ ایں علماء در تجاوز ہائے خود از حد تجاوز کردہ اند۔ و در پندار خود
في خيلائهم، وأصرّوا على جهلاتهم، ولوّنوا الناس بألوان
بیباک شدہ اند و اصرار کردند بر امور باطلہ خود و مردم را رنگ ہائے امور باطلہ خود
خز عيلائهم، وقد جاوز الحدّ غيهم، وأهلك الناس بغيهم.
رنگین کردند و گراہی ایشان از حد درگذشت و ظلم ایشان مردم را ہلاک کرد
إذا وعدوا أخلفوا، وإذا غضبوا أغلظوا، وإذا حدّثوا كذبوا. و
چون وعدہ می کنند وعدہ خلافی می کنند و چون شہ گین می شوند سخت می گویند و چون سخن می گویند دروغ می گویند
نشر نموذج السوء زهؤهم، وأضرّ الحقّ لهؤهم. وأقسى قلوب
و نحو ت ایشان نمونہ بد را فاش کردہ است و بازیچہ ایشان حق را ضرر رسانیدہ است و دلہائے مردم را
الناس سوء أعمالهم وقبح سيرتهم، بعدما عثروا على سريرتهم
بد اعمالی و بد خلقی اوشان سخت کردہ است پس زانکہ بر راز اندرونی شان اطلاع یاقبتند

یجترؤن علی السیئات بعزم صمیم، كأنهم لیسوا بمَرأی رقیب
 بر بدی ہا بعزم خالص جرات می کنند گویا ایشان در نظر گاہ خدائے نگہبان و دانندہ
 علیم . زَلَّتْ أَقْدَامُهُمْ، وَأُوبِقَ النَّاسَ أَقْلَامُهُمْ، وَتَغَيَّرَ حَالُهُمْ.
 نیستند بلغزیند پای ہائے ایشان و ہلاک کرد مردم را قلمہائے ایشان و حال شان متغیر گشت
 و کدر زلالہم . مَا يَأْخُذُهُمْ نَدَمٌ مَعَ كَثْرَةِ الذُّنُوبِ . وَيَرْضُدُونَ
 آب صافی شان مگر شد۔ با وجود کثرت گناہاں پشیمان نہ می شوند و با وجود نکردن تخریزی امید
 المزرعة مع عدم زرع الحبوب، لا ينتهجون مَهَجَّةَ الاهتداء
 کشت می دارند طریق ہدایت را راہ خود نمی گیرند
 وَلَا يَعْطِفُونَ عَلٰی أَحَدٍ إِلَّا بِطَرِيقِ الرِّيَاءِ . قَدْ كَانَ فِيمَا مَرَّ مِنْ
 و بر مردم شفقت نمی کنند مگر بطور ریاکاری در زمان پیشین
 الزمان أهواء كآهوائهم، ولكن ما خلا قوم من قبل في شباءة ﴿۲۱﴾
 ہوا و ہوس مثل ہوا و ہوس ایشان ہم بودہ است مگر قومے پیش زین گذشتہ کہ در تیزی ظلم
 اعتدائهم . يوقظهم اللّٰه فيتناعسون، ويجذبهم الحق فيتقاعسون .
 برابر ایشان باشد خدا او شان را بیدار می کند پس بتکلف در خواب می روند و حق ایشان را می کشد
 جمعوا التعصب بأنواع غرارة، ولا يسمعون الحق كأنهم في
 پس متاخر و پست می روند۔ تعصبہا بانواع غفلت ہا جمع کردہ اند۔ و حق را نہ می شنوند گویا ایشان در غارے
 مغارة، و لا يوجد فيهم شيء من بصيرة ولا بصارة . قد
 ہستند بیچ بصیرتے و بصارتے در ایشان یافتہ نمی شد
 هجم الشيطان عليهم مُوَارِيًا عَنْهُمْ عِيَانَهُ، فانساب في عروقهم
 شیطان بر ایشان داخل شدہ بطریقے کہ ایشان شیطان را ندیدہ اند۔ پس داخل شد در رگہائے
 و شرائینہم و أغرى عليهم أعوانه . لا يستطيعون أن يسمعوا
 ایشان و شریان ہائے ایشان و مددگاران خود را بر ایشان حرکت داد ہرگز طاقت ندارند کہ کلمہ حق را

كلمة الحق، فيشون وَثَبَ البَقُّ، ويزفرون زفرة القيط، ويُخاف
 بشوند پس ہچو پشہا می جہنم و دم می کشند ہچو دم کشیدن گرمائے سخت۔ واندیشہ پیدا
 أن يتميزوا من الغيظ. وَيُحْمَلِقُونَ إِلَى من قال قولاً يخالف
 می گردد کہ اعضائے شاہ از باہم جدا شوند و جملہ می کنند بر کسے کہ برخلاف رائے شاہ سخنے گفت
 آراء هم، ولو كان يواخي آباء هم. ترى همهم عالية للدينا
 واگر چہ او از دوستان پدران ایشاں باشد۔ در امور دنیا ہمت ایشاں عالی خواہی یافت
 الدنيا، وترى احتداداً بصرهم في الأفكار السفلية، وأما
 و در افکار سفلیہ چشم ایشاں تیز خواہی دید مگر
 في أمر حماية الدين فقد خبت نارهم، وتواری أوارهم .
 در امر حمایت دین پس آتش شاہ فرو نشستہ است و شدت گرمی شاہ پوشیدہ شدہ است۔
 يوافقون الأمراء بالمداهنة، ويقعدون قبالتهم على لحم مشوي
 ملاقات امیراں بداہنہ می کنند و در مقابل آل مردم بر گوشت بریای
 وخبز سميد للمؤاكلة، ولو كان من أهل البدعات والمعصية .
 و نان سپید برائے خوردن می نشینند اگر چہ او شاہ از اہل بدعات و معصیت باشند
 ولا يخرج من أفواههم كلمة تخالف آراء هذه الفئة.
 و از دہن شاہ چنان کلمہ نمی برآید کہ مخالف رائے این گروہ باشد
 ويخالطونهم كالماء والراح بكمال الفرحة، ويمدّون أيديهم
 و ہچو آب و شراب بادشاہ بکمال خوشی مے آمیزند و برائے مصافحہ بحالت
 فرحين للمصافحة. فالحاصل أنهم يُرضون أهل الدولة والحكومة
 خوشی دستہائے خود دراز می کنند۔ حاصل اینکہ اہل دولت و حکومت ہا را
 بلطائف الاحتيال، ويسجدون لكل من ملك أمراً و يتركون
 بلطائف حیلہ ہا راضی مے کنند و کسے را کہ در دست او چیزے باشد سجدہ می کنند و

طریق الجدال . وأما الغرباء الضعفاء فیداسون تحت أقدامهم . و طریق جدال بگذارند لیکن غریبان و کمزوران زیر پاهائے ایشان مالیدہ می شوند و یُکفرون بأقلامهم . ولا یرون کُفراً مَنْ یُجلب منه ما یقتنی . أو بقلمہائے ایشان کافر گردانیدہ می شوند و کفر آنکس نمی بینند کہ از او امید حصول چیزے باشد یا یُسْتَدْفَعُ به الأذى ، فلا یسألون من ذا؟ ویقولون یا سیدی از او امید دفع آزارے باشد۔ پس آنجانمی پرسند کہ ایں کیست۔ و میگویند کہ اے جناب أنت فُقتَ غیرک بمحامد لا تُحصی . ویستَقْرُونَ للقاءہ تو از غیر خود بحمد غیر متناہی فائق هستی و برائے ملاقات او راہا الطُرُق ، ویستفتحون الغُلُق ، ولا یبرحون مکانہ حتی یروا می جویند۔ و درہائے بستہ راکشادان می خواہند۔ و از مکان او جدا نمی شوند تا بوقتے کہ او را عیانہ ، و إذا لقوا سلّموا راکعین ، و کَلّموا خاشعین . أولئک ہم نہ بیند و چوں دیدند خم شدہ او را سلام می کنند۔ و کلام می کنند بکمال عجز و فروتنی۔ ہمیں علماء السوء ، و أولئک ہم الملعونون علی لسان خاتم النبیین . علماء بدہستند و ہمیں کسانے اند کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر ایشان لعنت کردہ است یریدون عَرَض الدنیا و لا یریدون الآخرة ، و آثروا الحیاة الدنیا می خواہند مال و متاع دنیا را و نمی خواہند آخرت را و زندگی دنیا را اختیار کردند و استیأسوا من یوم الدین .

﴿۲۳﴾

و از روز جزا نومید گردیدند۔

فالحاصل أنهم قوم یختارون کل طريقة یُرشح بها إناء . پس حاصل کلام ایں است کہ او شاں ہر طریق را اختیار می کنند کہ بدان آوندے چکانیدہ شود و یحضرّون کل أرض یخرج منها ماء ، ویصیدون الخلق ببکاء و و ہرزیمینے را می کنند تا از و آبے بیرون آید و شکاری کنند کہ خلق را بگریہ و زاری

نَحِيبٌ فِي نَادٍ رَحِيبٍ، وَيَزِيدُ صَفْرُ رَاحَتِهِمْ رُتَّةَ نِيَاحَتِهِمْ. وَ
 در مجلسِ وسیع و زیادہ می کند تہی دتی ایثاں آوازگریہ ایثاں را۔ و
 مَا كَانَ مَجْلِبَةَ الدَّمْعِ، إِلَّا الشَّخَّ الَّذِي أَذَابَهُمْ كَالشَّمْعِ. وَ
 سبب گریستن بجز حرص دنیا ہیچ نباشد کہ ایثاں را گداختہ است۔ و
 كَذَلِكَ يَنْفَدُونَ أَعْمَارَهُمْ فِي فِكْرِ هَذِهِ الْعَيْشَةِ، وَأَنْسَاهُمْ
 ہم چنیں عمرہائے خود را در فکر این معیشت بسر مے کنند و شیطان
 الشَّيْطَانِ فِكْرَ الْآخِرَةِ. أَيْنَمَا وَجَدُوا قَنْصًا نَصَبُوا شَرَكًا الْوَعظ
 فکر آخرت از دل شاں فراموش کردہ۔ ہر جا کہ شکارے یافتند دام و وعظ و نصیحت
 وَالنَّصِيحَةِ، وَيَمْشُونَ عَلَى مَسَاقٍ وَاحِدٍ أَضْمَرُوهُ فِي النِّيَةِ
 بگستردند۔ و بر یک روش مے روند کہ در دل پنہاں مے دارند و نیست
 وَلَيْسَ هُوَ إِلَّا جَمْعُ الْأَمْوَالِ وَإِشْبَاعُ الْعِيَالِ بِالْمَكْرِ وَالْخَدِيعَةِ .
 آں روشن چیزے نیست بجز جمع کردن مال و سیر گردانیدن عیال بذریعہ مکر و فریب
 وَيَسْتَقْرُونَ الْبَاكِينَ وَالْمُرْحَبِينَ فِي مَجَالِسِهِمْ لِيُنْزِلُوهُمْ مَنْزِلَ
 و تلاش مے کنند کہ گریہ کنندگان و مرجا گویندگان در مجالس شاں موجود باشند تا از ایثاں
 الْقَبَسِ وَالذُّبَالَةَ، وَإِنْ أَعْطَاهُمْ بَغِيًّا مَالًا، وَعَرَضَتْ عَلَيْهِمْ
 کار آتش و فتیلہ برآید یعنی مجلس گرم شود۔ و اگر زن فاحشہ چیزے مال داد کہ حرام بود
 حَرَامًا لَا حَالًا، فَيَتَسَلَّمُونَ وَلَا يَتَكَلَّمُونَ لِحَرَصِهِمْ عَلَى تَلْكَ
 نہ حلال بگیرند و ہیچ کلام نمی کنند بوجہ حرص کہ برآں مُردار مے دارند
 الْجَيْفَةَ. وَتَرَى أَبْنَاءَهُمْ يَقْتَصُّونَ مَدْرَجَهُمْ وَيَقْرُوْنَ مَدْرَجَهُمْ. تَشَابُهَتْ
 و بہ بنی پسران ایثاں را کہ مے جویند راہ او شاں را و میخوانند رقعہ او شاں را
 قُلُوبَهُمْ بِأَبَائِهِمُ الضَّالِّينَ، إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِ اللَّهِ
 با پدران گمراہ خود مشابہت میدارند۔ مگر اندکے از بندگان نیو کار

الصالحین . ما دانتہم تقوی القلوب ، واستعاد اللہ علومہم
 نزدیک نیاید او شاں را پرہیزگاری دلہا و باز پس گرفت خدا تعالیٰ علمہائے ایشان را
 فما بقی فی صدورہم إلا ظلمات الذنوب . ومنہم قوم لا
 پس نہ باقی ماند در سینہ ہائے ایشان مگر تاریکی گناہ ہا و از ایشان قومے ہست کہ
 یذرون الفقر ولا یستطلعون طلع مقام الولاية ، ومع ذالک
 فقر را نمی دانند و نہ از مقام ولایت آگہی دارند و با وجود این
 خالَج قلبہم انہم اهل اللہ و علی الهدایة . وترى أكثرہم
 در دل شاں پیدا شدہ است کہ او شاں اہل اللہ و ہدایت یافتہ ہستند و اکثر ایشان را خواہی دید
 یخبطون فی أسالیب الفقر والطریقة ، وما أمرہم إلا التخلیط
 کہ در راہ ہائے فقر و طریقت کج می روند و کار شاں فساد انداختن و
 و خلط البدعات بالشریعة . ولیس فی أیدیہم إلا الانتساب بسلاسل
 آمیزش بدعات در شریعت باشد و نیست در دست شاں الا نسبت قادری و نقشبندی و غیرہ
 الأسلاف ، وما هو إلا کسلاسل بعین الإنصاف . قد خطف الشیطان
 و این نسبت محض چوں زنجیر ہا است اگر چشم انصاف بگری۔ و شیطان
 نور صدورہم وأودعها الکبر والعجب والریاء ، وزین أعمالہم ﴿۲۵﴾
 نور دل ایشان ربودہ و در سینہ ہائے شاں تکبر و پندار و ریا بنہادہ و در چشم ہائے شاں
 فی أعینہم فآثروا الرعونۃ والخیلاء . یهشون لرجوع الناس
 علمہائے ایشان را زینت داد پس رعونت و خود پسندی را اختیار کردند۔ بدیں خوش می شود کہ مردم سوئے ایشان
 إلیہم ، ویتہجون بمدح الجالسين لیدیہم ، ویحبون أن یحمدوا
 رجوع می دارند و بتالیف آناں مسرت ظاہرت می کنند کہ نزد ایشان می نشینند و دوست میدارند کہ تعریف شاں
 بمالہم یفعلوا ، وأن لا یسمی ذنبہم ذنباً وإن أجرموا .
 بصفاتے کردہ شود کہ در ایشان یافتہ نمی شوند و اینکہ گناہ شاں بکناہ موسوم نشود اگرچہ ارتکاب جرے کنند

فہذا هو الذى دعاهم إلى التعامى، ومنعهم من قبول الحق
پس این ہماں سبب است کہ سوئے دانستہ کورشدن ایثاں را بخواند و از قبول حق منع کرد
وأضلّهم فى المَواضى. يُوغِلون فى مقاصد الدنيا الدنيّة.
و در صحراہا گمراہ کرد۔ در مقاصد دنیا بسیار تیزی می روند
ويسقطون عند مهمّات الدين كالمَيّت. ما ينهضون لأوامر
و در وقت مهمات دین بچو مردار می افتند در اوامر الہی
أمروا بها بنشاط الخواطر، ويقومون لنفسهم الأمارة كالكميش
بنشاط خاطرہا نہ می بریزند۔ و برائے نفس امارہ خود بصد چالاکی بر می خیزند
الشاطر يتلقّفون ما وافق هوى النفوس، ولو من أیدی
زود فرامے گیرند ہرچہ موافق ہوائے نفوس ایثاں است اگرچہ از دست
القسوس، ولا يقبلون ما كان يخالف حُکم أهوائهم، ولو
پادریاں باشد و قبول نہ می کنند آنچه مخالف خواہش ہائے ایثاں باشد اگرچہ
كان من آبائهم. لا يعلمون شيئاً من الحقيقة والمعرفة.
از پدراں ایثاں باشد۔ از حقیقت و معرفت چیزے نمی دانند
وجمعوا فى أقوالهم وأعمالهم أنواع البدعة. وأمّا
و در اقوال و اعمال خود گوناگون بدعات جمع کردہ اند مگر
عمامة الناس من المسلمين، فقد تبع أكثرهم الشياطين.
عامہ مردم از مسلماناں۔ پس اکثر شاں تابع شیطاناں شدہ اند
وترى أحداثهم وشيوخهم منهم مكين فى السيئات. و
و خواہی دید جواناں ایثاں را و پیراں ایثاں را غرق در بدیہا و
ترى بلبألهم لدنياهم وللبنين والبنات. يميلون عن
خواہی دید شدت اندوہ شاں برائے دنیاے ایثاں و برائے پسران و دختران۔ وقت خصومت

الحق عند الخصام والمراء. ويحضرون المحاكمات لغصب حقوق
از حق اعراض می کنند و در جائے حکومتها حاضر می شوند تا حقوق شرکاء
الشركاء. يريدون أن يدعوا الإخوان ويستخلصوا نفوسهم
غصب کنند۔ ارادہ میکنند کہ برادران را دفع کنند وخالص برائے خود کنند حقوق وراشت را
حقوق الإرث، ولا يذكرون يوم الجزاء لا على وجه الجد
و یاد نمی کنند یوم جزا را نہ بر وجه تحقیق
ولا العبث. ويعرهم اکتیاب واضطراب لفوت شيء
نہ بطور بازی و پیش می آید ایثاں را اندوہ و اضطراب برائے فوت شدن
من هذه الدار، ولا يتهيج أسفهم على فوت الدين كله
مقاصد دنیا و دین اگرچہ بتامہ فوت شود ہیچ اندوہ ایثاں را نمی گیرد
كالكفار. يموتون للدنیا ولا يخبوا ضجرهم ولا ينصل كمدهم
برائے دنیا می میرند و فرو نہ می نشیند بے آرامی ثاں و زائل نمی شود
ولا يجمون ليوم يغضب فيه مولاهم وصمدهم. ضل
اندوہ پنهانی ثاں و برائے آل روز اندوہ گین نمی شوند کہ در ان خداوند ثاں بر ایثاں غضبناک شود
سعيهم في الحياة الدنيا، وما بقى لهم به من حس و
کوششہائے ثاں در زندگی دنیا ضائع شد و ایثاں را بدان شعورے نماندہ و دلہائے ثاں
ماتت قلوبهم، فلا يفقون من هذه الغشية ووردوا
بمردند۔ پس ازیں غشی بہوش نمی آیند و جان ہائے خود را
أنفسهم مورد سخط الله ثم لا يتركون مسرى الفجرة .
مورد غضب الہی کردہ اند باز راہ بدکاراں نے گزارند۔
لا يسرون إلا المسرى الذى يخالف طرق الورع، ولو ندد
نمی روند مگر آل راہے کہ مخالف راہ پرہیزگاری است۔ اگرچہ ظاہر کردہ شود

بأنه من مناهى الشرع . يحسبون بُولَ إبليس مُزْنَةً. و
 که این از منہیات شرع است پیشاب ابلیس را باران خیال می کنند و
 رَوْتُ النِّعَمِ نِعْمَةٌ . بلغ الزمان إلى الانقطاع، وما انقطعت
 سرگینہائے چارپایاں را نعمت می شمارند۔ زمانہ تا بحد انقطاع رسید و آن کجی ایشان
 مَادَّةٌ زِيغُهُمُ الَّذِي دَخَلْتَهُمْ مِنَ الرِّضَاعِ . أَصْبَتُهُمُ الذَّمَامُ
 منقطع نشد کہ از ایام شیرخوارگی در ایشان داخل شد۔ بدیہائے دل ایشان ازاں وقت
 مُذْمِيطَةٌ عَنْهُمْ التَّمَائِمُ، وَاسْتَسْنَوْا زِينَةَ الدُّنْيَا وَقِيَمَتَهَا.
 برده است کہ از ایشان تعویذها دور کرده شدند و بزرگ پنداشتند زینت دنیا و بہائے آنرا
 وَحَسَبُوا جِهَامَهَا صَيِّبًا وَاسْتَغْزَرُوا دِيمَتَهَا، وَاسْتَأْنَسُوا بِجَمَالِهَا.
 و ابرے باراں او را ابر بسیار بارنده شمردند و بسیار شرمند باران او را و اُلَسْ گرفتند بجمال آن
 وَوَلَعُوا بِبِغَالِهَا وَجَمَالِهَا، وَخَدَعَهُمْ حَلَاوَةُ عَشْرَتِهَا. وَ
 و حریص شدند بخجر ہائے آن و شتر ہائے آن و فریب داداوشاں را شیرینی صحبت آن و
 تَجَمَّلُ قَشْرَتِهَا، وَطَرَاوَةُ بُسْرَتِهَا، وَتَأَلَّقُ بَشْرَتِهَا، وَمَا
 خوبی ظاہر جلد آن و تازگی آب باران تازه او و دزخیدن ظاہر صورت او و درشناختن
 أَمَعَنُوا النَّظَرَ فِي تَوَشُّمِهَا، وَمَا سَرَّحُوا الطَّرْفَ فِي مَيْسَمِهَا
 آن نظر عمیق را بکار نبردند۔ و در روئے چشم را نگذاشتند کہ تا بخوبی ملاحظہ کند
 وَهَنَّا وَأَنْفُسَهُمْ بِالزُّورِ، وَابْتَدَرُوا اسْتِلَامَ يَدِ الْمَكَّارِ الْغَرُورِ .
 و مبارکباد گفتند نفسها را بدروغ و زودی کردند برسیدن دست مکار فریبندہ را
 جَهِلُوا جِدْرَانَهَا الْمُتَهافتة برؤية شَيْدِهَا، وَخَلَبُوا بِعِمَارَاتِهَا
 دیوار ہائے آن را کہ از اندرون پاره پاره بودند باعث گنج آن نشناختند و بعمارتهائے آن فریفتند
 وَمَا تَذَكَّرُوا قِصَصَ حَصِيدِهَا . وَإِنْ إِيْمَانَهُمْ أَحَالَ صِفَاتِهِ
 شدند و قصہ ہائے ویران شدہ آن نخواندند۔ و ایمان ایشان صفات اولین خود را متغیر کردہ

الأولى، وغاب روحه وما بقى إلا الهَيُولَى . وبدعات علمائهم
و روح او غائب شد و صرف هیولا مانده۔ و بدعت ہائے عالمانِ ایٹان
غیبت صورتہ الاسلام، و اَزْتَه کَارنِبِ مع کونہ کالضُرغام۔
متغیر کردند صورت اسلام را و او را ہچو خرگوش نمودند حالانکہ او ہچو شیر بود
فترى اليوم بَرَقَہ خُلْبَاء، والدهر بے قُلْبَاء، و کُلٌّ من
پس ے بنی امروز برق او را بے باراں و زمانہ را باؤ حیلہ گر۔ و ہریک از
الأقربان يريد أن يبْلَعه، و يقصد کُلَّ عدوٍّ أن يقْلَعه .
اقربان ارادہ ے کند کہ فرو خورد آں را و ہر دشمن قصد ے کند کہ آں را از بیخ بر کند
العلوم الطبعیة تُضَرِّى به الخطوب، و کذالك الهيئة أحمى
علوم طبعیہ بر آغاند بروکار ہائے سخت را۔ و ہم چنین علم ہیئت گرم کرد
الحراب . و فى طرفٍ أقَمَرَ ليلُ البراهمة، و صالوا علينا
جنگہارا و در طرفے روشن شد شب ہندواں۔ و باعث افراط
بإفراط القوة الواهمة، و من جانبٍ نهض الفلاسفة. و
توت واہمہ برما حملہ ہا کردند۔ و از جانبے فلاسفہ برخواستند۔ و
طغوا ولا تطغى كمثلہ الرياح العاصفة. و إن هذا الإسلام
از حد درگزشتند و مثل آں طوفان باد تند نمی باشد۔ و اسلام کہ شکل او
الذى بُدِّلَتْ حِلْيَتُهُ وُقِّبِحَتْ هَيْئَتُهُ، تراه بينهم كرجل
تبدیل کردہ شدہ و ہیئت او زشت و نمودہ اند دریں مذاہب او را مثل آں شخصے خواهد دید
يداه مقطوعتان، و رجلاه تتخاذلان . يمنعہ القَزْلُ من
کہ دو دست او بریدہ باشند۔ و ہر دو پائے او در وقت رفتن ست و جنبان اند۔ عارضۂ لنگ او را
الفرار، و ليس له يدٌ ليحارب فى المِصْمَار . فما الحيلة عند
از گریختن باز می دارد و دستے نیست کہ بآں جنگ کند۔ پس کدام حیلہ است بوقت

﴿۲۹﴾

هجوم هذه الخطوب ولزوم تلك الحروب، من غير أن يرحم
 فراگرتن این حادثه با ولازم شدن این جنگ باجز اینکه خدا تعالی از آسمان
 اللّٰه من السماء، ویرى وجه الإسلام مع يده البيضاء. ومع ذلك
 رحم فرماید وچهره اسلام مع دست سفید او بنماید و با این همه
 ترون أن النُوبَ الخارجية انتابت، ومَعَارِي الإسلام قُبِحَتْ
 مے بینید کہ حادثه های بیرونی پے یکدیگر آمدہ اند و چشمہ اسلام بزین فرو رفت
 وغارَ منبعه ومياهه غاضت، وأقوتُ مجامعُ الدين وانقطعتُ
 و آب های آل کم شدند۔ رفت و خالی شد مجلس های دین و منقطع شد
 وأقضتُ مضاجعُ أهل الحق والراحة هربت. واستحالت الحال
 و درشت شد خوابگاه اہل حق و آسائش بگریخت۔ و برگشت حال
 وتواترت الأهوال، وانعقرتُ أجارڈُ العقول، وخلصتُ
 و متواتر شد خوفہا۔ و اسپہائے عقلمندان زخمی شدند۔ و خالی شد
 مرابطہا من العلماء الفحول. و بنا الممرابِعُ بفقدان الصالحين.
 طویلہ های آنہا یعنی علماء نماندند۔ و ناساز وار شد منزل ہا بوجہ فقدان صالحین
 وكثرت الأنعام وأودى مَنْ كان من الناطقين. واحتذى
 و چارپایاں بسیار شدند و ہلاک شد کسے کہ از ناطقاں بود و اسلام
 الإسلام الوجى، ودھم المسلمین الشجى. وتواترت أيام
 از سودگی نعل در پا کرد۔ و فرو گرفت مسلماناں را غم و غصہ و روزہائے نومیدی
 الخيبة والشقا والحرمان، واستوطن العقول وهادًا، وما
 و بدبختی و محرومی متواتر شدند۔ و وطن گرفتند عقل ہا زمین پست را و نہ
 بقى فى الرؤوس إلا التكبر كالشيطان. وإن الإسلام مُذْ أَنْزَلَهُ اللّٰه
 باقی ماند در سر ہا مگر تکبر چون شیطان۔ و بہ تحقیق اسلام از وقتے کہ ظہور او

على الأرض لم ير هذا الهوان، وما صار كمثل هذا اليوم الدين
 بر زمین شده ندیده است این ذلت را۔ و نشد ہیچو این روز دین ابانت کرده شد
 المهان۔ وليس في وسع المسلمين دواء هذه العلة التي جرث
 و در طاقت مسلمانان نہ دوائے این بیماری است کہ چوں قصہ
 على الألسن كالقصة، ولا مساعُ هذه الغصة۔ فمثلهم
 بر زبانها جاری است ونہ این کہ این غصہ را فرو برند و صبرکنند۔ پس مثل او شان
 كمثل غريب فقد مطيته في الأعماء، وليس عنده شيء
 مثل آل مسافر است کہ مرکب خود را در بیابانے گم کرد کہ خالی از عمارت و مردم است و نزد او
 من الغذاء والماء، وكان في ذلك فإذا فاجأه حزب
 ہیچ چیزے خوردنی و آشامیدنی نیست۔ و در ہمیں بود کہ ناگاہ گروہے از دشمنان
 من الأعداء، ومعهم سيوف وأسننة وصالوا بشدة البطش
 بدو رخ کردند۔ و بہ او شان تیغها و نیزہها بودند و بشدت سختی ہیچو باد تند
 كالهوجاء، وكان له حبيب من أهل الحكومة والفوج والدولة.
 حملہ کردند۔ و او را دوستے بود از اہل حکومت و فوج و دولت
 فبلغه خبره وما أصابه من المصيبة، فالحق والحق أقول
 پس او را خبر آل مسافر رسید کہ چنین مصیبت بر او افتاد۔ پس من راست راست می گویم
 إنه يبدر إليه لنصرته، ويبلغ مقامه مع جنده وأعوان دولته
 کہ او بزودی تمام ترسوائے او خواهد رفت و آنجا کہ او باشد مع لشکر و اعوان دولت خود
 وينجى حبيبه ويجزى كل أحد جزاء جريمته۔ فذالك
 خواهد رسید۔ پس ازاں مصیبت دوست خود را نجات خواهد داد و ہر گنہگارے و مجرمے را سزائے
 مثل الله ومثل دينه، ويعرفه العارفون۔ وإن كنت لا تعرف
 او خواهد رسانید۔ این است مثل خدا و دین او و این را عارفان می شناسند۔ و اگر تونہ می شناسی

فَفَكَّرُ فِي آيَةِ "إِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ".^۱ وَإِنْ فِي ذَلِكَ لَآيَةٌ لِّقَوْمٍ يَتَذَكَّرُونَ.

پس در آیتِ اِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ فکر کن۔ و دریں تذکرندگان را نشانے است

فَأَذْرِكُ فِائِتِكَ، وَاعْتَنِمْ سَاعَتَكَ، وَأَشْفِقُ عَلَيْكَ وَعَلَى

پس دریاب فوت شدہ خود را و غنیمتِ دالِ ساعتِ خود را و بر خود و بر خویشتان خود

عِترتک. وَلَا تَنْسَ أَيَّامَ إِقْبَالِ الْمُسْلِمِينَ، وَلَا تِيَّاسُ مِنْ

بترس و روزہائے اقبالِ اسلام را فراموش مکن۔ و از وعدہ جنابِ الہی

وَعَدِ اللَّهِ رَبِّ النَّاسِ، رَبِّ أَجْسَامِهِمْ وَرَبِّ نَفْسِهِمْ عِنْدَ كَوْنِهِمْ

نومیدمباش او پروردگارِ آدمیاں است و چنانکہ اجسامِ او شالِ رامے پروردو، ہم چنین او پروردندہ نفسہائے

كَالْعَمِينَ. أَلَا تَرَى أَنَّ الْآثَارَ قَدْ ظَهَرَتْ، وَالْآفَاتُ عَمَّتْ

ایشان است چوں کور شوند نہ می بینی کہ علاماتِ ظاہر شدہ اند و آفاتِ عام شدہ اند

وَالْقُلُوبُ فَسَدَتْ، وَصَغَائِرُ الذُّنُوبِ وَكِبَائِرُهَا كَثُرَتْ. وَ

و دلہا خراب گردیدہ و گناہاں صغیرہ و کبیرہ بحد رسیدہ۔ و

كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ لَا يَقْرُبُونَ الْفُسْقَ وَالْفُجُورَ عِلَانِيَةً، وَالْآنَ

پیش ازیں ہیچ کس ارتکابِ فسق و فجور بطورِ علانیہ نہ مے کرد۔ و اکنون

يُزْنِي أَحَدٌ وَيُرَاهُ آخَرَ وَلَا يُعَدُّونَهُ سَيِّئَةً، وَتَرَى مَجَالِسَ

یکے زنامے کند و دیگرے مے بیند و او را بدی نہ می شمردند۔ و مجالسِ ہا می بیند

تُنْعَقِدُ بِجَوَارِي زَانِيَةٍ، وَمِزَامِيرَ وَمُدَامِيَةٍ، وَلَا يَعْتَرِضُ عَلَيْهَا

کہ انعقادِ آلِ بدخترہائے زانیہ و میزامیر و میدامیہ، و لا یعتراض علیہا

أَحَدٌ مِنْ حَلْقَةٍ، بَلْ يَسْرُونَ بِرُؤْيَا تِلْكَ الْبَغَايَا، وَيَقْبَلُونَهَا

اعتراض نمی کند بلکہ بدیدن زن ہائے زانیہ خوش مے شوند و بوسہ می دهند ایشا نرا

وَيَشْرَبُونَ الْخَمْرَ بَهْنِ فِي وَسْطِ الْأَسْوَاقِ مِنْ غَيْرِ حِيَاءٍ وَخَشْيَةٍ.

و در وسط بازارہا بداں زناں بغیر شرم و خوفِ شرابِ می نوشند

إن فی ذالک لآیة لقوم یتفکرون. و إن عمارة الإسلام قد
 دریں برائے آل مردم نشان است کہ فکر می کنند۔ و بہ تحقیق عمارت اسلام
 انہدمت، و امورہ تشتت، و ریاح العداوة عصفت۔
 منہدم باشد و امور او پراگندہ گردید۔ و بادہائے تند دشمنی تیز شدند
 فکیف ینکرون ضرورة حکم ینصر الدین، و یقوی ما ضعف
 پس شما چگونه ازیں انکاری کنید کہ آمدن حکم ضروری است تا دین را مدد دہد و ہرچہ ضعیف شد
 و یقیم البراہین۔ و أنتم ترون أن کثیراً من الآفات
 آل را قوت دہد و براہین را قائم کند و مے بینید کہ بسیارے از آفتہا بر اسلام
 نزلت علی الإسلام، و ظلّمت أحاطت قلوب الأنام، و کیف
 نازل شدہ است و تاریکی عظیم بر دلہا احاطہ کردہ۔ و چگونه
 یفتی قلبکم أن اللّٰہ رأى هذه الآفات کلہا، و آنس
 دل شما فتویٰ دہد کہ خدا تعالیٰ ایں آفت ہادید و ایں ہمہ
 الضلالات و الجہلات بأسرہا، ثم لم یرحم عباده المستضعفین۔
 گرا ہی ہا و جہالت ہا را مشاہدہ کرد باز بندگان کمزور خود را بنظر رحمت ندید
 و لم یدرک حزبه الهالکین۔ و إن کنتم لا تعلمون سنن اللّٰہ
 و ہلاک شوندگان را نہ دریافت۔ و اگر شما سننہائے خدا را نہ مے دانید
 أو تریبون، فانظروا إلی سننکم التی علیہا تُدأومون۔ و
 یاشک کنید۔ پس سنت ہائے خود را بہ بنیید یعنی آل عادت کہ بر آل مداومت ہدارید۔ و
 إنکم تسقون زروعکم علی أوقاتہا، ولا یرضی أحد منکم أن
 شما زراعت ہائے خود را بروقت آل ہا آب می دہید۔ و ہیج کس از شما راضی نئے گردد کہ
 لا یستعمل آلات الحرث عند حاجاتہا، و إذا بُشر مثلاً أحدکم
 وقت ضرورت آلات کاشتکاری استعمال نکند۔ و چوں یکے را از شما خبر دادہ شود کہ

بجدارٍ من بيته يريد أن ينقص ظلَّ وجهه مصفرًا، ويقوم
 دیوار خانہ او افتادن می خواهد روئے او از غم زرد می گردد و برے خیزد
 ولا يرى بردًا ولا حرًا، ويطلب المعمار ويرمُ الجدار، شفقةً على
 و سردی و گرمی را نمی بیند و معمار را می خواند و دیوار را درست می کناند تا او را
 نفسه وعلى الأهل والبنين. فكيف يظن ظنَّ السوء بالله
 یا زوجہ او را یا پسران او را آفتی فرو نگیرد۔ پس چگونه برخدائے کریم و رحیم بدگمانی
 الکریم الرحیم، ويقول إنه لا يبالي ضعف دينه القويم. مع
 می کند و می گوید کہ او را ہیچ پروائے دین قویم اسلام نیست باوجودیکہ
 رؤية هذا الخلل العظيم. ألساء ما تحكمون، وتظلمون
 این خلل عظیم را می بیند۔ پس بلاشبہ این راه بد است کہ بدال حکم می کنید و
 ولا تقسطون. ولو يؤاخذ الله هذه الأمة بظلمهم
 ظلم می کنید و انصاف نمی کنید۔ و اگر خدا تعالی این امت را برگناہان شاں مواخذہ کردے
 لفعل بهم ما فعل قبلهم بعلماء اليهود، ولكن يؤخرهم إلى
 البتہ باایشان ہماں کار کردے کہ قبل ایشاں بعلماء یہود کردہ بود۔ مگر او ایشاں را تا
 الأجل الموعود، أجل مسمى، لعلمهم ينتهون ويتوبون إلى الله
 وقت موعود مہلت می دہد تا مگر ایشاں از کارہائے زشت خود باز آیند و سوئے
 الودود، ولعلمهم يتفكرون. ألا يرون أنهم لمولاهم
 خدا تعالی کہ محبت نیو کاران است رجوع کنند و تا شاید فکر کنند۔ آیا نمی بینید کہ ایشاں برائے خدائے خود
 ما عملوا، وليوم الدين ما استضعوا، ولينظر كل امرء
 چہ کارہا کردہ اند و برائے روز جزا چہ بضاعتی گرفتہ اند و باید کہ ہر انسانے دریں نظر کند
 أيمشى قويم الشطاطِ أو مُكبًا كالأنعام. وليتدبر أنه
 کہ او راست قدمی رود یا ہنجو چارپایاں سرنگوں۔ و تدبر کند کہ

سُرَّبَعِينَ الزَّلَالِ أَوْ بِمَلَامِحِ السَّرَابِ وَالْجَهَامِ؟ انظُرُوا كَيْفَ
بِخْشَمَهُ شَيْرِينَ خَوْشٍ شَدِيدَةٍ يَا بَرُوشَنِي هَائِي نَمَائِشِ آبِ وَ اِبْرَبِي بَارَاں بِه بِيئِيدِ كِه چگونہ
تِكَابِدُونِ الصَّعُوبَةِ لَدُنْيَاكُمْ ، فَأَنِّي كَرُبُّكُمْ كَهَذَا الْكُرْبِ لِمَوْلَاكُمْ
تَخْتِيهَا بَرَاءِي دُنْيَايَ خُودِ مِي كَشِيدِ۔ وِبَرَاءِي خُدَا آں بِيَقْرَارِي كِبَاسْتِ كِه بَهچَوَايِسِ بِيَقْرَارِي هَا بَاشَدِ
وَيَشْهَدُ كُلُّ امْرَأٍ إِنْ شَاءَ أَنَّهُ رَجُلٌ سَعَى فِي سُبُلِ نَفْسِهِ
وَ هَرِ شَخْصٍ گَوَاهِي مِي دِهَدِ كِه اَوْ چِينِ مَرْدِي اسْتِ كِه دَرِ رَاهِ هَائِي نَفْسِ خُودِ دَوِيدِه۔
وَمَا وَنَى، لِيَحْصَلَ مَا قَصَدَ مِنَ الْهَوَى، وَمَا امْطَّ عَنْهُ قَطُّ
وَ دَرْمَانْدِه نَشْدِه تَا مَگَرِ خَوَاسْتِ اَوْ حَاصِلِ شُودِ وَ گَاہِي دُورِ نَهْ شَدِ اَزِ وَتَحْتِي وَ
وَعَثَاؤُهُ وَعَنَاؤُهُ لِلدُّنْيَا وَاللَّهِ مَا عَنَا . وَبَادِرَ فِي هَيْئَةِ
مَشَقَّتِ اَوْ وَرَجُحِ اَوْ كِه بَرَاءِي دُنْيَا بُوَدِ وَ بَرَاءِي خُدَا تَعَالَى گَاہِي فَرُوتِنِي نَهْ كَرْدِ وَ بِصُورَتِ فَرُوتِنِي
الْخَاشِعِ إِلَى الْحُكَامِ، وَمَا بَادِرَ خَائِفًا كَمَثَلِهِ إِلَى الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ .
سُوئِي حَاكِمَانِ هَمِيْشِه مِي رِفْتِ وَ سُوئِي نَمَازِ وَ رُوزِه بِمِشَابِهِ آں خَوْفِ گَاہِي جَلْدِي نَكْرِدِ
وَ قَصْدِ مَجَالِسِ الْبَطْرِ وَالْمِرَاحِ وَالْفَسْقِ وَالرِّيَاءِ وَلَوْ كَابَدَ
وَ مَجَالِسِ خُودِ سَتَائِي وَ شَادَمَانِي وَ فِتْنِ وَ رِيَاءِ رَا قَصْدِ كَرْدِنْدِ اَگَرِ چَرِهْ بَرَاءِي
لَتَلِكِ الْأَسْفَارِ الصَّعُوبَةِ، وَمَا حَضَرَ فِي سَكَّتِهِ صَلَاةَ عَرُوبَةٍ .
اِيں سَفَرِهَا مَشَقَّتِ بَرْدَاشْتِ وَ دَرِ كُوچِ خُودِ بَرَاءِي نَمَازِ جَمْعِه حَاضِرِ نَشْدِه
وَإِنْ كَانَ هَذَا الرَّجُلُ مِنَ الْعُلَمَاءِ، فَيَشْهَدُ عَلَيْهِ نَفْسُهُ
وَ اَگَرِ اِيں شَخْصِ اَزِ عُلَمَاءِ بَاشَدِ۔ پَسِ نَفْسِ اَوْ بَرُو گَوَاهِي مِي دِهَدِ
أَنَّهُ أَنْفَدَ عَمْرَهُ فِي الرِّيَاءِ، وَمَا رَتَقِيَ قَطُّ فِي مَنْبَرِ الْوَعظِ
كِه اَوْ عَمْرِ خُودِ دَرِ رِيَا بَسَرِ كَرْدِه اسْتِ وَ گَاہِي بَرِ مَنْبَرِ وَعْظِ بَالَا نَهْ بَرَامْدِ
وَ النَّصِيحَةِ وَ الدَّعْوَةِ، وَ مَا مَثَلُ بِالذِّرْوَةِ، وَمَا بَكِي وَ مَا صَاحِ
وَ نَهْ بَرِ بَالَا تَرِ جَائِي اَزِ مَنْبَرِ بَايَسْتَادِ۔ وَ دَرِ وَقْتِ نَعْرِهَا نَهْ زِدِ

عند اكتظاظ الجامع بحفله، وما أرى هناك رَعْدَ
 که مسجد بجماعت خود تنگ و پُر شده بود و نه آنجا آواز ابر بے باران
 جِهَامِه و جَفْلِه، و ما برز خطیباً فی اُهبَة الأئمة، و ما
 خود نمود و برائے خطبہ خواندن بطور اماں طیار شدہ ظاہر نشد
 سَلَّمَ علی عصابة الحاضرين عند تأهب الخطبة، إلا و
 و بر جماعت حاضرین بر وقت طیاری خطبہ سلام نگفت مگر
 كان قلبه مملوءاً بأنواع الهوى، وكان يستكف أكفَّ الندى
 دل او بگوناگون خواہش ہا پُر بود و بود چکیدن مے خواست کفہائے مجلس را
 بالندی. و ما قال: الحمد لله المعطى فى بدو خطبته، إلا
 بہ بخشش و گاہے در ابتدائے خطبہ این نگفت کہ حمد خدائے را کہ عطا کنندہ است مگر
 ترغیباً فى العطاء وتشويقاً لعصبتہ. و ما قال: اللّٰهُ الَّذِی
 اینکہ در دل میداشت کہ مردم مرا چیزے دهند و گاہے در خطبہ این نگفت کہ خدا
 يقضى الحاجات ويحسب أنواع اللاواء، إلا ليحث الحاضرين
 ہماں خدا است کہ حاجت براری ہا می کند و سختی ہا را می برد و این ہمہ از بہر این باشد کہ تا مردم را
 على الإعطاء والإرواء. و ما قال إن اللّٰه يحبّ أهل السّماح
 از بہر داد و دہش ترغیب دہد و می گوید کہ خدا اہل جود و بخشش و کرم را
 والجود والكرم، ويهلك البخیلين كما أهلك عادًا وإرم.
 دوست می دارد و بخیلان را ہلاک می کند چنانچہ عاد را و ارم را کہ قوم ہود علیہ السلام
 إلا ليرغب المصلين فى الطول والإحسان، ليملاؤا
 بود ہلاک کرد و این ہمہ از بہر این باشد کہ نمازیان را رغبت عطا و احسان کند تا کیسہ او را
 كيسه بالفصّة والعقيان. وإن كان هذا الرجل من الصوفية
 بہ زر و سیم پُر کنند و اگر این شخص از ازاں گروہ صوفیہ باشد

الذین یبایعہم الناس لیثبتہم اللہ علی التوبۃ، ویکتب فی
کہ از مردم بدیں غرض بیعت می گیرند کہ تادلہائے او شان بر توبہ ثابت شوند و تا خدا تعالیٰ
قلوبہم بالإیمان ویغرس فیہا أشجار المحبۃ، ویزین التقویٰ
در دلہائے ایشان ایمان را بنویسد و در آنہا درختہائے محبت بنشانند و تقویٰ را در چشمہائے شان
فی أعینہم ویشرح صدورہم لأعمال الخیر والبرّ والصلاح
زینت دار نماید و سینہ ہائے ایشان را برائے اعمال خیر و صلاح و عفت منشرح
والعقۃ، فلا شک أن قلب هذا المرء ورزغہ الإیمانی
کند۔ پس ہیچ شک نیست کہ دل این شخص و تخم ایمانی او ملامت کند
بشہد علیہ ویلومہ، ویلعنہ بما یخالف ظاہرہ باطنہ
او را و برو لعنت کند زیرا کہ ظاہر او مخالف باطن اوست
ویقول لہ یا هذا ما هذا الشّرک الذی نصبتہ والشّرک
و بگوید اے فلاں این چہ دے است کہ بگترده و این چہ شرکے
الذی ارتکبتہ۔ ألا تعلم أنك رُجیلٌ ما حظیت مشقال
است کہ ارتکاب آن کردہ۔ آیانی دانی کہ تو مردکے ہستی کہ یکذرہ از علم فقرا
ذرة من علم الفقراء و لا من حلم الصلحاء و ما أُعطی
و حلم صالحین ترا بہرہ نیست۔ و نہ ترا
لک سرّ من أسرار الدین، و ما مسّ قلبک نورٌ من أنوار الشرع
رازے از رازہائے دین بخشیدہ اند۔ و نہ دل ترا نورے از نورہائے شرع متین
المتین، و ما شُرح صدرك و ما أثمر سدرک، و ما
مس کرد۔ و نہ سینہ تو منشرح کردند و نہ درخت کنار تو مثمر گردید و
علّمک اللہ علماً من علوم المعرفة، و ما آتاک رحمة
خدا از علوم معرفت ہیچ علمے ترا نہ بخشیدہ است۔ و ہیچ رحمے خاص

من عنده وما كنت مُجَلِّی الحَلْبَةِ، وما تحققت فيك آثارُ كامل
 از نزد خدا ترا داده نشده و تو از اسپان دوندہ این راہ اول اسپ نیستی و در تو نشانہائے کامل و مکمل
 و مکمل، وما استُجِيبَ بِكَ دعَاءُ مؤمِّل، و لست من الذين
 ثابت نشدہ و بذریعہ تو دعائے امید دارندہ قبول نشدہ۔ و تو از آنان نیستی
 اُیْدُوا من جناب الحق فی وقتٍ لا رِذَاءَ معهم ولا مُسَاعِدَہ.
 کہ در وقتے تائید حق یافتند کہ باوشاں بیچ یاری کنندہ نبود و نہ موافقت کنندہ
 ولا من الذين فَهَمُوا الناسَ أسرارَ الدين وأصوله والقواعد.
 و نہ از آنان کہ مردم را از رازہائے دین و اصول و قواعد آن خبر دادند۔
 الذين كانوا للإسلام مُمَهِّدين، وللملّة موطِّدين، ولأدلّة
 آنان کہ اسلام را پہنکانندہ بودند و ملت را استوار کنندہ و برائے دلائل
 الرسل مؤكِّدين، ولقلوب الطالبين مسدِّدين، والذين حفظوا
 پیغمبران تاکید کنندگان و برائے دلہائے طالبان تقویت دہندگان۔ آنان کہ قوم را
 الأقوام من الوسواس الشيطانية، والذين وصلوا الأرحام بالمنن
 از وسواس شیطان نگہداشتند و آنان کہ باحسانہائے روحانی خویشی ہا را
 الروحانية. ثم تسألہ نفسه أئی فضيلة توجد فيک لتعدّ
 پیوند دادند باز نفس او ازو سوال می کند کہ کدام فضیلت در تو یافتہ می شود تا ترا
 من الأئمّة، وليتبعک الناس لاستفاضة أنوار تلك الفضيلة.
 از امامان شمرده شود۔ و تا مردم برائے حصول انوار این فضیلت پیروی تو کنند
 أُعْطِيَتْ معارف لا توجد فی غیرک من العلماء والفقراء.
 آیاتو آن معارف داده شدہ کہ در غیر تو از علماء و فقراء یافتہ نہ می شود
 أو تُفاضَ علیک أسرارُ الغیب أكثرَ من غیرک من حضرة الكبرياء.
 یا بر تو فیضان اسرار غیب زیادہ تر از دیگران مے شود۔

أَوْ فِيكَ قُوَّةٌ قَدْسِيَّةٌ فَتُرَدِّعُ الْأَهْوَاءَ بِاتِّبَاعِكَ، وَمَنْ وَرِثَكَ
 يَأْتِيهِ قُوَّةٌ قَدْسِيَّةٌ أَيْ قُوَّةٌ قَدْسِيَّةٌ نَفْسٌ زَائِدَةٌ تُوْبَّاهُ تُوْبَّاهُ تُوْبَّاهُ تُوْبَّاهُ تُوْبَّاهُ
 بِبَيْعَتِهِ يَجِدُ مَتَاعًا مِنْ مَتَاعِكَ، ثُمَّ بَعْدَ هَذَا الْإِرْثِ
 بِبَيْعَتِكَ كَرْدَانِ وَارِثَتِكَ تُوْبَّاهُ تُوْبَّاهُ تُوْبَّاهُ تُوْبَّاهُ تُوْبَّاهُ
 يُعَدُّ لِلرَّحَلَةِ إِعْدَادَ السَّعْدَاءِ، وَيَرْحَمُهُ اللَّهُ مَنْ عِنْدَهُ فَيَصِيرُ
 كَوَاحِشٍ نَهْجٍ نِيكَالٍ آمَادُغِيٍّ مَيَكُنْدُ-وِ خَدَا بَرُورْحَمِ كَرْدَه اَز صَلْحَاءِ اَوْ رَا
 مِنْ الصَّالِحِينَ، فَيَدْرُغُ حُلَّالَ الْوَرَعِ، وَيَدَاوِي عِلَّةَ الْعِشَارِ
 مَعِ كَرْدَانْدِ-پَسِ پِيرَايِه هَائِ پَرِهِيْزْكَرِي مِي پُوْشْدِ-وِ بِيَارِي نَغْرِشِ وَ بِيَهوشِي رَا
 وَالصَّرْعِ، وَيَسْوِي كُلَّ أَوْدِ الْعَمَلِ وَالْإِعْتِقَادِ وَالْأَخْلَاقِ. وَ
 عِلَاجُ مِي كَنْدِ-وِ هَر كَجِي عَمَلِ وَ اِعْتِقَادِ وَ اَخْلَاقِ رَا رَاسْتِ مَعِ كَرْدَانْدِ-وِ
 يَنْجُو مِنْ سَلْسَلِ النَّفْسِ وَأَغْلَالِهَا وَيَنْزِلُ لَهُ أَمْرُ الْإِعْتِقَادِ.
 اَز سَلْسَلِ نَفْسِ وَ غَلِ هَائِ اَنْ نَجَاتِ مَعِ يَابْدِ وَ بَرَاءِ اَوْ حَكْمِ اَزَادِ كَرْدَانِ فِرُودِ مِي آيْدِ-
 وَ اِنْ كَنْتَ مَا اُعْطِيَتْ كَمَثَلِ هَذِهِ الصِّفَةِ وَنَوْعِ الْكَمَالِ. فَيَبِيْنُ
 وَ اَكْرَ اِيْنِ صِفَتِ وَ اِيْنِ كَمَالِ تَرَا نَه دَاوَه اَنْدِ پَسِ بِيَانِ كَنْ
 اَيِّ كَمَالِ اُحْفِيْ فَيَكُ اِنْ كَنْتَ صَادِقًا فِي الْمَقَالِ. اُأُعْطِيَتْ
 كِه كَدَامِ كَمَالِ دَرِ تُو پُوْشِيْدِه اِسْتِ- اَكْرَ تُو دَرِ قَوْلِ خُوْدِ صَادِقِي- اَيَا عَصَا نَهْجُو
 عَصَا كَعَصَا مُوسَى، اَوْ آيَةِ السِّدْمِ لِمَنْ عَصَى، اَوْ يَدِهِ الْبَيْضَاءِ
 عَصَا مَوْسَى تَرَا دَاوَه اَنْدِ يَا نِشَانِ خُوْنِ بَرَاءِ نَا فَرْمَانَا اَيَا دَسْتِ سَفِيْدِ اَوْ بَرَاءِ
 لِمَنْ يَرِي؟ اَوْ اُعْطِيَتْ اِعْجَازًا كَمَا عَجَازَ الْقُرْآنِ، اَوْ وَهَبَ
 اَلْ كِه بَه بِيَنْدِ- يَا تَرَا مَعْجَزَه نَهْجُو مَعْجَزَه قُرْآنِ دَاوَه شْدِ- يَا بِلَاغَتِ بِيَانِ تَرَا
 لِكِ بِلَاغَةٌ كَبَلَاغَةُ رَسُوْلِ اٰخِرِ الزَّمَانِ. فَاِنَّ الْوَلِيَّ يَأْتِي عَلٰى قَدَمِ الرَّسُوْلِ
 مَحْشِيْدِه شْدِ نَهْجُو بِلَاغَتِ بِيَانِ پَنِيْغِبِرِ اٰخِرِ الزَّمَانِ- زِيْرَا نَكِه نَبِيْ بَرِ قَدَمِ رَسُوْلِ خُوْدِمِ آيْدِ

﴿۳۸﴾

وَيُعْطَى لَهُ مِنَ الْخَوَارِقِ مَا أُعْطِيَ لِرَسُولِهِ الْمَتَّبِعِ الْمَقْبُولِ. وَ
 وَأُو رَا اِزَاں خَوَارِقِ دَادِه مے شُود كِه رَسُوْل مَتَّبِعِ رَا عِنَايَتِ شُدِه۔ وَ
 قَدْ اَتَّفَقَ اَهْلُ الْقُلُوْبِ عَلٰى اَنْ الْوَلَايَةَ ظِلٌّ لِلنَّبُوَّةِ، فَمَا كَانَ
 اَهْلُ دِلْهَآ بَرِيں مَتَّفِقِ اَنْد كِه وِلَايَتِ ظِلِّ نَبُوْتِ اسْت۔ پَسِ هَرْ چِه
 فِى الْاَصْلِ مِنْ اَنْوَاعِ كِمَالٍ يُعْطٰى لِلظِّلِّ عِلْمًا لِلظِّلِّيَّةِ. وَ
 اَصْلُ رَا اِزْ اَنْوَاعِ كِمَالِ بَاشْدِ ظِلِّ رَا نِيْزِ مِهَنْدِ تَا اَنْ نَشَانِ ظَلِيْهِ بَاشْد۔ وَ
 كَانَ مِنْ كِمَالَاتِ رَسُوْلِنَا صَلٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْجَزَةٌ حَسَنُ الْبَيَانِ
 اِزْ كِمَالَاتِ رَسُوْلِ صَلٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِيْكَ اِيں بُوْد كِه اَوْ رَا مَعْجَزَه حَسَنُ بَيَانِ دَادِه بُوْدَنْد
 كَمَا هُوَ تَجَلّٰى فِى مِرَاةِ الْقُرْآنِ، فَمِنْ شَرَايِطِ الْوَلَايَةِ الْكَامِلَةِ
 چِنَانچِه اِيں اَمْرُ اِزْ اَيِّنِه قُرْآنِ ظَاہِرِ اسْت۔ پَسِ اِزْ شَرَايِطِ وِلَايَتِ كَامِلِه اِيں اسْت
 اِعْجَازُ الْكَلَامِ، لِيَتَحَقَّقَ الظِّلِّيَّةُ بِالتَّشْبِيْهِ التَّامِّ. وَ
 كِه وِلٰى رَا اِعْجَازِ دَرِ كَلَامِ بَاشْد۔ تَا بُوْجِه تَحْقِيْقِ ظَلِيَّتِ تَشْبِهِ تَامِ حَاصِلِ گَرْدِ۔ وَ
 لَا يَخْتَلِجُ فِى قَلْبِكَ اَنْ هَذَا الْاَمْرُ يَقْدَحُ فِى مَعْجَزَةِ كِتَابِ
 دَرِ دِلِ تُو اِيں وَسُوْسَه نَه گَرْدِ كِه بَدِيں نُوْعِ كِرَامَتِ كِه بِلَاغَتِ بَيَانِ اسْتِ دَرِ مَعْجَزَه قُرْآنِ
 اللّٰهُ الْمَجِيْدِ، فَاِنَّ الظِّلَّ لَيْسَ بِشَيْءٍ بَلْ يَتَرَاءٰى بِلِبَاسِهِ الْاَصْلُ.
 قَدْ مِ وَقَعِ مِ شُوْد۔ چْرَا كِه ظِلُّ بَدَاتِ خُوْدِ چِيْزِ نَيْسْتِ وَظِلُّ دَرِ مَاهِيَّتِ خُوْدِ هَمَاں اَصْلِ اسْتِ
 وَيَتَجَلّٰى هُوِيَّةُ الْاَصْلِ فِى مِرَاةِ الظِّلِّ كَمَا لَا يَخْفٰى عَلٰى الرَّشِيْدِ.
 كِه بِصُوْرَتِ ظِلِّ ظَاہِرِ شُدِه مِثْلِ صُوْرَتِهَا كِه دَرِ اَيِّنِه مَنعَكْسِ مِ شُوْنْد۔
 وَلَوْ فَرَضَ الْقَدْحُ لِبَطْلَتِ الْمَعْجَزَاتِ كُلِّهَا بِالْكَرَامَاتِ، فَاِنَّهَا
 وَاگَرِ فَرَضِ كُنِيْمِ كِه اِزِيں قَسَمِ كِرَامَتِ قَدْ مِ دَرِ اِعْجَازِ قُرْآنِ كَرِيْمِ لَازِمِ مِ اَيِدِ۔ پَسِ اِزِيں خِيَالِ
 قَدْ شَبَّهَهَا فِى صُوْرِ ظُهُوْرِهَا عَلٰى وَجْهِ الْخُرْقِ وَكُوْنِهَا فَوْقِ الْعَادَاتِ.
 هَمِه مَعْجَزَاتِ كِرَامَاتِ اَوْلِيَا بَاطِلِ مِ گَرْدَنْدِ زِيْرَا نَكِه اَلْ هَمِه كِرَامَاتِ دَرِ بُوْدَنْ اَنْهَا خَارِقِ عَادَتِ مِثْلِه بَه مَعْجَزَاتِ اِفْتَادِه اَنْد

﴿۳۹﴾

فلا شك أن هذا الوهم باطل بالبداهة ومن قبيل الأغلوطات.
پس هیچ شک نیست که این وهم به بداهت باطل است و از قبیل مغالطها است۔
ولا يزعم كمثل هذا إلا الغبيّ الذي ذهب عقله بسيل
و هیچ کس چنین زعمی نہ کند مگر آنکہ سیل تعصبات عقل او برده باشد
التعصّبات. و ليس عندنا جوابٌ قريحة جامدة، و فطنة
و نزدما جواب طبیعت بسته و زیرکی فرو نشسته نیست
خامدة، و لا حاجةٌ إلى ردّ هذه الخرافات. و لو كان
و حاجت ردّ این خرافات نیست۔ و اگر این
لهذا الاعتراض مورد من موارد الصواب، فكان من الواجب
اعتراض را موردی متحقق از موارد صواب بودے۔ پس بر رسول
أن يمنع رسول الله صلى الله عليه وسلم صحابته من تكلمهم
صلی اللہ علیہ وسلم واجب شدے کہ صحابہ خود را گفتگوئے شان
ببلاغة البيان وفصاحة التبيان سداً للباب، ولكن الرسول
ببلاغت بیان و فصاحت تقریر برائے سدباب منع فرمودے۔ مگر رسول خدا
صلى الله عليه وسلم ما منعهم وما أشار إلى أن ينتهوا من
صلی اللہ علیہ وسلم ایشان را منع نکرد و نہ بدین اشارت فرمود و این ظاہر نہ کرد
هذه العادة، و ما ندّد بأنه من مناهى الشرع لما فيه راحة
کہ این عادت از منہیات شرع است چرا کہ درین بوءے از شرکت
من الشركة، بل حث عليه في مواضع فما استقالوا منه
یافتہ می شود۔ بلکہ در چند مقام بریں رغبت داد پس صحابہ ازین خدمت در گذاشتن
ليتأدّبوا مع كلام حضرة العزّة، بل تصدّوا للنظم والنشر
نخواستند و این معذرت پیش نہ کردند کہ طریق بلاغت و فصاحت دور از ادب کلام ربّ مجید است بلکہ

و کثر شغلهم فی هذه المهجّة، ولهم أشعار وقصائد و
برائے نظم و نثر پیش آمدند و دریں راه تشغل ایشان بسیار شد و مرایشان را شعرها و قصیدہ ہا و
عبارات ساقوہا علی نہج البلاغۃ، و ذوّنت فی الکتب المشہورۃ.
عبارات اندکہ بر طرز بلاغت آل ہا را راندہ اند۔ و در کتب مشہورہ نوشتہ شدند
و من المعلوم أنه كان طائفة من الشعراء الماهرين والفصحاء
و معلوم است کہ طائفہ از شعراء و تقریر کنندگان در حضرت نبوت
المتکلمین موجودین فی حضرة النبوة. ثم اعلم أن كلام الأولياء
موجود بودند۔ باز بدان کہ کلام اولیاء
ظل لكلام الأنبياء كأشكال منعكسة ومرايا متقابلة، وهما
برائے کلام انبیاء بچھو سایہ است مثل اشکال منعکسہ و آئینہ ہائے باہم مقابل۔ و ہر دو
یخرجان من عين واحدة، و ما هو ثابت للأصل ثابت للظلّ
از یک چشمہ بیرون آید۔ و ہرچہ برائے اصل ثابت است برائے ظل نیز ثابت
من غیر تفرقة، ولا يُعرف کلام الولاية إلا بمشابهته
است و تفرقہ جائز نیست و کلام ولایت شناختہ نمی شود مگر چوں بکلام نبوت
بکلام النبوة، فی کل صفة و ہیئۃ. و کفاک هذا إن كان لك
در ہیئت و صفت مشابہت داشتہ باشد و ترا این قدر کافی است اگر ترا
حظّ من معرفة. ثم نرجع إلى أول الكلام، فاعلم أن
بہرہ از معرفت باشد باز ما سوائے کلام اول رجوع می کنیم پس بدان کہ
الزمان قد تغیر بالتغیر التام، و کثرت المعاصاة، و قلت
زمانہ تغیر تام پذیرفتہ۔ و گناہاں بسیار شدند۔ و غمخواری
المواسات، و ازدوری أهل القلوب مع حلول الأحوال
کم کردید۔ و اہل دل تحقیر کردہ شدند باوجود فرود آمدن ترس ہا

و مساوره الأعداء و حمل الأثقال. لا يرضى العدو
و جستن دشمنان و برداشتن بارها- دشمن راضی نمی گردد
إلا بسكرة مصرعهم، وإعدام أثر مطلقهم، وجعل اللحد
مگر به سختی جائے آگندن او شاں و بدور کردن نشان طلوع ایشان- و گردانیدن شگاف قبر
مؤودعهم، ويريد الحاسدون أن يطمسوا معالمهم. و
جائے سپردن ایشان حاسدان می خواهند که جائے بلند ایشان را ناپدید کنند و
يُمِرُّوا مَطْعَمَهُمْ. طالت ألسن كل سفيه ورعاع، وغلب
طعام ایشان را تلخ گردانند- زبان های هر یک سفلہ مردم ناکس دراز شد و هر کبوتر
كل مسود على مطاع. وعقوق الأبناء أنقض ظهر الآباء.
برمهرت غالب شد- و نافرمانی پسران کمر شکست پدران را
وولد دواؤهم أنواع الداء. وتعود أكثر الناس مواصلة اللهو.
و دواء ایشان گوناگون بیماری ها پیدا کرد و عادت گرفتند اکثر مردم پیوستگی بازی کردن را
وعودهم عجبهم مداومة الزهو، وعكس الآمال تعليم
و عادت گردانید ایشان را عجب ایشان بیستگی کبر و ناز و واژگون نمود امیدها را تعلیم صبیان
الصبيان، وصار حصاد الأخلاق والإيمان، وغير الهيئة هيئة
و وردکنده شد اخلاق و ایمان را و علم بیست بیت نوجوانان را
الأحداث، وأحاط الطبعية طبيعتهم فملكوا طرق
متغیر کرده است و علم طبعی طبیعت شان را تبدیل کرد- پس همچو وارثان مالک
الإلحاد كالميراث، ونسوا الله وقدره، واتخذوا الأسباب
طریق های الحاد شدند و فراموش کردن خدا را و تقدیر او را و اسباب را خدای خود
إلهًا وحسبوها كالعوث، ويسخرون من الذين آمنوا
گرفتند و فریاد رس خود دانستند- و بر مومنان استهزاء می کنند

و يحسبونهم جاهلين ناقصين كالإناث، ودخلوا في بطن
و ایشاں را ہچو زنان احمق و ناقص می دانند و در شکم فلاسفہ
الفلاسفہ کدخل الأموات فی الأجداث . ولم یبق لقوم
چناں داخل شدن کہ مردہ ہا در قبرہا داخل می شوند۔ و باقی نمائد ہچ قومے را
شرح الصدر للإيمان لِمَاهِبِّ رِيحِ الْفَسْقِ وَقَسَى الْقُلُوبِ
شرح صدر برائے ایمان چہر کہ باد فسق وزیدہ است و دل ہا سخت شدند
بهذا الطوفان، إلا قليل من عباد الرحمن . وكل ما كان من
باعث ایں طوفان مگر اندک مردم از بندگانِ خدا تعالیٰ و ہر قدر کہ
أخلاق فاضلة و شمائل محمودة مرضية، فقد ركذت في
اخلاق فاضلہ بودند۔ و سیرتہائے بہتر و پسندیدہ بودند پس ہوائے آل دریں
هذا العصر ريحها، وخبث مصابيحها، وقلل التقوى
زمانہ بایستاد و چراغہائے آل مردند و کم شد تقویٰ
والتوكل على الله القدير، وأفرط الناس في استقراء
و توکل بر خدائے قادر و مردم در تلاش
الحيل وتجسس التدابير . لا يؤمنون باقتدار الله و
حیلہ ہا و تجسس تدبیر ہا از حد درگذشتند۔ و ایمان نئے دارند بریں کہ خدا قادر است
يوم الأثام، ولو كانوا مؤمنين لما اجترؤوا على الاجترام.
و مجرمان را سزا خواہد داد۔ و اگر اہل ایمان بودندے برگناہ کردن جرأت نکردندے
ما بقي خوف الله في قلوبهم، فلأجل ذلك طغى سيل ذنوبهم
خوف خدا در دل ایشاں باقی نماندہ است پس از ہمیں سبب سیلاب گناہانِ شاں از حد درگذشت
وعصفت بهم هوجاء عصيانهم، وصارت عيشتهم كلها
و تندباد نافرمانی شاں سخت وزید و تمام زندگی ایشاں برائے

لنفسهم وشیطانهم. أَسْلَمَتْهُمْ دِيَاهِمَ لِلْكَرْبِ، وَأَقَاهِمَ
نَفْسَ إِيشَانَ و شیطان گردید۔ سپرد او شاں را دنیائے او شاں باندوہ ہا۔ و انداختن
طلبہا فی نارِ النَّوْبِ، يتعلمون لها كثيرا من العلوم
ایشان را جستن دنیا در آتش مصیبت ہا می آموزند برائے دنیائے خود بسیارے از علوم
النُّخْبِ، كَمَثَلِ الْهَيْئَةِ وَالطَّبِيعَةِ وَفَنُونِ الْأَدَبِ، فَإِنَّ
برگزیدہ ہچو علم طبعی و ہیئت و فنون ادب۔ پس اگر
لَمْ يُرْفَعُوا عِنْدَ الْامْتِحَانِ وَأَقْعِدُوا فِي الصَّبَبِ، فَكَادُوا
پاس نشدند در وقت امتحان و نشانیدہ شدند در نشیب یعنی قیل شدند۔ پس قریب است
يُهْلِكُونَ أَنْفُسَهُمْ وَتَصْعَدُ زَفْرَتُهُمْ كَالسَّحَبِ، وَإِنْ فَازُوا
کہ خودکشی کنند و نالہ و آہ شاں ہچو ابر بلند تر گردد۔ و اگر در امتحان پاس
بِمَرَامِهِمْ فَيَتَمَرَّمُونَ عِنْدَ نَجْحِ الْإِرْبِ، وَ يَرُونَ قُرَّةَ
شوند پس از نشاط می جنبند بوقت بر آمدن حاجت و می بید خنکی
عَيْنِهِمْ فِي الْمَالِ وَ سَكِينَتِهِمْ فِي النَّشَبِ، هَذِهِ هَمْمُهُمْ
چشم شاں در مال و آرام شاں در متاع۔ این نمونہ ہمت ہائے ایشان است
فِي مَنَاجِعِ الْهَوَى وَ مَرْمَى الطَّلَبِ. يَقْرَأُونَ الْكُتُبَ بِشَقِّ
در جستن خواہشہائے نفس و اندازہ طلب از بہر آں۔ می خوانند کتاب را بمشقت
الْأَنْفَسِ وَالْوَجْعِ وَ التَّعَبِ، وَيَبْتَغُونَ مُدَّ كَرِينِ مَفْكَرِينَ
نفس ہا و بسودن و ماندہ شدن و شب می گذرانند در یاد گرفتن سبق و در فکر
فِي مَا أَدْرَسُوا وَ يَسْبِقُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الْخَبَبِ، وَيُنْضُونَ
معانی آں و در دویدن بعض بر بعض سبقت می کنند۔ و لاغر می کنند
فِيهِ رَكَابَ طَلِبِهِمْ حَتَّى يُخَافَ عَلَيْهِمْ دَوَاعِيَ الْعَطَبِ.
دریں کارشتران طلب خود را تا آنکہ خوف آں اسباب و امراض پیدا می شود کہ ازاں ہلاک شوند

ویرید کلّ احد منهم أن يكون حَظِيًّا ومالِك الفِضَّةِ و
 و اراده می کند هر یک از ایشان که صاحب قدر و دولت اقبال و مرتبت و مالک زر و سیم باشند
 الذهب، فیسعی له بجهد النفس فی ليله و نهاره و
 پس می دود برائے آل در شب و روز و
 یذیب جسمه فی مطالعة الكتب، و تری کثیراً منهم
 می گذارد جسم خود را در مطالعه کتابها۔ و بیارے را از ایشان خواهی دید
 أسلهم شدّة جهدهم أو أخذهم الصرع بهذا السب.
 که سخت محنت شان او شان را مسلول کرد یا مصروع شدند
 و ذهب الحياة فی هوی الذهب، و ماتوا و غابت أشباحهم
 و زندگی در حرص زر برباد رفت و مردند و کالبدهای شان چون
 كالجَبب، و انسدت الحیل ثم نزل الأجل فخلّس أرواحهم
 حباب با ناپدید شدند۔ و بسته شدند حیلها با زفرود آمد موت پس ربود جان های ایشان را
 بيد الحرب، فهذه مآل الدنيا و مآل شدّة الجهد لها
 بدست غارتگری۔ پس این انجام دنیاست و انجام کوششها از بهر آن است و
 و نموذج شعبة من الشعب. یا حسرة علی الذین اغتروا
 نمونه شایسته است از شاخه های آن۔ اے حسرت بر آنها که بر شیرینی
 بحلاوتها و نضارتها و نسوا مرارة المنقلب، و إذا قیل لهم
 و تازگی دنیا فریفته شدند و تلخی بازگشت را فراموش کردند۔ و چون ایشان را گفته شود
 اتقوا الله و لا تنسوا حظکم من العقبی، قالوا ما العقبی
 که از خدا بترسید و بهره خود را از روز جزا فراموش نکنید میگویند که روز جزا چیست
 إن هی إلا قصص نحتتها أهل العجم و العرب. و أفرط
 این همه قصهها هستند که اهل عجم و عرب آنها را از خود تراشیده اند۔ و اکثر

كثير منهم فى الطباع الذميمة، وفسدت نفوسهم ورعنّت
 نفسها در سرشت کوهپیده از حد درگذشته اند و فاسد شدند نفسهای شان و خالی شد
 رؤوسهم ومالوا إلى الخسة و الدناءة والبخل و الشح و
 از ماده عقل سرباهای شان و سوائے کینگی و فرومایگی و بخل و حرص و
 الكبر و الفسوق و المعصية، و رذائل أخرى من الرياء
 کبر و بدکاری و نافرمانی و رذائل دیگر مثل ریا و
 والشحناء والغيبة و النمیمة. و لا ترى نفساً ولى وجهها
 بغض و گله و غمازی میل کردند و نخواهی دید نفسی را که سوائے
 شَطْرَ الحضرة، إلا قليل من الأتقياء الذين هم كالنادر
 حضرت عزت رو کرده باشد مگر اندک ازاں پرهیزگاران که ایشان بمقابله این مردم کثیر
 المعدوم فى هذه الطوائف الكثيرة المستكثرة. و ترى أوفاً من
 نیچو نادر و معدوم اند و خواهی دید هزار در هزار
 الأحداث و الشبان، الذين تعلموا العلوم الجديدة و
 نو عمران و جوانان را آناں که علوم جدیده و فنون
 فنون أهل الصلابة، ما انقاد قلوبهم لرب العالمين
 رواج داده عیسائیان را آموخته اند و لهائے ایشان فرمان بردار خداوند عالمیان نمانده اند
 و ظلموا أنفسهم بإنكار خالق السماء والأرضين. وما
 و به انکار ذات پیدا کننده زمین و آسمان بر نفسهای خود ظلم کردند و
 تقيّدوا بقيود الشرع و شعار الإسلام، و خلعوا خلعاً
 بقیدهای شرع و شعار اسلام مقید نمانند و خلعت فاخره ملت اسلام
 الملة و صاروا كالأنعام. و ما بقى اعتقادهم فى الله
 را از برکشیدن و چوں چارپایان شدند و اعتقاد او شان در خدا تعالی

كما هو في الملة الإسلامية، بل خرجوا من حكم الله
 بهجو عقائد اسلام نماد بلکه از حکم باری تعالی بیرون شدند
 ودخلوا تحت حكم الفلاسفة، وسلموا نواصيهم إلى
 و تحت حکم فلاسفہ در آمدند۔ و پیشانیہائے خود را در
 ایدی الملاحدة العربیین، و أعرضوا عن الحكمة الیمنیة
 دستہائے لحدان مغربی سپردند۔ و از حکمتِ یمانی یعنی حقائق قرآنی و
 و عرفان العربیین۔ فجرّهم الملاحدة حیثما شاؤوا، و بعدوا
 معرفت مومنان اہل عرب اعراض کردند۔ پس لحدان او شاں راکشیدند بہر جا خواستند و از
 من رُحِمَ اللّٰه و بغضب من اللّٰه باؤوا۔ و أشاطہم
 رحم خدا تعالی دور افتادند و زیر غضب خدا تعالی آمدند و بکشتن پیش آوردند
 شیاطینہم، و مزقہم سراحینہم، و أضلتہم طواغیتہم
 ایشان را شیطانہائے ایشان۔ و پارہ پارہ کرد ایشان را اگر گہائے ایشان و گمراہ کرد ایشان را طاغوتہائے ایشان
 و شنّت علیہم الغارة و نزعّت منہم یواقیتہم، و قاموا
 و از ہر طرف برائے غارت بر ایشان افتادند۔ و یاقوتہائے ایمان ایشان ربودند۔ و سوئے
 إلى شنّ ایمانہم فأهراقوا ماءہا، و ما ترکوا فیہا إلا أهواءہا۔
 مشک ایمان ایشان برخواستند۔ پس ہمہ آب آں ریختند و بیچ چیز در آں بجز ہوائے نفس امارہ آں نگذاشتند
 فبعث اللّٰه فیہم مصلحاً منہم لیردّ الیہم أموالہم
 پس خدا تعالی در ایشان ہم از ایشان مصلح مبعوث فرمود تا مال ہائے ایمان ایشان سوئے ایشان رد کند
 و یفیض المال و یؤمنہم من أهوالہم، فإن المخالفین
 و آں مال ایمانی را بکثرت در ایشان پیدا کند و از خوفہا در امن آرد۔ چرا کہ مخالفان قومے ہستند
 قوم لم یكونوا منفکین من غیر حجّة بالغة، و ضربة
 کہ بغیر حجت بالغہ و ضرب شکنندہ سر از شر خود باز آئند نہ بودند

دامغة، بما بلغوا في نشأتهم الظلمانية إلى هويّة إبليسية، واحتاجوا
چرا کہ او شاں در پرورش ظلمانی خود تا بماہیت ابلیسیہ رسیدہ بودند و محتاج شدند
إلى عصا ثامغة. وإنهم تبعوا الفلاسفة في جميع ما رقمه
سوئے عصائے شکندہ چہرا کہ ایشان در جمیع آل امور پیروی فلاسفہ کردند کہ سرانگشت فلاسفہ آل را
بنانہم، ونطق به لسانہم، ودخلوا بطونہم، واستيقنوا ظنونہم.
نوشت و زبان آناں ہاں گویا شد و در شکم ہائے ایشان داخل شدند۔ و گمانہائے ایشان را یقین
واستحسنوا شؤونہم، واستبدلوا الزقومَ بالتی ہی لُھنۃ الجنۃ و
پنداشتند و کارہائے ایشان را نیکو شمردند۔ و زقوم را بعوض آل طعام گرفتند کہ قبل از طعام بہشت
أخذوا الخزف و أضعوا و شاح دُرهم الیتیمۃ الفریدة.
بطور نمونہ دادہ شد و سفال را گرفتند و حمیل در ہائے یگانہ ضائع کردند
وقالوا: ما انحلت عُقدنا وما انكشف غطاؤنا إلا بكتب
و گفتند کہ عقدہ ہائے ما حل نشدند و پردہ ہائے ما منکشف شدہ مگر بکتاہائے
الفلسفة، وإن ہی إلا حیل کاذبۃ، و کلمات مخلوطۃ بالمکر
فلسفہ و این ہمہ حیلہ ہائے دروغ و کلمات آمیختہ بہ مکر
والفریۃ، بل ما حصلت لبانۃ نفوسہم الأمارۃ إلا فی طرق
و افترا ہستند بلکہ حقیقت این است کہ حاجت نفس امارۃ شاں بجز این امر
الإباحتۃ والخروج من الربقۃ الملیۃ. ولا یعلمون أن
حاصل نمی شد کہ از ربقہ ملت و مذہب بیروں آیند۔ و نمی دانند کہ
شرائع الأنبیاء قد هدت إلى حضرة غفل عنها عقول الحكماء.
شریعتہائے انبیاء سوئے آل درگاہ ہدایت کردہ اند کہ ازاں عقول حکما غافل اند
وأوضحت أسراراً لم یزل الفلاسفة فی ظلماتٍ منها لا یعلمون
و واضح کردند آل رازہا را کہ ہمیشہ بودند فلاسفہ در تاریکی ہا ازاں نمی دانستند

طرق الہتداء . والسرّ فیہ أن الأنبیاء یلقّون العلوم من اللّٰہ
 راہ ہدایت را و دریں راز حقیقت این است کہ انبیاء علیہم السلام از خدائے علیم و حکیم
 العلیم الحکیم، واللّٰہ لا یغفل عن النهج القویم، بل یجمع فی
 علم می یابند و خداتعالیٰ از راہ ہدایت غافل نمی شود و جمع می کنند در
 بیانہ علومًا صحیحہ و دلایل مبصرہ تُوصل إلى الصراط المستقیم
 بیان خود علوم صحیحہ و دلایل روشن را کہ تا صراط مستقیم مے رساند
 لِمَا لَا یجوز علیہ الذہول . و ہونور کامل تَنْزَہَةً شَأْنُهُ عَنِ
 چرا کہ برو غفلت جائز نیست و او نور کامل است و شان او از
 ظلمة الرأی السقیم . و أما العبد فلا بدّ له أن یغفل عن شیء
 ظلمت رائے بیمار پاک است۔ مگر بندہ پس برائے او ضرور است کہ اگر چیزے را نگہدارد
 دون شیء ، و یذہل عن أمر عند أخذ أمر آخر، و لیس فی یدہ
 از چیزے دیگر غفلت کند و اگر امرے را بگیرد امر دیگر از او فراموش ماند۔ چرا کہ در دست او
 قانون عاصم من الذہول والخطأ . و أما صناعة المنطق
 قانونے نیست کہ از نسیان و خطا محفوظ تواند داشت۔ مگر صناعت منطق
 فمتاع سَقَطٌ، و لیست بعاصمة قَطٌّ من هذه الہوجاء . و
 پس این متاع ہیچ و ردی است و ہرگز ازیں باد تند محفوظ نتواند داشت۔ و
 قد ضلّت الحکماء الفلاسفة مع اتخاذهم هذه الصناعة
 حکما باوجودیکہ صناعت منطق را امام خود گرفتند باز گمراہ شدند۔
 إمامًا، و کثرت فی آرائهم الاختلافات والتناقضات والشبهات، فما
 و در رائے ہائے ایشان بکثرت اختلافات و تناقضات پدید آمد
 استطاعوا أن یقطعوا بہا خصامًا، فلذالک تجد الفلاسفة
 پس نتوانستند کہ بمنطق قطع آں پیکار کنند۔ و از ہمیں سبب فلاسفہ را می بینی

يُخالف بعضهم بعضاً في الآراء، وكلُّ أحدٍ منهم يدعى كمال
 که در رائے ہائے خود بیکدیگر اختلاف می دارند و ہر یک از ایشان دعویٰ کمال فرزانگی
 الدهاء، وهذا هو الأمر الذي يتمييز به النبي ومَن
 میکند و این ہماں امر است کہ بدو متمیز می شود پیغمبر و ہر کہ
 تبعه عن الفلسفي، فإياك أن تغفل عنها وتبعد من
 تابع او باشد از فلسفی پس خود را ازین نگہ دار کہ ازین امر غافل شوی و از
 حضرة العليم العليّ و قد عثرت على أن هذا الزمان
 حضرت علیم و علی دورگردی۔ و تو بریں مطلع شدہ کہ این زمانہ
 زمانُ الفتن والإلحاد والبدعات، ومُلئت الأرض ظلمًا و
 زمانہ فتنہ ہا و کجروی و بدعت ہاست۔ و زمین از جور و ظلم پُر شدہ
 جورًا و قَلَّ عدد الصالحين والصالحات، ومن أعظم المصائب
 است و مردان و زنان نیک کم شدہ اند۔ و از بزرگ تر مصیبت ہا
 على الإسلام أن الذرية الجديدة الذين ورثوا شیوخهم المسلمين
 بر اسلام این است کہ ذریت جدیدہ کہ بدال پیران خود را وارث شدہ اند
 بجهلون أهل الإسلام بأجمعهم ويقولون إن الفلاسفة من الصادقين.
 نسبت بہ جہل میکنند تمام مسلمانان را و میگویند کہ فلسفیان بر راستی ہستند۔
 وقالوا إنهم فازوا بدرجة التحقيق، وشربوا مستوفين
 وگفتند کہ فلاسفہ بہ درجہ تحقیق رسیدہ اند۔ و ازین
 من هذا الرحيق، وأما الأنبياء فأصابوا بعضًا وأخطأوا بعضًا
 شراب خالص سیراب شدہ اند۔ و نعوذ باللہ کلام انبیاء علیہم السلام بہ صحیح و غلط
 و کلامہم مخلوط بسدید و غیر بسدید۔ و کاناو فی الأمور الحکمیة کغبیّ و
 مخلوط شدہ و در امور حکمیہ ہجو غبی و

بلید . فانظروا إلى أيّ حدّ بلغ أمرُ توهين الإسلام . و
 بلید بودہ اند پس بہ بے بیید کہ تا کد ام حد امر توہین اسلام رسیدہ است و
 إنّ هذا لهو البلاء المبین ومن الدواہی العظام . ویقتضی
 این بلا ظاہر و از مشکلات بزرگ است۔ و این مقام
 هذا الموطن أن ینزل نورٌ من السماء ، كما خرجت ظلمات مخوفّة
 مے خواہد کہ نورے از آسمان نازل شود۔ بچنانکہ تاریکی ہائے ترسانندہ
 من أرض قلوب العمیان والجهلاء ، لیوفی اللہ الموطن حقّہ و
 از زمین دلہائے کورں و جاہلاں بیرون آمدہ تاکہ خدا تعالیٰ این حالت موجودہ راحق او
 یدرک الذین کانوا علی شفا التباب ، وهذا من سنن اللہ كما لا
 کمال و تمام دہد و تدارک کسانے فرماید کہ برکنار ہلاکت افتادہ اند۔ و این از سننہائے خدا تعالیٰ
 یخفی علیّ أولی الألباب . ولا شک أن هذه السموم قد بلغت إلى
 است چنانچہ برداشتمنداں پوشیدہ نیست۔ و بچ شک نیست کہ این زہرہا بحدے رسیدہ اند
 حدّ أحسنّ بها قلوب النسوان والصبيان ، فضلاً عن عقول
 کہ دلہائے زنان و کودکان نیز آنہا را محسوس کردہ اند۔ قطع نظر از
 أهل البصيرة و العرفان ، و ما كان أمرها هيئاً بل لا يوجد
 اہل عقل و معرفت و کار این زہرہا آسان نیست بلکہ نظیر آں
 نظيرها من بدو الخلق إلى هذا الأوان ، وأهلك
 در بچ زمانہ یافتہ نشدہ۔ و ہلاک کرد زیادہ تر از آنچه
 أكثر مما أهلك سموم سابق الزمان . وما بقى خوف الله في زاوية
 ہلاک کرد زہر ہائے زمانہ سابق۔ و در کرانہ از کرانہ ہائے دل ہا خوف خدا تعالیٰ
 من زوايا القلوب ، ووسعها حبّ الدنيا وشغفها كالمحوب . فخلق في
 باقی نماند۔ و در گرفت تمام تمام صحن دلہا محبت دنیا و اندرون را شگاف کردہ داخل شدہ۔ پس

السَّمَاءِ بِحِذَائِهِ مَا حَدَّثَتْ فِي خَوَاطِرِ النَّاسِ، لِيَكُونَ الْأَمْرُ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ
 در آسمان آن امر پیدا کرده شد کہ در دلہائے مردم پیدا شدہ بود تاکہ ہمہ امر خدا را شود
 وَيَقْطَعُ مَا نَسَجَهُ أَيْدِي الْخَنَّاسِ. فَإِنَّ الْغَيْرَةَ الْإِلَهِيَّةَ لَا
 و ہر چہ خناس بافتہ است آنرا قطع کردہ شود چرا کہ غیرت الہی
 تُعْطَى الضَّلَالَاتِ عَمْرًا طَوِيلًا، وَتَنْزِلُ مِنْهُ حَرْبَةُ الصَّدَقِ وَيَقْتُلُ
 گمراہی را عمر طویل نہ می بخشد۔ و نازل مے شود ازو حربہ صدق پس قتل میکند
 مَا دَجَلَ الْحَقُّ حِجَّةً وَدَلِيلًا. وَلَا تَحْسِبَنَّ اللَّهُ مُخْلِفًا وَعِدِهِ رَسُولُهُ
 آنرا کہ پوشید حق را لیکن نہ قتل جسم بلکہ از روئے اتمام حجت۔ و گمان مکن کہ خدا تعالی تخلف وعدہ خود
 أَوْ مُنْسِي سُنِّيهِ وَسَبِيلِهِ، فَإِنَّهُ جَوَادٌ كَرِيمٌ، يَرْحَمُ عِبَادَهُ عِنْدَ الْمَصَائِبِ
 کند یا سنہا و راہ ہائے خود را فراموش کند۔ چرا کہ صاحب جو دو کریم است بروقت مصیبت بر بندگان خود رحم
 وَيُنْزِلُ رُحْمَهُ عِنْدَ انْتِيَابِ النُّوَابِ، وَكَذَلِكَ جَرَتْ عَادَتُهُ ﴿۵۱﴾
 می فرماید و چون مصیبت ہاپے در پے بیان رحم او نازل میشود وہم چنین از ابتدائے پیدائش ہمیں
 مِنْ بَدْوِ الْخَلْقَةِ، وَقَدْ تَوَعَّدَ عَلَيَّ انْكَارَ هَذِهِ الْعَادَةِ. فَتَحَسَّسُوا
 عادت او جاری مانده است۔ و بر انکار این عادت وعید فرمودہ است۔ پس خبر پرسید
 مِنْ مَجْدِدِ آيِنِ هُوَ عِنْدَ هَذِهِ الْفِتَنِ وَهَذَا الزَّمَانِ؟ وَقَدْ
 از آگاہاں کہ بوجود این فتنہ ہا و این زمانہ مجدد دین کجاست۔ و
 انْقَضَتْ عَلَيَّ رَأْسَ الْمِائَةِ مِنْ سِنِينَ وَتُقْبِتُ الْمَلَّةُ بِأَسْنَةِ
 بر سر صدی سال ہا گذشتہ ملت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام از نیزہ ہائے
 أَهْلِ الْعَدْوَانِ. وَلَا يَتْرُكُ اللَّهُ مَدِينَةَ دِينِهِ كَعِمَارَةِ خُرَيْبٍ.
 ظالمان سوراخ کردہ شدہ۔ و خدا تعالی شہر دین خود را ہچو عمارتے نمی گذارد کہ خراب شود
 وَجَدْرَانِ هَدْمَتْ، بَلْ يَبْنِي سُورَهَا وَيُنَجِّي مَحْصُورَهَا.
 و نہ ہچو دیوار ہائے کہ منہدم شوند بلکہ فصیل گردا گرد آنرا بنا می کند و آنرا کہ در محاصرہ اند آناں را نجات

ویدُعُ صَوْلَ الأعداءِ، وُیُطفئُ ما ظهر من نار المِراءِ، حتی می بخشد۔ و دور می کند حملہ دشمنان را۔ و فرو می نشاند آنچه ظاہر شد از آتش خصومت تا لا یبقی لمسلم من أیدی العدا فزعٌ، و لا فی ہدم بیت السدین باقی نماند برائے مسلمانے از دست دشمنان ترسے و خوفے و نہ کافرے را در منہدم کردن لکافر طمعٌ۔ و ہکذا تمشی أمر اللہ علی ممر الدہور۔ خانہ دین طمع و امیدے۔ و چچین امر الہی از قدیم جاری ماندہ و لزیم ظہور المفساد لمعان هذا الظہور۔ و إن كنت لا تعرف و لازم ماندہ است ظہور مفساد را روشنی این ظہور و اگر تو این سنت الہی را ہذہ السُنَّة فاقراً فی القرآن ما قیل لموسى ” اذْهَبْ اِلَى نَمی شاسی پس قرآن را بخوان و بہ بین کہ موسیٰ را چہ گفتہ اند کہ برو سوائے فرعون فرعونَ اِنَّہُ طَغى“۔^۱ فانظرُ كيف اقتضى طغيان فرعون وجودَ کہ او طاغی شدہ است۔ پس نظر کن کہ چگونه طغیان فرعون وجود کلیم علیہ السلام را الکلیم، و کیف أرسل اللہ رسوله عند غلوه هذا الکافر اللئیم۔ بخواست۔ و چگونه اللہ تعالیٰ رسول خود را بوقت غلو این کافر لئیم فرستاد۔ ثم لما ظهر الفساد و کثرت احزاب المفسدین فی زمان بازچوں در زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ خاتم الانبیاء بودند فساد علیہ کرد و گروہ ہائے مفسدان خاتم النبیین، و عبّدت الأصنام، و تُرک القدیر العلام، و زیادہ شدند۔ و پرستش بت باشد و خدائے قادر و غیب دان را ترک کردند۔ و وقع فی ذوکة و بوح الأقوام، و أباح الفسق و المعصية امر تمام قوم ہا محتلط و مشتبه گردید۔ و مردمان دون فسق و معصیت را بر خود اللئام، و ما بقى شغلهم إلا الأكل و الشرب كأنهم الأنعام۔ حلال کردند۔ و بجز خوردن و نوشیدن ہیچ شغل شاں نماند گویا ایشان چارپایاں ہستند۔

بَعَثَ اللَّهُ رَسُولَهُ الْكَرِيمَ مِنَ الْأُمِّيِّينَ، وَأَرْسَلَهُ إِلَى

انگاہ خدا تعالیٰ رسول خود را از امیّان پیدا کرد۔ سوئے جهانیان او را فرستاد۔ و فرمود کہ

الْعَالَمِينَ وَقَالَ: قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَشَيْبَكَ فَطَهِّرْ

برخیز و مردم را بترسان کہ گناہ ایشان غضب خدا را برانگیخت و چندانکہ توانی بزرگی خدا تعالیٰ را ظاہر کن یعنی

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۱

جلال خدا کہ بتاں را دادہ شد باز ستاں و جلال الہی ظاہر کن دریں اشارت است کہ بردست او بتاں مقہور

نخواہند شد و جلال و عظمت الہی ظاہر خواہد شد۔ و از پلیدی با جدا باش۔ این اشارت است سوئے اینکہ

از ہر قسم پلیدی دور باید ماند و نیز سوئے این اشارت است کہ خدا ارادہ فرمودہ است کہ از صحبت مشرکاں

کہ نجس اندر ترا جدا کند و شرک را از زمین مکہ بردارد۔ و جامہ ہائے خود را و دل خود را پاک کن (ثوب بمعنی

دل نیز آمدہ) این اشارت است سوئے اینکہ خدا ارادہ فرمودہ است کہ دلہا را از ہر قسم شرک و ظلم و التفات

الی ماسوی اللہ پاک کند۔ و نیز این ہم دریں آیت ہا اشارہ می کنند کہ این شریعت بریں ہمہ اجزا

مشمول است۔

فحاصل الكلام أن نبينا صلى الله عليه وسلم أرسل لهذا

پس حاصل کلام این است کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم برائے این غرض

الغرض المذكور من رب العباد، وما كان من نبى ولا

مذکور فرستادہ شد۔ و پیچ نبی و رسولے نیامدہ

رسول إلا أنه أرسل عند فرع من فروع الفساد، واجتمعت

﴿۵۳﴾

کہ از بہر شاخے از شاخہائے فساد نیامدہ باشد۔ و این ہمہ شاخہا

الفروع كلها فى زمن نبينا الحماد السجاد. ثم جاء زماننا هذا

در زمانہ جناب پیغمبر ما مجتمع شدند۔ باز زمانہ ما آمد

فلا تسأل عما رأينا فى هذا الزمان، واللّه قد تمت فى

پس پیچ مپرس کہ دریں زمانہ چہ دیدیم و بخدا کہ دریں زمانہ

هذا الزمان دائرة الفسوق والفحشاء والشرك والعدوان، وما
داره فسق و بدکاری و شرک و ظلم بکمال خود رسیده است۔

ترک الناس صغيرةً ولا كبيرةً فما أصبرهم على النيران. يستحسنون
نیک می شمارند

السيئات ويستحلون مُرًّا ويأكلون سَمَّ العصيان. وكثير رعاغ
بدی ہا را و شیریں مے پندارند تنخ را و می خوردن زہر نافرمانی را۔ و بسیار شدند مردم

الناس وقل شرفاؤهم من أهل التقى والإيمان، وأنبتوا نباتًا
سفلہ و کم شدند مردم شریف از اہل پرہیز و ایمان۔ و بر بہ خبیث روئیدگی

خبثًا ونشأوا في مجالس الإلحاد والارتداد والكفران، وأعطوا
روئیدند و در مجلسہائے الحاد و ارتداد و کفران نعمت پرورش یافتند۔ و حق ہائے

حقوق اللہ غیرہ وأخذوا طريق الطغيان، وما بقي من قوة
خداتعالیٰ را بغیر او دادند و طریق طغیان گرفتند۔ و ہیچ قوتے نماند

ولا خُلِقَ إلا أعطوها لغير اللہ الديان. مثلًا كانت المحبة
و خلقے کہ غیر حق را نہ دادہ باشند۔ مثلًا محبت در انسان

جوهرًا شريفًا وخلقًا أعظم في الإنسان، وأودعه اللہ تعالیٰ إياها
جوہر شریف و خلقے اعظم بود۔ و خداتعالیٰ در انسان قوتہائے محبت برائے ایں

ليُفنى نفسه في تصور جمال ربّه المنان، وليكون له
ودیعت نہادہ بود تاکہ ایساں نفس خود را در اطاعت رب خود فنا کنند۔ و تاکہ از

بالروح والجنان، وليترقى في سبل حبه ولا يبقى منه أثر
دل و جان مرخدا را باشد و تاکہ در راہ ہائے محبت او ترقی کند و از وجود او اثرے

ويذوب وجوده بنار العشق والوَاهان، ولكن العميان بذلوا
نماند و وجود او بہ آتش عشق و محبت الہی بسوزد۔ و لیکن نابینایاں ایں صفت شریف

هذه الصفة الجليلة الشريفة في غير محلّها وأضاعوا دُرّة الإيمان.
 و بزرگ را در غیر محل آں خرچ کردند و گوهر بزرگ ایمان را ضائع کردند۔
 و وضعوا محبة الله في مواضع أهواء النفس عند غليانها و
 و محبت الہی را در محل ہوا ہائے نفس و جوش آں نہادند۔
 الہیجان، ونسوا الله وحبّه وشفغوا بالغلماں المرّد والنسوان.
 و خدا را و محبت او را فراموش کردند و شیفقتہ جمال امرداں و زنان شدند
 و غابوا عن حضرة الحق و جهلوا حُسْنَهَا، فویل للعميان. لهم
 و از جناب باری غائب شدند و حسن آں درگاہ را فراموش کردند۔ پس داویلا بریں کوراں
 أعین لا یبصرون بہا، ولهم قلوب لا یفقهون بہا، فتهوی تلك
 ایشان را چشم ہائے ہستند کہ بدان نمی بینند و دلہا کہ بدان نہ می فہمند پس ایں دلہائے شاں
 القلوب غیر الرحمن. ولصق بہا طائفہا فلا یترکھا فی حین
 بغیر رحمان محبت می کنند۔ و بدلہائے او شاں خیال ہائے ناپاک چناں چسپیدہ اند کہ
 من الأحيان. یفعلون سیئاتہم بالحریة والاجترأ، حتی
 پیچ وقتے از ایشان جدا نمی شوند بدان آزادی و دلیری بدی می کنند کہ تا آنکہ
 لا یفہم منہ قطّ أنہم یؤمنون باللّٰہ ویوم الجزاء، ولا یتحیل
 ازاں فہمیدہ نمی شود کہ ایشان بخدا و روز جزا ایمان می دارند۔ و بدین اعمال شاں
 برؤية أعمالہم أنہم یخافون مثقال ذرّة حضرة الکبریاء. فهذا
 در خیال نمی گذرد کہ ایشان بقدر ذرہ ہم از خدا می ترسند۔ پس
 هو الأمر الذی اقتضى مصلحاً یُنزل بینہم من السماء، و
 ہمیں امر است کہ تقاضا کرد کہ یک مصلح از آسمان بر ایشان نازل شود۔ و
 کذا لک جرت عادة اللّٰہ فی السابقین من أهل البغی والغلواء.
 ہم چنین در پیشیناں از اہل جرائم ہمیں عادت خدا تعالی جاری ماندہ۔

وقد كتب الله قصة قوم نوح وقوم إبراهيم وقوم لوط و
 وخذتعالى در کتاب خود از بهر همین امر قصه قوم نوح و قوم ابراهیم و قوم لوط
 قوم صالح فی القرآن، وأشار إلى أنهم أرسلوا كلهم عند الفتن
 و قوم صالح نوشته است۔ و اشاره کرده است که این همه انبیاء در وقت فتنه
 و الفسوق و أنواع العصیان، و ما عطلت هذه السنة قط
 و بدکاریها فرستاده شدند۔ و این سنت گاهی معطل نمانده
 و ما بطلت، و ما كان الله نسيًا كنوع الإنسان. فكفاك هذا
 و نه تبدیل یافته و خدا پنجم انسان فراموش کننده نیست و ترا این قدر بیان ما
 لمعرفة سنن الله إن كنت تطلب دليلاً، و لكن تجد لسنة الله
 كفايت می کند اگر طالب دلیل هستی چرا که سننهای خدا را
 تبدیلاً
 تبدیل نیست۔

ثم اعلموا رحمكم الله أني امرؤ قد أعطاني ربي كل ما هو
 باز بدانید خدا بر شما رحم کند که من چنان مردی هستم که خدای من مرا آل همه
 من شرائط المصلحين، و أراني آياته وأدخلني في عباده
 چیزها داد که از شرائط مصلحان می باشد۔ و مرا نشانهای خود بنمود و در بندگان
 الموقنين . وإنه أنزل عليّ بركاتٍ وأنار مكاني، و ما بقى
 اهل یقین مرا داخل کرد۔ و او از هر گونه برکت ها بر من نازل فرمود و مکان مرا روشن کرد۔ و
 لي من منية إلا أعطاني . و يتمنى الإنسان أن يكون من
 هیچ آرزوی من نبود که مرا نداد۔ و انسان آرزو می دارد که از خاندان ریاست
 بيت الرياسة والإمارة، و يكون له حسب ونسب، فأعطاني ربي
 و امارت باشد و او را حسب و نسب بود پس خدای من

هذا الشرف كله وما بقى لى طلب . وكذا لك يتمنى الإنسان
 ايس شرف تمام و كمال مرا داد و بچ طلب مرا نماند و هم چنين انسان آرزو ميدارد
 أن يكون له وجاهة فى الدنيا والدين، وكرامة و عزة فى أهل
 كه او را در دنيا و دين و جاهتے باشد۔ و نزد اهل آسمان
 السماء و الأرضين، فوهب لى ربى عزة الدارين و شرفنى
 و اهل زمين او را عزتے باشد۔ پس بخشد مرا پروردگار من عزت هر دو جهان و مرا ب بزرگى
 بشرف الكونين . و قد لا يرى الإنسان موالية من ورائه .
 هر دو جهان مشرف فرمود۔ و گاهے انسان نئے بيند كه بعد از مردن
 ولا يكون له ولد يرثه بعد فنائه، فيأخذه غم وضجرو
 او را فرزندے است كه وارث اوست۔ پس مى گيرد او را غم و بے قرارى
 كآبة لعدم أبنائه، ويعيش حزيناً و يبكى فى مساءه و
 دل و شكستگى بوجه نبودن فرزندان۔ و غمناك زندگى بر مى كند و مى گريد در شام و صباح
 رواحہ، فمما مسنى هذا الحزن لطرفة عين بفضل الله
 و بفضل الهى و رحمت او ايس غم مرا تا يك چشم زدن هم مس نكرد
 و رحمته، و أعطانى ربى أبناءً لخدمة ملته . و قد يهوى
 و پروردگار من براے خدمت دين خود چند پسر عطا فرمود۔ و گاهے
 المرء أن يعطى له دُررُ معارف و علومٍ نخب، وأن
 دوست مى دارد انسان كه او را گوهرهاے معارف و علوم برگزيده داده شود و آنكه
 يحصل له نضار و عقار و نسب، فوهب لى ربى هذه كلها
 زر و زمين و مال او را حاصل كرد۔ پس مرا خداے من باحسان و منت خود
 بكمال الإحسان و المننة، و أنعم على بنعم هذه الدار و نعم
 ايس همه داد۔ و بر من نعمت هاے ايس دنيا و نعمت هاے

الآخرة، و أتمّ علیّ و أسبغ من كل نوع العطيّة، و أعطاني
 آخرت العام کردند و بر من از هر قسم داد و دیش نعمت خود را تمام کرد۔ و بے آنکه
 فی الدارين حسنتين من غير المسألة. و قد یودّ الإنسان
 ازو بطلم در هر دو جهان خیر و خوبی مرا بخشید۔ و گاہے انسان دوست میدارد
 أن یعطی له محبة اللّٰه كالعاشقین الفانین، و یسقی من
 که او را محبت الہی ہیجو عشاق فنا شدہ دادہ شود و از جام
 كأس المحبوبین المجدوبین، و قد یحبّ أن یفتح علیہ أبواب
 محبوبان و مجذوبان نوشتانیدہ شود و گاہے دوست میدارد کہ برو درہائے
 الکشف و الإلهامات، و أخبار الغیب و الآیات، و تستجاب
 کشف و الہام و اخبار غیب و نشانہا کشادہ شوند و دعائے او
 دعواتہ بأسرع الأوقات، و تصدر منه عجائب الخوارق و الکرامات۔
 جلد تر قبول شوند۔ و ازو عجائب خوارق و کرامات صادر شوند
 و یکلمہ ربّہ و یشرفہ بشرف المکالمات و المخاطبات، فالحمد لله
 و او را پروردگار او شرف مکالمہ و مخاطبہ بخشید۔ پس حمد
 علیّ أنه أعطانی ذالک أجمع، و وهب لی کلّ نعمة کنت
 خدائے را کہ او این ہمہ نعمتہا مرا بخشید۔ و ہر نعمتے کہ ذکر آں
 أقرأ ذکرہا فی الکتب أو أسمع، و جعلنی من المقربین۔ و
 در کتاب ہا می خوانم یا شنوم مرا ارزانی فرمود۔ و از مقربان مرا گردانید۔
 و هب لی علم الأولین و الآخرین، و حلّ عقدة من لسانی
 و مرا علم اولین و آخرین عطا فرمود۔ و از زبان من عقدہ برداشت
 و أملاً بمُلح الأدب بیانی، و حلّی کلامی بحلّ البلاغة
 و بہ نمکین گفتارہائے ادب بیان مرا پُر کرد۔ و آراستہ کرد کلام را بحلّہ ہائے بلاغت

وقوى سلطانى . فوالله إن كلامى أبلغ فى قلوب الناس
 و قوی کرد حجت مرا پس بخدا که کلام من در دلها آں اثر می کند
 من مائة ألف سيفٍ، فهذا هو الذى وضعت الحرب بها
 که صد هزار شمشیر نتواند کرد- پس این همان چیزے است که بدو ضرورت جنگ نماید
 وفتح الحصون من غير جبر و حيفٍ، وما كان لمخالف
 و قلعه ها را بغير جبر و ظلم فتح کرده ام- و هیچ مخالف را مجال نیست
 أن يبرز فى مضمارى، و من برز فمات قعصاً بانكارى .
 که در میدان من برون آید- و هر که برون آمد پس بلا توقف بوجه انکار من ببرد-
 فالحاصل أن الله كرمنى بأنواع الصنيعة، و رزقنى
 پس حاصل کلام این است که خدا تعالی مرا بقسمت احسانها کرم کرده است- و مرا
 من نعم الدنيوية و الدنيية، و راعى أمورى بالفضل و
 از نعمتهای دنیاودین رزق داده است- و از راه فضل و بخشش
 الكرامة، و أحسن مشواى بالتحنن و الرحمة، و بشرنى بأن
 رعایت امور من فرموده است و جائ آرام مرا برحم و مهربانی نیکو کرده است- و مرا بشارت داده
 عيونه على فى خلوتى و مشاهدى و فى كل حالى، و إنه يرحمنى
 است که چشم او در وقت خلوت و جلوت و بهر حال بر من است- و او بر من رحمت میکند
 و يمينى و يؤمنى عند أهوالى . و إنى أرى كل ما هو عنده
 و به آرزوی آرد و امید می دهد در وقت خوفهای من- و می بینم که هر چه نزد اوست
 كأنه هو عندى و فى يدى، و إنه كهفى و ملجأى و ترسى
 گویا آں نزد من است و در دست من است- و او پناه من است و جائ گریز من و سپر من
 و عَضدى . و إنه سرى فى قلبى و عروقى و دمى، و إنى منه
 و بازوئے من- و او سرایت کرده است در دل من و رگهای من و خون من- و من از و

بمنزلة لا يعلمها الخلق من عربى وعجمى وإنه خلقنى و
 بدار منزلت ہستم کہ بیچ انسانے آنزانی داندگو عربی باشد یا عجمی۔ و او مرا و تمام
 خَلَقَ كُلَّ قَوْتَى. فرجعتُ إليه مع هذه القوافل، وانهمرتُ
 قوت ہائے مرا پیدا کرد پس من با این قافلہ ہاسوئے اوبازگشت کردم و سوئے او چنان رواں شدم
 إليه كما ينهمر الماء من قُنن الجبال إلى الأسافل. وأحاطنى
 کہ آب از بلندی ہائے جبال سوئے زیر می آید۔ و او بر من احاطہ کرد
 فغُشِيْتُ تحت رداءه، ومتّعتنى بأنوار جماله فأعرضتُ
 پس من زیر چادر او پوشیدہ شدم۔ و مرا بانور ہائے جمال خود ممتنع فرمود۔ پس من از دشمنان خود
 عن أعدائى وأعدائه. وإنه نزع عنى ثياب الوسخ والدّرَن.
 و دشمنان او اعراض کردم و او جامہ ہائے چرک و ریم از من دور کرد۔
 ثم ألبسنى حُللَ النّور واصطفانى لِدَاتِهِ فى هذا الزمن، وما
 باز حلہ ہائے نور مرا پوشانید و دریں زمانہ برائے ذات خود مرا برگزید و
 أبقى لى غيرَه وهذا أعظمُ المنن ومن آلائه أنه شرح صدرى
 برائے من دیگرے را نگذاشت و این بزرگتر احسان اوست۔ و از احسان ہائے او یکے این است کہ او
 و كَمَلْ بَدْرِي، فما أصابنى ضجرٌ قط لأفكار الدنيا وهجومها
 سینہ مرا منشرح کرد و بدر مرا بکمال رسانید۔ پس مرا برائے فکر ہائے دنیا گاہے دل تنگ نشدہ
 وما أَحَسَّ أَحَدٌ كآبَةَ على وجهى وجبينى لَهُمُومَهَا وغمومها.
 و بیچ کس بر رو و جبین من از بہر دنیا ششگی را مشاہدہ نہ کرد
 وإنه جعلنى مسيحاً موعوداً ومهدياً معهوداً، ففرط
 و او تعالیٰ مرا مسیح موعود و مهدی معبود گردانید۔ پس
 العلماء على وقالوا مزور كذاب، و آذونى من كلّ باب.
 علماء این دیار بر من زیادتی کردند و گفتند کہ دروغ آراینده کذاب است و از ہر جہت مرا ایذا دادند

وکذّبونی وفسّقونی وجهّلوّنی وما خافوا یوم الحساب. و
 و تکذیب کردند و نسبت بہ فسق و جهل کردند۔ و از روز حساب نترسیدند۔ و
 سرّبووا الی جهة و ما تدبّروا الأحادیث و ما فی الکتاب. و جذب
 بطرفی واحد رفتند و در قرآن و حدیث تدبیر نکردند۔ و مردم
 القوم الی هذه الصائتین و ما استقرّوا طرق الصواب. و
 قوم مسلمانان سوئے این آواز کنندگان کشیده شدند و راه ہائے صواب را نجستند و
 فرَضُوا لَهُمْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَ سُبُوبَهُمْ لِيَدَاوَمُوا عَلَي رَدِّ كُتُبِي وَ
 برائے او شاں از مالہائے خود معین کردند تا ہمیشہ رد کتب من کرده باشند و
 لِيَكْتُبُوا الْجَوَابَ، فَمَا كَانَ جَوَابَهُمْ إِلَّا السَّبَّ وَالشَّتْمَ وَالذِّكْرَ
 تا جواب بنویسند۔ پس جواب ایشان بجز این ہیچ نبود کہ دشنام ہا دادند و
 بِأَسْوَأِ الْأَلْقَابِ. وَ دَعَوْتُهُمْ لِيَسَارِزُونِي فِي الْمِيْدَانِ بِفِرْسَانِهِمْ
 بہ بد لقب ہا یاد می کردند۔ و ایشان را خواندم تا بسواران خود در میدان بیایند
 وَ لِيَسْأَلُوا عَنِّي مَا اخْتَلَجَ فِي صَدْرِهِمْ، وَ مَا خَطَرَ فِي أَمْرِي
 و ہر شک و شبہ کہ در سینہ ایشان است و ہر چہ در دل ایشان گذشتہ ہمہ از من
 بِجَنَانِهِمْ، فَمَا خَرَجُوا مِنْ بَابِهِمْ، وَ مَا فَضَلُوا عَنْ غَابِهِمْ.
 پرسند۔ پس از در خود بیرون نیامدند و از خانہ خود جدا نہ شدند
 وَ كَانِ مِنْ شَأْنِهِمْ أَنْ يُسْفِرَ وَ جُوهَهُمْ وَ يَتَلَأَلُ جِبَاهَهُمْ
 و می بایست کہ او شاں ازیں دعوت من خوش شدند و روئے شاں و جبین شاں
 بِالْمَسْرَةِ عِنْدَ هَذِهِ الدَّعْوَةِ، وَ أَنْ يَبَادُرُوا إِلَيَّ وَ يُفْحَمُونِي
 از خوش روشن شد۔ و نیز می بایست کہ سوئے من جلدی کردند و بکتاب
 بِالْكِتَابِ وَ السُّنَّةِ، وَ إِنَّ الْحَقَّ يَشْجَعُ الْقُلُوبَ الْمَرْؤُودَةَ وَ
 وسنت مرا ملزم کردند۔ و بہ تحقیق حق دلیری می گرداند دلہائے ترسندہ را و

يفتح الأبواب المسدودة، و لكنهم كانوا كاذبين في أقوالهم.
 می کشاید بابهای بسته شده را مگر ایشان در اقوال خود کاذب بودند
 ففروا مع عصيهم وحبالهم. وقلت لهم جادلوني بالكتاب
 پس با عصاها و رن های خود بگریختند و من او شان را گفتم که از روئے کتاب
 والسنة، وإن لم تقبلوا بالأدلة العقلية، وإن لم تقبلوا
 و سنت با من بحث کنند و اگر ایس طریق قبول کنند پس بدلائل عقلی بحث کنند و اگر ایس هم قبول
 فبالآيات السماوية، فما قبلوا طريقاً من هذه الطرق الثلاثة
 نمی کنند پس به نشانهای سماوی مقابله کنند پس ایشان از ایس هر سه طریق اختیار نہ کردند
 وأخذ بعضهم يعتذرون إلى اعتذار الأكياس، وجاءوني تائبين وبإيعوني
 و آغاز کردند بعض او شان که عذری آوردند سوئے من بپنجو دانایان۔ و نزد من
 ونجّاهم اللّٰه من الوسواس الخنّاس. والبعض
 تائب شده آمدند۔ و خدا تعالی ایشان را از شیطان نجات داد۔ و بعض
 الآخرون أصروا على تكذيبی، وهمّوا بتمزيق جلابيبي، وقالوا
 دیگر بر تکذیب من اصرار کردند۔ و قصد کردند پاره کردن چادرهای من و گفتند
 كذبت فيما ادّعت، وكبر ما افتريت، وإن كنت تزعم
 دروغ گفتی در آنچه دعوی کردی و بزرگ افترا آوردی۔ اگر تو گمان می کنی
 أنك من الصادقين، فأتينا بآية توجب اليقين. وأصروا على
 که از راستان هستی۔ پس آل نشانها بنما که یقین را پیدا کنند۔ و بر سوال اصرار
 سئلهم وأبرموني، وأخرجوا صدري وأذوني، فأراهم اللّٰه
 کردند و برال زور دادند۔ و مرا دل تنگ کردند و ایذا دادند۔ پس خدا تعالی ایشان را
 آيات صريحة من السماء، فأبوا وأعرضوا كما هي سيرة الأشقياء.
 نشانهای صریحه از آسمان بنمود۔ پس سرزدند و اعراض کردند چنانچه سیرت اشقیاء است

و جحدوا بہا واستیقنتہا أنفسہم وما آثروا طریق الہتداء۔
و انکار کردند و یقین کردہ بود دلہائے شاں و طریق ہدایت اختیار نہ کردند
بید انہم نزعوا عن إرہاقی، بعد ما رأوا خوارق خلاقی، وَقَلَّ
مگرایں است کہ او شاں جدا شدند از تنگ کردن من۔ بعد از آنکہ خوارق خدائے من دیدند۔ کم
احتدادُ اللَّدِّ و شدّة الخصام، بل جعل بعضهم يخضعون
شد تیزی خصومت و سختی پیکار۔ بلکہ بعض ایشان در کلام نرمی اختیار
بالکلام، واتخذوا الأدب شِرعاً، والتواضع مہجّةً. وَحُبِّبَ
کردند و گرفتند ادب را طریقہ و تواضع را طریق و دوست داشتہ
إِلَى مُدْأَمَرْتُ مِنَ اللّٰهِ ذِي الْآيَاتِ، أَنْ أَعَاشَرَ النَّاسَ بِالصَّبْرِ
سوئے من از وقتیکہ مامور شدم از خدائے صاحب نشانہا کہ با مردم بہ صبر و مدارات
و المداراة، و أَنْ أَبْدَى الْإِهْتِشَاشَ، لِمَنْ جَاءَنِي وَتَرَكَ
معاشرت کنم۔ و اینکہ ظاہر کنم خورسندی و سرور را برائے آنکہ نزد آمد
الاختراش. واتخذتُ لِي هَذِهِ الشَّرْعَةَ نُجْعَةً، وَرَجَوْتُ بِهِ
و عادت خراشیدن را ترک کرد۔ و گرفتیم ایں طریق را برائے خود غذا۔ و امید داشتیم بدیں عادت از
من العِدَا تُوْدَةً. فَتَعَرَّيْ كِبْرَهُمْ كَتَعَرَّيْ الْجِبَالَ بَعْدَ انْجِيَابِ
دشمنان آہستگی۔ پس کبر ایشان چنان ظاہر شد کہ بعد از انشقاق برف کوه با ظاہر
الشلوج، وما بقى فيهم من الأدب المعروف المروج.
می شوند۔ و در ایشان آں ادب نیز ہم نماند کہ معروف و رواجی۔
و عجبْتُ مِنْ قَلْبِي كَيْفَ يَأْخُذْنِي الرَّحْمُ عَلَى هَذِهِ الْعِدَا. عَلَى
و من از دل خود تعجب می کنم چگونه مرا بر ایشان رحم می آید با آنکہ
أَنْى لَمْ أَلْقَ مِنْهُمْ إِلَّا الْأَذَى. وَقَدْ أَرَادُوا سَفْكَ دَمِي وَ
تحقیق من از ایشان بجز ایذا نیچ ندیدم۔ و ارادہ کردند کہ خون من بریزند و

هتک عرضی و کَلَّمونی بِکَلِمٍ کَالْقَنَاءِ، وَلِبِسُوا الصَّفَافَةَ، وَخَلَعُوا
 عزت مرا بردند و مرا بسخن ہائے ہچمو نیزہ ہاختہ کردند و پوشیدند بے شرمی را و کشیدند از خود
 الصداقة، وَأَقْبَلُوا عَلَیَّ إِقْبَالَ سَبَاعِ الْفِلا، إِلَّا الَّذِینَ تَابُوا وَ
 جامہ راستی را و ہچمو درندگان بیابان بر من حملہ کردند مگر آنانکہ توبہ کردند و
 أَصْلَحُوا وَكَفَّوْا الْأَلْسِنَ وَعَاهَدُوا أَنْ یَجْتَنِبُوا الْفَحْشَ وَأَنْ
 اصلاح دلہائے خود کردند و زبانہائے خود بند کردند و عہد کردند کہ از بدی پرہیز خواہند کرد و
 لَا یَتْرُکُوا التَّقَیَّ. وَمَا أَسْأَلُهُمْ مِنْ أَجْرٍ لِيُظَنَّ أَنَّهُمْ مِنْ
 پرہیزگاری را از دست نخواہند داد۔ و از ایثاں اجر خود طلب نمی کنم تا کسے خیال کند کہ ایثاں از
 مَغْرَمٍ مَثْقَلُونَ، وَمَا أَمْثَلُ بَیْنَ یَدِیْهِمْ لِيُعْطُونَ، وَلِی
 تاوانے زیر بار مے شوند۔ و نہ روبرائے ایثاں می اتم کہ مرا چیزے دہند و مرا
 رَبُّ کَرِیْمٍ يُكْفِّلُنِی فِی کُلِّ حَیْنٍ، وَأَرْجُو أَنْ أُرْحَلَ مِنَ الدُّنْیَا
 خداوندے کریم است کہ ہر وقت متکفل حال من است۔ و امید دارم کہ ازیں جہان بگذرم
 قَبْلَ أَنْ أُحْتَاجَ إِلَى الْآخِرِینَ. وَوَاللَّهِ إِنِی جِئْتُ النَّاسَ
 پیش زانکہ کہ محتاج دیگرے شوم۔ و بخدا من برائے این آدم کہ تا مردم را
 لِأَجْرِهِمْ مِنَ الْمَحَلِّ إِلَى غَرَارَةِ السُّحْبِ، وَ مِنَ الْجَهْلِ
 از خشک سال سوئے بسیاری ابرہا بکشم۔ و از جہل با
 إِلَى الْعُلُومِ النُّخَبِ، وَمِنَ التَّقَاعِاسِ إِلَى الطَّلَبِ، وَ
 سوئے علم ہائے برگزیدہ۔ و از باز پس رفتن سوئے جستن۔ و
 مِنَ الْهَزِيمَةِ الْمَخْزِيَةِ إِلَى الْفَتْحِ وَالطَّرَبِ، وَمِنَ
 از شکست رسوا کنندہ سوئے فتح و شادمانی۔ و از
 الشَّيْطَانِ إِلَى اللَّهِ ذِي الْعَجَبِ، وَأُرِيدُ أَنْ أَضَعَ مَرَّهُمْ عِيسَى
 شیطان سوئے خدائے صاحب عجب و می خواہم کہ درجائے خارشہا مرہم عیسیٰ بہم

مَوَاضِعَ النُّقَبِ. * وَلَكِنَّهُمْ مَا صَالِحُوا وَلَفْتُوا وَجُوهَهُمْ إِلَى الْخِصَامِ
کہ خارشہارا ز بس مفید است۔ مگر او شاں مصالحت اختیار نہ کردند و سوائے پیکار روئے خود
وَنَصَّلُوا إِلَىٰ أَسْهُمِ الْمَلَامِ، وَصَارُوا سِبَاعًا بَعْدَ أَنْ كَانُوا كَالْأَنْعَامِ.
بگردانیدند و نہادند پیکانہا برائے من تیرہائے ملامت را و از حالت چارپایاں درندہ شدند
إِلَّا قَلِيلٌ مِنَ الْكِرَامِ. وَإِنِّي جِئْتُهُمْ بِآيَاتٍ وَقَمْتُ فِيهِمْ مَقَامَ الْمَبْلُغِينَ
مگر اندکے از کرمیاں۔ و من نزد شاں بہ نشانہا آمدہ ام و در ایشاں بجائے حکم رسانندگان ایستادم
وَنصَحْتُ لَهُمْ نَصْحَ الْمَبَالِغِينَ، وَكَانُوا مِنْ قَبْلِ يَطْلُبُونَ هَذِهِ الْأَيَّامِ
و کوشش بسیار ایشاں را نصیحت دادم۔ و پیش زیں طلب می کردند این روز ہا و اقبال
وَإِقْبَالَهَا، وَيَسْتَقْفِرُونَ دَوْلَةَ السَّمَاءِ لِيَتَفَيَّأُوا ظِلَّهَا، ثُمَّ إِذَا أَفْضَى
ایں روز ہا را و می جستند دولت آسمان را تا بسایہ او در آیند۔ پس چوں حق
الْحَقُّ إِلَىٰ دِيَارِهِمْ، وَنَزَلَتِ الرَّحْمَةُ عَلَىٰ دَارِهِمْ لَانْتِظَارِهِمْ، فَحَرَجْتُ
تا ولایت ایشاں رسید و رحمت بر ایشاں از وجہ انتظار ایشاں۔ تنگ شدند
صَدُورَهُمْ، وَانْطَفَأَتْ نُورُهُمْ. وَإِنَّا أَلْفَيْنَا كَثِيرًا مِنْهُمْ فِي سَجْنِ
دلہائے شاں و فرو مرد نور ایشاں۔ و ما اکثرے را از ایشاں در زندان
الْجَهْلِ وَتَرَكِ الْاِقْتِصَادَ، فَلَا يَرِيدُونَ أَنْ يَتَخَلَّصُوا مِنْ هَذَا
جہالت و ترک طریق میانہ روی یا قیام۔ پس نمی خواهند کہ ازین زنداں خلاص شوند
السَّجْنِ وَيَتَّخِذُوا سَبِيلَ السَّدَادِ، بَلْ لَهْ بَابٌ مِنْ حديدِ التَّعَصُّبِ
و طریقہ درستی اختیار کنند بلکہ آل زندان را از آہن تقصبات
وَإِعْرَاضِ وَالْعِنَادِ، فَلِذَلِكَ أَوْسَعُونِي سَبًّا وَأَوْجَعُونِي عِتْبًا.
و اعراض و عناد درے است۔ پس از ہمیں سب بسیار در بسیار مراد شام دادند۔ و تخم گرفتن مراد درمند کردند۔

﴿۶۵﴾

* ان مرہم عیسیٰ ینفع انواع الحکمة و الجرب و الطاعون و القروح و الجروح و غیر ہا من
الامراض التي تحدث من فساد الدم و کبہ الحواریون لجرح عیسیٰ علیہ السلام التي اصابتہ
من الصليب. و المراد ہنہا من الحکمة حکمة الشکوک و الشبهات کما لا یخفی علی اللیب۔ منہ

فمثلهم كمثل الرجل الذي كان يُنفد عمره في كَمَدٍ، لخلوّه عن
پس مثال او شاں مثال آں كسے است کہ عمر خود در اندوہ مے گذراند چرا کہ اور اچھ فرزندے
ولد، و كان يحضّر الفقراء والعرفان، ويستقرى حيلةً بدعاء
نہود۔ و بود کہ ہمیشہ در خدمت فقیراں و طیبیاں می رفت و برائے فرزنداں بہ دعا یا دوا حیلہ
أو دواء للبنين، فلما منّ اللّٰه عليه بحمل زوجته، وتحقق أمر
مے جست۔ پس چوں خدا تعالیٰ محمل زن او بروے رحم کرد و امر حصول مراد او
حصول مُنیته، رغب فی الإسقاط قبل النتاج، ليضيع الولد
تحقق شد۔ رغبت کرد در ساقط کردن بچہ قبل از زادن۔ تا کہ ضائع کند بچہ را
لشهوَاتِ أَرَادَهَا وليكسر الجنين كالزجاج. فالحق والحق أقول
برائے شہوتہا کہ ارادہ آں کرد و جنین را ہچو آگینہ بشکست۔ پس راست راست می گویم کہ
إن هذا هو مثل الذين يؤذونني من العدوان، ويعتَبون
کہ ایں خیال آں مردم است کہ از راہ ستم مرا ایذا می دهند۔ و بر راہ دشوار و مشکل
الطريق ولا يطاقون أقوم الطرق وأسهلها للعرفان. و كانوا
مے روند و راست تر طریق را نہ میگیرند کہ بسہولت تمام تا بر معرفت مے رسانند و بودند
يطلبون من قبل ويدعون اللّٰه كالعطشان، ثم شاهت الوجوه
کہ می جستند پیش زین و می خوانند خدا تعالیٰ را ہچو تشنگاں باز بروقت خروج من
عند خروجي بقدر الرحمن. و كم من داع أعولوا كما خض
روہا زشت شدند بتقدیر خدائے رحیم۔ و بسیار دعا کنندگان کہ ہچو کہ زن درد زہ گرفتہ
فی البكاء عند الدعاء، وبلغت رُنتهم إلى السماء. فاندلقت
بوقت دعا بہ بلند آواز گریہ ہا کردند۔ و آواز شاں تا آسماں رسید پس بزودی بیروں آمد
عند هذه الدعوات، وبرز شخصی بتلك الجذبات. و كنت
در وقت ایں دعا۔ و بیروں آمد جسم بدیں جذبہ ہا و من

غَائِبًا مَعْدُومًا مَا مَلَكَتْ لَفْظًا "أَنَا"، فَكَانَتْ دَعْوَاتُهُمْ مَا أُبْرَزْنَا وَ
غَائِبٌ وَمَعْدُومٌ بَدْمٌ مَا لَمْ يَكُنْ لَفْظًا أَنَا رَا۔ پس دعاہائے شان بودند کہ بیرون آوردند مارا
هَلَمَمَ بِنَا . وَلَمَّا جِئْتَهُمْ كَانُوا مِنْ شَأْنِهِمْ أَنْ يَمْتَلِئُوا حَبُورًا . وَ
وَخَوَانِدٌ مَا رَا۔ و چون نزد شان آمدم پس از شان ایشان بود کہ از خوشی پر شدند و
أَنْ يَحْمَدُوا اللَّهَ عَلَى بَعْضِ لِيَهْنِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُرُورًا . وَ
اینکہ بر بعض من ستایش خدا تعالی کنند و یک دگر را از خوشی مبارکباد گویند
لَكُنْهُمْ أَنْكَرُوا وَسَبَّوْا، وَسَعَوْا فِي سَبْلِ التَّكْفِيرِ وَخَبَّوْا، حَتَّى تَبَيَّنَ
مگر او شان انکار کردند و مرا دشنامها دادند و در راه تکفیر شرافتند تا آنکہ روشن شد کہ
أَنَّهُمْ مِنَ الْأَعْدَاءِ لَا مِنَ الطُّلَبَاءِ . فَأَعْرَضْتُ عَنْهُمْ كَالْيَانِسِينَ .
ایشان از دشمنان اند نہ از طالبان حق۔ پس از ایشان ناامید شدہ روگردانیدم
لَمَّا رَأَيْتُ فِي صِيَاغَتِهِمْ دَجَلَ الْغَاشِيْنَ . وَسَيَّأْتِي زَمَانٌ يَتَعَلَّقُ
چراکہ من در زرگری ایشان طمع خیانت کنندگان دیدم۔ و عنقریب آن زمانہ خواهد آمد کہ
عَالَمٌ بِأَهْدَابِي، وَيَتَبَرَّكُ الْمَلُوكُ بِمَسَاسِ أَتْوَابِي . ذَالِكَ قَدَرُ
جہانے بدامن من خواهد آویخت و بادشاہان بسودن جامہ ہائے من برکت خواهند جست۔ این تقدیر
اللَّهِ وَلَا رَادَّ لِقَدَرِهِ . وَمَا قُلْتُ هَذَا الْقَوْلَ مِنَ الْهَوَى، إِنْ هُوَ
الہی است و هیچ شخص اورا رد نمی تواند کرد۔ و این قول را از ہوائے نفس نلفتم این چیزے نیست
إِلَّا وَحْيٌ مِنَ رَبِّ السَّمَاوَاتِ الْعُلَى . وَ أَوْحَى إِلَيَّ رَبِّي وَوَعَدَنِي أَنَّهُ
مگر وحی خدائے آسمان ہا و وحی فرستاد رب من سوئے من و وعده فرمود کہ
سَيَنْصُرُنِي حَتَّى يَبْلُغَ أَمْرِي مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، وَتَتَمَوَّجُ
او مرا مدد خواهد داد تا بجہے کہ امر من بہ مشرق و مغرب خواهد رسید۔ و دریاہائے راستی
بِحُورِ الْحَقِّ حَتَّى يُعْجِبَ النَّاسَ جُبَابُ غَوَارِبَهَا .
بہ موج خواهد آمد تا آنکہ جبہ ہائے برتر طبقہ ہائے موج اور مردم را در تعجب خواهند انداخت۔

هذا ما أردنا أن نكتب شيئاً من مفساد هذا الزمان. و
 ایں آل سخنانے اند کہ ارادہ کر دیم کہ آنہارا دربارہ مفساد ایں زمانہ بنوئیسیم۔ و
 نَزَّهْنَا كِتَابَنَا هَذَا عَنِ إِزْرَاءِ الْأَخْيَارِ الَّذِينَ هُمْ عَلَى دِينٍ مِنْ
 مِائِينَ كِتَابٍ رَأَى مِنْ عَيْبِ الْغَيْرِ أَلْ غُرُوه نِيكَانْ مِنْه دَاشْتِيمْ كِه بَر دِينِے از ادیان
 الْأَدْيَانِ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ هَتِكَ الْعُلَمَاءِ الصَّالِحِينَ، وَقَدْ ح
 قَاتَمْ اِنْد۔ و ما پناه بخدا بجوئیم کہ ہتک علماء صالحین کردہ باشیم یا عیب گیری
 الشرفاء المہذبین، سواء كانوا من المسلمین أو المسیحیین
 شریفاں اہل تہذیب کنیم خواه از مسلماناں باشند یا عیسایاں یا
 أو الآریة، بل لا نذكر من سفهاء هذه الأقسام إلا الذين
 از قوم آریہ بلکہ ما از سفیہان ہر قوم ذکر ہماں فرقہ سفہا مے کنیم کہ در زیادت
 اشتهروا فی فضول الہذَر والإعلان بالسیئة. والذی کان
 بیہودہ و اعلان بدی مشہور اِنْد۔ و آنکہ از عیب
 هُوَ نَقَى الْعِرْضَ عَفِيفَ اللِّسَانِ، فَلَا نَذْكُرُهُ إِلَّا بِالْخَيْرِ وَنُكْرِمُهُ
 سفاہت و بدزبانی بری باشد۔ ما او را بجز خیر یاد نئے کنیم۔
 وَنُعَزِّهِ وَنُحِبُّهُ كَالْإِخْوَانِ، وَنَسُوِّ فِيهِ حَقُوقَ هَذِهِ الْأَقْوَامِ
 و ایں حق ایں ہر سہ قوم مسلماناں و عیسایاں و ہندوآں
 الثلاثة، وَنَبْسُطُ لَهُمْ جَنَاحَ التَّحَنُّنِ وَالرَّحْمَةِ، وَلَا نَعِيبُ
 را می دہیم و برائے او شاں بازوئے مہربانی و رحمت مے گستریم۔ و ایں بزرگاں را
 هَؤُلَاءِ الْكِرَامِ تَصْرِيحًا وَلَا تَعْرِيفًا رَعَايَةً لِلْأَدَبِ، فَإِنَّ فِي الْمَعَارِضِ
 نہ بہ تصریح و نہ بطور اشارہ بد یاد می کنیم تا از ادب دور نقتیم۔ زیرا کہ در طریق اشارات
 لِمَنْدُوحَةٍ عَنِ الْكُذْبِ. وَلَا نَغْتَابُ الْمُسْتَوْرِينَ قَطُّ، وَلَا نَأْكُلُ أَبَدًا
 نیز ہم رنگے از دروغ است و ما ہرگز عیب آناں نمی برآریم کہ بظاہر صورت نیک اِنْد و ما

لحم العبيط من غير العارضة، الذين عرضوا أنفسهم لكل نوع السيئات
گوشت تندرست جانور ہرگز نمی خوریم۔ ہاں گوشت بیماراں خوراک ماست و مرداز عارضہ آں گروہے است کہ ہر تم بدی را
و أعلنوها على رؤوس الشاهدين والشاهدات، ولا يزالون يقعون
بلا تكلف مے کنند و بطور علانیہ ارتکاب فسق مے کنند۔ و ہمیشہ قصد شاں ہمیں مے ماند کہ مردم را
فی أعراض الناس، ويجعلون دينهم تُرسًا عند إظهار هذه الأدناس.
بے آبرو کردہ باشند۔ و دین خود را بوقت ظاہر کردن این ریمناکی ہا بطور سپر مے کنند۔
و تجد في كل قوم كثيرا من هذه الفرقة، فإن كنت لا تعرف
و در ہر قوم بسیار کس ازیں فرقہ خواہی یافت۔ پس اگر تو این را نمی شناسی
فاستعرض الأقسام كلهم، وسأل من شئت عن هذه الحقيقة.
پس ہمہ قوم ہا را پرسی و ہر کرا خواہی از حقیقت ایشان سوال کن
وإنهم من عرض الناس وعامتهم، ليس لهم قدر في أعين شرفاء
و ایشان از عامہ مردم ہستند و در چشم شرفاء قوم ہا پیچ قدر شاں نیست۔
الأقسام، يسبون الأكابر ويكثرون اللعظ بوهم من الأوهام.
اکابر را دشنام ہا می دہند و بادنی وہے بسیار شور مے اقلند۔
تراهم باكين تحت ذلّة وخصاصة، ويكون مدار مذهبهم
خواہی دید ایشان را گریاں کنندگان زیر ذلت و درویشی۔ و مدار مذہب ایشان
حطامهم فيبدلونہ به ولو بقصاصة. فالحاصل أن ما ذمنا
مال حقیر دنیای باشد پس باندک چیز مے تبدیل مذہب می کنند۔ پس حاصل کلام این است کہ ما دریں رسالہ
فی هذه الرسالة، إلا الذين يجاهرون بمعاصيهم ويجترؤون
ہاں مردم را بدگفتیم کہ علانیہ ارتکاب معصیت می کنند و ہیچو زنان بازاری
كالبغايا على أنواع الخبائث، ويُظهرون عيوبهم وعاداتهم الشنيعة
بر ہر نوع ناپاکی دلیری مے نمایند۔ و عیب ہا و عادات قبیحہ خود را

فی وسط الأسواق، ویکشفون ما ستر اللہ علیہم ویبغون خفایا
 در وسط بازارها ظاہر می کنند۔ و مردم را آں گناہا وانمایند کہ خدا برایشان پوشیدہ است
 عیوبہم إلی الآفاق . فلا غیبۃ لفساقٍ مجاہرٍ عند العاقلین .
 و عیب ہائے پوشیدہ خود را تا دور دراز ملک ہا شہرت می دہند۔ پس نزد عاقلان ہر چہ در بارہ کسے گفتہ شود کہ خود گناہ خود
 فإنہم حربوا بیوتہم بأیدیہم کالمجانین . و کلّ ما قصصنا
 فاش میکند آں عیب نیست۔ زیرا کہ او شان خودخانہ ہائے خود را بچہویا انگان خود را خراب کردہ اند۔ و ہمہ آں قصہ ہا
 علی الخلق من قصصِ أشرارِ هذه الزمان فی الكتاب، فلا نعنی بہا
 کہ دریں کتاب بہ نسبت اشرار این زمانہ بیان کردیم۔ پس مراد ما ازاں
 إلا نفوس هذه الأحزاب . وإنّ أبراءً من تہمة ذمّ المستورین
 ہمیں گروہ ہا ہستند۔ و ما ازیں تہمت بری ہستیم کہ مردم مستور را
 القلیلین، و نفوضہم إلی عالم العالمین، وإنما ندّم الذین
 کہ قلیل اند بیداد کردہ باشیم۔ و او شان را بسوئے خدای سپریم۔ و ما مذمت آناں می کنیم
 یفعلون السيئات معلنین و أیّ رجل یشکّ فی هذا ان
 کہ بطور آشکارا ارتکاب بدی ہا میکند۔ و کدام انسان دریں شک تواند کرد کہ
 السيئات قد کثرت فی زمننا هذا مع فساد العقائد، و ما
 بدی ہا دریں زمانہ بسیار شدہ اند و با این ہمہ عقائد نیز فاسد گشتہ۔ و
 فینا إلا من یصدّق هذا، فسأل من العمامة والعمائد . و
 در ما ہیچ کس چنین نیست کہ تصدیق این امر نکند پس از عوام و خواص پرس۔ و
 کثرت الفرق الضالّة، و تراءت فی کل طرف الضلالۃ .
 فرقہ ہائے ضالہ بسیار شدند۔ و در ہر طرف ضلالت پدید آمد
 و أکل المتعصّبون القدر کما تَأکل الجلالۃ . و الأصل فی ذالک
 و مردم متعصبان خوردن نجاست روا داشتند چنانکہ گا و پلید خوار نجاست می خورد۔ و اصل در بیان این ضلالت ہا

ما رَوَى عَنْ سَيِّدِنَا خَيْرِ الْأَنْبَاءِ، وَأَفْضَلِ الْأَنْبِيَاءِ الْكِرَامِ، وَهُوَ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ
 آلَ حَدِيثِ اسْتِ كِهْ اَزْ بَزْرَگْ تَرِینِ پیغمبروں جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مروی شدہ۔ و او ایں است
 عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَیْنَ أَخْبَرَ عَنْ أَوَاخِرِ الْأَيَّامِ: لَتَسْلُكَنَّ سُنُنَ مَنْ قَبْلِكُمْ
 كِهْ آجَنَابِ دَرِ حَالَاتِ زَمَانِهْ آخِرِی چینیں فرمودہ است۔ شمار طریقہ کسانے خواہید رفت کہ پیش
 حَذُوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ. وَأَرَادَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ هَذَا أَنَّ الْمُسْلِمِينَ
 اَزْ شَمَا كَذَشْتِهْ اَنْدِهْ۔ و ایں متابعت بچو برابری نعل با نعل خواہد بود و ازیں حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایں ارادہ فرمودہ
 یَشَابَهُونَهُمْ فِی جَمِیعِ أَنْوَاعِ الدَّجْلِ وَالْجُعْلِ، وَقَالَ لِتَأْخُذَنَّ مِثْلَ
 اسْتِ كِهْ ہر چہ پیشینیاں از جعل و دجل و فسق و فُجور کردہ اند شمایز ہم آں ہمہ خواہید کرد۔ و فرمودہ کہ شمایز خواہید گرفت
 أَحْذِهِمْ إِنْ شَبْرًا فِشْبْرًا وَإِنْ ذِرَاعًا فَذِرَاعًا، وَإِنْ بَاعًا
 دَرِ اَعْمَالِ وَاقْوَالِ و مَذہبِ مَانَدِگْرِ فِتَنِ ایشاں اگر یک بالشت بود۔ پس شمایز ہم بالشت و اگر بقدر درازی دست بود پس
 فَبَاعًا، حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمُوهُ مَعَهُمْ. وَلَا يَخْفَى
 شَمَا ہم بقدر درازی دست تجاوز خواہید کرد۔ بحدے کہ اگر او شاں دَر سوراخِ سوسماخِزیدہ باشند شمایز ہم خواہید
 عَلَى الْعَالَمِينَ أَنْ بَنَى إِسْرَائِيلَ قَدْ افْتَرَقُوا عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً
 خَزِيدِ۔ و بر عالمان پوشیدہ نیست کہ بنی اسرائیل بر یک و ہفتاد فرقہ تقسیم شدہ بودند
 فَأَوْجِبَ مَنْطُوقَ هَذَا الْحَدِيثِ أَنْ تَكُونَ كَمِثْلِهَا فِرْقًا أُمَّةً
 پس منطوق ایں حدیث واجب کرد کہ فرقہ ہائے سیدنا جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم
 سَيِّدِنَا خَاتَمِ النَّبِيِّينَ عِدَّةً. وَهَذَا الْاِفْتِرَاقُ لَمْ يَكُنْ فِي الْقُرُونِ
 ہم بریں مقدار باشند۔ و ایں اختلاف فرقہ ہا در قرون
 الثَّلَاثَةِ مِنْ قَرْنِ النَّبِوَّةِ إِلَى قَرْنِ تَبَعِ السَّابِعِينَ، بَلْ ظَهَرَ بَعْدَ
 ثَلَاثَةِ كِهْ تازمانہ تبع تابعین ست نبود۔ بلکہ بعد از گذشتن
 تَقَادِ الْأَعْوَامِ وَالسَّنِينَ، ثُمَّ اَزْدَادَ يَوْمًا فَيَوْمًا حَتَّى كَمَلَ فِي هَذَا الزَّمَانِ.
 سالہا پدید آمد۔ بعض روز بروز زیادہ شد۔ بحدے کہ دریں زمانہ بکمال رسید

بما زاد الغل ونزع العلم من صدور الرجال والنسوان، واتخذ
چرا کہ کینہ زیادہ شد و علم از سینہ ہائے مردان و زنان کشیدہ شد۔ و مردم آنان
الناس أنمّتهم جهّالاً، الذين ما أعطوا علماً ولا كأهل القلوب
را امام خود گرفتند کہ علم و عقل نہ می داشتند و نہ او شان ہجو اہل اللہ حال می داشتند
حالا، فضلوا وأشاعوا ضلالا. ونرى أن شوكة الدين وصيت
وگمراہ شدند و گمراہی را شائع کردند۔ و می بینیم کہ شوکت دین و آوازہ بزرگی
جدد ربنا قد أرزت إلى الحجاز، كما تارز الحية إلى جحرها عند
رب ما بازپس آمد سوئے مکہ و مدینہ و نواح آل چنانکہ مار باز سوئے سوراخ بوقت سختی ہا باز پس
الأوشاز، ما بقى عظمة الدين وعزة حدوده إلا فى مكة والمدينة
می آید۔ باقی نماندہ است عظمت دین و عزت حدود او مگر در مکہ و مدینہ
وترى فيهما أطلال هذه العمارة كعقبان قليل من الخزينة.
و دریں ہر دو شہر آثار باقیہ این عمارت خواہی دید مانند زر قلیل یا زر خزینہ
وإن كنا نرى بعض بدعات أيضا فى هذه الديار فى قليل من العباد
و اگرچہ ما بعض بدعات دریں ملک ہم در بعض مردم مے بینیم در اندک مردم
ولكن قد طرأ أضعاف ذلك على غيرها من البلاد. ثم مع ذلك
مگر در دیگر بلاد چند در چند ازاں زیادہ این بدعات را مے یابیم۔ باز با این ہمہ
لا نجد ریح قوۃ الإسلام وعرضه إلا فى تلك الأرض المقدسة.
خوشبوئے قوت اسلام و راحہ طیبہ آل در ہمیں زمیں پاک مے یابیم۔
وأما الأرضون الأخرى فلا نراها إلا كالأماكن المنجسة فالحاصل
وزمین ہائے دیگر کہ ہستند می بینیم کہ ہجو مکان ہائے نجس نمودار شدہ اند۔ پس حاصل کلام این است
أن الذنوب كثر فى هذا الزمان مع ترك الحياء، بل هى أدخلت
کہ دریں زمانہ گناہاں بسیار شدند و ترک حیا علاوہ براں بلکہ این گناہاں

فی العقائد والآراء، وجاهر الناس بها وصار الزمن كالليلة
در عقائد و رائے ہاداخل کردہ شدند۔ و مردم علانیہ ارتکاب آں می کنند۔ پس این زمانہ چنان شدہ است
اللیلاء . و علی ذالک ترى القسوس یضلون الناس بأغلو طات
کہ شب تاریک کہ در اں تیج نورے نباشد۔ و بالائے این ہمہ می بینی کہ پادریاں گمراہ مے کنند مردم را بہ مغالطہ ہا
فی تحریر و بیان، و يعرضون علی الناس أموالهم و بناتاً من
در تحریر و بیان و پیش می کنند بر مردم مال ہائے ایشاں را و دختران عیسایاں۔
أهل صلبان، و يرغبونهم فی ملتهم بعقار و عقیان، و یزینون
و در مذہب خود ایشاں را بزر و زمین می دہند۔ و زینت می دہند
حُریتہم فی أعینہم و یسقونہم من أطفِ مُدامة، فیری
در چشم اوشاں آزادی و بے قیدی خود را و لطیف تر شراب ایشاں را می نوشاندند۔ پس می بینند
المرتدون أن الصوم والصلاة و العفة كانت علیہم کفرامة.
مرتداں کہ صوم و صلوة و پرہیزگاری بر ایشاں ہیچو تاوانے بود۔
فالملخص أن الکفر یحارب کمثل هذا والحرب سجال.

﴿ ۷۳ ﴾

پس حاصل کلام این ست کہ از طرف مخالفان این قسم جنگ شروع است و در جگہا ہمیں اصول است کہ تیج فریق
واللہ غیور لدینہ فکیف یصدر منه اعتزال .
فارغ نمی نشیند بلکہ ہر جملہ را بمناسب آں جواب می دہد۔ و خدا برائے دین خود غیرت می دارد۔ پس چگونہ از و کنارہ کشی صادر شود و تیج
وما ینقضی یوم إلا والبدعات تتجدد، والعدو
روزے نمی گذرد مگر بدعات تازہ می شوند۔ و دشمن تحریف
یحرف الکلم و یتزید . و افتقرت الأمة الإسلامیة و ركب
می کند و از پیش خود زیادتی ہا می تراشد۔ و فرقہ فرقہ شد گروہ مسلماناں و ہر یکے در
کل أحد جُدَّة من الأمور، فذهب رجال إلى قوانین القدرة
امردین راہ دیگر اختیار کرد۔ پس بعض مردم از گروہا بر مذہب نیچریہ

والفطرة من الزمر، وقالوا لن نقبل معجزات الأنبياء والكرامات، فإنها رقتند۔ وگفتند کہ ماجزات انبیاء وکرامات ہرگز قبول نئے کنیم چرکہ ایں ہمہ قصص لا یصدقها قانون الفطرة ولا نجد نموذجا منها فی سلسله قصہ ہا ہستند و قانون فطرت آزا تصدیق نئے کند و بیچ نمونہ آنہا در سلسلہ مشاہدات نہ می یابیم المشاہدات۔ واختار قوم سوادا أعظم ولو جمع الأشرار، و قومے دیگر گروہ عظیم را اختیار کردند گواں گروہ از مردم شریر پر باشد۔ و قالوا من سلك الجدد أمن العثار☆. ولا يعلمون گفتند ہرکہ طریق مستوی را اختیار کرد یعنی نیچہ یا جماع زد او از لغزشہا در امن بماند۔ و می دانند أن الإجماع قد كان إلى زمن الصحابة، ثم حدث الفيح الأعوج کہ اجماع تا زمانہ صحابہ رضی اللہ عنہم بود۔ باز فیح اعوج پیدا شد و انحرف كثير منهم من الجادة، و لذلك اشتدت و بسیار کس از صراط مستقیم منحرف شدند۔ و از ہمیں سبب ضرورت

☆ هذا مثل من أمثال الجاهلية، يُضرب حنًا على الاتباع، والغرض منه مدح الإجماع. و ایں مثالے است از مثالہائے زمانہ جاہلیت کہ می زند تا رغبت عمل آں دہند۔ وغرض از اں ستائش اجماع است۔ و قالوا من شد وانفرد عن الجمهور، فمثله كمثل رجل نزل بتلعة وما نزل بنجد من گفتند کہ ہرکہ منفرد ماند و از جمہور علیحدہ ماند۔ پس مثال او مثال آں کسے است کہ در زینے شامل شد کہ آنجا سیلاب از بالائے کوہ الحسور، فجاء السيل وجرف به مع جميع ما كان من البعاع؛ فالغرض أن المرء على خطر می آید و زمانگی بر زمین بلند فرود کش نشد۔ پس سیلاب آمد و او را ہمہ متاع او را بیکبارگی برد۔ پس غرض از ایں مثل ایں است کہ فی الانفراد وفي التلاع. وهذا وأنا أقول إن هذه الأمثال ليست في كل محل واجبة الاتباع، وإنهم انسان در حالت تنہائی و در حالت نزول در مکان نشیب وادی و سیلاب گاہ جبال در خطر ہمی باشد۔ ایں مثل است گزمن میگویم کہ ما فهموا مواردها وما نطقوا إلا كالشاع. وما آمنوا بالنبیین الصادقین المنفردین وصالوا علیہم كالسباع. منہ بچو ایں مثال در ہر جا واجب العمل نیستند۔ نہ استند کہ مورد ہائے ایں مثالہا چیست و بچو تا دانے سخن گفتند۔ و انبیاء را منفرد و تنہا دانستہ بد و شاں ایمان نیاوردند و بچو درندگان حملہ کردند۔ منہ

﴿۷۳﴾

الضَّرُورَةَ إِلَى بَعَثِ الْحَكَمِ مِنَ الرَّحْمَنِ، وَكَانَ ذَلِكَ وَعْدًا مِنَ اللَّهِ
 شَدَّكَ خَدَاتَعَالَى بِرَأَى رَفْعِ اخْتِلَافَاتِ حَكْمِ كُنْدِهِ رَا بَفْرِيسِدْ-و ایں از طرف خدا تعالیٰ وعده بود
 الْمَنَّانَ . فَإِنَّ الْقَوْمَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ، وَادَّعَى بَعْضُهُمْ أَنَّهُمْ مِنْ
 چرَا كِه قَوْمِ مُسْلِمَانِ قُرْآنِ رَا پَارِه پَارِه كَرْدَنْد-و قَوْمِ دَعْوَى كَرْد كِه ایشاں از محمداں
 الْمَحْدَثِينَ، وَشَمَّرُوا عَنْ ذِرَاعِهِمْ لِتَخْطِئَةِ الْمُقَلِّدِينَ، وَقَوْمٌ
 هستنْد-و برآئِ خَطَاوَارِ قَرَارِ دَاوِنِ مُقَلِّدِينَ آسْتِیْنِ از هر دو دست خود برجئیدنْد و قَوْمِ
 آخِرُونَ يَقُولُونَ إِنَّ الْإِسْلَامَ قَدْ بَطُلَ فِي هَذَا الزَّمَانِ شَرُّعُهُ .
 دیگر پیدا شده اند که میگویند که شرع اسلام در این زمانه باطل شده است-
 وَتَجَدَّدَ ضَرُّعُهُ، وَقَالُوا مَا هُوَ إِلَّا كَسَمَرِ الْبَارِحَةِ، وَلَيْسَ كَمَرِّهِمْ
 ودر پستیان او پُچ شیر نمانده- وگفتنْد که شریعت همچو افسانه شب گذشته است و همچو مرهم زخمها
 الْقُرُوحِ بَلْ كَالْأَشْيَاءِ الْقَارِحَةِ . وَقَدْ بَثَّوَاتِلِكَ الْآرَاءَ، وَنَشَّوَا
 نیست بلکه خود زخم پیدا کننده است- و او شاں ایں رآئِ ہا رَا در مردم شهرت داده اند- و ایں
 هَذِهِ الْأَهْوَاءُ . فَا نَظَرَ كَيْفَ تَمَادَى اعْتِيَاصُ الْمَسِيرِ، وَسَرَتْ
 ہواہائِ نَفْسِ رَا فَا شِ كَرْدِه اِنْد- پَس بَہ بَیْنِ كِه چگونہ پیچیدگی رَاہ و دشواری آں دراز شد- و
 هَذِهِ الْعَقِيدَةُ فِي أَكْثَرِ النَّاسِ مِنَ الْفَقِيرِ وَالْأَمِيرِ، وَصَارَتْ
 ایں عقیدہ در اکثر مردم از فقیر و امیر سرایت کرده است- و
 الشَّرِيعَةُ كَبُئِرَ مَعْطَلَةٍ وَمِصْرٍ حَصِيدٍ فِي أَعْيُنِ الْحُكَّامِ .
 شریعت همچو چاہ بیکار و شهر ویران گردید در نظر حکام-
 فَلَا يُحَرِّزُ جَنَى عُوْدِهَا كَمَا هُوَ حَقُّهَا مِنْ دَوْلِ الْإِسْلَامِ، وَمَا
 و حاصل نئے شود میوه شاخ او از دولتهاے اسلام چنانکہ حق اوست- و
 نَرَى مَلِكًا مِنْ مَلُوكِ مَلْتَنَا عِنْدَ الْأَثَامِ أَنْ يَرَاعِيَ
 پُچ شاہے از شاہان اسلام بوقت سزائِ گناہ نہ می بینیم کہ بر وقت

﴿۷۵﴾

حدود الشريعة عند تنفيذ الأحكام، بل يتوغلون غضبًا
 صادر کردن احکام رعایت حدود شریعت کند۔ بلکہ از غضب افروختہ مے شوند
 إذا وعظوا لهذه السبيل، ولا يخافون قهر الرب الجليل.
 چوں برائے این راہ وعظ کردہ شود۔ و از قہر خدا تعالیٰ نمے ترسند۔
 يقطعون الأنوف ويفقؤون العيون، ويحرقون بأدنى جرم و
 بینی ہا مے برند و چشم ہا کور مے کنند۔ و بادی جرم میسوزانند
 يُغرقون، ومع ذلك لا يستفرون اليقين ويتبعون الظنون.
 و غرق میکنند۔ و با این ہمہ یقین را نہ می جویند و پیروی ظن می کنند۔
 يُذبح كثير من الناس عند اشتعالهم، وَقَلَّ مَنْ غَمَرَ بنو الهِم.
 بسیار مردم وقت غضب شاں ذبح مے شوند۔ و کمتر است آنکہ از عطیہ شاں بہرہ داشتہ
 يقتلون الناس بقصاصه، ولو كانوا من ذوى خصاصة. وإذا
 باشد۔ مردم را برائے اندک چیز قتل می کنند۔ اگرچہ از ناداران و مفلساں باشد۔ و ہر گاہ
 اعترتہم شبهة فى خيانة رجل من الرجال، فليس عندهم
 اوشاں را بہ خیانت کسے شبہ پیدا می شود۔ پس نزد شاں
 جزاءه من غير سفك الدم والاعتیال يُسلمون البراءة للكُرب.
 سزائے آل شخص بجز خون ریختن و کشتن ہیچ نیست۔ مردمان بے گناہ و پاک را بہ اندوہ ہامی سپرد و از
 ولا يخافون اللہ ويوم نزول النُوب. لا يراعون العدل عند
 خدا و از روز فرود آمدن مصیبت نہ می ترسند۔ در وقت پاداش رعایت عدل
 المكافأة، و لا يميلون من المصاف إلى المصافاة. لا يعلمون
 نمی کنند۔ و از جنگ سوائے صفائی محبت میل نمی کنند۔ نمی دانند کہ
 شرائط أرباب الأمر والسياسة، وما أعطوا حظًا من الفراسة.
 اہل حکومت و سیاست را بر کدام شرائط پابند باید بود۔ و ہیچ بہرہ از دانست ایشان را نہ دادہ شد

﴿۷۶﴾

یقولون إنا نحن المسلمون، وبعملون علی رغبم وصایا الإسلام ولا
 می گویند کہ ما مسلمان ہستیم۔ و برعکس وصیتہائے اسلام عمل مے کنند و
 بخافون۔ یدامون علی السیر الی تباين الورع والنقاۃ، و
 نمی ترسند۔ براں سیرتہا مداومت می کنند کہ مخالف تقویٰ و پرہیز گاری ہستند۔ و
 لا یبالون الصوم ولا یقربون الصلوۃ۔ لا یأخذون سبل العدل عند
 حاضر مسجد ہا نمی شوند و نماز را قریب نمی آیند۔ بر وقت دیدن لغزشہائے مردم
 رؤیۃ عثرات الناس، ولا یحزّون عند تطلب المثلاب و
 راہ عدل نمی گیرند۔ و بر جستن عیب ہا ہمہ زور خود می آگند و در وقت عیب جوئی طریق احتیاط نگاہ نمی ورزند
 یتکئون علی السّعة الذین ہم کالخناس۔ و کثیر منهم ینفدون
 و بر بدگویاں تکیہ می کنند کہ ہچو شیطان اند۔ و بسیارے ازیشاں مال ہائے
 أموال الرعا یا فی الشهوات، و یأخذون بالظلم ثم ینفقونها
 فراہم آمدہ از رعیت را در شہوات خرچ میکنند۔ و ظلم مے گیرند باز در جاہائے بدی
 فی مواضع الهنات۔ ولا یراعون مواقع البر و یتما یلون علی
 خرچ مے نمایند۔ و محل نیکی را رعایت نہ می کنند و بر اسراف
 الإسراف، و ما تراہم إلا فی مواضع اللعب واللعو لا علی سُرر
 زور مے دہند۔ و ایشاں را نحو اہی دید مگر بر در مکان ہائے لہو و لعب نہ بر تخت ہائے
 الإنصاف۔ ولا شک أن سیئات المملوک ملوک السيئات
 انصاف۔ پس ہچ شک نیست کہ بدی بادشاہاں بادشاہ بدی ہاست
 لما یبلغ أثرها إلی العجائز والأیتام والصالحین والصالحات۔
 چرا کہ اثر آں بدی ہا تا بیوہ زنان و یتیمان و نیک مردان و نیک زناں مے رسد
 و کم من رجال یخملون بظلمہم بعد النباہۃ، و یزدرون
 و بسیار مردم اند کہ باعث ظلم ایشاں پس از ناموری و بزرگی گننام می شوند بوجہ رد کردن ایشاں

لِرَدِّهِمْ بَعْدَ الْوَجَاهَةِ . وَتَرَاهُمْ يَضِيقُونَ عَلَى النَّاسِ سَبِيلَ

بعد از وجاہت حقیر شمرده می شوند۔ و بر مردم راہ ملاقات بدر بانان تنگ می کنند۔

لِقَائِهِمْ بِالْبُؤَابِينِ ، فَيَجِدُ إِلَى السَّعَايَةِ طَرِيقًا كَثِيرًا مِنْ

پس غمازاں موقع غمازی سے یا بند۔

السَّاعِينَ ، وَيَأْتُونَ أَبْوَابَهُمْ وَيَدْعُونَ ثُبُوتًا وَتَحْقِيقًا ، لِيُطَلَّبُوا

و بر در او شان آں غمازاں سے آئند و گویند کہ ما فلاں امر را بثبوت رسانیدیم تا کار و بار

لِشْمَلٍ غَرِيبٍ تَفْرِيقًا . وَيَخْتَلِقُونَ أَضَالِيلَ وَيَلْفَقُونَ أَبَاطِيلَ

و سلسلہ مظلومی را برہم زند۔ و سخنانے دور از راستی می تراشند و امور باطلہ را باہم پیوند می دهند

فِي جِهْزُونَ بِهَا الضَّعْفَاءَ الْمَجْرُوحِينَ ، وَيُؤْلَمُونَ الْمَتَأَلِّمِينَ . وَ

پس بدان افتزاہا مردمان ضعیف خستہ حال را می کشند و دردمنداں را درد می رسانند

يَعْقَبُونَ الْأَزْوَاجَ عَلَى أَزْوَاجٍ ، وَلَا يَرَاعُونَ حَقُوقَهُنَّ وَيَذْبَحُونَهُنَّ

و زن ہا بر زن ہا می کنند۔ و رعایت حقوق شاں نہ می کنند و ہنجو مییش ہا

كِنَعَاجٍ . لَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْبِلَادِ كَيْفَ خَرِبَتْ وَتَشَعَّثَتْ ، وَإِلَى الرِّعَايَا

ذبح می نمایند۔ سوئے ملک نمی بینند کہ چگونہ خراب شد و پراگندہ شد و نمی بینند سوئے رعایا

كَيْفَ تَعَكَّسَتْ وَتَعَلَّثَتْ ، وَإِلَى الْأَجْنَادِ كَيْفَ نَصَبَتْ وَوَصَبَتْ

چساں بر جائے خود خشک شدند و امر شاں مخلط گردید۔ سوئے لشکر ہا کہ چگونہ در رنج و تکلیف اند

وَإِلَى الْجِيَادِ كَيْفَ عَطَلَتْ وَعَطِبَتْ . وَلَا يَتَرَكُونَ دَرَهْمًا مِمَّا

سوئے گردنہا چگونہ معطل شدند و در رنج افتادند۔ و نمی گذارند یک درہم از اں مال

و ظَفَوْا عَلَى ضِيَاعِ الرِّعِيَّةِ وَلَوْ هَلَكَتْ دَوَابَّهُمْ وَضَاعَتْ

کہ بر آب و زمین رعیت مقرر کردہ اند و اگرچہ مویشی ایشاں مردہ باشند و زراعتہا

زَرَوْعُهُمْ مِنَ الْآفَاتِ السَّمَاوِيَّةِ أَوْ الْأَرْضِيَّةِ ، وَيَعَاقِبُونَ لِلْخِرَاجِ

ضائع شدہ باشند از آفات سماوی یا ارضی۔ و در شکنجہ می کشند برائے خراج

ولو لم يتعهد الأرض العهْد، وأمحل المُلْك وذابت من
 و اگرچہ بروقت باراں نباریدہ باشد۔ و اگرچہ خشک سال عام بودہ باشد و جگرہا
 الجوع الأكْبَاد، ولو أعوزت العُلوفات، وعزّت الأقوات. و
 از گرسنگی گداز شدہ باشد۔ و اگرچہ چارہ مواشی نایاب گردیدہ باشد و قوت مردم عزیز الوجود گردیدہ
 لا یبالون حتی تهلک الرعایا أو تلفظهم أرضٌ إلى أرضٍ لشدائد
 و بیچ پروا نمی دارند تا بدیں نوبت رعیت می میرد۔ یا از زمین سوئے زمین آفندہ می شود براے
 امتراء المیرة، و یتیهون مع صبیانهم سائلین علی ضعف
 سختی ہائے حاصل کردن رزق۔ و برد رہا مع بچگان خود سوال کنندگان می گردند با وجود ضعف
 من المریرة، و لا یملكون فتیلا و لا یجدون إلیه سیلا.
 و ناتوانی از قوت نفس و مالک نمی باشند خستہ خرمارا۔ و نہ بدایں راہ می یابند۔
 لا یبقی لهم متاع لیستظہروا به علی الأيام، و لا ضیاع
 باقی نہ می ماند ایشاں را متاع تا بدایں بروز ہائے گردش خود مد جویند و نہ زمین باقی ماند
 لما ینهبه سَنَةٌ جَمَادٍ و جوعٌ صائلٌ كالضُرغام، و عدمُ الریْف
 چرا کہ سال بے باراں او را غارت میکند و گرسنگی بچوشیر حملہ میکند۔ و نیز زمین بے گشت می باشد
 و منعُ بیع الأرض من الحگام. و تشتدّ البلیة حتی تُسقط
 علاوہ براں از فروختن زمین ممانعت می کنند۔ و بلا بدرجہ غایت سخت می گردد تا بحدی کہ زنان
 النساءُ الأجنّة، و یُعولُ الأبناء و لا یجدون المیرة. و مع ذالک
 بچگان را می آفندند۔ و فرزندان فریاد می کنند و رزق نمی یابند۔ و بایں ہمہ
 یستقریہم الشرطیون لخراج المَلِک و یأخذونہم أخذةً رابیة.
 ایشاں را سپاہیاں خراج گیر تلاش می کنند و می گیرند ایشاں را سخت گرفتنی۔
 و یعاقبون و یقولون این تفرّون و علیکم ہذہ باقیة.
 و در شکنجہ می کشند و میگویند کجا می گریزید و بر شما این قدر روپیہ باقی است۔

فیکون ویقولون یالیت المنیة کانت القاضیة . و
 پس این بیچارگان گریہ می کنند و می گویند کاش امروز موت فیصلہ این زندگی ما کردے۔ و فریاد
 لا یسمعون زفیرهم ولو القوا معاذیرهم . ہذہ عیۃ رعایا ہم
 ایشان نے شنوند۔ اگرچہ از ہر گونہ عذر ہا کنند۔ این زندگی رعیت ایشان
 وہم علی الأرائک یضحکون، ویشربون الخمر ویتمرمرون .
 وایشان بر تخت ہا مے خندند۔ و شراب مے نوشند و از خوشی مے جنبند
 وبالجواری یلعبون، وفی الیالی یزنون، وفی النہر یظلمون .
 و با زنان بازی مے کنند۔ و در شب ہا بد فعل می کنند۔ و در روز ہا ظلم مے کنند
 وإذا جاءہم أحد من الذین أصابتہم مصیبة وأخذتہم
 و اگر یکے از آناں نزد ایشان بیاید کہ مصیبت زدہ و حوادث رسیدہ اند
 داهیة فیشتمون ویذعون، وإذا عرض علیہم قصۃ مصیبتہم
 پس دشنام مے دہند و دفع کنند۔ وچوں قصہ مصیبت خود را بہ تضرع
 تضرعاً و آداباً، فیعرضون ساکتین ولا یردون علیہم جواباً و
 و ادب عرض میکنند پس خاموش مے مانند و جواب شاں نہ مے دہند۔ و
 لا یعاون بمقالہم، ولا یبالون تضرعہم ومانزل لہم من
 ہیچ پروائے گفتگوئے شاں نمی کنند و نہ پروائے تضرع و مصیبت شاں مے نمایند۔
 أہوالہم . ولم یزل أمر الظلم یزداد، والنفوس تُصاد، حتی
 و ہم چنین ظلم زیادہ مے گردد۔ و جان ہا شکار مے شوند۔ تا آنکہ
 یبور الرعایا وتخرب البلاد . وإنہم من ملوک المسلمین .
 ہلاک میشود رعیت و خراب میشوند شہر ہا۔ و ایشان از بادشاہان اسلام اند۔
 ولا نقص علیکم قصۃ الآخیرین . فندعوک یا قدر السماء .
 و قصہ دیگران بر تو نے خوانیم۔ پس اے تقدیر آسمان ترا می خوانیم

أين أنت من هذه الأمراء؟ الرعايا يُصلِحون الأرض بِشِقِّ الأنفَسِ
 ازیں امیراں کجا دور می مانی۔ مردم رعیت زمین را بصد مشقت قابل زراعت
 للزراعة والغراسة، وإذا استخرجت فيكتبون الخراج عليهم
 و نصب درختاں می کنند۔ وچوں قابل زراعت شد پس ایں امرا برو خراج خود مقرر
 ولا يؤدّون شرائط السياسة. ومن المعلوم أن الرعيّة تؤدّي
 میکنند بغیر اینکہ شرائط رعیت بجا آرند۔ و ایں معلوم است کہ رعیت خراج حاکمان
 الخراج إلى الولاية، لكونهم من الحماة، وإذا فاتت شرائط
 ازیں وجہ سے دہد کہ ایٹاں حامیان و حافظان ایٹاں ہستند۔ پس چوں شرائط حمایت
 التعمد والتكفل والحماية، فزال الحق كأن الرعايا خرجت
 و ذممداری و نگہبانی محفوظ نماند۔ پس حق زائل شد گویا مردم رعیت دریں
 من تلك الولاية، بل الخراج ما بقى خراجا الذى يوظف على
 ولایت نماندند۔ بلکہ دریں صورت آں خراج نماند کہ بر مردم زمینداراں مقرر
 الفلاحين، وصار كالجزية التى تُضرب على رقاب أهل الذمّة
 کردہ میشود۔ و بچو آں جزیہ شد کہ برگردن ہائے اہل ذمہ مقرر کردہ ہے۔
 المغلوبين. فالحاصل أنهم يأخذون خراجهم إن أصاب المطر
 پس حاصل ایں است کہ او شاں خراج خود از زمینداراں سے گیرند اگر بارش شود
 أرض الفلاحين أو لم يُصب، وهذا عدلهم فانظر واعجب.
 یا نہ شود۔ و ایں عدل ایٹاں است بہ ہیں و تعجب کن
 وكذا لك لهم عادات أخرى لا يمكن شرحها، ولا يؤسى جرحها.
 وہم چنین ایٹاں عادت ہائے دیگر نیز دارند کہ شرح آں ممکن نیست۔ و نہ زخم آہنہا قابل علاج
 تمرّ لياليهم بالخمير والزمر، ونهّهم في النرد والقمر. و
 شبہائے او شاں در خمیر و مزار زدن می رود۔ و روزہائے شاں در نرد و قمار می گذرد و

مع ذلك يتمنى كل منهم أن يكون مهيباً في أعين الناس. و باوجود این ہرکے از ایشان آرزو می دارد کہ در چشم مردم با ہیبت باشد۔ و مظفراً عند البأس. و تجدهم عزيمة النهمة في الشهوات الدنيا در وقتہائے جنگ مظفر و منصور بود۔ و تو ایشان را در شہوات دنیا ولذت ہائے آل شدید الحرس و لذاتہا، و مستغرقین فی ملاحیہا و جہلاتہا. لا یفارقون خواہی یافت۔ و در لہو و لعب دنیا و کارہائے جہالت آل غرق خواہی دید۔ از جام ہائے كأس الصہباء، و لا أدناس الندماء. لا یطیقون أن یسمعوا شراب جدائی شوند و از ناپاکی صحبت ہم نشیناں و ہم کاسہ شراب دوری و احتراز نمی کنند۔ طاقت نصیحة أو یحتملوا من الوعظ كلمة فیأخذهم عزة. و نمی دارند کہ نصیحتے را بشنوند یا برداشت یک کلمہ وعظ کنند۔ پس خیال بزرگی خود ایشان را می گیرد و یتوغمرون غضباً و غیرة و یكون أکرم الناس علیہم من سینہ شاں از غضب و غیرت پر می گردد۔ و بزرگ تر نزد ایشان کسے است کہ زین لہم حالہم و حمدہم و أعمالہم. یجدون الإمارة والدولة حالات بد ایشان را نزد شاں نیک نماید و تعریف ایشان و کارہائے ایشان کند۔ فرمانروائی دولت را فی حدائے السن و عنفوان الشباب، فیجرہم أهواؤہم و در اوائل جوانی خود می یابند۔ پس خواہش ہائے نفسانی شاں و دوستان ندمائہم إلی طرق التباب. لا یكون لہم معرفة بتدبیر الناس ہم پیالہ شاں ایشان را سوئے راہ ہلاکت می کشند۔ نمی باشد ایشان را معرفت و تدبیر مردم و نہ ای عقل و ضبط امورہم، و لا یطلعون علی ضمائرہم و مستورہم۔ کہ چساں امور رعیت منضبط می باید کرد و بر خیالات پوشیدہ شاں اطلاع نمی دارند و لا یعطی لہم دہاء یحفظ بہ اقتصاداً و توسط و اعتدال۔ و آل عقل ایشان را نمی دہند کہ بداں طریق اعتدال را رعایت کردہ باشند۔

فیسرفون وتكون ذخائر الدنيا وخزائنها عليهم وبال. وإن أصابهم
پس اسراف می کنند و ذخیرہ ہائے دنیا و مالہا بر ایشان وبال مے گردد۔ و اگر ایشان را
غم فلا يكون لهم صبر واستقلال، وربما يذهبون إلى نهبِ
غمے رسد پس صبر و استقلال از دست می دهند۔ و بسا اوقات دیدہ و دانستہ در ہلاکتہائے
بأقدامهم فيحلّ عليهم غضب اللّٰه ويأتى زوال. لا يرضون
افتند پس غضب الہی بر ایشان نازل مے شود۔ و زوال مے آید۔ از دانشمندے
عن تحرير أئقن أمور السلطنة، ويتخذون الرّاع أخذاناً
راضی نہ مے شوند کہ امور سلطنت را بہ ضبط آورده است۔ و بہچو زنان مردم کمینہ را دوست
کالنسوة، فيكون آخر أمرهم الانتحار، أو الجنون أو الفضيحة
مے گیرند۔ پس آخر امر ایشان خود کشی مے باشد یا جنون یا رسوائی
والتبار. لا يعطون فراسة صحيحة، ولا كالعقلاء قريحة.
و تباہی ایشان را فرست صحیحہ نہ مے دهند و نہ طبیعت بہچو دانشندان
وتعلم أن من شرائط الوالى ذى المعالى، أن يعطى له من
و مے دانی کہ از شرائط فرمانروا این است کہ دماغ او بلند باشد۔
دماغ عالی، وعقل يبلغ إلى الأعماق والحوالى، ونور يحيط
و او عقلے دارد کہ تا عمیق در عمیق و گردا گرد برسد۔ و نورے دارد کہ
الأسافل والأعالى، وأن يعرف ضمير المتكلم، ويفرق بين
احاطہ اسفل و اعلى کند۔ و اینکہ نیت پوشیدہ کلام کنندہ را بشناسد و در متکلف و
المتكلم والمتألم، ويكون على بصيرة كأنه نُوجى بذات
دردمندان حقیقی فرق تواند کرد۔ و او را چنان بصیرت دادہ باشند کہ گویا او را از راز دل
الصدور، أو تكهن بما كان من السرّ المستور. ومن شرائط
آگہی دادہ شد یا بکہانت دانست آنچه راز پوشیدہ بود۔ و از شرطہائے

الإمارة أن يفرّق الأمير بين الورم و الوثارة، وأن يفهم دقائق فرماں روائی ایں است کہ فرق کند امیر در آماں و فرہ شدن بکثرت پیو و بارکی ہائے الامور السياسية و يفوق رأيه آراء جميع أركان الوزارة. امور رعیت پروری بفہم دو بر رائے ہمہ وزیراں رائے او غالب باشد۔

وأن يعظم رعبه و تُنفذ أحكامه بالإشارة، وأن يقدر و رعب او عظیم باشد و بیک اشارہ احکام او نافذ شوند۔ و اینکه قادر بود على ضبط الأمور والأخذ فيها بالثقة، وأن يؤدّيها بالتروى بر ضبط امور و باعقاد تمام کارہائے سلطنت تواند کرد و اینکه امور سیاسیہ را چنان ادا کند والمضاء فيها على وجه البصيرة الصادقة، وأن تكون له أنوارُ کہ اندروں آں بخرد و درآنها بوجہ بصیرت فرو رود و اینکه ہجو خضر نورہائے دانش درایۃ القلب كالخضر عند اعتیاص المسیر، و عند القضم دل او در راہ ہائے پیچیدہ و در وقت داخل شدن فی السبل الخوفة من دقائق التدابير. ولكن كيف يدركون در راہ ہائے خطرناک از قسم تدبیر ہائے باریک یاوراو باشند۔ مگر ایں مردم چگونہ ایں مقام را بیا بند۔

هذا المقام، ولا يخافون ربهم العلام، ولا يتكلمون بوجه طليق و ایشاں از خدائے دانندہ غیب نمی ترسند۔ و بہرہ کشادہ گفتگو نمی کنند ولا ينطقون إلا بعسس ولسان ذليق؟ فلذلك يلتبس عليهم كلام نجه کنند مگر جیسں بر جیسں و بہ زبان تیز۔ پس از بہر ہمیں راز مردم بر ایشاں سر الناس، ولا يطيقون أن يزئوا الناس ورن القسطاس۔ پوشیدہ می ماند۔ و نمی توانند کہ ہجو وزن ترازو مردم را وزن کنند۔

فيتوغلون غضباً على من يستحقّ الرحم ويرحمون من هو پس پرمیشود سینہ شاں از غضب برکسے کہ مورد رحم است و رحم مے کنند برکسے کہ

كالخناس . يُودِعون المستحقين لهبًا، ويُعْطون البطالين ذهبًا .
 ہجو شیطان است۔ می سپارند اہل استحقاق را گرمی آتش و بے کاراں و بدروشان را زرمی دہند۔
 بحارب اللہ قلوبہم ویسرّ الشیاطین ذنوبہم . والذین یتخیرون
 جنگ می کنند با خدا تعالیٰ دلہائے شاں و خوش می کنند شیطان ہارا گناہ ہائے شاں و آناں کہ در حالت کودکی شاں
 لتأدیبہم و تہذیبہم فی عہد الصبا، فہم یرغبونہم فی الخمر
 برائے تادیب و تہذیب ایشاں منتخب می شوند۔ پس ایشاں برائے شراب و مزامیر ایشاں را
 والزمرو علی منادمۃ علی الربی . ویستفرون حیلاً لذلک
 رغبت می دہند کہ تا بر بلندی کوہ و پشتہ ہا باہم شراب بنوشند۔ و برائے ایں کار در وقت
 فی أوقات المطر وعند ہزیز نسیم الصبا . فیتوتّحون من
 بارش و وزیدن نسیم صبا حیلہ ہا مے جویند۔ پس اندک اندک از شراب
 الشراب فی بعض الأوقات، ثم یمزیدون ویداومون وینشأون
 در بعض اوقات می نوشند۔ باز زیادہ مے شوند و براں ہمیشگی می کنند و در ہمیں عادات
 فی مثل هذه العادات، ویقولون هل من مزید عند المنادمات .
 نشوونما مے یابند۔ و در مجلسہائے شراب میگویند کہ اگر زیادہ است آل ہم بیارید
 ویحفدون إلی استیفاء اللذات . و کذلک یسودون کتاب أعمالہم
 و سوائے کامل کردن لذات مے شتابند۔ و ہم چنین نامہ اعمال خود را سیاہ می کنند
 قبل أن ینخضرّ إزارہم، ویبقل عذارہم . ویتعودونہ یومًا فیومًا .
 قبل اینکہ سیاہ شود پاجامہ ایشاں یعنی موائے زہار بر آیند و بزرگ درود بر ایشاں۔ و ہر روز عادت خرمے کنند۔
 ولا یبالون لعنا ولا لومًا . ویزعمون أن الخمر یقوی أبدانہم
 و از لعن کسے پروا ندارند۔ و گمان مے کنند کہ شراب بدن ہائے ایشاں را تقویت می بخشد
 ویوقظ ثعبانہم، ویغری علی البغایا شیطانہم . ویظنون
 و مار ایشاں را بیدار می کند۔ و شیطان ایشاں را بر زنان فاسقہ می انگیزد۔ و گمان مے کنند

أن الخمر تحطُّ عنهم ثِقَلُ الهموم، وتضع عنهم عِبَاءَ الغموم.
 کہ شراب از ایشان بار غمها دور می کند۔ و بارگراں غمہارا از سرشاں فرو مے آورد
 ويقولون إنها تفرِّح البال، وتُزيل اللغوب والاضمحلال.
 و میگویند کہ شراب دل را قوت می دهد۔ و ماندگی و نیستی را دور مے کند۔
 وإذا شربوا فيهِ نُؤن طول النهار، ويصرون على من لم
 وچون نوشیدند پس ہمہ روز بیہودہ گوئی مے کنند۔ و ہر کہ گاہے نہ نوشیدہ است
 يُذق من الأحباب والأُنصار، ويقدمون إليهم كأساً بأيديهم
 از دوستاں و مددگاراں برو اصرار مے کنند کہ اوہم بنوشد و پیالہ ہائے شراب بدست خود
 ويسقون بالإصرار، فيشربون ما أحضر كراهةً أو بالانقياد.
 پیش مے آرند و بہ اصرار مے نوشاند۔ پس می نوشند ہر چہ حاضر کردہ باشد بکراہت یا باطاعت
 ثم يتعودونها فتدور الكأس كلَّ ليل حتى يسقطوا كالجراد.
 باز عادت میکنند او را و ہر شب دور شراب میشود تا بوقتہ کہ ہچو ملخ می افتند۔
 ويجعلون النهارَ للزينة واللباس، والليلَ للكأس. وقد
 و روز را برائے زینت و لباس خاص مے کنند و شب را برائے خوردن شراب و گاہے
 تجتمع إليهم في بعض لياليهم بغايا السوق، ويُكرمن
 در بعض شب زنان بازاری مے آید۔ پس با عزت نشانیہ می شوند
 ويُعظمن وتُقدّم إليهن كؤوسٌ من الغبوق. فلا يزالون
 و تواضع می کنند ایشان را بشراب شب انگاہی۔ پس ہمیشہ
 يتعاطون الأقداح، ولا يفارقون الراح، ويُظهرون بالقهقهة
 جام شراب مے نوشند۔ و جدائے شوند شراب را۔ و بقتہہ خوشی خود ظاہر مے کنند
 المُراح، ويتذاكرون في مدح الملاهي وأنواع اللذات، فقد
 و باہم ذکر مے کنند در مدح اسباب لہو و انواع لذات۔ پس گاہے

﴿۸۶﴾

یجرى الکلام فى ألفتِ نوع الخمر وقد يدور القول فى مدح
کلام در لطیف تر قسم شراب جاری میشود و گاہے سخن در وصف زنان سرودگو یاں باہم
المغنیات. ویقول أحد: إنى آلیتُ أن لا أتزوج إلا هذه
میکند۔ ویکے از ایثاں میگوید کہ من سوگند خورده ام کہ ہمیں زن فاحشہ را بزکاح در آرم۔
البغی، ویقول الآخر: إن فزت فقد وجدت الكوكب الدرّی
و دیگرے میگوید کہ اگر دریں کامیاب شدی پس ستارہ درخشاں را بدست آوردی
ویتزوجون البغایا فیسرى سیرهنّ فى وُلدِهِنَّ، ویصدر
و در نکاح خود مے آرنند زنان بازاری را۔ پس سیرت آل زناں در بچہ ہائے شاں سرایت می کند۔ وطبعاً
منهم الرزائل طبعاً لا من الإرادة، و لا يوجد فيهم كأمهاتهم
کینگی ہا از ایثاں صادر میشوند نہ ارادتاً۔ و بچہ مادر ہائے شاں در اوشاں خلق نیکویافتہ
خُلُقٌ حسنٌ و لا رائحةٌ من العفّة والزهادة. نعم يوجد
نمے شود و نہ بوئے از عفت و زہادت۔ ہاں بچہ زناں بازاری
کالبغایا نوعٌ من الجلادة، مع القرائح الوقادة، و حُبّ
قسمے از چالاکى در ایثاں یافتہ مے شود۔ با طبیعت ہائے تیز و خواہش
الزينة و هوى السیدودة و السیادة، فیتکبرون و یهلکون
زینت و سرداری۔ پس تکبر می کنند و ہلاک می شوند
وقلّ أن یُختم لهم بالسعادة. و یبرز أكثرهم على عادة
و کمتر مے افتد کہ خاتمہ او شاں بر سعادت گردد۔ و اکثر ایثاں بہ عادت
الغمّازین والنّمّامین، و کالجوارى الزانیات مُعجبین متوغّربین
غمّازاں و نماماں ظاہر مے شوند۔ و بچہ دختران زانیہ عادت خود بینی و حشم
مستشیطین، و بالکبر رقاصین. لا يوجد فى بطونهم إلا
و اشتعال دارند۔ و از کبر مے جنبند۔ یافتہ نمی شود در دلہائے شاں مگر

﴿ ۸۷ ﴾

صدید البخل وَالْغِلِّ وَالْعِنَادِ، وَلَا یَرْضُونَ إِلَّا بِالتَّفْرِقَةِ وَالْفَسَادِ
 ریم بخل و کینه و عناد و راضی نہ می شوند مگر بفرقہ و فساد
 لَا یَصْنَعُونَ بَعَادَ اللَّهِ إِلَّا شُرًّا، وَلَا یُضْمِرُونَ إِلَّا ضَرًّا یَتْبَاهُونَ
 نمی کنند باندگان خدا مگر شرارت و در دل نمی دارند مگر بدی را۔ فخر می کنند
 بِفَوْزِ الدُّنْیَا الدُّنْیَیَّةِ، مَعَ دَعَاوِی الرِّهْبَانِیَّةِ. یَعَادُونَ الصَّدَقِ
 بمرادیابی دنیای ناکارہ۔ باوجود دعوی ہائے قطع تعلق ازدنیاء دشمن میدانند۔ صدق را
 وَبِئْسَ مَا یَلْحَقُونَ بِمَنْ یُنَاقِضُ عَمَلَهُ. یُنَبِّهُونَ عَلٰی خَطِّئِهِمْ، ثُمَّ
 و اہل آزار۔ و می پیوندند بکسانی کہ دشمن می دارند صدق را۔ متنبہ کرده میشوند بہ خطائے ایشان باز
 لَا یَنْدَمُونَ عَلٰی بَادِرَةِ إِزْرَائِهِمْ. وَمَنْ تَصَدَّى لَاسْتِبْرَاءِ زَنْدِهِمْ.
 پشیمان نمی شوند برشتابی نکوہیدن خود۔ و ہر کہ برائے بر آوردن آتش چقماق شاں پیش آید
 وَاسْتَشْفَافِ فِرْنَدِهِمْ، فَلَا یَجِدُهُمْ إِلَّا سَقَطًا خَالِیًّا مِنْ
 و بتامل نگریستن خواہد در جوہر شمشیر شاں۔ پس ایشان را از خیر دنیا و آخرت خالی خواہد یافت۔
 خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ أَوْتَحَّ النَّاسَ وَمَنْ أَسَارَى الْخَنَّاسِ، وَمَنْ
 و از حقیر تر مردم و از قیدیان شیطان و از
 الْفِئَةِ الْمَفْسُودَةِ. وَكَيْفَ كَانَ عَلٰی رِشْدِ مَنْ خَرَجَ مِنْ رَحْمِ الزَّانِیَةِ.
 گروہ فساد کنندگان باشد۔ و چگونه کسی رشید باشد کہ ولد الزنا است
 فَلَا شَكَّ أَنَّ الْبَغَايَا قَدْ خَرَّبْنَ بِلْدَانَنَا، وَأَضَلَّلْنَ شِبَّانَنَا، وَ
 پس بیچ شک نیست کہ زنان فاحشہ ملک ما را خراب کردہ اند۔ و جوانان ما را گمراہ کردہ۔ و
 بَهَنَ وَبَوَّلَدَهُنَّ حَقُّ قَوْلِ نَبِيِّنَا الْمَصْطَفَى كَمَا تَعْلَمُ وَتَرَى.
 بہ این زنان و بہ اولاد شاں منطوق حدیث نبوی بظہور آمدہ چنانکہ می بینی و می دانی
 وَصَدَقَ مَا قَالِ سَيِّدُنَا وَنَبِيِّنَا فِي عِلْمَاتِ آخِرِ الزَّمَانِ.
 و راست شد آنچه گفت سیدنا و پیغمبر ما در علامات آخری زمانہ۔

﴿ ۸۸ ﴾

فإن نطفة البغايا قد خامرَ أكثرَ وُلْدٍ وتُملاً منه أكثرُ البلدان، وما
چرا کہ نطفہ زنان بازاری با کثر بچگان مخلوط شدہ۔ و این زنان بازاری
نَقَصَنَ بل یزددن کَمَّا وکِیْفًا وخبثًا وضرًّا، وکلّ یوم
کم نشدہ اند بلکہ از روئے کیف و کم و خبث ضرر در زیادت اند۔ و ہر روز حال شان
ہلَمَّ جَرًّا۔ و ہذا ما قَدَّرَ اللّٰہُ لہذا الزمان و أتاح
سوئے کثرت و شدت منجر است۔ و این آل امر است کہ خدا تعالیٰ برائے این زمانہ مقدر کردہ است۔
و طوبی لمن أعرض عنهن وراح. و ویل للذین تمایلوا
و خوش قسمت کسے کہ ازین زنان اعراض کرد و رفت۔ پس واویلا براں کساں کہ بر مرغوبات شہوت
علی رغائب الشهوة، و مالوا إلی هذه الفئة الفاسقة، بدون
خود را افگندہ۔ و سوئے این فرقہ فاسقہ میل کردہ و سوئے انجام کار نظر نہ کردہ
نظر إلی العاقبة. یموتون لاستیفاء اللدّة، ویتلّون تلّو البغایا
برائے حظ کامل لذت مے میرند۔ و پس زنان فاسقہ
کسکاری الحانۃ، وینہضون علی أثرهن کجدایا الطبیۃ و
بہجومتان شراب خانہ می روند۔ و پس ایشان بر مے خیزند بہجومتان آہومادہ پس آہومادہ و بہجو
أَجْرِیۃِ الکلبۃ، ویدورون بہن کما یدرن فی أهواء
بچگان سگ مادہ پس سگ مادہ و بخوکیہ این زنان گردش میکنند در خواہش ہائے
النفس الأمّارة، و قد سمّاهن رسولنا صلی اللّٰہ علیہ وسلم
نفس امارہ۔ و جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام این زنان ظبیۃ الدجال
ظبیۃ الدجال، و قال قد قَدَّرَ خروجهن قُدّامۃً هذا المحتال.
نہادہ است، و فرمودہ است کہ خدا تعالیٰ مقدر فرمودہ است کہ این زنان فاسقہ بہجو آہومادہ
لیندرن بظہورہ کدلالۃ کثرة الفأر علی الطاعون الأکال.
خود را آراینہ پیش از دجال ظہور خواہند کرد۔ و بہجو کثرت موشاں کہ بر طاعون دلالت مے کند

﴿ ۸۹ ﴾

والسرّ فيه أن البغايا حزبٌ نجسٌ في الحقيقة، ويُظهِرن على
و راز دریں این است کہ زنان فاحشه درحقیقت پلید اند و بر مردم پاکی
الناس طهارتھن ونظافتھن بأنواع الزينة والألبسة والنهابة
و نظافت خود را بزینت و لباس و سرخی رخسار
الخدّ والنعمومة. وهذه دجلٌ منهن كالدجال وشابهنه بآتم
ونازکی مے نمایند۔ و این دجل ایشان است بچو دجال و این زنان بدجال
المشابهة، فجعلن كإرهاص له علامة لهذه المماثلة. ثم إن
مشابہت تام دارند پس دجال را بطور پیش خیمہ قرار دادہ شدند بوجہ این مماثلت کہ
الدجال ليست أفعاله كالرجال، بل يستر وجهه الكاذب
درمیان است۔ باز این ہم ہر است کہ کارہائے دجال بچو مردان نیست بلکہ دجال بچو زنان روئے دروغ خود را
كالنساء ويُرى نفسه كالصادقين لصيد الجهال، ويُخفى
مے پوشد و بچو صادقان برائے شکار جاہلان خویشتن رامی نماید و فریب ہائے خود را
مكائده كقحبة يُخفى شبيها بالادهان والخضاب وأنواع
بچو آں زن پوشیدہ می دارد کہ پیرانہ سالی خود را بمالش دہن و خضاب وغیرہ اعمال می پوشد۔
الأعمال. ففي هذه إشارة إلى أن للدجال و البغايا لسيرة
و دریں مثال اشارت است کہ زنان فاحشه و دجال را
واحدة و هذه الفرقان تشابهان في الحيل و الأفعال. و
در حیلہ جوئی و کارسازی مشابہت مے دارند۔ و نیز
تمثالان في الافتعال وجذب القلوب بلين المقال. وترى
بہ دروغ گوئی و بہتان تراشی و کشیدن دلہا بہ نرم گفتگو مشابہت شان باہم واقع است۔ و می بینی
بعض البغايا العجائز تُظهِر وجهها بالتدھينات والتسويلات
بعض پیرہ زنان فاحشه را کہ می نمایند روئے خود را بہ روغن مالیدن و خود را آراستن

والتزینات كالشبان، فيحسب الجاهل وجهها الديميم كالبدن
وزينت دادن ہچو جواناں۔ پس نادانے روئے زشت او را ہچو ماہ تاباں مے انگار۔
فی اللمعان . فكل ما تفعل البغى بالمكيدة، وتُرى جلا دتہ
پس آں ہمہ کارہا کہ زن فاحشہ بمکرو فریب و ہچو آہو مادہ چالاکي
كالظبية، كذلك يفعل الدجال ويظهر زينة التقوى و
وسكى خود مے نمايد۔ ہم چينس دجال زينت تقوى و عفت ظاہر مے کند۔
العفة في بطنه يغلى الرحيق، والوجه كأنه الصديق.
و در شکم او شراب جوش مے زند۔ و رو چناں مے نمايد کہ گویا مردے است راستباز
و يحجب طوائف الأنام، بزينة تملق اللسان وإراءة
و می پوشد و نابینا میکند طوائف انام را بچرب زبانی و نمودن تواضع
التواضع في الكلام . فقد وقع هذه وهذا كالمرايا المتقابلة
در کلام۔ پس زنان فاحشہ و دجال ہچو آئینہ ہائے باہم مقابل اند
و في هذا إشارة أخرى من الحضرة النبوية، و هي أن
و دریں اشارتے دیگر نیز است از درگاہ نبوت۔ کہ چون
سيئة إذا كثرت و كملت و طغت و تموجت فهي تحدث
یک بدی بکمال مے رسد و زیادہ مے شود و و موج می زند پس آں بدی
سيئة أخرى بالخاصية، التي تحاكي الأولى في ألوان الكيفية.
کہ دیگر رامشابه اوست پیدا مے کند انکہ بدی اول را در رنگہائے کیفیت مشابہ می باشد
وقد جربنا غير مرة أن نساء دار إن كن بغايا فيكون
و ما بارہا آزمودیم کہ اگر در خانہ زنان آں خانہ فاسقہ باشند پس
رجالها ديوثين دجالين . وهكذا وجد تلامذتهما من
مردان آں خانہ دیوث و دجال مے باشند و ہم چينس تلازم ایں ہر دو

الأولين إلى الآخرين، ففكر إن كنت من العالمين.

از اولین تا آخرین همیشه موجود مانده۔ پس اگر عقلمند هستی دریں فکر کن۔

ثم نرجع إلى ذكر الملوك[☆] والأمراء، فنقول ما بقي على

باز ما سوئے ذکر ملوک و امرا رجوع مے کنیم۔ پس میگوئیم کہ بر راز امرائے

أمراء هذا الزمان ختم ولا حاجة إلى الإزراء، وإنهم انقسموا

این زمانہ پٹیج مہرے نمائندہ و پٹیج حاجت عیب گیری نیست۔ و ایشان دریں زمانہ ما

في زماننا هذا إلى أقسام، وتنافوا في فسق وإجرام، فتجد

بسوئے چند قسم منقسم شدہ اند و در بدکاری و ارتکاب مختلف افتادہ اند۔ پس

بعضهم مشغوفين بنساء ومُدام، وبعضهم بألوان طعام.

بعض را توفریفہ زنان و شراب خواہی یافت بعض را سوئے طعامہائے رنگارنگ۔

وتشاهد بعضهم مفتونين بمرات المثاني، ومطلعين إلى

و بعض را فریفتہ آواز تارہائے چنگ۔ و قصد کنندہ سوئے

هذا ما رأينا في بعض ملوك الإسلام، وأمراء هذه الملة الذين

این آل امور اند کہ در بعض ملوک اسلام دیدہ ایم۔ و نیز در امیران این ملت کہ

صاروا كالأنعام. قَصَرُوا هَمَّهُمْ عَلَى اللَّذَاتِ. وَتَرَكَوْا حِمَى الْخِلَافَةِ

ہچو چار پایان شدہ اند۔ ہمت خود را بر لذات بستہ اند۔ و گذاشتند مرغزار بادشاہی را

كالفلوات. ما بقي شغلهم من دون الاصطباح. ولا ذريعة

ہچو بیابان۔ شغل ایشان بجز شراب خوردن پٹیج نمائندہ۔ و نہ ذریعہ

راحتهم من غير الراح يشربون الكميت الشموس إذا حجب

آرام شان بجز شراب۔ مے نوشند شراب تند را چون ابر از ظہور

الشمس المَواطِرُ، وتراءى السحبُ وسُرَّتْ بِشَيْمِهَا الْخَوَاطِرُ

باز دارد آفتاب را۔ و ظاہر شوند ابرہا و بدین آنہا دلہا مسرور شدند

☆

أغاريد الغوانى والأغانى، ومستهلكين على صوتِ برهْرَهيةِ
آواز ہائے زنان خوبصورت و سرودہا۔ و ہلاک شوندگان بر آواز زن درخشنده از صفائی جلد
من الأذانی . ومنهم الذين يستعدون السفر الذى هو قطعة
از کمینہ و کم نژاد زنان۔ و بعض ایشان را سفر خوش مے افتد آل سفر کہ در حقیقت پارہ

﴿ ۹۳ ﴾

وقد فسدت بلادهم من أنواع الفتن. ونزلت على الرعايا
و ملک شاں از گوناگون فتنہ ہا تباہ شدہ۔ و بر رعیت شاں
ألوان المصائب والمحن. المسالك شاغرة والقبائل متشاجرة
گوناگون مصیبت ہا و محنت ہا نازل شدند۔ راہ ہا ترسناک اند و قبائل ہا ہم اختلاف دارند
ما كان لأحد أن يسافر فى بلادهم بالانفراد. فيُنهب أو يُقتل
طاقت کسے نیست کہ در ملک شاں تہا سفر کنند۔ پس غارت کردہ میشود یا قتل کردہ میشود
ولا يدركه أحد للإمداد. لا يرون هؤلاء إلى نظام حكام الدولة
و بیچ کس مدد او نتواند کرد۔ این مردم نے بیند کہ چگونه حکام دولت انگریزیہ
البرطانية و حسن صفاتهم و رزانه حصاتهم. وأساليب سياستهم
انتظام کردہ اند و چگونه بطور ثقہ نشی و آہستگی کار ہائی کنند و طریقہ ہائے رعیت پروری شاں
و أعاجيب فراستهم. عالجوا كل عليل و ماترکوا من داء دخيل
و کار ہائے عجیب فراست او شاں۔ ہر بیمار را علاج کردند و بیچ مرض اندرونی را نگذاشتند۔
يدركون كل مستغيث و مُعولٍ. ويسعون إلى كل مُعضلٍ و.
تدارک می کنند ہر مستغیث و گریہ کنندہ را۔ و سوائے ہر کار مشکل مے دونند۔ و
يُسوّون كلَّ أوْدٍ بأيديهم. ويرحمون كلَّ مظلوم بأيدٍ بهم.
برابر میکنند ہر کجی را بدست خود۔ و رحم مے کنند ہر مظلوم را بہ نعمت ہائے خود
يسدّون بعائدة ثم ينتفعون بفائدة. يُنفقون فى أمور
اول خود بعطیہ آغاز کنند باز فائدہ آل مے بردارند در امور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿ ۹۳ ﴾

من العذاب، لیصطبحوا بنساء المغرب وینصّروا بهن
از عذاب است۔ تا بزنان یورپ شراب خوردند و بہ ایشان چشم ہائے خود
نواظرہم و یستوفوا مَرَحَ الشباب. فتارةً یُغربون و
تازہ کنند و خوشی جوانی را بکمال رسانند۔ پس گاہے سوئے یورپ مے روند و

﴿۹۴﴾

السیاسة كثيرًا من المال. ثم ترجع إليهم أموالهم في المال.
آبادی رعیت بسیار مال خرچ می کنند۔ باز آخر کار مال ہائے شاہ سوئے شاہ باز مے گردند یعنی
یملکون بغرس عود بستاناً و باستمالہ جنان جناناً.
فائدہ بردارند۔ مالک میشوند بہ نشانیدن شاہے بستان را۔ و بخوش کردن دلے باغے را
انظروا کیف أهرقوا المال عند دواهی الطاعون. مع إساءة
بہ ببید کہ چگونہ بروقت حادثہ طاعون مال خرچ کردند۔ با وجود بدظنی
الظن من الجهلاء و كثرة الظنون. فما كانوا أن يبألوا نفساً
جاہلاں و کثرت ظن ہا۔ پس چناں نہ بودند کہ پروائے بیچ
أبيّة. حتى يكملوا رأياً و رويّة. وكذلك أجد طريق
سرکش کنند تا وقتیکہ رائے و حاجت خود را بتکمیل رسانیدند۔ و ہمچنین من طریق
سلطان الروم بأقاصيه وأدانيه. وأرجوا ألا يتخلف ظنّي
سلطان روم بر رعایا اعلیٰ و ادنیٰ می یابم۔ و امید دارم کہ سلطان موافق ظن من باشد
فيه. و لا شك أن أذكار خيره في العرب سائرة. ومحامده
ومخالف آل نباشد۔ و شک نیست کہ ذکر خیر او در عرب مشہور و متعارف است۔ و تعریفہائے او
على الألسن دائرة. فندعو له و نظن فيه ظنّ الخير. فإن
بر زبان جاری است۔ پس برائے او دعا می کنیم و ظن نیک داریم چرا کہ
بلاذہ محفوظہ من الضير، وهو على خير كما نسمع من الروایات
ملک او از گزند محفوظ است۔ و او بر خیر است مطابق آل روایات کہ رسیدہ اند

﴿۹۴﴾

أخرى يشرقون كالغراب، وينسون ممالكهم لفرط اللهب بالشهوات.

گا ہے سوئے ہندوستان بچو غراب۔ و از زیادت حرص در شہوات ملک ہائے خود را فراموش

و إذا دعتهم وزراءهم لفصل بعض المهمات، فيتعللون بعسى ﴿٩٥﴾

میکند و چوں وزراء ایشان را برائے فیصلہ بعض مہمات بخوانند۔ پس از روئے لا پرواہی

و لعل لعدم المبالاة و يعيشون كالسكارى لا طلع لهم ﴿٩٦﴾

بلیت و لعل دفع مے کنند۔ و بچو مستان زندگی مے کنند۔ از نیک و بد ملک بچ

وما لانفهم من أموره فنؤول وإنما الأعمال بالنيات. وعليها

و آنچه حقیقت بعض امور او نہ می فہم پس تاویل آں می کنیم۔ و اعمال وابستہ نیہتا ہستند۔ و براں

مدار الجزاء والمكافأة. ونرى أنه تجرى على يده حسنات كثيرة

مدار یاداش و سزاست۔ و می بینیم کہ بر دست او بسیار نیکی ہا جاری مے شوند

وهو خادم الحرمين. ونور الله عيناه ببركة هذه العينين.

او خادم حریمین است۔ و خدا ہر دو چشم او روشن کرد ببرکت این دو چشم۔

وللدين وحماته وظائف مستكثرة في حضرة دولته. فهذا هو

وبرائے دین و حامیان دین در دولت عالیہ او وظیفہ ہا بے شمار اند۔ و ہمیں سبب

السبب لإقباله وعظمته وعزته. بيد أننا رأينا وشاهدنا أن

اقبال و عزت اوست۔ مگر ما دیدیم و مشاہدہ کردیم کہ

بعض أركان دولته قوم خائنون وما بقى الا رتياب. وكلمما جرى

بعض ارکان دولت او خیانت پیشہ اند و بچ شک باقی نماند۔ و ہر مصیبت کہ

عليه من المصائب فأقوى أسبابها هذه الأحزاب. فالحاصل أننا ﴿٩٥﴾

بر سلطان آمد پس از قوی تر اسباب آں ہمیں مردم خائن اند۔ پس حاصل کلام این است

لا نرمى السلطان بلائمة، ولا نذكره إلا بمدح ومحمدة

کہ ما سلطان را نشانہ ملامت ہا نمی کنیم۔ و او را بجز حمد و ثنایا نہ می کنیم۔

عَمَّاشَانِ وَزَانٍ، وَلَا يِبَالُونَ أُمُورَ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ وَلَا
 خَبْرِنْدَارِنْدِ۔ و پوچھ پروائے امور حل و عقد نہ می دارند۔ و از
 بفارقون النسوان، و لا یخرجون من مغارة و إن اغتالهم
 زناں جدا نہ می شوند۔ و از غار بیرون نہ مے آئند اگرچہ دشمن
 عدوٌ علی غرارة۔ و ما أهلكهم إلا البغايا، و الغبوق مع
 اوشاں را غافل یافتہ بکشد۔ و ہلاک نہ کرد ایشاں را مگر زنان فاحشہ و شراب شب

و ندعو أن يهب الله له أزيد من هذا علم دقائق السلطنة.
 و دعائے کنیم کہ ازیں ہم زیادہ خدا تعالیٰ علم باریکی ہائے سلطنت او را عطا فرماید
 و یقطع مادة التغافل من أركانه و یفخ فیہم روح التفیظ
 و مادہ تغافل از ارکان او برد و روح ہشیاری و چستی
 و الجلادة۔ و یهب لہ عزمًا و ہمة کما یلیق لہذہ
 در ایشاں بدید۔ و سلطان المعظم را آل عزم و ہمت بہ بخشد کہ لائق این
 المرتبة التي هي ظلُّ الحضرة. وقد جرث عادة الله بأن
 مرتبہ است کہ ظل حضرت خداوند است۔ و عادت خداوندی چینیں رفتہ است
 غضبه يحلّ علی الغافلین کما یحلّ علی المجرمین. و یُسقون
 کہ غضب او بچچیاں بر غافلاں فرود آید کہ بر مجرماں فرود آید۔ و از یک جام
 من كأس واحدة من رب العالمین. و لا نرید أن نتکلم أكثر
 ہر دو را مے نوشانند۔ و ما نعوّذ بکم کہ ازیں زیادہ تر
 من هذا فی هذا السلطان. و قد بلغتنا أخبار فی بعض عمائد
 دربارہ این سلطان بگوئم۔ و دربارہ بعض ارکان سلطان بما خبر ہا رسیدہ اند
 دولتہ فنخفیہا تحت ذیل الکتمان. منہ
 پس آنہا را بدامن پوشیدگی پوشیدہ مے داریم۔ منہ

التغذی بقلایا الجدایا. لا یتوجّهون إلى الرعايا وفصل القضايا. ولازمه آن کہ کباب بزغالہ است۔ سوئے رعیت و فیصل کردن مقدمات متوجہ نمی شوند و قد کثرت البغایا لشقوة الناس فی هذا الزمان، ورفع رسم و برائے بد بختی مردم زنان فاحشہ دریں زمانہ بسیار شدہ اند۔ و رسم پردہ الحجاب فصرن و بالأل للشبان، فأمطن من الوجوه لثامهن، و نماند پس برائے جوانان وبال شدند پس از روہا برقع برداشتند۔ و من الأفواه لجامهن. وترى الناس ينادمونهن على الشراب فى ازدهن ہا لگام را۔ و مے بنی کہ مردم بہ ہمراہ ایشان در بازارہا شراب الأسواق، ویتعاطون كالعشاق. وربما تسقط بغى من كثرة مے خوردند۔ و بچو عاشقان با یکدیگر تواضع پیالہ می کنند۔ و بسا اوقات زن فاحشہ از کثرت الخمر فى وسط السوق و ممر الزمر، فيحملها من عشق عليها شرابخوری در وسط بازار و گذر مردم بیہوش میشود۔ پس عاشق آن زن او را بچو خراں كالحمر، و یمشی حاملا فى السوق كالحادمين، والناس ينظرون بردارد۔ پس او را برداشتہ بچو نوکران در بازار می رود۔ و مردم سوئے او می نگرند إليه ضاحكين و لاعين، وهو لا يبالي لوم اللائمين، فيمر و می خندند و لعنت می فرستند۔ و این پروائے ملامت کسے نمی کند۔ و بكل سكة بهيئة معجبة و كيفية مخزية.. العجوز فى البطن بہر کوچہ بصورت عجیبہ و کیفیت رسوا کنندہ می رود۔ شراب در شکم و الشابّة على المتن. و يبذل فى مداوات بغى جهد أسى و وزن جوان بر پشت۔ و خرچ میکند در علاج زن فاحشہ کوشش طیب و تشغفه حبّا فيكون أسرها، و تجذب إليها قواہ بأسرها۔ و آن زن بدل افرومی رود و او از روئے محبت اسیراومی گردد۔ و کشیدہ می شوند سوئے آن زن قوتہائے او

یستعذب تعذیبها لالتهاب عذارها، ویصدق زورها مخافة
 تمام وکمال۔ شیریں می پندارد عذاب کردن آنرا بوجه سرخی و افروختگی رخسار آن فاحشه و باور می کند
 از وراره‌ها. یقربُ بها وَشک الرّدى، ولا ينتهج سبیل الهدی.
 دروغ آنرا ازین خوف که مبادا جدائی اختیار کند۔ از وقرب بهلاکت می رسد نمی گیرد راه های هدایت
 ویتلاشی الصّحة، ویختلّ البنية، ویترک عقيلته لها، و
 راوحت درهم برهم می شود۔ در بنیه اختلال پدید می آید و برائے آن فاحشه زن گرامی اصل خود را
 إن التهبت أحشاؤها بالطّوى. ومن علامات القيامة كثرة
 میگذارد۔ و اگر چه روده آن از گرگی افروخته شود۔ و از علامات قیامت کثرت زنان بدکار
 العاهرات وقلة الصالحات، وإعلان الفسق والفجور وعدم
 و کمی زنان نیکوکار است۔ و فسق و فجور را آشکار کردن و هیچ پروا
 المبالاة. فلا شك أن هذا الزمانَ زمانُ هذه السيئات، ولا
 نه داشتن۔ پس هیچ شک نیست که این زمانه زمانه این آفتهاست۔ و هیچ کس
 يتعظ أحد بما ناب الناس من الوباء والقحط وغيرهما من
 پند نمی گیرد بدانچه فرود آمد مردم را از وبا و قحط و دیگر آفات
 الآفات، ولا يتذكرون ما دهمهم من أنواع المصائب و
 و هیچ کس یاد نمی گیرد آنچه فرو گرفت ایشان را از اقسام مصیبت ها و
 ألوان النوائب، وتجلّت لهم العبرُ فلا يعتبرون فهذا من
 رنگا رنگ حادثه ها۔ و ظاهر شدند برائے شان نشانه های ترساننده پس نترسیدند۔ پس این
 العجائب. يحاربون الله ولا يجنحون للسلم، ولا يتخذون
 عادت شان از عجاایب است۔ با خدا جنگ میکنند و سوائے آشتی نمی خنمد۔ و طریقتهای صلاحیت و
 سبیل الصلاح والتؤدة والحلم. والسرّفى صدور هذه المعاصى
 آهستگی و حلم را اختیار نمی کنند۔ و راز در صادر شدن این معصیت ها

والخطیّات، أن الناس قد غفلوا عن الله جلیل الصفات. و
 وخطابا این است که مردم از خدائے بزرگ صفات خود غافل شده اند۔ و
 نسوا یوم المكافات، و کفرت القلوب بوجود ربّ الکائنات۔
 روز مکافات را فراموش کردند۔ و دل شان از وجود باری تعالیٰ منکر شدند۔
 ثم اختلفت الذنوب باختلاف الدواعی والأسباب، وحدث
 باز گناہاں از وجہ اختلاف اسباب مختلف شدند۔ و پیدا شد
 کلّ ذنب بمناسبة المحرّک والجذاب. فَمَنْ أُصْلِيَ بِلِيَّةِ
 ہر گناہ بمناسبت حرکت دہندہ و کشندہ۔ پس ہر کہ بجلاء گرسنگی
 مجاعة، اضطرّ إلى طرّ وسرقه، وَمَنْ ثَقُلَ حَاذُهُ بَعِيَالٍ و
 گرفتار شد او سوئے کیسہ بری و دزدی مضطر گردید۔ و ہر کہ پشت او بوجہ عیال و قرض
 دین، اضطرّ إلى تخلفٍ و عِدِّ و احتیالٍ و مین، وَمَنْ أَصْبَا
 گراں گردید او سوئے وعدہ خلافی و حیلہ گری و دروغ مضطر شد۔ و ہر کہ
 قلبه حسنٌ جارِية من الغيد، اضطرّ إلى خائنة الأعين و تنجيس
 دل او خوب صورتی دخترے از زنان نرم اندام برد او سوئے خیانت چشم ہا و پلید کردن چشم
 العین بالتعويد، و نقض التوبة والعهد و المواعيد. فکذا لک فرط
 بعاتت کنانیدن و شکستن توبہ و عہد ہا و وعدہ ہا مضطر شد۔ پس ہم چنین کوتاہی کرد
 ﴿۹۹﴾ فی جنب اللّٰه کلُّ أحدٍ من الفاسقين و الفاسقات، بتحریک
 در امر الہی ہر یکے از مرداں بدکار و زناں بدکار بہ تحریکے
 من التحریکات. ثم إن للضحبة و المّقانات تأثیرات، و فی مجالس
 از تحریکات۔ باز صحبت و آمیزش را تاثیر ہاست۔ و در مجلس ہائے
 السوء سموم و آفات، و من استحکم شرّہ من المخالطات، فلا
 بدی زہر ہا و آفت ہاست۔ و ہر کہ شر او از مخالطت مستحکم گردد پس

يُرْجَى بُرُؤُهُ إِلَى يَوْمِ الْوَفَاةِ. وَمَنْ ضَعَفَ وَهَرَمَ فِي الشَّرِّ
 تَابَمَرْدَنَ آمِيدَ بَهْتَرِي اَوْ نَيْسْت-وَهَرَكَ كَمَزُورَ وَ كَلَانِ سَالِ دَرِبَدِي هَا شَد
 فَشَرُّهُ قَوِيٌّ، وَشَيْبُهُ عَصِيٌّ، وَلَا يُصْلِحُ قَلْبَهُ أَسِيٌّ وَ
 پَسِ بَدِي اَوْ قَوِي اَسْت وَ پِيرَانَه سَالِي اَوْ سَخْت نَا فَرْمَان اَسْت- وَ تَبِيحِ طَبِيبِ وَ حَكِيمِ اَصْلَاحِ دَلِ اَوْ
 لَا فِلْسَفِيٌّ، وَيَمُوتُ عَلَيِ الْخَبْثِ وَلَا يَنْزِعُ عَنِ الْغَيِّ، وَ
 نَتَوَانَدُ كَرْدُو- وَ بَرِ خَبْثِ خَوَابِدِ مَرْدِ وَ اَزِ گَمْرَاهِي بَا زِ نَخَوَابِدِ آدَم- وَ
 لَا يَفِيءُ مَنْ شَرُّهُ إِلَى الطَّيِّ. فَإِنَّهُ وَافَاهُ الشَّيْبُ الْمَعْكَسَ فَمَا
 نَامَةُ اَعْمَالِ بَدِ اَوْ پِچِيدَه نَمِي شُودِ چَرَاكَ بَدِ پِيرِي نَكُونَسَارِ كُنْدَه آدَمِ پَسِ
 كَانِ لَه نَذِيرًا، وَوَلَّى الْعَيْشُ النَّضِيرَ فَمَا خَافَ تَافَهُ نَزِيرًا
 اَوْ رَا نَه تَرَسَانِيد- وَ عَيْشِ تَا زَه رُو تَا فْتِ پَسِ اَنْدَكِ وَ حَقِيرِكَ بَاقِي مَانَدَه اَسْت
 بَلِ زَادِ مِيْلَانًا اِلَى اَمْوَالِ الدُّنْيَا وَ عَقَارِهَا، وَ ضِيَاعِهَا وَ نَضَارِهَا.
 بَلَكِه رَغْبَتِ اَوْ دَرِ مَالِ دُنْيَا وَ زَمِينِ آلِ وَ جَانَدَادِ آلِ وَ زَرِ آلِ-
 وَ حِدَائِقِهَا وَ ثَمَارِهَا، وَ سَكْنِيهَا وَ سَكِينَتِهَا، وَ زَهْرِهَا وَ زِينَتِهَا.
 وَ بَاغِ آلِ وَ بَرِ آلِ وَ چِيْزِهَائِ اَرَامِ دِهِنْدَه آلِ وَ اَرَامِ آلِ- وَ گَلِهَائِ آلِ وَ اَرَاكُشِ آلِ زِيَادَه شُد-
 وَ الْمَوْتِ وَ قَفِ عَلَيِ رَاسِهِ، وَ قَرُبِ وَقْتِ نَعَاسِهِ، وَ مَعَ ذَالِكِ
 وَ مَوْتِ بَرَسَرِ اَوْ اِسْتَاد- وَ نَزْدِيكَ شُدِ وَقْتِ خَوَابِ اَوْ لَيْعِنِي وَقْتِ مُرْدَن- بَا وَصْفِ آلِ
 يَسُوْدُ اَنْ يَكُوْنَ لَه كَلُّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنَ الْخَزَائِنِ وَ الدَّفَائِنِ
 دَوَسْتِ مِيْدَارِدِ كِه هَر چِه دَرِ زَمِينِ اَسْتِ هَمِه اَوْ رَا حَاصِلِ شُودِ چِه اَزْتَمِ خَزَائِنِ چِه اَزْتَمِ دَفَائِنِ
 وَ الْعِلْمِ وَ الْفَنُونِ، وَ الْبَلَادِ وَ الْحَصُونِ، وَ الْبَحَارِ وَ الْعِيُونِ.
 وَ هَرْتَمِ عِلْمِ فُنِ وَ چِه اَزْتَمِ شَهْرِهَا وَ چِه اَزْتَمِ قَلْعِهَا وَ چِه اَزْتَمِ دَرِيَا هَا وَ چِه اَزْتَمِ چِشْمِه هَا
 وَ الْاَفْرَاسِ وَ الدَّوَابِ، وَ الْمَحَامِدِ وَ الْاَلْقَابِ، وَ تَدَايِيْرِ الدُّنْيَا وَ
 وَ چِه اَزْتَمِ اَسْبِ هَا وَ چِه اَزْتَمِ چَارِ پَايِه هَا- وَ چِه اَزْتَمِ مَحَامِدِ وَ الْقَابِ وَ چِه اَزْتَمِ تَدْيِيْرِ هَائِ دُنْيَا وَ

علم بواطنها، وحکم الصنائع وأسرارها ومواطنها، وفتوح علم باریکی ہائے تدابیر وچہ ازتم صنعتها و اسرار آں و محل آں و ہرچہ ازتم فتوح الغیب الغیب، و علاج الشیب، و نسخة الکیمیاء، و العزائم المہلکة وچہ ازتم علاج پیرانہ سالی وچہ ازتم نسخہ کیمیا وچہ ازتم عزائم کہ ہلاک کنندہ ل لأعداء، و الأدوية المطولة للحياة، و أعمال الحُبّ و التسخیرات. دشمن باشند۔ وچہ ازتم دواہا کہ عمر را بیفزایند۔ وچہ ازتم عملہائے حب و تخیرجن و غیرہ ثم إنَّ بعض العقائد مولدة للسیئات، و مؤکدة لخبث باز بعض عقائد پیدا کنندہ بدی می باشند۔ و خبث عادت را مستحکم می کنند۔ العادات، کما أن مُشركی الهند جوَزوا النیک علی سبیل الحرام چنانکہ مشرکان جماع حرام کاری را روا داشتہ اند در وقتیکہ بچہ عند عدم الولد الذکر و الطمع فی هذا المرام، فیرغبون نساء ہم نر نزاہد و امید بود کہ بطریق حرام کاری زن بچہ تواند شد۔ پس زنان خود را رغبت فی اتخاذا الأخذان، لعلّ ولدًا یحصل بہ ولو بنیوک کثیرة حرام کاری می دہند۔ تاکہ بچہ حاصل شود و اگرچہ بعد از بدکاری ہائے کثیر الی برہة من الزمان. و یسمون هذا العمل نیوگا. ☆ و زمانہ دراز پیدا گردد۔ و ایشاں این عمل حرام کاری را نیوگ نام نہند و کان بالحرئی أن یسمی بوگا. قد اُتِّد فی هذا الزمان و لائق این است کہ این عمل را بوک نام نہادہ شود کہ بمعنی برہستن خر برادہ است۔ و دریں زمانہ برائے این عمل بد

☆ اعلم انّ لفظ نیوک قد أخذ من النیک اشارةً الی کثرة الجماع. ہاں کہ لفظ نیوگ از لفظ نیک اخذ کردہ شدہ است و این اشارہ است سوئے کثرت جماع۔ فان نیوک جمع النیک. و الجمع یدل علی کثرة و الاجتماع. منہ چرا کہ نیوگ جمع نیک است و جمع بر کثرت دلالت مے کند۔ منہ

﴿۱۰۱﴾

لہذا العمل القبیح، وحثوا علیہ ورغبوا فیہ بالتصریح، وبما
ہندوؤں را بسیار تاکید کردہ اندومردم را براں انگیزند و علانیہ در آں ترغیب دادہ۔ وچوں ایثاں
أدخلوا هذه الأباطیل فی الاعتقاد، اضطروا إلی أن یروّجوها
ایں امور باطلہ را داخل اعتقاد خود کردہ اند۔ سوئے ایں مضطرشدند کہ آں را رواج دہند
و یرقبوا مواقعہا رقبۃً أہلّۃً الأعیادو کذالک شاع فی
و انتظار کنند موقع ہائے ایں عمل را بچو ہلال عید می کنند۔ وہم چنین در بعض فرقہ ہائے
بعض المسلمین بعض العقائد الفاسدۃ، وروّجت کروج
مسلماناں بعض عقائد فاسدہ شائع شدہ اند۔ و بچو رواج یافتن چیز ہائے گنام
الأمّتۃ الکاسدۃ، فمنہا أنهم یقولون إن المہدی یخرج علی
دریں زمانہ رواج یافتہ اند۔ پس ازاں ہائیکے ایں است کہ ایثاں مے گویند کہ مہدی از غارے
الناس من المغارۃ، ویأخذ المنکرین علی الغرارة، و المسیح ینزل
بر مردم ظاہر خواہد شد و منکران خود را در حالت غفلت شاں خواند گرفت و مسیح
من السماء، ومعہ ملائکۃ حضرة الکبریاء، ثم یحیی الشیخان
از آسمان بیاید۔ و باوے فرشتگان خدا تعالیٰ خواہند بود۔ باز حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما
و الآخرین من الأعداء، فیقتلہما المسیح و المہدی بأشدّ الإیذاء۔
و دیگر دشمنان اہل بیت را (برعزم روافض) زندہ خواہند کرد۔ پس مسیح و مہدی ایثاں را سخت تر عذاب قتل خواہند کرد۔
و یومئذ یعطی لکلّ من کان من الفرق الإمامیۃ الجناحان
و در آں روز ہر یک را از شیعیان علی دو بازو بچو بازو ہائے صرغطا خواہند کرد۔
کجناحی الصقر بما أکلوا لحم صَحْبِ النبی بالغیبۃ، فیطیرون
بپاداش ایں نیکی کہ گوشت صحابہ رضی اللہ عنہم بغیبیت می خوردند۔ پس ایثاں برائے استقبال
إلی السماء لاستقبال المسیح کالملائکۃ، ثم یتّکون أعناق کلّ
مسیح بچو ملائکہ پرواز خواہند کرد۔ باز ہر یک را کہ اہل سنت و الجماعت باشد

مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ، بِمَا كَانُوا يُكْرِمُونَ صَحَابَةَ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ.
 گردن خواهند زد ازیں جرم کہ چرا صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را بزرگ می دانستند۔
 وَبِمَا كَانُوا يَعَادُونَ الشَّيْعَةَ، وَلَا يَدْخُلُونَ فِي هَذِهِ الْفِرْقَةِ الْمَعْصُومَةِ
 وہم ازیں جرم کہ چرا بشیعیان عداوت می داشتند۔ و دریں فرقہ پاک داخل نشدند۔
 الْمَطْهُرَةِ، وَيَوْمَئِذٍ لَا يَسْلَمُ مِنْ أَيْدِيهِمْ وَلَا يَبْقَى حَيًّا عَلَى ظَهْرِ
 و دران روز از دست او شال نہ سلامت خواهد ماند و نہ بر زمین زندہ باقی ماند
 الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ فَضَّلَ عَلَى جَمِيعِ النَّاسِ عَلِيًّا، وَحَسِبَهُ وَصِيًّا.
 مگر کسے کہ علی را از ہمہ بزرگتر دانستہ باشد و او را وصی اعتقاد کردہ
 وَلِأَمْرَاضِ النَّاسِ أَسِيًّا، وَآمَنَ بِخِلَافَتِهِ الْحَقَّةَ مِنْ غَيْرِ فَاصِلَةٍ.
 و برائے مرض ہائے مردم طبیب انگاشتہ و برخلافت حقہ او کہ بغیر فاصلہ است ایمان آوردہ
 وَلَعَنَ الصَّحَابَةَ كُلَّهُمْ إِلَّا قَلِيلًا الَّذِينَ كَانُوا زُهَاءَ خَمْسَةِ وَ
 باشد و نیز ہمہ صحابہ را لعنت کردہ باشد۔ بجز قلیل کہ بقدر پنج مرد اند و
 كَذَلِكَ انْتَصَبَ أَهْلُ الْحَدِيثِ لِأَزْوَاجِ الْحَنْفِيَّةِ وَالشَّافِعِيَّةِ
 ہم چنین اہل حدیث برائے ایں کار برپا شدہ اند کہ مردمان حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی را
 وَالْمَالِكِيَّةِ وَالْحَنْبَلِيَّةِ، وَجَهَّلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، وَقَامُوا لِلتَّخْطِئَةِ وَ
 عیب گیری کنند۔ و بعض بعض را جاہل و خطاکار قرار دادند۔ و
 قَالَ النَّصَارَى إِنَّا نَحْنُ عَلَى الْحَقِّ الصَّرِيحِ، وَلَا تَنْجُو نَفْسٌ إِلَّا
 نصاری گفتند کہ ما بر حق واضح ہستیم۔ و بچ جانے بجز خون مسیح
 بِدَمِ الْمَسِيحِ، وَسَيَنْزِلُ الْمَسِيحُ مَعَ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ، فَهَنَّاكَ
 نجات نخواہد یافت۔ و عنقریب مسیح بہ ہمراہ فرشتگان مقرب فرو خواہد آمد۔ پس دران وقت
 يَأْخُذُ الْمَسِيحُ كُلَّ مَنْ كَفَرَ بِالْوَهْيَةِ وَيَذْبَحُهُ كَالْقَصَابِينَ. وَ
 منکران خدائی خود را بچو قصابان خواہد کشت۔ و

یومئذ لا یخلص أحدٌ إلا من آمن بالكفارة، ومن آمن فنجا
 در آں روز هیچ کس از دست او نتواند رست بجز کسے کہ بر کفارہ ایمان آورده باشد۔ و ہر کہ ایمان آورد۔
 ولو كان عبدًا للنفس الأمارة. وقال الذين أشركوا من براهمة
 پس نجات یافت اگر نفس امارہ را غلام باشد۔ و ہندو آں ایں دیار کہ مشرک اندے گویند
 هذه الديار، إن الدين ديننا والباقون كلهم وقود النار. فالحاصل
 کہ دین دین ماست و باقی ہمہ ہیزم دوزخ اند۔ پس حاصل کلام ایں است
 أن الناس يمتحنون عيدانهم لِقَعُصٍ، ويموج بعضهم في بعض.
 کہ مردم شاخہائے خود را امتحان می کنند تا کدام شاخ خمیدہ می شود و باہم کشتی مے کنند۔ و یک دیگر را
 ويصارعون ويتجادبون ويُرعِلون في كل رفع وخفض، وقد
 ضرب شديد نیزہ در وقتِ پستی و بلندی مے رسانند۔ و برائے
 شَمَّروا عن ذراعهم لَهَشٍّ وَنَفْصٍ. و تروی طوفان لم يُر مثله
 فشانند درخت بر حریف آستین ہائے خود بر چیدہ اند۔ و طوفانے ظاہر شد کہ مثلش از
 من آدم إلى هذا الزمان، وترى الناس كم صار عين في ذلك
 آدم تا ایندم یافتہ نمی شود۔ و می بینی کہ مردم بچو کشتی گیران دریں میدان
 الميدان. وكتبوا رسائل وكتبًا لا تُعَدُّ ولا تحصى، وجاءت كقطرات
 حاضرند۔ و کتاب ہا و رسالہ ہا نوشتہ اند کہ خارج از حساب اند۔ و بچو قطرہ ہائے
 البحر وحصاة البرِّ والحصا وقد اجتمع جميعهم صائلين على
 دریا و سنگریزہ ہائے بیابان اندازہ آنها رسیدہ۔ و آں ہمہ برا سلام حملہ کنندگان جمع شدہ اند۔
 الإسلام، وأجمروا على استئصاله بالجهد التام، ورموا من
 و برنج کنی آں بکوشش تمامتر اتفاق کردند۔ و برائے زخمی کردن
 قوس واحد لجرح دين خير الأنام، فإنه ناوأ دينهم في سائر العقائد
 دین نبوی ہمہ از یک کمان تیر ہائے گذرانند۔ چرا کہ دین اسلام در ہمہ عقائد مخالف عقائد ایشان است

﴿۱۰۳﴾

والأحكام، وما بقى لديننا حمايةً إلا حماية الكريم العلام، وضاقت
و برائے دین ما بجز حمایت خداوند کریم بیچ حمایت نمائندہ است۔ و زمین بر ما
علینا الأرض لتضایق الأيام. فاقتضت غیرة اللہ أن یحکم بینهم
بوجه تنگی ایام تنگ شدہ است۔ پس غیرت الہی تقاضا کرد کہ دریں فرقه ہا فیصلہ فرماید
وینزل أمره بالحق، ویری آية لالتیام القمر المنشق، ویضع
و امر خود برستی نازل فرماید۔ و برائے التیام ماہ شکافتہ شدہ نشانے ظاہر فرماید و از
الحرب ویؤید دینہ بالنور، ویجمّر جیش آیاتہ بالشغور.
جنگ ہا دست بردار و بانور مدد دین خود فرماید و شکر نشانہائے خود را بر سرحد ہا جمع کند۔
فإن الأقوام جاء و اجماری، و تراهم من النہمة کسکاری و ماہم
چرا کہ ہمہ قوم ہا بالاتفاق از برائے مقابلہ وی بینی کہ ایشان از شدت حرص بہچومتان ہستند گوازشراب
بسکاری، و صار الدین فی ایدیہم کأساری. و إن اللہ رأی أعداءہ
مستان نیست۔ و دین در دستہائے شان بہچو قیدیان است۔ و خدا دید کہ دشمنان دین
أهل منعة و شدّة، و تظاہر و جمرة، و جدّة و ثروة. و
خوب مضبوط و در مزاحمت قوی اند۔ و پناہ یکدیگر اند و در حملہ سخت اند۔ و صاحبان مال و دولت و
مکر و حيلة، و جلادّة و همّة، و ایجاد و صنعة، و تجرّبة
صاحبان مکر و حیلہ و صاحبان چالاکي و ہمت و صاحبان ایجاد و صنعت کاری و تجربہ
فی المراء و معرفة، و استقلال و تؤدّة، و تیقظ فی الحیل
در خصومت و معرفت۔ و صاحبان استقلال و آہستگی۔ و بیداری در حیلہ ہا و
و بصيرة، و وجد المسلمین غافلین و وجد فیہم رخوة و ضعفًا
بصیرت و دید مسلمانان را غافل و در ایشان سستی و ضعف
وقلة المعلومات، و الانهماک فی الدنیا و عدم المبالاة، و قصور
و کمی معلومات مشاہدہ کرد۔ و دید کہ مسلمانان در دنیا غرق اند و بیچ پروائے دین ندارند۔ و

﴿۱۰۵﴾

الہمم واختلال النبیات، ورأى الدین منفردًا كالغرباء، فأعدَّ
 ہمت ہاتھ صر شدہ و بیہا خلل پذیرفتہ۔ و دین را دید کہ بچو غریباں تنہا است۔ پس او در
 ما یمکنہ من العلوم والآیات فی السماء، كما أُعدَّت الحیل و
 آسمان آں علوم و نشانہا طیار کرد کہ دین را تقویت بخشند، بچو آں حیلہ ہا کہ در زمین
 المکائد فی الغبراء، مخلوطۃ بالأهواء، وبعث رجلا من عنده و
 طیار شدہ بودند۔ کہ بہ ہوائے نفس مخلوط بودند۔ و شخصی را از نزد خود فرستاد و
 اصطفاہ من عرشہ، و نفخ فیہ من روحہ، ترخّمًا علی الضعفاء
 درو از روح خود بدمید و رحم بر ضعیفاں کرد۔
 أتعجبون ولا تشکرون، وإلی ہیئۃ الزمان لا تنظرون، و فی
 آیا تعجب می کنید و شکر نمی کنید۔ و طرف صورت زمانہ نہ مے بینید۔ و در
 قول اللہ ورسولہ لا تفکرون، وتضحکون ولا تخافون، وترون
 قول خدا و رسول او فکر نمی کنید۔ و مے خندید و خوف نہ مے کنید۔ و
 آیات اللہ ثم تمرّون كأنکم لا تؤانسون۔ أما خسف القمر
 نشانہائے خدا تعالیٰ مے بینید باز چناں مے گذرید کہ گویا بچ ندیدہ اید آیا آفتاب و ماہتاب ہر
 والشمس وجمعًا فی رمضان؟ أما مضت علی رأس المائۃ مدۃ
 دو در رمضان منکسف نشدہ اند و آیا در رمضان خسوف وکسوف واقع نشد۔ آیا نگذشتہ است بر صدی
 قریبًا من خمسہا وصدق رسول اللہ و ما مان؟ فأرؤنی مجددًا
 یک مدت قریب خمس آں و رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دروغ نگفتہ بود۔ پس بجز من اگر مجددے آمدہ
 من دونی إن کان۔ أتکذبون قول اللہ ورسولہ ولا تصدقون
 باشد مرا بنمائید۔ آیا گفتہ خدا و رسول او را تکذیب می کنید و قبول نمی کنید بیان خدا
 البیان، ولا تخافون المقتدر الدیان۔ أيہا الأعزّة إن الزمان
 و رسول را۔ و از خدا نے ترسید کہ قادر و جزا دہندہ است۔ اے عزیزان زمانہ از ہر جہت

قد فسد من كل جهة وجنب، وآحاط الناس كل نوع جرم و
 و از هر پہلو خراب شده است۔ و مردم را ہر گونه گناہ ہا گرفتہ اند
 ذنب۔ قد كثرت البدعات والرذائل، وقلّت الأخلاق الفاضلة و
 بدعت ہا و کارہائے رزیلہ بسیار شدہ و اخلاق فاضلہ و صفات حمیدہ
 الشمائل، و صار صدق الحديث كالكبريت الأحمر، والإخلاص في
 کم گردیدہ۔ و راست گوئی ہنجو کبریت احمر گردیدہ۔ و اخلاص در
 التذكير أشقّ السیر، وتعودّ الناس تتبّع العثرات وكتمان المكارم
 نصیحت دادن مشکل ترین سیرتہا گردیدہ۔ و مردم عادت گرفتہ اند کہ لغزشہارا مے جویند و خوبی ہارا
 والحسنات، و كفران الصنعة وإحاض المودّات، و عقوق الوالدين
 پوشیدہ می دارند۔ و کفران احسان مے کنند و دوستی را باطل مے گردانند و نافرمانی پدر و مادر
 والوالدات، و مآل الخواطر إلى المصاف من المصافات، و فسخوا عهود
 سیرت شان شدہ و دلہا از دوستی سوئے جنگ میل کردہ اند۔ و عہدہائے محبت
 المحبة و المؤاخاة، و اختاروا ما يبين الورع و سیر التفقة.
 و برادری را شکستہ اند۔ و چیزے اختیار کردہ اند کہ مخالف ورع و سیرت پرہیزگاری است۔
 يتمایلون على النساء مگلافين، ولا يحبون الله أحسن المحبوبين.
 مے افتند بر زنان و شدت دوستی ایشان در دل می دارند۔ و با خدا محبت نمی کنند کہ از ہمہ محبوباں نیکوتر
 کلفوا بجوار زانیات، وأولعوا بأغاني ومغنیات.
 است۔ و دختران بدکار را دل دادہ اند۔ و شیفتہ زنان خو برو سرود گو شدہ اند
 وترى المساجد خالية من ذاکرين وذاكرات. و طلبوا
 و مسجد ہا را می بینی کہ از ذکر کنندگان چہ مرد و چہ زن خالی افتادہ اند۔ و در روئے
 في وجوه الغلمان لذّة وسرورًا، وتركوأربنا مهجورًا. يتكلفون
 کودکاں لذت و خوشی جستند۔ و پروردگارا را بگذاشتند۔ از بہر دنیا

﴿۱۰۷﴾

الْكَلْفَ لِلدُّنْيَا الدُّنْيَا وَأَمُورِ الرِّيَاءِ ، وَيُسْنَى لَهُمْ بِذَلِّ الْأَمْوَالِ قَصْدٌ
وکارہائے دنیا و ریاء کا ری اقسام مشقت ہائی بردارند۔ آسان مے کند برائے او شان خرچ کردن مال ہارا
الأهواء . وتجد كثيرا منهم ضاقت صدورهم وكثر كبرهم و
قصد آرزو ہا و بسیارے را از ایشان تنگ سینہ خواہی یافت و غرور و تکبر بسیار خواہی دید۔
غرورهم . يضربون نساءهم وحفدتهم على أدنى ذنب من
زنان و نوکران را بر ادنی قصور زیادہ شدن نمک
التمليح والإمراخ، وكادوا أن يشدّخوهم على أن لم يأتوا
یا نرم شدن خمیر می زنند و نزدیک مے باشد کہ سر ایشان بشکنند بریں گناہ کہ
عند الطعام بالنقّاخ، وربما يلطمونهم على أن المباءة ما
وقت طعام آب خنک و خوش مزہ نیا وردہ اند۔ و بسا اوقات بریں گناہ طمانچہ می زنند کہ
كسحت، أو الزرابى ما بثثت، أو النمارق ما صفتت. و
جائے سکونت زوفتہ اند۔ یا بریں گناہ کہ منہا گسترده نہ شدہ۔ و
يكلحون ويعبسون ويصلقون، وبصرخون كأنهم يموتون.
چیں برجیں می شوند یا آنکہ بالین ہا بترتیب نہادہ نشدہ و روتش مے کنند و آواز بلند مے
ويرفعون الأصوات ومن الغضب يرتعدون . ويَدْعُونَ
بردارند۔ و فریادی کنند گویا مے میرند و آواز بلند مے کنند و از غضب مے لرزند۔ و رد و دوری کنند
المساكين وكالكلاب يُخسئون، وإذا اضطروا إليهم لغرض فيخلبون
مساکین را و ہچو سگال دفع مے کنند۔ وچوں برائے غرض محتاج ایشان شوند پس بزبان
ولا يُخلصون . وإن بطؤ خادم في مجيئه فيضربون حتى يقرب
می فریبند و اخلاص نمی کنند۔ و اگر خادم مے دیر کردہ آید پس می زنند تا بحدے کہ نزدیک بموت
الحين، وبعاقبون بأنى و أين . ويأكلون الخدم إن لم
می رسد۔ و شکنجہ کنند بدیں سوال کہ کجا ماندی و بکدام سو رفتہ بودی۔ و می خوردند نوکراں را اگر

﴿۱۰۸﴾

يُحْضِرُوا الطَّعَامَ عَلَى أَوْقَاتِهِ، وَيَمْتَحِنُونَ اللَّحْمَ وَيُجَنَّبُونَ عَلَى إِيهَاتِهِ.
 طعام بر وقت خود حاضر نکنند۔ و امتحان گوشت می کنند و اگر بوگرفته باشد پس پہلو بشکنند
 وَيُؤْذِنُونَ خَادِمًا عَاقِلًا إِنْ كَانَ لَا يَتَعَوَّدُ الظُّلْمَ وَالْجَوْرَ، وَيَسْأَوْنَ
 و ناخوش مے بینند حال نوکرے را کہ ظلم و جور عادت او نباشد۔ و انس میگیرند
 بظالم وَإِنْ كَانَ يَشَابُهُ الشُّورَ. يَظْلَمُونَ أَرَامِلَ وَإِنْ كُنَّ قَرِيبًا
 بظالم اگرچہ بگاؤ مشابہ باشد۔ ظلم مے کنند بیوہ زنان را اگرچہ آنها ہمسایہ
 مِنْهُمْ وَمَنْ جِيرَانِهِمْ، أَوْ قَرِيبَةً وَمَنْ بَنَاتِ إِخْوَانِهِمْ. وَإِنْ كَانَ
 او شاں باشد۔ یا آل زن ہا کہ برشتہ قریب باشند و از دختران برادران
 لِأَحَدٍ مِنْهُمْ أَخٌ أَوْ أَخِيحَانٍ جَائِعِينَ، فَلَا يُلْقِمُهُمَا لَقِمَةً كَالْإِخْوَانِ.
 باشند و اگر یکے را از ایناں برادرے باشد یا دو برادر کہ گرسنہ باشند پس یک لقمہ
 وَإِنْ يَرَى أَنَّهُمَا قَرِيبٌ مِنَ الْمَوْتِ وَلَدَغَهُمَا الْجُوعُ كَالشَّعْبَانِ. وَإِنْ
 اوشاں ہنجو برادران نمی دہد اگرچہ بیند کہ ایشاں از گرسنگی قریب بموت اند و مار گرسنگی ایشاں را گزیدہ
 جَاءَتْ عَاهِرَةٌ فَيَتَسَدَّرُ فَتُحَّ البَابِ، وَيَتَلَقَّهَا بِالتَّرْحَابِ. وَ
 است و اگر زن زانیہ بیاید پس زودی میکند کشادن در را۔ و پیش آمد او را بمرجا گفتن۔ و
 مَا كَانَ لِحَارٍ أَنْ يَحْلَّ ذَرَاهُ وَيَتَلَمَّظَ بِقِرَاهِ، وَإِنْ قَطَّعَهُ الْجُوعُ
 مجال ہمسایہ نیست کہ بہ پناہ او در آید و پشت ضیافت او را اگرچہ گرسنگی با کار دہائے خود
 بِمُدَاهِ. يَتَجَشَّمُ لِأَجْلِ الْأَكْبَرِ أَكْثَلًا، وَيُهَيِّئُ لَهُمْ كُلَّ مَا يَأْكُلُ
 او را پارہ پارہ کردہ باشد۔ تکلف میکند از بہر اکابر از روئے خوردنی و از بہر شاں ہر قسم طعام
 وَلَا يَرَاهُمْ عَلَى نَفْسِهِ كَلًّا بَلْ يَجْمَعُ لَهُمْ مِنْ جَمِيعِ الْأَلْوَانِ
 طیارے کنند و نمی بینند ایشاں را برائے نفس خود گراں بلکہ برائے شاں از ہمہ قسم ہاطعام ہاطیار
 مَآكِلَ، وَإِنْ هَاضَتْ الْأَكْلَ. وَيَسُومُ التَّكْلِيفَ فِي سَبِيلِ الرِّيَاءِ.
 مے سازد اگرچہ خوردنہ را از اں ہیضہ شود۔ و بر خود تکلیف برداشتن روائی دارد در راہ ہائے ریا

ولا يعطى السائل ما حضر من العشاء. ولا ينظر بخلق سبطٍ إلى
 وسوال کننده را آنچه از طعام شب حاضر باشد نمی دهد۔ و ہر کہ گرسنگی دارد مخلق نرم سوائے او
 ذی مجاعة، ويسب السائل ويضرب إن وقف إلى ساعة، و
 نمی نگردد۔ وسائل را دشنام مے دهد و مے زند اگر تا ساعتی توقف کرده باشد۔ و
 لا يرى أن السائل جاءه في ليل دجى، وقصده على ما به من
 نمی بیند کہ سائل نزد او در شب تاریک آمدہ است۔ و قصد کرد او را با وجودیکہ پائے او
 الوجلّی، وظنّه مضيئاً يعطى رغيئاً، ويخاف ربّاً لطيفاً.
 درد میکرد۔ و گمان برد کہ او آن مہمانے است کہ نان مے دهد۔ و از خدا تعالیٰ می ترسد۔
 فيدعّه من بيته ولا يرحمه مع علمه على عدم مؤئل، و
 پس دور و دفع میکند او را از خانہ خود و برورحم نمی کند با وجود این علم کہ او را پناہے نیست۔
 إن كان ما ذاق مُذيو مین طعم مأكلا، وما يفكر في
 و اگر چہنیں باشد کہ از دو روز ذائقہ طعام نخشیدہ باشد۔ و دریں فکر نمی کند کہ
 أن الغريب أين يذهب في ظلام مُسبِل، وما يفعل عند تألم
 آن غریب در شب تاریک کجا خواهد رفت۔ و در وقت درد و اضطراب
 وتململ. فالحاصل أن المواساة قد قلت، ومصائب الضعفاء
 چہ خواهد کرد۔ پس حاصل کلام این است کہ ہمدردی کم شدہ است۔ و مصیبت ہائے کمزور اہل
 جلت، ونسى المودة و صلة الرحم كل من كان في المشارق
 بزرگ شدند۔ و فراموش کرد دوستی و صلہ رحم را ہر کہ در مشرق یا در مغرب است۔
 والمغارب، وصارت الأقارب كالعقارب، ولأجل ذلك يترك
 و اقارب ہنجو کژدم ہا شدہ اند و از بہر ہمیں سبب ترک میکند
 من ساقه السغب الأهل والدار، ويذهب أين يذهب
 کسے کہ کشد او را گرسنگی کسان خانہ و خانہ را۔ و مے رود ہر کجا کہ محتاجگی

الفقر و يدور كيف أدارَ، و يفصل عن القُربى بكبد مرضوضة.
 اور اے برد و گردش مے کند بروچیکہ گردش مے دہد و جدا می شود از اقارب بنگر پارہ پارہ
 و دموع مفضوضه، حتی لا يُعرف أحی فی توقع، أم أودع
 و اشک ہائے ریختہ شدہ۔ تا آنکہ شناختہ نمی شود کہ آیا زندہ است تا انتظارش کردہ آید یا
 اللحد البلقع، و یصرخ فی الغربۃ قائلاً این أنت یا زوجی یا ولدی.
 نہادہ شد در لحد خالی۔ و فریاد مے کند در حالت سفر بدیں قول کہ کجا ہستی اے زن من اے پسر من۔
 وإنی أهلكنی الہجر و لکن کیف أصل إلیکم بصفر یدی. و یقول
 و مرا ہجر شامہا ہلاکت کردہ است مگر چگونہ بدست خالی سوئے شامہ برسم و مے گوید
 یا أسفی علی وطنی و یضجر قلبہ و هو یخرد، و لا یكون له أحد
 اے افسوس من بر وطن من و تنگدل مے شود دل او او از شرم گفتگو نتواند کرد۔ و او را کسے نبود
 أن یرقش حکایتہ علی ما یسرُد، ثم یسعی بخبرہ إلی وطنہ
 کہ قصہ او مسلسل بنویسد۔ باز خبر او گرفتہ سوئے وطن او شتابد
 کما یسعی الأجرد. و لا یستبطنہ أحد عن مَرْتاہ و لا یعینہ
 بچھو اسپے کہ مے دود و ہیچ کس اورا از رائے او کہ پوشیدہ است دریافت نئے کند و مدد نمی دہد
 فی استضمام زوجہ و فتاہ، و لا یعطی له نصاب من المال.
 او را در جمع آوردن زن و پسر او و کسے او را بقدر ضرورت مال نمی دہد۔
 لیکن فل زوجہ و ابنہ فی الحال. و قد تکون له بنت جاوزت
 تا زن و پسر خود را ہماں وقت فراہم آرد۔ و گاہے او را دخترے مے باشد کہ از حد
 الإعمار، و ہی کعانس فی بیتہ و کادت أن لا تجانس الأبکار.
 بلوغ تجاوز کردہ باشد۔ و او بچھو کسے درخانہ او باشد کہ درخانہ مادر و پدر از حد جوانی گزشتہ باشد
 فیکون هذا الرجل صیداً لہذہ الأفکار، و یموت قبل وقت
 و قریب است کہ زنان بکر را مشابہ نماند۔ پس این شخص ایں فکر ہا را شکاری گردد۔ قبل از وقت جان کندن

الاحتضار، و يُمرُّ في حلقه ماءٌ عذبٌ ويتقضى عليه عذاب.
 می میرد۔ و تلخ می شود در حلق او آب شیرین و فرود می آید برو عذاب۔
 فيمشى مبهوتا كأنه مصاب. ويستدين فلا يُعطون من
 پس حواس باختہ می رود گویا او دیوانہ است و قرض ے خواہد پس بچکس او را از مال خود
 المال قسطاً، وإن يكتب لهم به قسطاً. ويستقرى الحيل ولا
 حصہ نمی دہد۔ اگرچہ برائے شاں دربارہ آں قرض تمسکے نوشتہ دہد و میجوید حیلہ ہا را و
 يجد أقواتاً، كأنه ورد أرضاً قاطماً. ولا يرى من حزب الصنع و
 قوت لایموت خودنہ می یابد گویا او بر زمینے فرود آمدہ کہ در آنجاخت قحط افتادہ است و
 إن يستنفذ في ثنائهم الوسع، ولا يشاهد الطول، ولو أطال
 از گروہے سلوک احسان نہ می بیند۔ اگرچہ بہ ہمہ طاقت ثنائے آنہا کند و نمی بیند احسان را
 القول، ولا يجد منهم دواء الطوى، وإن نشر من وشي
 و اگرچہ سخن را دراز کشیدہ باشندونہ ے یابد از ایشان دوائے گرسنگی و اگرچہ جامہ رنگین افسانہ خود را بگستر د یا
 سمِّره أو طوى. وكذلك يمتد ليله المبير، ولا يجشُر الصبح المنير.
 در نوردد۔ و ہچنماں شب ہلاک کنندہ او دراز می گردد۔ و صبح روشن ظاہر نہ شود۔
 وتبسط عليه ليله جناحاً لا تغيب شوائبها، ولا تشيب ذوائبها.
 و بروے آں شبے پر خود می گسترد کہ مکروہات آں پنہاں نمی شوند۔ و سفید نمی شوند گیسو ہائے آں
 هذا حاله وأخوه المترف يطمر طمور الغزالة، وينوم إلى طلوع الغزالة.
 ایں حال اوست و برادر او کہ از نعمت و نازگمراہ شدہ است ہچو آہو ے جہد و تا طلوع آفتاب می نچد
 لا ترفع يده للصلوات، ولا يجنح صلبه للصلوة. يسعى كالباہورة
 او برائے عطائے بخشش ہابلند نمی شود۔ و نہ پشت او برائے نماز خم می گردد و ہچو مرکب ریل در تجاوز خود
 في غلوائه، ويستر جهلاته بثوب خيلائه. لا يعلم كيف تستطير
 می دود و امور باطلہ خود را بجامہ پندار خود می پوشد۔ نمی داند کہ چگونہ پراگندہ می شوند

صدوعُ الكبد عند غلبة الحنين إلى الوطن والولد. يُحرز العين في
 پارہ ہائے جگر وقت غلبہ آرزوئے وطن و پس۔ جمع مے کند زر را در
 صُرتہ، وبها یبرق أساریرُ مسرتہ. وكذلك يُسنی ابتلاءً نجاحہ
 کیسہ خود و باوے می درخشد خطوط و علامات خوشی او۔ وہم چینیں بطور آزمائش حاجت او آسان کردہ شد
 و یبسط جناحہ، فیعمی علیہ طریقُ الاهتداء، ویجرہ شقوتہ
 و بازوے او فراخ کردہ می شود پس پوشیدہ کردہ می شود بروے راہ ہدایت یافتن و کشادہ را بدبختی او
 إلى العَمایة والعَمیاء، ویظن أن دولتہ من علمہ ودہائہ
 سوئے بے راہی و گمراہی و گمان میکند کہ دولت او از علم و زیرکی اوست
 لا من قسامِ آلائہ ونعمائہ، ویمدح عقلہ ویقول إنی بہ
 نہ از طرف قسمت کنندہ نعمتہائے ظاہر و باطن۔ و عقل خود را تعریف میکند و میگوید کہ بدو
 حُزْتُ ما اشتھیْتُ، و ما حوی إخوانی ما حویْتُ، و إنی ما
 ہر مراد خود یافتم۔ و برادران من آں مال جمع نکردند کہ من جمع کردم۔ و من
 آمنْتُ بالرسَل و تعافیتُ، فلم ما عُدبْتُ إن أجرمت
 بر پیغمبران ایمان نیاوردہ ام و ایں کار را کرده داشتم۔ پس چرا معذب نشدم اگر گناہ گار شدم
 أو جنیت و من الجرائم التي كثرت فی المسلمین. کبرُ
 یا گناہ کردم۔ و از جملہ گناہ ہا کہ در مسلمانان بکثرت شدہ اند۔ تکبر
 و نخوة کالشیاطین، فمن کان یحسب نفسه من العلماء یری
 و نخوت است کہ ہیچو شیاطین میدارند۔ پس آنکس کہ خود را از علماء مے پندارند ظاہر مے کند
 مزیایا علمہ بأنواع الخیلاء، ویذکر الآخِرین کالمحقَرین المزدین۔
 فضیلتہائے علم خود باقسام ناز و تکبر۔ و یاد میکند دیگران را مثل تحقیر کنندگان۔
 ویتوَعَر غضبًا إذا قیل إنهم من العالمین، ویشمخ بأنفسہ
 و از غضب افروختہ میشود چو لگفتہ آید کہ ایشان از عالمان ہستند۔ و بینی خود بلند میکند

أَنْفًا عِنْدَ ذِكْرِ الْغَيْرِ، وَيَقُولُ دَعُوا ذِكْرَهُ فَإِنَّهُ كَالْحِمَارِ أَوْ الْعَيْرِ. ثُمَّ
 از تنگ داشتن وقت ذکر غیر و میگوید که هیچ ذکر او مکنید چرا که او مثل خراست یا مثل گورخر۔ باز
 بحمد نفسہ صَافًا کالمستکبرین، ليعتلق به الناس اعتلاق العاشقين.
 خود ستائی مے کند همچو مے کند همچو متکبران از راه لاف زنی۔ تا بیا ویزند بدو مردم همچو آویختن
 وَيَتَقَلَّبُ فِي أَقَالِيْبٍ، وَيَخْبِطُ فِي أُسَالِيْبٍ، فَيَدْعِي تَارَةَ أَنَّهُ مِنْ
 عاشقان و میگردد در کالبدها و کج مچ مے رود در راه ہا۔ پس دعوی میکند بارے کہ او از
 الأدباء، وَلَا يَبْلُغُ شَأْنَهُ أَحَدٌ مِنَ الْبُلْغَاءِ، وَيَسْأَلُ الْأَقْرَانَ
 ادیبان است۔ و هیچ کس از اہل بلاغت بشان او نہ می رسد و سوال مے کند ہم جنسان خود را
 كَالصَّبِيَّانِ عَنِ التَّرَاكِيْبِ النَّحْوِيَّةِ وَالصِّيغَةِ، وَيَقْطَعُ عَلَى النَّاسِ
 از ترکیب ہائے نحویہ و از صیغہ۔ و برائے خطا گرفتن
 كَلَامَهُمْ لِلتَّخْطِیَّةِ، وَيَبْدِي نَاجِذِيَهٗ عَلَى لَفْظِ كَالْكَلَابِ. وَ
 قطع کلام مردم میکند۔ و مے نماید دندان پسین خود را از خشم بر اختلاف یک لفظ ہچوسگان
 يَزْعُمُ نَفْسَهُ عَلَى الصَّحَّةِ وَالصَّوَابِ. وَكَذَلِكَ يَزْعُمُ هَذَا
 و گمان میکند کہ او بر حق و بر صواب است۔ و بارے این گمان میکند کہ
 الرَّجُلُ مَرَّةً أَنَّهُ مِنَ الْأَطْبَاءِ، وَفَاقَ الْكُلَّ فِي تَشْخِصِ الدَّاءِ
 او از طبیبان است۔ و فائق شد ہمہ را در تشخیص مرض
 وَتَجْوِيزِ الدَّوَاءِ. وَيَبْرُزُ طَوْرًا فِي زَيِّْ الْفُقَهَاءِ، وَيَشِيرُ حِينًا
 و تجویز دوا۔ و گاہے ظاہر می شود در لباس فقیہاں و گاہے سوائے این اشارہ
 إِلَى أَنَّهُ ظَفِيرُ بِنَسْخَةِ الْكِيمِيَاءِ. ثُمَّ إِذَا فُتِنَ فِي مَوْطِنِ
 میکند کہ او بر نسخہ کیمیا کامیاب شدہ است۔ باز چوں امتحان کردہ شود در میدان
 فَرَسَانَ الْيَرَاعَةِ، وَأَرْبَابِ الْبِرَاعَةِ، فَثَبَتَ أَنَّهُ لَا يَقْدِرُ عَلَى أَنْ
 سواران قلم و صاحبان زیادت در فضل و ہنر۔ پس ثابت می شود کہ او بریں قادر نیست

ینقح الإنشاء ، ويتصرف فيه كيف شاء ، بل يظهر أنه أعجم
 کہ سخن پاکیزہ تو اندگفت و تصرف کند در انشا بہر طوریکہ خواہد۔ و ظاہر ہے شود کہ او ژولیدہ زبان
 ویضاہی العجماء ، ولا يعلم ما الأدب ولا یدری ہذہ الطریقۃ
 است و ہجو چار پایان است و نہ می داند کہ ادب چہ باشد و ازین طریقہ روشن بے خبر ہے باشد۔
 الغراء . ثم إذا عرّض عليه المرضی للمداواة ، كما ادّعى فی
 بازچوں بیماراں برو پیش میکنند برائے علاج بمطابق آں کہ در بعض اوقات دعویٰ
 بعض الأوقات، فما كان أن یفرّق بين السّکنة والسّبات. و
 کردہ بود۔ پس این قدر تمیز او را نمی باشد کہ در سکتہ و سبات فرق تواند کرد۔ و
 ربما یحسب الدقّ لثقةً، وانطباق المریء ذُبْحَةً، ویسمی
 بسا اوقات تپ دق را تپ ثقہ گمان می کند۔ و انطباق مری را ذبحہ نام می نہد و بیماری
 السّبَل سُلَاقًا، و ضیق النّفس خُنَاقًا، ویستعمل فی مواضع
 سبل را کہ خارش و سیلان رطوبت وضعف بصر باشد سلاق نام می نہد و سلاق آں بیماری است کہ غلفت و سرخی بطن
 التسخین کُلّ ما هو مُطْفَی للحرارة، و مبرّد
 و سقوط مزہ در و لازم است و نام ضیق النّفس خنّاق می نہند و دور محلّ ہائے گرم کردن بدن آں دوا ہا استعمال میکنند کہ
 للمعدة، و یأمر بأن یؤتی المریض کثیراً من الخسّ و
 حرارت را فرو نشانند و معدہ را سرد میکند۔ و حکم میکند کہ مریض را کافور و کافور و کشنیز بسیار
 الکافور و الکزبرة، ویحسب له کَشک الشعیر أجود الأغذیة
 دادہ شود۔ و گمان میکند آب جو برائے مریض بہترین غذا ہا۔
 ویأمر أن یتجنّب اللحم و الأباذیر الحارّة ، ولا یقرب شیئاً
 و حکم میکند کہ بیمار از گوشت و مصالح ہائے گرم و ہر چیزے کہ گرم باشد
 من الأشياء المسخّنة، فیكون آخر أمر العلیل، أن الأورام الباردة
 پرہیز کند۔ پس آخر امر بیمار این ہے گرد۔ کہ ورم ہائے سرد

تحدث في بدنه من الرأس إلى الإحليل، وفي بعض الطبائع تزيد
از سر تا اعلیل درد پیدا می شود۔ و در بعض طبعیها نفخ زیادہ
النفخ أو يهلك المريض من شدة السعال، أو تسكن حركة القلب
مے گردد یا مریض بشت سعال مے میرد۔ یا دل از حرکت خود
فيموت السقيم في الحال. فبمثل تلك الأطباء يكثر القبورُ
باز مے ماند و بیمار فی القور مے میرد۔ پس بہ ہیچو ایں طبیبان قبرها زیادہ می شوند
ويقلّ رونقُ العمارات، ومن أطال المكث تحت علاجهم فلا بدّ
وحسن آبادی کم می گردد۔ و ہر کہ تادیریزیرعلاج ایثاں بماند ایں ضرور است
من الممات. وكم من أعين فقؤوها، وكم من أرجل أعرجوها
کہ بمیرد۔ و بسیار چشم ہا ہستند کہ ایں طبیبان آنہارا کور کردند۔ و بسیار ازا ہا ہستند کہ لنگ کردند ایں طبیبان آنہارا
وكم من صبيان بُدءٌ و ادفنواهم بخطئهم، و نجوا من
بسیار کودکان اند کہ ایثاں را چچک و حصہ ظاہر شد پس بوجہ خطا ایں طبیبان ذن کردہ شدند
أيديهم بفنائهم. يثمؤهم المرضى وإن يُجباؤا الزرع. و
و باعث مردن از دست ایثاں رہائی یافتند۔ چرب میخورانند ایثاں را بیماراں اگر چہ بحالت خامی بفروشدند
يشربون لبن كل لبون من غنمهم وبقرهم حتى تُبگا الدُرُّ
زراعت را۔ و می نوشند شیر ہر شیردار از گوسپند و گاوتا بحدے کہ کم شیر مے گردد بسیار شیردار
و تُخلى الضرع. ثم يأتهم الموت بالحسرات، ويلعنونهم
و خالی میکنند پستان را۔ باز آل مریضان را بہ حسرت موت می آید و آل طبیبان را در وقت رخصت
عند فراق الأبناء والبنات. وقد يدعى هؤلاء الكذابون بأنهم
شدن از پسران و دختران لعنت ہامی فریستند۔ و گاہے دعوی میکنند ایں دروغ گویاں کہ اوشاں
يجعلون العاقرَ ضانئاً، والكاذبَ نامياً زانئاً، ويؤتون الناس
زن عقیمہ را بسیار بچہ دہندہ میگردانند و گیاہے را کہ از گوا لیدن بازماندہ باشند نموی دہند و تا بکوبہ رسندہ میکنند

بناتٍ وبنین، وإن زَنُّوا الثمانین، ویرى الصبىٰ بدوائهم
 ومی دهند مردم را دختران و پسران۔ اگر چہ تا ہشتاد سال رسیدہ باشند۔ وکودک بعلاج شاہ برادران می بیند۔
 إخوةً بعد ما كان عَجْزَةً. وکذا لک یقولون إننا نكفأ المرض
 بعد زانکہ آخری بچہ پدر خود بود۔ وہم چنین ایں طبیبان مے گویند کہ ما باز میداریم مرض را
 من اعتدائه، ونجعل العلیل کنخیل بعد انحنائه. ومن أراد
 از زیادت۔ ومرض را بعد خم شدن پشت ہیچو درخت خرما می گردانیم و ہر کہ می خواہد
 أن یمرأه الطعام ویتقوی العظام، فلیأكل معجوننا الكبير. و
 کہ او را طعام ہضم شود واستخوان ہا قوی شوند پس می باید کہ معجون کبیر ما بخورد و
 سینظر فی أسبوع التأثير. وإذا استعمل الناس دواءه وما رأوا
 در یک ہفتہ تاثیر خواہد دید و چوں مردم دوائی او استعمال کردند و ندیدند
 إلا النقصان، فعلموا أن الرجل قد مان، وأتبعوه اللعان.
 مگر نقصان پس دانستند کہ دروغ گفتہ است۔ و درپے او می فرسند لعنتہارا
 وکذا لک یکذبون ولا یحسبونہ سبۃ، وبالذجل یجعلون
 ہم چنین دروغ میگویند اورا محل دشنام نمی دانند۔ و بدجل خود دروغ را ہیچو بنائے می نمایند
 الكذب قُبۃً. وکذا لک إذا ادعی أحد منہم أنه فقیه ومن
 کہ گرداگرد اودیوارے کشیدہ باشند۔ وہم چنین چوں دعویٰ کند یکے ازیناں کہ من فقیہم واز
 المحدثین، فثبت فی آخر الأمر أنه جاهل ولا یعلم الدین.
 محدثاں ہستم۔ پس آخر ثابت می شود کہ او جاہل است و دین را نہ مے شناسد۔
 ولا یخفی عالم و جہول، ولا صحیح و مسلول. وإنی فی هذه
 و پوشیدہ نمی ماند دانا و جاہل و تندرست و مسلول۔ و من دریں حقیقت
 صاحب التجربة، وانتقدتہم فوجدتہم کالمیتة. إنہم
 صاحب تجربہ ہستم۔ و ایشاں را آزمودم پس ہیچو مردہ یافتم۔ ایشاں

تفرّدوا فی الدّقاریر، وأعدّوا کالبعیر . یا کلون حتی ینقلب علیہم
در دروغہا یگانہ ہستند و بچو شتر بر بدن غدوہاے طاعون می دارند۔ می خوردند تا وقتیکہ معده برایشان
المعدۃ و ینفصوا علی الفراش، و بعدوا عن الحق و طلبہ
نگوں شود و بر فرش قے کنند۔ و از حق و از جستن حق دور شدہ اند
فلیسوا الیوم کالشمع ولا کالفراش . ترکوا المملّۃ و ما قالہ النبی
پس امروز نہ بچو شمع ہستند و نہ بچو پروانہ ہا۔ ملت اسلام و گفتہ نبی خوبصورت را
الصبیح، و سقطوا کاذبۃ تسقط علی جرح یقیح . و
ترک کردند۔ و بچو مگس ہا بر زخم ریناک افتادند۔ و
إذا غاب عنہم قدّرتهم فضاقوا لها ذرّعا، و ما ملکوا صبرا
چوں پلیدی شان ازیشان جدا مے گردد۔ پس برائے آل تنگدل مے شوند۔ و صبر و پرہیزگاری ہمہ
ولا ورّعا . واللّٰہ إنہم قد أطاعوا النفس و سلطانہا . و
از دست می دہند۔ و بخدا کہ ایشان نفس و تسلط ہائے نفس را تن در دادہ اند۔
تعودوا الشہوات و شیطانہا . یدورون علی أبواب أهل الثروة
و بہ شہوات و شیطان شہوات عادت گرفتہ اند۔ بر دروازہ ہائے دولت مندان و تو نگراں و زمینداران
والیسار، و الجدة و العقار . و کم منهم مالوا من صلوة الصبح
مے گردند۔ و بیارے از ایشان از نماز فجر سوئے شراب
إلی الصبوح، و من العشاء إلی الغبوق فی الصّروح، و اشتغلوا من شرح ☆
رخ کردہ اند۔ و از نماز شب سوئے شراب در کوشک ہا۔ و از شرح

☆ کان فی دیارنا رجل من الواعظین . و کان الناس یحسبونہ من الصالحین
در ملک ما شنعے بود از واعظین۔ و مردم اورا نیک و موحد می دانستند۔
الموحدین . فاتفق ان رجلا دخل علیہ مفاجئاً کالزائرین . فوجده یشرّب
پس چنان اتفاق افتاد کہ شنعے بطور ناگہ بر و گذر کرد بچو زیارت کنندگان۔ پس دید کہ او

☆
۱۱۸

”الوقاية“ و”الهداية“إلى العواهر والبغايا، وإلى الرحيق مع التغذى بالقلابا
وقایہ و ہدایہ و رو تافتہ سوئے زنان بدکار سوئے شراب بکباب بزغالہ مشغول شدند۔
من الجدايا، ومالوا إلى السماع من المحسنات الحُذَّاق، والموصوفات
ورغبت کردند سوئے شنیدن سرود از زنان خوبرو و ماہر در فن سرود میل کردہ اند و
فِي الآفاق؛ وإذ اقلَّ البعاع، وخفَّ المتاع، وفرَّ الرَّعاعُ
آں زنان در دنیا قابل تعریف شمار کردہ شدہ اند۔ وچوں متاع کم شد و سرمایہ سبک شد۔ وہم صحبتاں سفلیہ بگریختند
وفرَّغ الجِرابُ، وعُلِّق الأبوابُ، نهضوا للوعظ والنصيحة
و کیسہ خالی شد۔ و در ہا بستہ شد۔ برائے وعظ و نصیحت برخواستند
مع جباله من أشعار الصوفية، لتعود إليهم أيام الثروة و
بادامی از شعرہائے صوفیان تا ایام توگتری بر ایشان باز آیند۔
الجدة. وتراهم في مجالس الوعظ يتصرخون ويُرغون كبعير
وہنہی ایشان را در مجالس وعظ می گریند و فریاد می کنند ہنجو شترے کہ بر جسم او
أَعَدَّ، وفي القلب يذكرون الجدة، والدموعُ قرَّحت الخدَّ.
عدہ طاعون بر آید و ایام توگتری را در دل یاد می کنند۔ و اشک ہا رخسار ریش مے کنند

الخمر مع ندماء من الفاسقين. فقال يا لعين، عملك هذا وقولك ذالك. فأجاب
باچند فاسقان شراب مے نوشد۔ پس گفت اے شیطان این کردارتست و آں گفتارتو۔ پس جواب داد
وأرى العُجاب. قال: أروني عالمًا لا يشرب الخمر. أو يتجنب الزنا والزُّمور. وكذا لك كان عالمٌ
وامر عجیب ہنمود۔ گفت آں مولوی مرادمانید کہ شراب نھے نوشد یا از زنا و سرود اجتناب می کند۔ و بچھیں کیے دیگر مولوی
آخر قریبا من قریتی. وکان ینکر برتبتی. فشرب الخمر فی مجلس کافر یتھوی الإسلام.
بود کہ از قریب من نزدیک بود و از منکران من بود۔ پس در مجلس کافرے شراب نوشید کہ رغبت اسلام می داشت۔ پس آں کافر
فلسعنه الکافر ولأم. وقال إن کان هؤلاء هم أئمة الإسلام. فكفري خير لدنيای من أن الحَق بهذه اللنام. منه
اور لعنت کرد و ملامت نمود و گفت اگر ایناں پیشوایان اسلام اند پس کفر من از اخلاط ایشان برائے دنیائے من بہتر است۔ منہ

فالعامة يزعمون أنهم سيكون مخافة يوم المكافات، كما هو
 و مردم عام این خیال مے کند کہ ایشان از خوف قیامت میگیرند۔ چنانکہ
 من سیرِ اهل النقاۃ، مع أنهم لا يكون إلا بفراق الصهباء.
 عادت پرہیزگاراں است۔ باوجود اینکہ او شاں از جدائی شراب و زنانِ خو برو
 والغید من الندماء، وبما قلّ المراح، و كانت كالرؤيا
 مے گیرند۔ و بدیں سبب کہ خوشی کم گردید۔ و شراب نہجو خواب
 الرّاح، فهيج لهم البكاء ما عندهم من الوحشة لفقد
 شد۔ پس ازیں گریہ آمد کہ اسباب وحشت جمع شدند۔ برائے گم شدن
 أسباب العيشة، وبما فقدوا رُققة أيام الرّحاء، وندماء
 اسباب معیشت۔ و نیز ازیں سبب می گیرند کہ رفیقان ایام فراخی را گم کردند و
 حلقة الصهباء . و مع ذالک يحسبون أنفسهم كالبدن . و
 ہمنشینانِ حلقہ شراب بگریختند۔ و باوجود این خود را چوں ماہ چہار دہم میدانند۔ و
 يحبون أن يقعدوا من المجلس في الصدر، ويسمّون أنفسهم
 مے خواہند کہ مردم او شاں را در صدر مجلس بنشانند۔ و خود را بنام
 مولویین، أو فقهاء ومحدّثین، و من لم ينادهم بهذه الأسماء
 مولوی و فقیہہ و محدث مشہوری کنند۔ و ہرکہ او شاں را بدیں نام ہا یاد کنند
 فيغضبون عليه سائین، مع أنه لم يبق لهم طبع عربی
 پس بروشم مے گیرند و دشنام می دہند۔ باوجود اینکہ ایشان را طبیعت مشابہ اہل عرب نماندہ
 ولا ذوق أدبی . و إنی دعوتهم مراراً، و جرّبتهم أطواراً . و
 ونہ ذوقے از ادب ماندہ۔ و من بارہا برائے معارضہ ایشانرا خواندم و بارہا تجربہ ایشان
 عرضتُ علیہم کلامی، و أريتہم غرری و حُسن نظامی .
 کردہ ام۔ و بر ایشان کلام خود عرض کردم۔ و فصاحت و حسن نظام خود ایشان را نمودم۔

و قلت هذه آية صدقي وحبتي وخصامي، فأتوا من مثله إن
وگفتم این نشان صدق من است و حجت من است و شمشیر من است۔ پس مثل آل بیارید اگر از مقام من
کنتم تنکرون بمقامی۔ ففرّوا فرار الحیوات من أسلحة الكُماة
انکار دارید۔ پس چنان گریختند کہ ماراں از سلاح ہائے سواراں میگریزند
وتعودوا كالنساء اكتحال العين، والطيب والمُشط والحیل
و عادت گرفتند همچو زنان سرمہ کردن در چشم۔ و خوشبو را و شانہ کردن را و حیلہ را برائے
لجمع العین۔ وبعضهم يرغبون في الضّفّر والإجمار كالنسوة
جمع کردن زر۔ و بعض ایشاں رغبت می کنند در بافتن موہا و جمع کردن مرغولہ آنہا همچو زنان
ویدھنون خصلتہم و يعطفون كلّ وقت شعورَ الجميرة.
و تدہین مے کنند مرغولہ موہارا و خم مے دہند ہر وقت موہائے آل مرغولہ را۔
ويفرون فراراً الآبق من مجالس العلم، ومع ذلك لا تری
و ہچو غلام گریز پا از مجلس ہائے علمی مے گریزند۔ و باوجود این نحوہی دید
فيهم أثار من الحلم۔ و إذا دخل مسجدہم أحد من الغرباء
در ایشاں نشانے از حلم۔ و چون در مسجد ایشاں کسے از غریباں داخل شود
و كان يخضب أشعاره مثلاً ویسودها بشيء من الأشياء.
کہ موئے خود را خضاب مے کرد و سیاہ مے کرد۔
فصالوا عليه كالكلاب، أو ككفّار غزاة الأحزاب. و
پس برو ہچو سگاں حملہ می کنند۔ یا ہچو آل کافراں کہ در جنگ احزاب حملہ کردہ بودند
ناشؤہ كالسباع، اللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ يُهْدِيَ ☆ إِلَيْهِمْ شَيْئًا مِنْ
و می گزند او را ہچو درنگاں۔ بار خدایا مگر اینکہ بطور ہدیہ دہد او شاں را چیزے از
المتاع، أو يمدّ الباعَ بحذاء الباع. إنهم قوم يأكلون
متاع۔ یا بمقابلہ دست دراز کردہ شود۔ این قومے است کہ

الضعفاء باللسان، ويفرون من الأقوياء كالجبان، وإذا أجرمَزَ كزوراں را بزبان خود می خوردند۔ و از زور آوراں ہچو بزداں مے گریزند۔ وچوں کسے خود را أحدٌ لیباعَ وأرى الكنائنَ والسهامَ والباعَ، فنقروا ولا كنفور بریں جمع کرد کہ باوشان مباحثہ کند۔ و نمود کیش ہارا و تیر ہارا و دست را۔ پس مے رمند و نہ ہچو الحُمَر، وغلب من صیلٍ علیہ علی الزمرف حاصل البیان أنهم رمیدن خربا۔ وغالب میشود شخصی کہ بروی حملہ کردہ شد برگروہ ہا۔ پس حاصل کلام ایں است کہ ایشاں یُهرعون إلى الغرباء كالطوفان، ولا يهتال صلهم إلا بمشاهدة مے دوند سوئے غربیاں مثل طوفان۔ و نہ مے ترسد مار خورد ایشاں مگر بدیدن الشعبان، ولا يُدارون إلا برغيف أو صفيف يعظّمون العظام اژدہا۔ و مدارات نمی کنند مگر بہ نانے یا کباب کہ بریخ کشیدہ باشند۔ بزرگ میدارند الرُفَات، ويكفرون بالذی بُعث وأحيا الأموات. ألا يعلمون استخوانہائے بوسیدہ را۔ و منکر کسے مے گردند کہ از خدا مبعوث شد و مردگان رازندہ کرد۔ آیائی دانند أن الوقت وقت نصر الدين و دفع اللئام، وقد دنفَت شمس کہ ایں وقت وقت مدد دین و دفع لئیم است۔ و بہ تحقیق آفتاب اسلام قریب بغروب الإسلام. بل عادوا الحق لحب الأقارب واللذات، وآثروا شدہ است۔ دشمن داشتند حق را از ایں سبب کہ اقارب و عزیزاں را محبت کردند۔ و اختیار کردند هذه الدنيا وما انعقدت من المودات. يبغون عرض هذه الدنيا ایں دنیا را و آنچه بستہ شد از دوستی ہا میخوانند۔ مال ایں و خطارتها. ويحبون أن ينالوا خشارتها. فالأسف كل الأسف و بلندی مرتبہ آں۔ و می خوانند کہ باقیماندہ طعام او کہ برخوان باشد ایشاں را رسد پس سخت افسوس أنهم بقوا بعد موت الأكابر كالجلف، ولا خلف بعد السلف. است کہ ایں مردم بعد اکابر اسلام ہچو خم تہی ماندہ اند۔ و نیست پس ماندہ بعد از گذشتگان

يَدْعُونَ أَنَّهُمْ فَاقُوا الْكُلَّ فِي الْفِقْهِ وَالْحَدِيثِ وَالْأَدَبِ. وَ
 دَعْوَىٰ مِي كَنْدِ كِه اَوْ شَااں دَر فِقْه وَ حَدِيثِ وَ اَدَبِ اَزْهَمْ فَا لَقْ تَر اَنْدِ وَ
 نَسَلُوا مِنْ كَلِّ اَنْوَاعِ الْحَدَبِ، وَ لَيْسَ لَهُمْ خَبِرٌ مِنْ حَقَائِقِ
 بَرَهْر بَلَنْدِي كَمَالِ دَوِيدِه اَنْدِ - حَالَا نَكِه پِيچْ خَبْر اَز حَقِيْقَتِ هَائِ دِيْنِ اِيْشَااں رَا
 اَلْدِيْنِ، وَ لَا نَظَرَ فِي حُدَائِقِ الشَّرْعِ الْمَتِيْنِ، وَ مَا اَعْطَىٰ لَهُمْ قَدْرَةً
 نَيْسْتِ - وَ نَهْ نَظَرَ بَرِبَاغْهَائِ شَّرْعِ مَتِيْنِ اَسْتِ - وَ نَهْ اَوْ شَااں رَا قُوْتِ دَاوِدِه شَدِ
 عَلَيَّ اَنْ يَكْتَبُوْا عِبَارَةً غَرَاءَ، وَ لَا قُوَّةَ لِيْفْتَرَعُوْا رَسَالَةً عِذْرَاءَ.
 كِه عِبَارَتِ رُوْشَنِ بِنُوِيْسِنْدِ - وَ نَهْ قُوْتِ كِه تَا بَكَارَتِ بَرَنْدِ رَسَالَهْ دَوِشِيْزِه رَا -
 وَ مَا اَجْدَ اَحْدًا مِنْهُمْ يِعَارِضُنِي فِي الْاِمْلَاءِ، وَ يِيَارِزُنِي فِي تَنْقِيْحِ
 وَ پِيچْ كَسْ رَا اَز اِيْشَااں نَمِيْ يَنْمِ كِه بَا مَنِ دَر اَمْلَاءِ - وَ دَر تَنْقِيْحِ اِنْشَاءِ بَاهَمْ مِعَارِضَه كَنْدِ -
 الْاِنْشَاءَ. وَ قَدْ قَلْتُ لَهُمْ مَرَارًا اِنَّمَا اَنَا الْمُفْلِقُ الْوَحِيْدُ مِنْ
 وَ مَنِ بَارِهَا اِيْشَااں رَا كَفْتَمُ كِه مَنِ اَز نُوِيْسِنْدِگَا نِ اِيْنِ زَمَانِهْ مَاهِرِ يِگَا نَهْ هَسْتَمُ -
 كُتَّابِ هَذِهِ الْاَوْاْنِ، وَ الْمَنْفَرْدِ بَعْلَمِ مَعَارِفِ الْقُرْآنِ، وَ لِيْ غَلْبَةٌ
 وَ يَكْتَا دَر عِلْمِ مَعَارِفِ قُرْآنِ - وَ مَرَا بَرِ اَوَّلِيْنِ
 عَلَيَّ الْاَوْاْخِرِ وَ الْاَوَّائِلِ، وَ لَوْ جَاءَنِي سَحْبَانٌ وَاثِلٌ كَالسَّائِلِ.
 وَ اَخْرِيْنِ غَلِبَهْ اَسْتِ - وَ اَكْرَجْ سَحْبَانَ وَاثِلٌ مِثْلِ سَوَالِ كَنْدِهْ نَزْدِ مَنِ بِيَايِدِ

﴿ ۱۲۲ ﴾

☆ كَلَّمَا قَلْتُ مِنْ كَمَالِ بِلَاغَتِي فِي الْبَيَانِ. فَهُوَ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ
 هَمْ اَنْجِهْ دَر بَارَهْ بِلَاغَتِ خُوْدِ كَفْتَمُ - پَسْ اَلْ اَبْعَدِ كِتَابِ اللّٰهِ قُرْآنِ شَرِيْفِ
 الْقُرْآنِ. وَ اِنَهْ مَعْجِزَةٌ جَلِيْلَةُ الشَّأْنِ عَظِيْمَةُ اللَّمْعَانِ قُوَيِّ الْبَرَهْمَانِ. وَ
 اَسْتِ - وَاَلْ مَعْجِزَةُ بَزْرِكُ شَااں دَاوِدِ وَ بَزْرِكُ رُوْشَنِي دَاوِدِ وَ زَبْرْدَسْتِ بَرَهَانَ دَاوِدِ
 اِنَهْ فَا قِ الْكُلَّ بِيْبَانَ لَطِيْفِ وَ مَعْنَى شَرِيْفِ، وَ التَّزَامِ الْبَرُوْقِيْنِ
 چِرَا كِه اَوْ اَز رُوِيْ بِيَانِ لَطِيْفِ وَ مَعْنَى بَزْرِكِ بَرَهْمِهْ فَوْقِيْتِ مِيْدَارِدِ - وَ پِيچُوْ اَلْ بَرَقِ كِه

☆
 ر
 ل
 ج
 ع
 ا
 ل
 ن
 و
 ر

﴿۱۲۳﴾

فَإِذَا طَلَبْتُ مِنْهُمْ مَبَارِزًا فِي هَذَا الْمَيْدَانِ، فَمَا بَارَزَنِي أَحَدٌ

پس چون دریں میدان از ایشان مقابلہ کنندہ طلب کردم۔ پس هیچ کس با من بمقابلہ بیرون نیامد

فِي جَمِيعِ مَوَاضِعِهِ كَبْرًا وَلَيْفٍ. شَاحِرَ النَّاسِ فِيهِ فَمَا أَرَا كَمَثَلِهِ

در ہر بار دوم تہمی درخشد در ہمہ مواضع خود و گوئے خوبی حسن بیان و معارف نویسی را التزام کرده۔ اختلاف کردند مردم درو

مِنْ شَجَرَةٍ. لَهُ حَلَاوَةٌ وَعَلَيْهِ طَلَاوَةٌ، وَلَا يَبْلُغُ وَهْفَهُ نَبْتُ وَلَوْ

پس نتوانستند کہ مثل او درختے بنمایند۔ برائے او شربنی است و بروئے خوشنما و ملاحتے است و هیچ روئیدگی تازگی و سرسبزی

كُمُلٌ فِي اهْتِزَازٍ وَخَضْرَاءٍ. وَالَّذِي يَطْلُبُ لِمَعَانِهِ مِنْ كَلَامٍ غَيْرِهِ مِنْ

اور انی رسد اگرچہ در تازگی و سرسبزی بدرجہ کمال رسیده باشد۔ و آنکہ روشنی او از کلام غیرے کہ از مخلوقات است

الْكَائِنَاتِ. فَلَيْسَ هُوَ إِلَّا كَرَجُلٍ يَرِيدُ أَنْ يَلْفُوَ اللَّحْمَ مِنَ الْعِظَامِ الْمَقْبُورَةِ

می طلبد۔ پس او مثل آن کسے است کہ او از استخوان با گوشت برآوردن میخواہد کہ در قبر کردہ شدند

الرُّفَاتِ. فَالْحَقُّ وَالْحَقُّ أَقُولُ إِنَّهُ لَا يَوْجَدُ كِتَابَ بَيْنِ الدَّقَّتَيْنِ كَمَثَلِ

و پوشیدند۔ پس راست میگویم کہ هیچ کتاب در دو طبقہ موجود نیست کہ مانند باشد کتاب پروردگار

كِتَابِ رَبِّنَا رَبِّ الْكَوْنَيْنِ. فَكَمَا أَنَّ الْكَمَالَ مِنْ كُلِّ جِهَةٍ مَخْصُوصٌ بِحَضْرَةِ

بارا کہ پروردگار دو جهان است۔ پس چنانکہ کمال از ہر جہت باری تعالی مخصوص است۔

الْكَبْرِيَاءِ. فَكَذَلِكَ الْحَسَنُ مِنْ جَمِيعِ الْأَنْحَاءِ مَخْتَصٌ بِهَذِهِ الصَّحْفِ الْغُرَاءِ.

پس ہم چنین خوبصورتی از ہمہ سوئے خاص بدیں کتاب روشن است۔

﴿۱۲۳﴾

وَأَمَّا الَّذِي هُوَ دُونَهُ فَهُوَ لَا يَخْلُو مِنْ عَيْبٍ وَنَقْصَانٍ. وَإِنْ كَانَ كَلَامُ النَّابِغَةِ

مگر آنچه سوئے اوست پس آن از عیب و نقصان خالی نیست۔ اگرچہ کلام نابغہ یا حبان

أَوْ سَحْبَانَ. فَإِنَّ وَجَدْتَ مِثْلًا فَقَرَّةً مِنْ كَلِمَاتٍ أَحَدٍ مِنْهُمْ كَخَدِّ أَبْرَقٍ

باشد۔ پس اگر مثلاً کلام کسے بچو رخسارتاباں باشد پس فقرہ دیگر را بچو بینی خورد

وَأَمْلَسَ، فَتَجِدُ فَقْرَةَ أُخْرَى كَأَنْفِ أَصْغَرَ وَأَفْطَسَ. وَإِنْ وَجَدْتَ لَفْظًا كَعَيْنٍ

و بیہن خواہی یافت۔ و اگر لفظی را بچو چشم خوب سیاہ در محل سیاہی و خوب سفید در محل سفیدی

اِخْتَفَوْا كَالنَّسْوَانِ . وَمَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يُظْهِرُوا مِنْ شَوْطِهِمْ . أَوْ
 بَهْجُو زَنَانٍ پُوشیدہ شدند۔ و ایشاں را مجال نماند کہ چیزے از تگ خود بنمائند۔ یا
 یَنْشُرُوا عَجْوَةً أَوْ نَجْوَةً مِنْ نَوْطِهِمْ . فَحَاصِلُ الْكَلَامِ أَنَّهُمْ صَارُوا فِي
 پراگندہ کنندہ خرمائے بید یا خرمائے روی را از ظرف خود۔ پس حاصل کلام این است کہ ایشاں در بدی
 الشَّرِّ لِلشَّيْطَانِ كَفَىءٌ ، وَلَيْسُوا مِنَ الْخَيْرِ فِي شَيْءٍ . لَا يَعْلَمُونَ مِنْ دُونِ
 شیطان را بھجو سایہ شدہ اند۔ و بہ امور خیر ہیچ مناسبت (نہ دارند)۔ نمی دانند بجز

حَوَاءَ . فَتَجِدُ آخِرَ كِنَافَةِ عَشْوَاءَ . وَإِنْ وَجَدْتَ مِثْلًا قَافِيَتَيْنِ مُتَوَازِيَتَيْنِ
 یافتی۔ پس فقرہ آخر را بھجونا تہ کورخواہی یافت۔ و اگر دو قافیہ برابر یابی بھجو دوسرین زن۔
 كَعَجِيزَتَى النِّسَاءِ . فَتَجِدُ رَدِيْفًا كَأَلِيَّةٍ اِخْتِلَ تَرَكِيْبَهَا وَتَحْرَكُتُ وَمَا بَقِيَتْ عَلَيَّ
 پس ردیف را بھجو بند سرین خواہی یافت کہ از جائے خود جنبیدہ باشد و بر حالت صحت
 الْاِسْتِوَاءِ . وَإِنَّ الْقُرْآنَ يَشَابُهُ الْوَجْوهَ الْحَسَنَةَ ، لَا تَجِدُ ثَنِيَاہَ إِلَّا مَزِيْنَةً بِالشَّنْبِ
 نہ مانده باشد و قرآن مشابہت دارد بروہائے خوب نخواستہای یافت دندان پیشین اور اگر مزینت یافتہ و بہ خوش آہے
 وَلَا خِدْوَدَهُ إِلَّا مُصْبِيَةً بِاللَّهَبِ . وَلَا بِنَانَهُ إِلَّا لَامِعَةً مِنَ التَّرْوَفِ . وَلَا
 و نہ رخسار ہائے او مگر دل کشندہ بسرخی و نہ سرا انگشتان او را مگر درخشندہ از نازکی و نرمی۔ و نہ
 حَصْرَهُ إِلَّا مِنْطَقَةً بِالْهَيْفِ . وَلَا حَوَاجِبَهُ إِلَّا بِالْجَعَّةِ بِالْبَلَجِ . وَلَا مَبَاسِمَهُ
 کمرہائے او مگر از او پوشندہ از بارکی۔ و نہ ابروان او مگر روشنی یافتہ بکشادگی و نہ آں دندان او کہ
 إِلَّا زَاهِرَةً بِالْفَلَجِ . وَلَا جَفْوَنَهُ إِلَّا مَسْكِرَةً بِالسَّقَمِ . وَلَا أَنْفَهُ إِلَّا مَعْتَبِدًا
 بخندہ ظاہر میشود مگر روشن بکشادگی میان آں۔ و نہ پردہ ہائے چشم او مگر مست کنندہ بہ بیماری خود۔ و نہ بینی او مگر بہ بندگی گیرندہ
 بِالشِّمَمِ . وَلَا جَبْهَهُ إِلَّا آسِرَةً بِالطَّرَرِ . وَلَا عَيْنَهُ إِلَّا مَعْبَدَةً بِالْحَوَرِ . فَهَذِهِ
 از بلندی و نہ پیشانی او مگر اسیر کنندہ باطرہ ہا۔ و نہ چشم او مگر غلام گیرندہ است بسیاہی و سفیدی۔ پس
 عَشْرَةَ آرَابٍ . يُوْجَدُ حُسْنُهَا فِي الْقُرْآنِ مِنْ غَيْرِ اِرْتِيَابٍ . مِنْهُ
 این دو عضو ہستند۔ یافتہ میشود حسن آنها در قرآن بغیر شک و شبہت۔ منہ

الجهلات، ويشابهون السباع في العادات، وقد أضعوا مادّة المواسات
امور باطل و در عادات مشابه درندگان هستند و ضائع کرده اند مادہ ہمدردی و آمیزش را۔
والمقانات. كأنهم استوطنوا الفلوات. وإذا رأوا أحدًا صدر منه قليل من
گویا ایشان وطن گرفته اند بیابان ہا را اگر بینند کہ از کسے اند کے کار جہالت صادر شدہ
الجهالة. فقلّ أن يُسعِفوا بالإقالة، بل يشتمونه على ذالك العثار.
است۔ پس کم تر است کہ او را عفو کنند۔ بلکہ او را براں لغزش و دشنام می دهند
أو يُدخلونه في الكفار. وكما أن الفلاحين يقاتلون على قري وجفان.
یا در کافران داخل مے کنند۔ و چنانکہ زمینداران بردیہات و شاخہائے انگور مقاتلہ مے کنند
يحارب هذه العلماء على قري وجفان. يتركون الحُبّ للحبّ. و
مخاربه می کنند این علماء بر ضیافت ہا و کاسہ ہائے شوربا میگذاردند دوستی را برائے دانہ۔ و
يؤثرون الرّبّ على الرّبّ. يتنازعون على الأموات، يأخذون أثواب
اختیار میکنند عصارہ دوائی را بر پروردگار مقدم بر مردگان نزاع ہائے کنند۔ و از خبث نیت پارچہ میت
السميّت من خبث النيات. وكل منهم يرى اللسان حريفه كالعصب
مے گیرند۔ و ہریک از ایشان زبان خود بچو شمشیر بنماید ہم پیشہ را
ويبدي ناجديّه ويحرق نابه من الغضب. ومع ذالك قد حورف
و فرامیاید دندان پسین خود را و بساید از خشم دندان را۔ و باوجود این سخت نامبارک است
كسبهم ولا يفارقهم قطوب الخطوب و حروب الكروب، ويلازمهم
کسب ایشان و از ایشان جدانمے شود ترشی ناکامی کار ہا و کارزار اندوہ ہا۔ و در ہمہ عمر ایشان
في جميع عمرهم صفرّ الراحة وفراغ الساحة. وكما أن الفلاح يتوغر
تہیدستی و خالی بودن صحن خانہ لازم حال ایشان مے باشد۔ و چنان کہ زمیندار بوقت برکندن
غضبًا على نبش بري من الريف، ويأخذ النابش ويكسر بعض
یک نیشگر از زراعت آن بغضب افروختہ مے گردد۔ و مے گیرد برکنندہ را و می شکند بعض

الغضاريف، فكذلك إن لم يحسبهم أحدًا بريئين من جريمة فعلوها
استخوانهارا۔ پس ہم چینیں اگر کسے ایشاں را ازگنا ہے کہ بظلم کرده اند بری نداند۔
عدوانًا، ويشهد عليهم إيمانًا، ويخالفهم بيانًا، فيضربونه ويسقطون
وازا ایمان بریساں گواہی دہد۔ و در بیان با ایشاں مخالفت و رزد۔ پس می زند او را و می افتند
عليه زرافاتٍ و وُحْدانًا، وإنْ غلبوا عند هذه المحاربات، فيندبون
بروبہ ہیئت مجموعی یا یک یک می افتند۔ و اگر در وقت ایں جنگ ہا مغلوب شوند۔ پس شیاطین خود را
شیاطينہم فی النائبات، وقد علموا أن يجزوا من الظلم غفرانًا
برائے مدد مے طلبند۔ و تعلیم دادہ شدہ اند کہ جزاء ظلم مغفرت دہند۔
ومن الإساءة إحسانًا. فإنهم قوم أمروا بإراءة نموذج الأخلاق. فما
و پاداش بدی احسان کنند۔ چرا کہ ایں قومے ہست کہ برائے نمودن نمونہ اخلاق۔ پس نمودند
أروا إلا سيرَ الشرور والشقاق. فهم الذين سعوا لإيذائي وجاوزوا حدَّ
مگر حصلتہائے بدی و دشمنی۔ پس ایناں ہمہ مردم اند کہ برائے اذیت دادن من دویدند و از حد
الإهطاع، فليت لي بهم أعداء من السباع. يأكلون لحم الغائب ولا
تیز دویدن تجاوز کردند۔ پس کاش مرا بعض ایشاں از درندگان دشمنان بودندے۔ گوشت غائب می خوردند و
يبارزون للمباراة، كأنهم ظباء يخافون حدَّ الطَّباة. يا حسرة على
برائے جنگ بیرون نئے آئند۔ گویا ایشاں آہوان اند مے ترسند تیزی تیغہارا۔ اے حسرت بریں
هذا الزمان إن الأمراء رغبوا في الخمر والزمر والنساء والقمر
زمانہ کہ امرائے ایں زمانہ در شراب و سرود و زنان و قمار بازی رغبت کردند و
والعلماء إلى الكذب والسمر، وتركوا الحكمة اليمانية ورضوا بالنواة
عالمان ایں زمانہ کذب و افسانہ گوئی را اختیار نمودند و حکمت یمانی را ترک کردند و از خرمایختہ خرمایراضی
من التمر، وما بقى فيهم من دون الكبر والشمر، والوثب
شدند۔ و در ایشاں بجز تکبر و خرامیدن از ناز و برجستن و جھیدن

وَالطَّمْرُ. يَبِغُونَ صِرْمَةً مِنَ الْجَمَالِ، وَعُرْمَةً مِنَ الْحِنطَةِ وَالْأَرْزِ وَالْحَمَّصِ
 بیج ہنرے نماںد۔ میخوہند گلہ شتر مقداری عدد۔ ویک خرمن از گندم ویک خرمن از ارز و یک خرمن
 و فراغ البال، وما بقى لهم رغبة فى إعلاء الدين ونبش حشائش
 از خود۔ ودر بلند کردن دین بیج رغبت ایشان را نماںد و نہ برائے بر کردن شیخ گیاه ہائے گمراہی
 الضلال. أدهقت كؤوس رؤوسهم من الكبر إلى أصبارها وأصمارها.
 جوشے در دل مانده۔ پر کرده شد کاسہ ہائے سرایشاں از تکبر تا لب ہائے شاں۔
 وتَقاسموا على حفظِ وِدادِ الدنيا وتخيُّرها واستيثارها. وحسبوني
 و باہم قسم خوردند در بارہ نگہ داشتن دوستی دنیا و اختیار کردن آں۔ و مرا از دشمنان خدا تعالیٰ
 من عدا الله كأنهم اطلعوا على ذات صدري، أو علموا ما خامر سري.
 پنداشتند گویا او شاں بر از نہان سینہ من مطلع شدند۔ یا رازے را دانستند کہ بدل من آمیختہ است
 ورأيتُ منهم ما عرفني جهْدَ البلاءِ، وجروني إلى الحِكامِ وعكفوا
 و از ایشان چیزے دیدم کہ ازاں دانستم کہ بلا چہ چیز است۔ و سوائے حکام مرا کشیدند و بر آتش
 بسى على الاصطلاء، فما شتوتُ وما أصفتُ إلا وبقدهم رسفتُ.
 قائم کردند۔ پس نہ بر من موسم سرا آمد و نہ موسم گرما مگر بدو ال ایشان بند بر پائے رتم۔
 سلطوا على كلِّ بلعٍ ملغٍ لتتوهين، ليندغوني وينزعوا في قومي
 بر من ہر یک احمق دشنام دہندہ را مسلط کردند تا مرا بہ سخن خستہ کنند و بچو شیطان لعین در
 كالشيطان اللعين. ثم مع ذلك لا يعتذرون مما فعلوا، ولا
 قوم من تباہی افگنند۔ باز با وجود این عذر نمی خواہند از انچہ کردند۔ و ظاہر
 يُظهِرون الندم على ما صنعوا، بل زادوا غيًّا وتصدوا للمجالحة.
 نمی کنند امت بر کارے کہ کردہ اند بلکہ در گمراہی زیادہ شدند و برائے جنگ و دشمنی پیش آمدند
 وأعرضوا عن السلم والمصالحة، وحقروني وازدروني وقالوا
 و از صلح و آشتی اعراض کردند۔ و تحقیر من کردند و گفتند کہ

جاهل لا يعلم العربية، بل أمّی لا يعرف الصیغة. ثم إذا جَلَحْنَا عليهم
جاہلے است کہ عربی را نمی داند۔ بلکہ ناخواندہ است کہ صیغہ را نمی شناسد۔ باز چون با قدم شدید برایشان
ففرّوا کفرار الحُمُر من الصُّرغام، أو الجبان من السهام، ورأوا منی
گذر کردیم پس بگریختند؛ بچوگریختن خراں از شیر۔ یا بچوگریختن بزدل از تیرہا۔ و از من چیزے دیدند
مایری صبئی عند حلول الأھوال، أو عصفورٌ من عُقاب إذا انقضت
کہ طفلی بر وقت فرود آمدن خوف ہامی بیند۔ یا کجنگ از باز چوں برو افتد از قلہ کہوہا
عليه من قننِ الجبال. و كانوا حسبونی كشاةٍ جَلَحَاءَ، فَمَسَّهم مَنَّا
و بودند کہ گمان مے داشتند نسبت من گویا بچوگوسپندے ہستم کہ برسرسرون نمی دارد۔ پس
ناطِحٌ فقالوا بقرةٌ قرناء. و من جاء نی منهم متسلِّحًا، جعلته
چوں حس کردایشان را از ماشقت گفتند گاوے است سرون دار۔ و ہر کہ از ایشان نزد من سلاح پوشیدہ بیامد۔
مجلِّحًا، بما أغروا كلابهم على لحم البراء، و أوتغوا الدين
پس اورا بچوآں درخت بدحال کردم کہ اورا چار پایاں چنداں خوردند کہ از چیزے نماند۔ چرا کہ او شاں بر گوشت بے گناہاں سگان خود را بگذاشتند
بالافتراء، فكان جزاء هم أن يَفْشَعُوا وَيُنْسَعُوا، أو يُطَعَنُوا و
ودین را از افتراء نقصان رسانیدند۔ پس جزاء او شاں ایں بود کہ زیر نشانہ تا زیانہ آوردہ ایشان را تا زیانہ ہا بزندان۔ یا بخنجان سخت
يُندَعُوا. ويريدون أن يخوفوني و كيف مخافتی، وإن هم
مجرّوح کردہ شوند۔ میخواستند کہ مرا بترسانند و چگونه از ایشان بترسم۔ جز ایں نیست کہ ایشان
إلا عوافتي. يفسقون الناس و أنفسهم ينسون، و يكذبون الصادقين
بیکار من اند کہ بوقت شب برایشان کامیاب شدم۔ بہ فسق نسبت می دہند مردم را و خود بیشتن را فراموش میکنند و تکذیب صادقان
ولا يخافون. لا يقومون فی المضمّار، و يُعِدُّون لأنفسهم سبعين
می کنند و نمی ترسند۔ در میدان نمی ایستند۔ و طیار میکنند ہفتاد سوراخ بچو موش
منفدًا كالفار للفرار. و كانوا أشهدوا اللّٰه على كَفِّ اللسان و عاهدوه
برائے گریختن۔ و بودند کہ گواہ گردانیدہ بودند خدا تعالی را بر بستہ داشتن زبان و عہد کردند بدو

فما أسرع ما نسوه . وإنَّ الكبر قد سرى في عروقهم وعظامهم
پس چه قدر جلدی در فراموش کردن عهد کرده اند۔ وہ تحقیق تکبر سرایت کرده است در رگہائے ایشان و
وما لأشرایین، فما كان لهم أن يمتنعوا ولو حلفوا
استخوانہائے ایشان و پر کرده است شرانین را۔ پس در طاقت ایشان نمانده کہ از کذب باز آیند اگر چه
مغلظین . وإنهم جمَّروا بُعوثهم لحرب أهل السماء ، وأغلظوا
خط ☆ مغلظ بخورند۔ و ایشان لشکر ہائے خود را بر سر حد جمع کردند تا باہل آسمان جنگ کنند۔ و ما را
لنا وتصدوا للاستهزاء ، وتجاهلوا بعد العلم وتعاموا بعد
دشنام ہا دادند و با استہزاء پیش آمدند۔ و دانستہ جاہل شدند بعد از علم و کور شدند بعد از بینائی۔
البصيرة، فكأنهم قذفوا من حالقٍ أو ماتوا جائعين مع وجود
پس گویا ایشان از جائے بلند انداختہ شدند یا در حالت گرسنگی مردند با وجود یکہ شمر ہا بسیار
الثمار الكثيرة . فلاجل ذلك سمَّاهم رعاعا وسقطا خاتم الأنبياء .
موجود بودند۔ پس از برائے ہمیں جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نام ایشان ردی و فرمایہ نہادہ است
بل قال لا يوجد مثلهم شرًّا تحت بناء السماء . إنهم قوم اختاروا
بل گفته است کہ از روئے ❀ مانند ایشان زیر آسمان نخواہید یافت۔ ایشان قومے ہستند کہ گناہ
الذنوب من جميع الجهات، وما تری فاسقًا إلا يوجد فيهم نموذجه
ہارا از ہر پہلو اختیار کردہ اند۔ و ہیچ فاسقے را نخواہی دید مگر در ایشان نمونہ او خواہی یافت
بل يوجد فيهم صفات السباع والعجماوات . يؤثرون البرَّ
بلکہ صفات درندگان و چارپایاں در ایشان خواہی یافت۔ اختیار مے کنند گندم را
على البرِّ، ويتركون حُبَّ الله لحبِّ أو حليب كالحِمْزِ . تری فيهم
بر نیکی۔ و ترک میکنند محبت الہی را برائے یکدانہ یا شیر ہچمو گر بہ۔ خواہی دید در ایشان
فی مواضع الغضب آثار الجنون، ويموتون للأمانی بأشتات المنون .
در جاہائے غضب نشان ہائے جنون۔ و مے میرند برائے آرزو ہا بموت ہائے مختلف۔

☆ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے ”حلف“ ہونا چاہیے۔ (ناشر)

❀ سہو کتابت معلوم ہوتا ہے۔ بر طبق عربی عبارت فارسی ترجمہ میں ”از روئے بدی“ ہونا چاہیے۔ (ناشر)

﴿۱۲۹﴾

یَمْضَى لَيْلَهُمْ وَنَهَارَهُمْ فِي الْغَيْبَةِ وَالسَّبِّ وَالشَّتْمِ وَالْإِثَاوَةِ، وَمُلَّتْ
مے گذرد شب و روز اوشان در غیبت و دشنام دہی و غمازی۔ و پُر کرده شد
صَدُورَهُمْ مِنَ الْغِلِّ وَالْحَقْدِ وَالْعَدَاوَةِ. وَتَجَدَّ أَلْسِنُهُمْ كَرِمَاحِ
سینہ ہائے ایشان از کینہ و بخل و دشمنی۔ و خواہی یافت زبان ایشان همچو نیزہ ہا
أَشْرَعَتْ، أَوْ سَيُوفٌ شَهْرَتْ، أَوْ سَهَامٌ قَوْمَتْ، أَوْ مُدَى حُدَّدَتْ
کہ مے جنبند یا شمشیر ہا کہ از نیام بیروں کردہ می شوند۔ یا کار دہا کہ تیز کردہ می شوند۔
أَوْ آفَةٌ مِنَ السَّمَاءِ نَزَلَتْ. يَسْجُدُونَ أَمَامَ الْأُمَرَاءِ، وَيَأْكُلُونَ قِحْفًا
یا آفتی کہ از آسمان نازل شد۔ سجدہ مے کنند پیش امیراں۔ و می خوردند کاسہ سر
الْفُقَرَاءِ. وَإِذَا ذُكِرَ عِنْدَهُمْ أَنْ فَلَانَا يَأْتِي الْعُلَمَاءُ، وَيَمْلَأُ كَيْسَ مَنْ
فقیراں۔ و اگر نزد ایشان ذکر کردہ شود کہ فلاں شخص میدہد علماء را، و پُر می کند کیسہ آل را کہ نزد او بیاید۔
جاء، وَأَنَّهُ مِنْ أَغْنِيَاءِ الْقَوْمِ وَكِرَامِ النَّاسِ، فَسَعَوْا إِلَيْهِ بِالْعَيْنِ
و او از تو انگران قوم و بزرگان است۔ پس مے دوند سوئے او۔
وَالرَّأْسِ، وَقَالُوا يَا سَيِّدَنَا أَنْتَ خَيْرٌ مِّنْ بُرءٍ وَذُرءٍ فَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا
و می گویند اے سردار ما تو بہتر از تمام مخلوق ہستی پس بطور صدقہ چیزے مارا بدہ
وَاعْسِلْنَا مِنَ الْأَدْنَسِ. وَأَمَّا فَقَرَاءُ الْقَوْمِ فَيَشْرَبُونَ دِمَاءَهُمْ وَ
واز چرک و ریم افلاس مارا پاک کن مگر محتاجان قوم پس مینوشند خون ہائے ایشان و لعنت
يَلْعَنُونَ آبَاءَهُمْ، وَإِذَا اقْتَدَرَ أَحَدٌ مِنْهُمْ فَآذَى الْجَارَ وَجَارَ وَ
می کنند بر پدران ایشان۔ و اگر یکے از ایشان اقتدار یافت پس ایذا می دہد ہمسایہ را و ظلم می کند۔ و
مَا رَحِمَ وَمَا أَجَارَ، بَلْ إِذَا أَفْرَصَتْهُ الْفُرْصَةُ فَجَرَّعَهُ مِنَ الْحَمِيمِ. وَ
نہ رحم می کند و نہ در پناہ خود آورد۔ بلکہ اگر فرصت داد پس نوشانید او را از آب گرم۔ و
لَوْ كَانَ أَحَدٌ كَالْوَلِيِّ الْحَمِيمِ، وَمَا امْتَنَعَ مِنَ التَّخْلِيطِ وَلَوْ بِالْخَلِيطِ.
اگرچہ دوست قریبی باشد۔ و از آمیزش نفاق و بغض باز نماند اگرچہ بادوست معاملہ باشد

﴿۱۳۰﴾

وأخرج لهوى النفس فى كل أمرٍ طريقيًا، ولا غادر شفيقًا ولا شقيقًا.
 وبراے آرزوئے نفس در ہر امر طریقے پیدا کرد۔ و نہ دوستے گذاشت و نہ برادرے
 و من أحسن إليه بأنواع الآلاء، وسقاه كأس الأيادى والنعماء. فما
 و ہر کہ از ہر گونہ نعمتہا بر وے احسان کرد۔ و نوشانید اور اپنالہ نعمتہا و احسان ہا پس پاداش او
 كافاً بالعشير، ولو كان زوجًا أو من العشير، وما أحسن إلى أحد
 از دہ یک نہ داد۔ اگرچہ از دوست باشد یا از قرابتیاں۔ و بیک دلو آب بر تہج کس
 بدلوا من الماء، بل استقلّ جزيل الآخريين من الخيلاء والاستعلاء.
 احسان نہ کرد۔ بلکہ احسان دیگران را از راہ ناز و تکبر کمتر شمرد۔
 وإذا رأى جميلاً من الزميل، أو وجد نزلًا من النزيل، فما شكر له
 و چون نیکی و احسان از رفیق دید۔ یا تحنہ از مہمان یافت۔ پس شکر نہ کرد او را
 كما هو سيرة الصالحاء، بل أخذ عابسًا وذهب مُعرضًا كالسفهاء.
 چنانچہ سیرت نیکان است۔ بلکہ قبول کرد بحالت چہیں بر چہیں بودن باز اعراض کرد و بچو کینہ مردم برفت۔
 وإذا جاءه ضيفٌ، شتاءً كان أو صيفًا، فما أكرمه بالخدمة وتواضع
 و چون مہمانے بیاید سر ما باشد یا اگر ما پس بخدمت و تواضع و نرمی گفتگو
 الجنان و لين اللسان، وما استفسر أين بات وما أكل بل ضاق ذرعًا
 اکرام آں ضیف نہ کرد۔ پس ازو دریافت نکرد کہ کجا نسپید و چہ خورد بلکہ دل تنگ شد
 وصار كالشيطان. وإذا صار من أغنياء فيخيب الناس من معارف.
 و شیطان گردید۔ و چون از تو گراں گردید پس مردم را از عطا ہائے خود محروم داشت
 ولو كانوا من معارف. هذه حالاتهم، وكاد أن تنعدم جهلاتهم. وإنى
 اگرچہ آں مردم از آشنایاں باشند۔ ایں حالتہائے او شان است و قریب است کہ امور باطلہ ایشان معدوم شوند۔ و
 أنا موث الزور، وحرز المدعور، وأنا حربة المولى الرحمن، وحبّة الله
 من موت دروغ ہستم و براے کسے تعویذ ہستم کہ ترسانیدہ شدہ۔ و من حربہ خداوند بخشاینده ہستم۔ و حجت خداے

الذیان، وأنا النهار والشمس والسييل، وفي نفسي تحققت الأقاويل، وبى
جزا دہندہ ہستم۔ ومن روز و آفتاب و راہ ہستم۔ و درمن قول ہا درست شوند۔ وبامن
أبطلت الأباطيل، وأنا الواصف والموصوف، وأنا ساق الله المكشوف، وأنا
ہرچ باطل بود باطل گشت۔ ومن وصف کنندہ ہستم یعنی تعریف حق کار من است و مرا وصف کردہ شد یعنی در حق من پیشگوئی ہا آمدہ۔ ومن
قَدَمَ الرسول التي تحشر عليها الأموات، وتمحى بها الضلالات. كَهَرَ الضحى
ساق خدا ہستم کہ کشادہ است۔ ومن از رسول صلی اللہ علیہ وسلم قدمے ہستم۔ کہ مردگان بروبعوث خواہند شد و ضلالت ہا نحو خواہند گردید۔ وقت چاشت شد
فَلْيَرَّ مَنْ يَرَى. وَإِنَّ اللَّهَ مَعَنَا وَظَلَّهُ ظَلِيلٌ، وَكَلَّ رِءَا نُو تَدِيهِ جَمِيلٌ. وَإِنَّا
پس ہر کہ بیندہ است بہ بیند۔ و خدا با ما است و سایہ او فراخ گسترده است۔ و ہر چادرے کہ پشوم خوبست۔ و
مَوْفِقُونَ تَوَاتِينَا الْأَقْلَامَ، كَأَنَّهَا السَّهَامُ. وَمَنْ عَارَضْنَا فَهُوَ ذَلِيلٌ، وَلَيْسَ
ما توفیق یافتہ ہستیم و قلم ہا با ما موافقت دارند۔ گویا آں تیر ہا ہستند۔ و ہر کہ با ما مقابلہ کرد پس او ذلیل است و او را
لَهُ عَلَى دَعْوَاهُ دَلِيلٌ. وَلَنْ يُزْدهى عَرَضْنَا فَإِنَّهُ مِنْ نَوْرِ الْعُرْفَانِ، وَلَا يُدَاسُ
بر دعوی او بیچ دلیل نیست۔ و ہرگز متاع ما ذلیل شمرده نخواہد شد کہ آں از نور معرفت است۔ و آبروے با پامال
عَرَضْنَا فَإِنَّهُ مِنْ عَرَضِ اللَّهِ وَظِلُّ عَزَّةِ رَبَّنَا الْمُسْتَعَانَ. رُوِيَ بَنِي قَوْمِي بَعْضُ
تواند شد چرا کہ او از آبروے خداست و سایہ عزت او سبحانہ است۔ اے پسران قوم من اند کہ از بعض خود
الشحناء، فَإِنَّكُمْ لَا تَسْتَطِيعُونَ أَنْ تَحَارِبُوا حَضْرَةَ الْكِبْرِيَاءِ. وَقَدْ بَلَّغْتُ
کم کنید۔ چرا کہ ایں طاقت شما نیست کہ بہ حضرت کبریا جنگ کنید۔ و ظاہر شدن نشان ہائے
آيَاتِي وَظَهَرْتُ عَلَامَاتِي. وَإِنَّ اللَّهَ أَرْغَمَ الْمَعَاطِسَ بِأَيِّ السَّمَاءِ، وَاقْتَادَ
من۔ و پیداشدن نشانی ہائے من۔ و خدا تعالی بخاک چسپانید بنی ہارا بہ نشان ہائے آسمانی۔ و مطیع کرد
الشَّوَامِسَ بِسُوطِ بُرُوقِ الْيَدِ الْبَيْضَاءِ. وَتَرَوْنَ خَيْلَنَا شَلْنَ عَلَى الْعِدَا
اسپ ہائے سرکش را بہ تازیانہ روشنی دست درخشانہ۔ و دیدہ آمد کہ اسپان ما دم برداشتہ بردشمان
كَالْبَازِي عَلَى الْعَصْفُورِ، أَوْ الصَّقِيرِ عَلَى الْغُرَابِ الْمَذْعُورِ، فَوَكُنُوا إِلَى
چنان افتادند کہ باز بر کبچہ کان افتد۔ یا ہچو صقر کہ بر کلاغ ہیبت خوردہ مے افتد۔ پس ایشان دہن خود را

الإحجام، وكفوا ألسنهم من استخفاف خير الأنام. فسِرُ في الأرض هل ترى
 بستند وسوئے آں میل کردند و زبانہائے خود از ہتک رسول صلی اللہ علیہ وسلم باز داشتند۔ پس در زمین سیر کن تا پنج پادری می بینی
 من قسيس يطلب الآيات، أو ينكر قائمًا في الميدان بإعجاز نبينا خير الكائنات. كلا
 کہ نشان طلب می کنی یا در میدان ایستاده انکار مجزوات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم می کند۔ ہرگز نیست
 بل مات المنكرون، وقبر المكذبون وقد أرى الله آياته قريبًا من مائة أو تزيد.
 بلکہ منکران بمرند و تکذیب کنندگان در گور ہا داخل شدند۔ و خدا تعالیٰ قریب بہ صد نشان ظاہر نمود یا زیادہ ازیں
 وأعطى المسلمون لفتح حصون الكفر المقاليد. اليوم يئس الذين كانوا
 و برائے فتح قلعہ ہائے کفر کلید ہا مسلمانان را دادہ شد۔ امروز از نا کامی خود آں مردم نومید شدند کہ بر اسلام
 يصولون على الإسلام، وأذاب لحمهم حرباً الله فصار عظامهم كالعظام و كان
 حملہ می کردند۔ و حربہ خدا تعالیٰ افزا کنندگان را بگداخت پس بزرگان او شان بچو استخوان ہا شدند۔ و نزد پادریان
 للقسوس من المال ما يُبطرهم، ومن الاحتيال ما يحرضهم، والقوم أحضروا
 مال آں قدر بود کہ شادان و تکبر می کرد۔ و جیلہ گری آں قدر بود کہ برائے مجادلہ گرم می نمود۔ قوم عیسائیان ہرچہ درست شان
 لهم ما فى يدهم، وقد موأ لهم ما فى بلد هم، وكان المسلمون قد عجزوا عن
 بود برائے شان جمع کردند۔ و ہرچہ در شہر شان بود پیش آوردند۔ و مسلمانان از اعتراضات فلسفیہ و شبہات طبعیہ
 الاعتراضات الفلسفية، والشبهات الطبيعية، ووشاية علماء المسيحية، ورغبتهم
 و نکتہ چینی ہائے پادریاں ننگ آمدہ بودند۔ و رغبت شان در آلودہ کردن
 فى تلويت ذيل العصمة النبوية، وتتبع عشرات رسول الله وكسر شأن
 دامن پاک نبی علیہ السلام۔ و رغبت شان در نکتہ چینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و کسر شان قرآن شریف۔
 الصحف الرحمانية. وكان كل ذلك كسيل جراف أهلک كثيرا من الناس.
 و ایں ہمہ سیلاب مہلک بود کہ بسیارے از مردم بکشت۔ و ہریک نفس
 وضنات كل نفس من أنواع الوسواس، وارتاعت القلوب، واشتدت الكرب.
 از انواع وساوس بسیار بچہ ہا پیدا کرد۔ و بترسیدند دل ہا۔ و سخت شد بیقراری ہا

ودار الشیطان حول ایمان المسلمین، وأراد أن یُخرج من صدورهم نور
 وشیطان گرد ایمان مسلمانان بگردید۔ وخواست کہ از سینہ او شاں نور مومنان بر او آرد۔
 المؤمنین، وقصدہم بفضتہ وفضیضہ، وسمّره وبيضہ، و آجلہ و عاجلہ
 و قصد ایشان کرد بسیم خویش و آب سفید خویش رواں۔ و نیزہ ہائے خود و شمشیر ہائے خود مال بعد از دیر آئیدہ
 و فارسہ و راجلہ، و صارمہ و ذابلہ، و رامحہ و نابلہ، و اشتد زحفہ
 و مال جلد آئیدہ۔ و سوار او پیادہ او۔ و مرد پر جلد خود و مرد لاغر خود۔ و نیزہ زنندہ خود و تیر انداز خود۔ و لشکر او بر ایشان
 علیہم، و کلّ کمیّ نہض إلیہم، و کاد أن یناشوا و یمضغوا تحت أسنانہم
 سختی ہا کرد۔ و ہر سوار بر خاست سوئے شاں۔ و قریب شد کہ ریزہ ریزہ کردہ شوند و خائیدہ شوند زیر دندان ہائے شاں۔
 و یمزقوا بسنانہم۔ و کانوا فی ذالک مترددین مبہوتین، و علی شفا حفرة
 و پارہ پارہ کردہ شوند بہ نیزہ ہائے شاں۔ و بودند دریں حال تردد کنندگان مبہوت صورت۔ و بر کنار سوراخ ایستادہ
 قائمین مرتاعین۔ فیذا نظر إلیہم حضرة العزة، و تدارکھم ید الرحمة
 و ترسندگان۔ پس ناگاہ نظر کرد سوئے شاں حضرت عزة سبحانہ۔ و تدارک کرد ایشان را دست رحمت
 و بدلت الأرض غیر الأرض، و جعل سافلها عالیها، و حقدتها مویبها
 و زمین را تبدیل دادند۔ و آنکہ زیر بود او را بالا کردند۔ و نوکراں را آقا نمودند
 و بطل کل ما أرجفت الألسنة، و دُبَحْتُ طیر الکفرة، و قُصَّت
 و باطل شد ہمہ آنچه زبان با خبر ہائے دروغ مشہور کردہ بودند۔ و ذبح کردہ شد پرندہ منکراں و بریدہ شد
 الأجنحة، و أتممنا علیہم حجة بعد حجة، و بگنناہم دفعة بعد دفعة
 پرہائے او و کامل کردیم ما بر ایشان حجت بعد حجت۔ و لاجواب کردیم او شاں را
 حتی صار لنا المضمار، و ما بقی للعدا إلا الفرار۔
 بارہا۔ تا بحدے کہ میدان برائے ما شد۔ برائے دشمنان بجز گریختن چیزے نماند۔



انڈیکس

روحانی خزائن جلد نمبر ۱۶

زیرنگرانی

سید عبدالحی

۳	آیات قرآنیہ
۵	احادیث
۵	الہامات
۶	کلید مضامین
۱۷	اسماء
۲۳	مقامات
۲۴	کتا بیات

آيات قرآنية

بنی اسرائیل

سبحان الذي اسرى عبده ليلاً (٢)

٢٨٩، ٢٨٨، ح ٢١، ج ٢١

الكهف

تركنا بعضهم يومئذ... (١٠٠) ٢٨٤، ٢٤٨

طه

اذهب الي فرعون انه طغى (٢٥) ٣٩٣

قل رب زدني علماً (١١٥) ١٢٥

الانبياء

اقترب للناس حسابهم (٢) ٣٢٦

لو اردنا ان نتخذ لهُوا الاتخذناه من لدنا (١٨)

١٢٤

حتى اذا فتحت ياجوج وماجوج (٩٦) ٢٤٨

الحج

ان يوما عند ربك كالف سنة.. (٢٨) ٣٣١

النور

وعد الله الذين امنوا منكم ليستخلفنهم (٥٦) ١٠١، ٤٥

الروم

فطرة الله التي فطر الناس عليها (٣١) ٣١٥

السجدة

يعرج اليه في يوم كان مقداره الف سنة (٦) ٣٣٣، ٣٣١

بدء خلق الانسان من طين (٨) ٣٣٢

الاحزاب

ولكن رسول الله وخاتم النبيين... (٢٠) ٣١٢

الفاتحة

صراط الذين انعمت عليهم (٤) ١١٠، ٤٤

البقرة

اذ قال ربك للملئكة... (٣١) ٢٦١، ٢٥٢

آل عمران

ان الدين عند الله الاسلام (٢٠) ٤٨

ومن يتبع غير الاسلام ديناً.. (٨٦) ح ٨

ولقد نصركم الله بيدر... (١٢٣) ٢٤٣

ما محمد الا رسول... (١٣٥) ٢٢٨

النساء

ولو كان من عند غير الله لوجدوا فيه

اختلافاً كثيراً (٨٣) ٤٨

يا ايها الناس قد جاءكم برهان... (١٤٢) ٣٣٥

المائدة

واتيناه الانجيل فيه هدى ونور (٢٨، ٢٤) ح ٨

الانعام

قل ان صلاتي ونسكي ومحياي

ومماتي (١٢٣) ٢٣

الاعراف

قال انظرنى الي يوم يبعثون (١٥) ٣٢٢، ٣٢١

قال انك من المنظرين (١٦) ح ٣٠٨

فينظر كيف تعلمون (١٣٠) ٢٠٩

الحجر

انا نحن نزلنا الذكر... (١٠) ٣٤١، ١٥٣

الجمعة	الشورى
واخرين منهم لما يلحقوا بهم (٢) ح٢٦، ٢٥٨، ٣١١	جزاء سيئة سيئة مثلها... (٢١) ٣١٦
التحريم	الجاثية
مريم بنت عمران..... (١٣) ح ٢٨٣	ولقد اتينا بنى اسرائيل الكتب... (١٩ تا ١٩) ٤
ففخنا فيه من روحنا (١٣) ٣٠٩	محمد
المدثر	فقد جاء اشراطها (١٩) ٣٢٦
قم فانذر وربك فكبر... (٦ تا ٦) ٣٩٢	القمر
القدر	اقترب الساعة (٢) ٣٢٦
ليلة القدر خير من الف شهر (٢) ٣٣٠	الواقعة
الكوثر	لا يمسه الا المطهرون (٨٠) ١٨٣
انا اعطيتك الكوثر (٢) ٢٦٢	الصف
	هو الذى ارسل رسوله بالهدى (١٠)
	٣٢١، ٢٦٤، ٢٦٢، ١٨



<p style="text-align: center;">الہامات</p> <p style="text-align: center;">حضرت مسیح موعود علیہ السلام</p> <p style="text-align: center;">بملاحظہ حروف تہجی</p>	<p style="text-align: center;">احادیث نبویہ</p> <p style="text-align: center;">صلی اللہ علیہ وسلم</p> <p style="text-align: center;">بملاحظہ حروف تہجی</p>
<p style="text-align: center;">عربی الہامات</p> <p>اصنع الفلک باعیننا وحينما ۱۸۸، ۱۸۷</p> <p>انا انزلناه قريباً من القاديان ح ۲۰</p> <p>ان الذين يباعدونك انما يباعدون الله ۱۸۸</p> <p>ان الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ۱۸۹</p> <p>كل بركة من محمد ﷺ ح ۳۱۰</p> <p>مبارك ومبارك وكل امر..... ح ۲۱</p> <p>وبالحق انزلناه وبحق نزل ح ۲۰</p>	<p>شوكة الدين وصيت جد ربنا ارزت الي</p> <p>الحجاز كما تارز الحية الي جحرها ۴۱۳</p> <p>استفت قلبك ولو افتاك المفتون ۳۱۵</p> <p>بعثت انا والساعة كهاتين ۳۳۵</p> <p>خير امتي قرني ثم الذين يلونهم ۳۳۲</p> <p>طلوع الشمس من مغربها ۲۵۳</p> <p>ظبية السدجال ۴۳۰</p> <p>كيف انتم اذا نزل فيكم..... ۱۰۰</p> <p>لتسلكن سنن من قبلكم..... ۴۱۲</p> <p>يضع الحرب ۵۱، ۱۷ ح</p>
<p style="text-align: center;">☆☆☆</p> <p style="text-align: center;">فارسی الہامات</p> <p>بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید</p> <p>و پائے محمدیایں بر منار بلندتر حکم افتاد ۱۹، ۱۵</p> <p style="text-align: center;">☆☆☆</p>	<p style="text-align: center;">احادیث بالمعنی</p> <p>حدیث میں زمانہ نبویؐ کو وقت عصر سے تشبیہ دینے</p> <p>کی وجہ ۳۲۷، ۳۲۸</p> <p>دجال اور مسیح مشرق میں ظاہر ہوں گے ۱۵۷</p> <p>مسلمان بنی اسرائیل کے مشابہ ہو جائیں گے ۴۱۲</p> <p>حدیث عمر الانبیاء کا صحیح مفہوم ۳۳۹</p> <p>مسیح موعود کے آنے پر تلوار کے تمام جہاد ختم ہو جائیں گے ۲۸</p> <p>مسیح کے منارہ بیضا کے پاس نازل ہونے کی غرض ۱۹، ۱۷</p> <p>دمشق لفظ کے استعمال کی حکمت ۲۸، ۲۶، ۲۳، ۲۱</p> <p style="text-align: center;">☆☆☆</p>

کلید مضامین

شریعت فطریہ اور شریعت قانونیہ ایک دوسرے کے		آ	
۳۱۶	مساوی ہیں	۴۰۹	آریہ
	انعمت میں اس امت کے ابدالوں کا سلسلہ		ہم نے آریوں کے شریف علماء کی ہتک نہیں کی
۱۹۶، ۱۹۵	مراد ہے	۴۴۲	نیوگ کیا ہے؟
ح ۲۱	معراج میں اسلام کا انتہائی زمانہ دکھایا گیا		مجوزہ جلسے میں اپنے مذہب کی خوبیاں بیان
	معراج میں اشارہ کہ اسلامی ملک مکہ سے	۳۰	کرنے کی دعوت
ح ۲۶	بیت المقدس تک پھیلے گا		ابلیس
۲۹۱	مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ کی حقیقت		انسان کے ساتھ ابلیس کی دود فعد شدید جنگ
۳۲۳	آخری زمانہ زمان البعث ہے	ح ۳۰۷	مقدر ہے
	اسلام کی ابتداء سے لے کر اب تک قربانیاں کی		اجماع
۳۲	جاتی رہی ہیں		اجماع صرف صحابہؓ کے زمانہ تک تھا پھر پنج اوج
	آیت ولقد نصرکم اللہ ببدر.... میں پیشگوئی	۴۱۵	کا زمانہ شروع ہو گیا
۳۰۲، ۲۷۶	مذکور ہے		اسراء (نیز دیکھئے معراج)
۳۲۱	غلبہ ادیان سے کیا مراد ہے؟	۲۹۲	اسراء کی آیت میں عجیب نکتہ
۳۰۷	اس زمانہ میں اسلام پر ہر قسم کی مصیبت آگئی ہے	۲۹۳، ۲۹۲	آنحضرت ﷺ کا اسراء مکانی و زمانی
۳۸۱، ۳۶۹، ۶۵، ۶۳	موجودہ زمانہ میں اسلام بگڑ چکا ہے	۳۰۱	اسراء میں آنحضرت ﷺ کی عیسیٰ سے ملاقات ہوئی
۴۶۴، ۴۴۸، ۴۳۸، ۴۱۷، ۳۹۰، ۳۸۲			اسلام
۴۹	موجودہ زمانہ میں قربانی کی روح کو بھلا دیا گیا ہے	۳۶۵، ۳۳	اسلام کے معنی
۴۳۸، ۴۳۳	موجودہ زمانہ کے امراء بھی بگڑ چکے ہیں	۳۱۵	کامل مسلم کون ہے؟
	زمانہ کے مفاسد مسیح موعود کے ذریعہ دور	۱۸۱	یہ امت امت وسط ہے
۴۶۴، ۴۴۸، ۴۵۳، ۱۸	ہوں گے	۳۱۶	اسلام شریعت فطریہ پر مشتمل ہے
	مسیح موعود کے وقت میں اسلام کا غلبہ دیگر ادیان		
۳۲۲	پر ہوگا		

اللہ تعالیٰ مفساد دور کرنے کے لیے رسول بھیجتا ہے ۱۳۵
ہرنبی کا رسول کو کسی فساد کی شاخ کے ظہور کے وقت

اس کے مٹانے کے لئے بھیجتا ہے ۳۹۴

اللہ تعالیٰ طیب اور خبیث میں فرق کر دیتا ہے ۱۸۶

اللہ کا غضب مجرموں اور غافلوں دونوں پر نازل ہوتا ہے ح ۲۳۷

امت محمدیہ

امت محمدیہ امت وسط ہے اس میں انبیاء جیسے

ہونے کی استعداد رکھی گئی ہے ۱۸۳ تا ۱۸۱

پہلی امتوں سے بڑھ کر قربانیاں ۳۲

امت موسویہ کی طرح خلفاء آنے کا وعدہ ۱۱۰، ۷۵

سلسلہ خلفائے موسیٰ عیسیٰ پر ختم ہو گیا ۱۰۸

امت محمدیہ میں بعض افراد کا نام عیسیٰ رکھا گیا ح ۲۸۳

مسلمان بنی اسرائیل کے مشابہ ہو جائیں گے ۴۱۲

اہل حدیث مسالک فقہیہ (حنفی، حنبلی، شافعی، مالکی)

پر عیب لگاتے ہیں ۴۴۴

شیعوں کا اہل سنت کے متعلق عقیدہ ۴۴۴، ۴۴۳

اس ملت کے امراء جانوروں کی مانند ہو گئے ح ۴۳۷ تا ۴۳۳

مسلمان علماء کی دو قسمیں ۴۰۹ تا ۴۰۳

متقی صالح علماء کے بعض عمدہ خصائل کا ذکر

۳۳۹ تا ۳۳۷

علماء ہند کی اندرونی حالت ۳

علماء کی مخالفت کے باوجود سلسلہ ترقی کرتا گیا ۱۶، ۱۵

علماء پر افسوس کہ انصار بننے کی بجائے تکلیف

دینے والے ہوئے ۱۱۴، ۱۱۳

بعض علماء مغضوب علیہم گروہ کے مصداق

ہو گئے ۱۷۵، ۱۷۴

اسلام زمینی اسباب کے بغیر غالب آئے گا ح ۵۱

آنحضرت ﷺ نے دین کو دشمنوں کے حملہ سے

محفوظ رکھا ۲۹۰

اسلام اپنے شائع ہونے میں تلوار اور انسانی اسباب

کا محتاج نہیں ح ۵۱

مسیح موعود کے زمانہ میں نصرت بغیر وسیلہ انسانی

نازل ہوگی ۲۸۸ تا ۲۸۴

اسلام کی موجودہ حالت مسیح و مہدی کی آمد تقاضا

کرتی ہے ۳۵۰، ۳۴۹، ۳۳۴ تا ۳۱۹

امت مسلمہ کے بعض افراد کا نام عیسیٰ رکھنا ح ۲۸۳

مسیح موعود کے زمانہ میں اسلام کی برکتیں ثابت کی

جائیں گی ح ۲۴

مسیح موعود کا سر الصلیب ہوگا ح ۳۵۰، ح ۳۴۹

اس امت میں بعض یہودی بعض نصرانی اور

بعض عیسیٰ ہوں گے ۱۸۳

سلسلہ محمدیہ سلسلہ موسویہ سے مشابہت ۱۳۲، ۹

اسلام میں راجح قربانیوں کی وجہ ۳۶ تا ۳۳

عیسائی اسلام کو مٹانا چاہتے ہیں ۳۴۹

اللہ تعالیٰ

ازلی ابدی خدا ۱۶۱

توحید خدا تعالیٰ کو ہر چیز سے پیاری ہے ۲۵۷

اللہ تعالیٰ کے واحد ہونے کی ایک دلیل ۲۵۷ تا ۲۵۵

خدا کسی چیز کو چاہتا ہے کہ ہو جائے تو وہ جاتی ہے ۲۰۸

خدا کی بعض صفات جلالیہ اور جمالیہ کا اظہار ۵۵، ۵۴

رسولوں کے بھیجنے کے متعلق سنت اللہ

۳۹۷ تا ۳۹۴، ۱۴۱

والی اور حاکم یا بادشاہ ہونے کی شرائط ہیں وہ عالی

دماغ عقلمند، صاحب نور ہو ۴۲۴

امارت کی شرائط میں یہ بات داخل ہے کہ وہ حقیقی

اور غیر حقیقی میں فرق کر سکے ۴۲۹ تا ۴۲۵

بادشاہوں اور امراء کی اقسام ۴۳۸ تا ۴۳۳

بروز

حضرت مسیح موعودؑ کو خدا تعالیٰ نے خاتم النبیینؑ

اور سید المرسلینؑ کا بروز بنایا ۴۵۴

حضرت عیسیٰؑ کا بروزی طور پر آنے کا ذکر قرآن میں ہے

ح ۲۸۳

اکثر علماء اسلام کی عادت ہے کہ وہ بروز کا نام قدم

رکھتے ہیں ۴۳۷

بنی اسرائیل

ان کی ہدایت کے لیے خدا نے بطور احسان نبی بھیجے ۶

موسیٰ کی قوم کو خلافت بخشی گئی ۷۴

ان کی ہدایت کے لیے حضرت عیسیٰؑ کی بعثت ہوئی ۳۲۷

حضرت عیسیٰؑ کی بن باپ پیدائش بنی اسرائیل کے

لیے ایک پیغام تھی ۸۱، ۸۰

سلسلہ بنی اسماعیل اور سلسلہ بنی اسرائیل میں

تشابہ کی تفصیل ۱۰۸، ۱۰۵، ۱۰۴، ۹۳ تا ۷۴

۱۷۷، ۱۳۲، ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۰۹

ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے نبوت بنی اسماعیل کو منتقل ہوئی ۸۰، ۶

حضرت موسیٰؑ کی منشا کے برخلاف جب بھی لڑے ہمیشہ

مغلوب رہے ۴۵۰

مسلمان بنی اسرائیل کے مشابہ ہو جائیں گے ۴۱۲

علماء اور مشائخ کی کم علمی کا ذکر ۳۲۰، ۳۱۹

علماء السوء و فقہاء کی بری حالت کا ذکر ۳۶۴ تا ۳۵۷

۳۶۵ تا ۳۵۷

اعتراضات کے دفعیہ کے لئے دعوت مقابلہ ۴۰۳ تا ۴۰۱

علماء کو عربی زبان میں مقابلہ کے لئے دعوت

۴۶۲، ۴۶۱

معارف قرآنی کے بیان کرنے کی دعوت مقابلہ اور

علماء کا انکار کرنا ۴۶۶ تا ۴۶۴

علماء کی بری عادات و خصائل کا ذکر

ح ۴۶۰، ح ۴۵۹، ۴۶۱ تا ۴۵۴

حدیث شرمین تحت ادیم السماء کے

مصدق ۴۷۳ تا ۴۶۷

کمزوروں و غریبوں سے ان کا بدسلوکی کرنا ۴۶۴ تا ۴۶۲

انسان

انسان کس وقت کامل ہوتا ہے ۴۱، ۴۰

انسان کامل کو کب خلافت کا پیرا یہ پہنایا جاتا ہے ۳۹

انسان نسیان و ذہول کا پتلا ہے ۳۸۹

انسان میں تو تین خدا کیلئے ہیں ۳۹۷ تا ۳۹۵

انسان اور شیطان کے درمیان دو شدید جنگیں مقدر ہیں

ح ۳۰۸، ح ۳۰۷

انگریزی حکومت

دولت برطانیہ کے حسن انتظام کا ذکر ح ۴۳۴، ح ۴۳۵

انگریزوں نے سکھوں کے مظالم سے نجات دی ۳۴۷

ب-پ-ت

بادشاہ

بادشاہوں کی بدیاں بدیوں کی بادشاہ ہوتی ہیں ۴۱۸

بنی اسرائیل

بنی اسرائیل کی نافرمانی کی وجہ سے بنی اسمعیل میں

۶ سے مثل موسیٰ کی آمد ہوئی

۷ سلسلہ اسماعیلیہ سلسلہ اسرائیلیہ کا زوج ہے

۹ سلسلہ بنی اسماعیل مثل موسیٰ کے ذریعہ قائم ہوا

سلسلہ بنی اسماعیل اور سلسلہ بنی اسرائیل میں تشابہ

کی تفصیل ۱۰۸، ۱۰۵، ۱۰۴، ۹۳ تا ۷۴

۱۰۹، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۳۲، ۱۳۷

پیشگوئی

پیشگوئیوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کی جاری سنت کا بیان ۱۴۳

سورۃ فاتحہ میں تین گروہوں کے متعلق پیشگوئی ۱۶۵ تا ۱۶۰

حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لانے والوں کے متعلق

پیشگوئی ۳۴۰، ۳۳۹

جمع الشمس والقمر کسوف خسوف کی

پیشگوئی پوری ہوئی ۹۴

تفسیر

سورۃ فاتحہ

سورۃ فاتحہ ام الكتاب ہے ۱۱۷

ہدایت کی راہ کھولتی ہے ۱۱۵

ہر رکعت میں فاتحہ کے لازم کرنے کی غرض ۲۰۶ تا ۲۰۳

اس میں مذکور وعدوں پر ایمان لانے کی نصیحت ۱۵۱

سورت فاتحہ سعادت مند کے لیے کافی ہے ۱۶۰

امت محمدیہ کی طرح خلیفہ آنے کا وعدہ ۱۰۸

خاتم الامم امت محمدیہ میں سے ہوگا ۳۰۹

آنحضرت ﷺ تمام لوگوں کے لیے ساعت کا نشان تھے ۷

۷ فاتحہ میں دو سلسلوں کا ذکر

فاتحہ میں گزشتہ گروہوں کا ذکر ہے ۱۶۵ تا ۱۶۰، ۱۴۱ تا ۱۱۸

فاتحہ میں امت کے تینوں گروہوں کے وارث ہونے کی

۱۷۸ تا ۱۶۶ طرف اشارہ ہے

مغضوب علیہم میں پیشگوئی ۱۹۳، ۱۹۲، ۱۹۷ تا ۱۹۰، ۱۴۷

مغضوب اور ضالین سے کون مراد ہیں ۱۹۲ ح

۱۹۳ ح، ۱۹۲ تا ۱۹۴

مسیح کی تکفیر سے خدا کی پیشگوئی پوری ہوئی ۲۲۱ تا ۲۱۳

سورۃ آل عمران

ولقد نصرکم اللہ بیدر وانتم اذلة میں

دو بدروں کا ذکر ۲۸۳ تا ۲۷۳

سورۃ المائدۃ

۱۵۵ مسیح کی موت کی خبر دی ہے

سورۃ الاعراف

انک من المنظرین کی تفسیر ۳۲۱، ۳۲۰

سورۃ بنی اسرائیل

سبحان الذی اسرىٰ بعبدہ لیلیاً آیت

معراج مکانی اور زمانی دونوں پر مشتمل ہے ۲۹۳ ح، ۲۱

سورۃ الکہف

ونفخ فی الصور فجمعناہم جمعاً میں

۲۸۳ مسیح موعود کی بعثت مراد ہے

سورۃ الانبیاء

ان السموات والارض کانتا رتقاً کی تفسیر ۱۲۹ تا ۱۲۷

حتیٰ اذا فتحت یاجوج وماجوج

کی تفسیر ۲۸۲ تا ۲۷۷

۳۹، ۳۸	تعلق باللہ	سورة النور	آیت استخفاف کی تفسیر
۴۲ تا ۴۰	فنا کا مقام	۳۰۹، ۱۴۰، ۱۳۹	سورہ فاتحہ کی دعا کو سورہ نور میں قبول فرمایا گیا ہے
	رفع کے معنی	۱۶۶، ۱۶۵، ۱۵۱	
	ج-ح-خ		
	جلسہ مذاہب	۱۱۸، ۱۵۵	مسلمانوں میں خلیفہ مقرر کرنے کا وعدہ
	ایک جلسہ کی تجویز جس میں مختلف مذاہب کے لوگ	۳۰۹، ۷۷	خاتم الامت محمدیہ میں سے ہوگا
۳۰	اپنے اپنے مذاہب کی خوبیاں بیان کریں	۲۰۶	مسح موعود کی سچائی کی گواہی دی
	جماعت احمدیہ		سورة السجدة
	جماعت کو نصیحت کہ جو بدی کا مقابلہ کرتا ہے وہ ہم		یدبر الامر من السماء الى الارض کی تفسیر ۳۳۱ تا ۳۳۲
۲۹	میں سے نہیں ہے		سورة یس
	جماعت کو نصیحت کہ انقطاع الی اللہ اختیار کرو		خلق الازواج کلہا سلسلہ اسماعلیہ کو سلسلہ اسرائیلیہ کا
۱۵	مخالفت کے باوجود ترقی	۷	زوج بنایا
	مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ کے مطالب میں جماعت		سورة الصف
۲۹۱	احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی ترقی کا ذکر		آیت هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ مسیح موعود
	جہاد		کے حق میں ہے
۵۰	مسیح موعود کے وقت جہاد باسیف نہیں ہوگا	۳۲۲، ۳۲۱، ۱۸	سورة التحریم
۵۹	اب صرف نشانات اور دلائل کا جہاد ہے		خاتم الامت محمدیہ میں سے ہوگا
	حدیث بضع الحرب کے مطابق اب دین کے	۳۰۹	سورة العصر
۵۹، ۵۸، ۷، ۱۷	لیے لڑنا حرام ہے		عمر دنیا کا ذکر
	ہماری طرف سے امان اور صلح کاری کا جھنڈا بلند	۳۳۱، ۳۳۰، ۳۲۵، ۲۳۲	والعصر کے حقیقی معنی
۲۹، ۲۸	کیا گیا ہے	۳۲۷	بحساب جہل حضرت آدم سے لے کر آنحضرتؐ تک
۴۲۲	جزیرہ اہل ذمہ سے لیا جاتا ہے		عمر دنیا کا ذکر
	اب جو مذاہب کے لیے تلوار اٹھائے گا وہ کافروں	۳۳۱، ۳۳۰، ۳۲۵	حدیث میں زمانہ نبوی کو وقت عصر سے تشبیہ
ح ۵۰	سے سخت ہزیمت اٹھائے گا		دینے کی وجہ
	حدیث	۳۲۸، ۳۲۷	اس اعتراض کا جواب کہ زمانہ اسلام عصر سے کیسے
	اکثر احادیث قرآن کے موافق ہیں، جو موافق		مشابہ ہوا ہے
۱۵۳	نہیں وہ وضعی ہیں	۳۲۹، ۳۲۸	

احادیث بالمعنی

حدیث میں زمانہ نبوی کو وقت عصر سے تشبیہ دینے

کی وجہ ۳۲۸، ۳۲۷

دجال اور مسیح مشرق میں ظاہر ہوں گے ۱۵۷

مسلمان بنی اسرائیل کے مشابہ ہو جائیں گے ۴۱۲

حدیث عمر الانبیاء کا صحیح مفہوم ۳۲۹

مسیح موعود کے آنے پر تلوار کے جہاد ختم ہو جائینگے ۲۸

مسیح کے منارہ بیضا کے پاس نازل ہونے کی غرض ۱۹ تا ۱۷

دمشق لفظ کے استعمال کی حکمت ۲۸ تا ۲۶، ۲۴ تا ۲۱

حیات مسیح

عیسائیوں کا حیات مسیح کا عقیدہ بنانے کی وجہ ۵، ۴

حضرت عیسیٰ کی جگہ کسی اور کو صلیب دینا

قابل قبول نہیں ۲۲۱ تا ۲۲۷

حیات مسیح کے عقیدہ کی وجہ سے مسلمان نصرانی ہو گئے ۱۲۶

خلافت

انسان کامل کے نفس مطمئنہ کو احیاء بقاء اور ادناء کے

بعد خلافت کا حلقہ پہنایا جاتا ہے ۳۹

خلیفہ کا کام ہے کہ مخلوق کو روحانیت کی طرف

کھینچے ۴۰، ۴۱

موسوی سلسلہ کے خاتم الخلفاء حضرت عیسیٰ تھے

۱۱۵، ۱۱۴، ۱۰۹، ۱۰۷، ۱۰۵، ۹۷، ۹۳، ۹۲، ۸۳ تا ۷۴

اس امت کا آخری خلیفہ قدم عیسیٰ پر ہوگا ۱۳۹، ۷۷

سلسلہ خلفائے محمدیہ خلفاء موسوی کے سلسلہ کی

طرح ہے ۷۸ تا ۸۳، ۹۲، ۹۳، ۹۶، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۸

خاتم الخلفاء اس امت کا اسی امت سے ہوگا

نہ باہر سے ۸ تا ۷۸، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۳۱، ۱۳۹

خلفاء آئیں گے یہ خدا کا وعدہ ہے ۱۴۰

د-ر-ز

دجال

دجال کون ہے؟ ۴۳۱، ۴۳۲

سورۃ فاتحہ آخری زمانہ میں ضالمین یعنی نصاریٰ کا

ذکر کرتی ہے دجال کا نہیں ۱۱۸، ۱۱۶، ۱۱۵

دجال کا ظہور مشرق سے ہوتا ۱۵۶، ۱۵۷

بغایا یعنی زنان بازاری کی کثرت دجال کے ظہور

کے لئے ایک علامت ہے ۴۳

دجال اور بغایا سیرت کے لحاظ سے ایک ہی ہیں

۴۳۲، ۴۳۱

آدم ثانی کے دور میں دجال بھر پور حملہ کرے گا ۳۰۷ ح

رسول

زمین کے مفاسد دور کرنے کے لئے رسول آتے ہیں ۱۳۵، ۱۳۱

کوئی رسول آسمان سے نہیں اترتا ۱۴۲

زمانہ

آخری زمانہ کی علامات ۱۳۶، ۱۲۲، ۱۲۱، ۹۶

زمانہ کی چھ اقسام ۳۲۲

لوگوں کی مثال آدم سے لے کر اب تک ایک

کھیتی کی مثال ہے ۳۲۳

آخری زمانہ کو اللہ تعالیٰ زمان البعث بنائے گا ۳۲۴

س-ش-ط

ساعتہ (قیامت)

ساعتہ سے متعلقہ آیات و حدیث ۳۲۶، ۳۲۵

ساعتہ کے وقت کا علم کسی کو نہیں ہے ۳۲۷

شیعہ	۴۳۲۶ ح	امراء مخفی ہے
شیعہ صاحبان کے عقیدہ رجعت کی تفصیل ۴۴۴، ۴۴۳	۴۳۹	قیامت کی علامات
امام غائب بنانے کی وجہ ۶، ۵		بدی کی کثرت اور نیکیوں کی قلت قیامت کی
شیعہ صحابہ پر طعن کرتے ہیں ۴۴۴	۴۳۹	علامت ہے
طاعون		سکھ
یہود پر بطور عذاب نازل ہوئی تھی ۱۵۰، ۱۴۶	۳۴۷، ۳۴۶	سکھ حکومت میں مسلمانوں پر مصائب
طاعون کے پھیلنے سے متعلق وحی ۱۸۹ تا ۱۸۷		سکھوں کو مجوزہ جلسہ اعظم مذاہب میں اپنے مذہب
طاعون کے زمانہ میں انگریزوں کا مال خرچ کرنا ۴۳۵ ح	۳۰	کی خوبیاں بیان کرنے کی دعوت
ع-ف-ق-ک-گ		سلوک
عید الاضحیہ	۳۷	سا لکوں کے سلوک کا انتہا
ابتدائے زمانہ اسلام سے قربانیوں کی کثرت ۳۱		شراب
ذبح ہونے والے جانوروں کا نام قربانی		شراب پینے والے امراء، حکام کی شراب نوشی
رکھنے کی وجہ ۳۳ تا ۳۱	۴۲۹ تا ۴۲۶	کا ذکر
عام لوگوں کے نزدیک عید کا مفہوم ۴۹ تا ۴۶		شریعت
حقیقی عید الاضحیہ ۳۴		شریعت فطریہ اور قانونیہ مساوی ہیں اور اسلام
عیسائیت	۳۱۶	شریعت فطریہ ہے
عیسائی اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں ۴۴۴		شیطان
انجیل کا مل شریعت نہیں ہے ۱۴ تا ۱۲، ۹، ۸		انسان اور شیطان کے درمیان دو شدید جنگیں
تشلیث کی بنیاد دمشق میں پڑی ۲۷ تا ۲۴	۳۰۸، ۳۰۷ ح	مقدر ہیں
انسان کو بے باپ پیدا کرنا عادت اللہ میں داخل ہے ۸۵ ح	۱۰	شیطان سانپ اور دجال عظیم ہے
عیسائیوں میں کفارہ کا عقیدہ پایا جاتا ہے ۴۴۵، ۴۴۴	۳۲۲	شیطان نے مسیح موعود کے زمانہ تک مہلت مانگی ہے
کفارہ کا عقیدہ بنانے کی وجہ ۶ تا ۴		شیطان کی حضرت آدم سے لڑائی اور آخری آدم کے
عیسائیت کا اعتقاد کہ کفارے سے شریعت کے بوجھ	۳۲۱، ۳۲۰	ہاتھ سے قتل کیا جائے گا
سے نجات مل گئی ہے ۹، ۸		مسیح موعود کے ہاتھوں سے شیطان کو ہزیمت
حیات مسیح کا عقیدہ بنانے کی وجہ ۵	۴۳۱ ح	اٹھانی پڑے گی
	۱۱، ۱۰	مسیح اور رحمانی لشکر شیطان پر غالب آئیں گے

عصمت خاص طور پر قرآن کی صفت ہے ۱۵۴ تا ۱۵۲

قرآن سے اپنی آوازیں بلند نہ کرو ۱۳۱

اس کے علاوہ کوئی کلام نہیں جو عیب و نقائص

سے خالی ہو ۴۶۵، ۴۶۶

دس اعضاء کا ذکر کر کے قرآن مجید کی خوبصورتی اور

اس کے حسن کا اظہار ۴۶۵، ۴۶۶ ح

قرآن مسلسل ہدایت بھیجے گا مضمون بیان کرتا ہے ۸، ۷

مسیح کی آمد کے حوالے سے اس زمانہ پر تورات انجیل

اور قرآن سب متفق ہیں ۲۴۳

والعصر کے حقیقی معنی ۳۲۷

قربانی

ہماری شریعت میں قربانیاں سابقہ اہم کی قربانیوں

پر سبقت لے گئی ہیں ۳۲

ذبح ہو نیوالے جانوروں کا نام قربانی رکھنے کی وجہ ۳۱ تا ۳۳

قربانی کا نام ضحایا، قربان، نسیکۃ

رکھنے کی وجہ ۳۳ تا ۳۵

نسک لفظ کی تفسیر ۴۳

ہر مسلم کو تقویٰ کی روح سے قربانی کو

ادا کرنا چاہیے ۳۷، ۳۸

قربانی کی حقیقت مخفیہ کا بیان ۴۳ تا ۴۵

اصل روح کی قربانی ہے ۶۸

نفس امارہ کا ذبح کرنا عبادت ہے ۳۵

نفس کی قربانی کیا ہے ۳۳ تا ۳۶

نفس کی قربانیاں ہی وہ سواریاں ہیں جو

خدا تک لے جاتی ہیں ۴۵

نصاری قوت کے ساتھ گرجاؤں سے نکلے ہیں ۱۶۲

ضالین سے نصاریٰ کا گروہ مراد ہے ۱۱۵، ۱۹۲ تا ۱۹۳، ۲۰۳

نصاریٰ کے عقیدہ نزول مسیح سے مشابہ شبہوں اور

وہابیوں کا عقیدہ ہے ۶

پادریوں کی مخالف اسلام مساعی کا ذکر ۳۲۸ ح، ۳۲۹

شریف عیسائی علماء کی ہتک نہیں کی گئی ۴۰۹

مسلمانوں سے عیسائی بننے والوں کی تعداد اسی ہزار

سے بھی زیادہ ہے ۳۲۸، ۳۲۹

مسیح موعود کا سراصلیب ہو گا کا مفہوم ۳۲۹ ح، ۳۵۰

سچے مسیح کی تکفیر سے فاتحہ کی پیشگوئی پوری ہوئی ۲۱۲ تا ۲۲۱

فلسفہ

فلسفی اور نبی میں فرق ۳۸۹، ۳۹۰

فلسفیوں کے کلام کو انبیاء کے کلام پر ترجیح دی گئی ہے ۳۹۱

فلسفہ یورپ ۳۸۷

فنا

فنا کا مقام ۳۸، ۳۹

فج اعموج

فج اعموج میں اکثریت گمراہ ہوگی ۴۱۵

قرآن شریف

قرآن بلند شان اور حکم اور مہمبن ہے ۱۰۳، ۱۱۶

تمام اختلافوں کا فیصلہ کرنے والا ہے ۱۰۹

قرآن کریم اختلاف سے منزہ ہے ۸ ح

اس کی پیروی پر ہیہز گاری کا طریق ہے ۹۷

قرآن کے مخالف روایات کو بہتوں سے تشہید دے

کر انہیں اپنے عقائد کی بنیاد رکھنے والوں کو تنبیہ ۱۳۰

قیامت دیکھیں ساعة

کسوف و خسوف

- رمضان میں کسوف و خسوف ہوا ۹۶تا۹۴،۶۳ گناہ
- گناہوں اور خطاؤں کا اصل باعث خدا سے غافل ہونا ہے ۴۴۰
- گناہوں کے اسباب مختلف ہونے کی وجہ سے گناہ بھی مختلف ہیں ۴۴۲تا۴۴۰
- بعض بدیاں بعض عقائد سے پیدا ہوتی ہیں ۴۲۲

م-ن-و

مرہم عیسیٰ

- مرہم عیسیٰ کی خوبیاں ح ۴۰۶

مسجد اقصیٰ

- آنحضرتؐ کا معراج میں مسجد اقصیٰ دیکھنے سے مراد ح ۲۶ تا ۲۶
- اس کے وصف میں بار کنا حوالہ میں لطیف اشارہ ۲۹۱ تا ۲۸۹

حضرت مسیح موعودؑ کے والد محترم نے قادیان میں

اونچی جگہ پر مسجد اقصیٰ کے نام سے مسجد بنوائی ۱۵

بیت اقصیٰ قادیان کے شرقی جانب منارہ بنانے

کی تجویز ۱۶

قادیان دمشق سے شرقی جانب ہے ح ۲۶، ۲۵ تا ۱۹

بیت اقصیٰ قادیان کی توسیع کی غرض ۲۸

مسجد حرام

- مسجد الحرام کی روحانیت حضرت آدم اور ابراہیم کے کمالات ہیں ح ۲۲

آنحضرتؐ کا معراج میں مسجد حرام دیکھنے سے مراد

ح ۲۶ تا ۲۲

مسجد حرام کس چیز کا اثر دیتی ہے ۲۹۱

مسلمان (نیز دیکھئے اسلام اور امت محمدیہ کے عنوانات)

مسلمان کون ہے ۳۶ تا ۳۴

کامل مسلم کون ہے؟ ۳۱۵

اپنے نفس کو خدا کے لیے ذبح کر دے ۳۶، ۳۵

یہ امت وسط ہے ۱۸۱

ایک مسلمان کو شریعت فطریہ اور شریعت قانونیہ دونوں

پر عمل کرنے کا حکم ہے ۳۱۶، ۳۱۵

سچے مسیح کی تکفیر سے فاتحہ کی پیشگوئی پوری ہوئی ۲۲۱ تا ۲۱۴

مسلمانوں کی عملی، اخلاقی اور روحانی بری

حالت کا ذکر ۳۱۸، ح ۲۸۲

عام مسلمانوں کی حالت کا ذکر ۴۱۱، ۴۱۰

اس زمانہ میں لوگ دو قسموں میں منقسم ہیں ۳۵۵ تا ۳۵۳

مسلمان بنی اسرائیل کے مشابہ ہو جائیں گے ۴۱۲، ۴

طاعون کا عذاب یہود کے مشابہ ہونے کی وجہ سے ہوا ۱۵۰

سورۃ فاتحہ میں تین فرقوں کے ذکر کی وجہ ۱۷۳ تا ۱۶۶

افتراق امت اسلامیہ اور ان کے عقائد میں

فساد کا ذکر ۴۱۶ تا ۴۱۴

مسلمان بادشاہوں کی خرابیوں کا ذکر ۴۲۹ تا ۴۱۶

ابن مریم کے حق میں مبالغہ کرتے ہیں ۱۳۰

معراج

معراج تین قسم پر ہے ح ۲۶

۳۷۹، ۳۷۸	ظلی نبوت	معراج مکانی اور زمانی اور ان ہر دو کی تفصیل
	نزول مسیح	۲۹۷ تا ۲۸۸، ح ۲۵، ح ۲۴، ح ۲۱
۴، ۳	مسیح موعود کے لیے نزول کا لفظ اختیار کرنے کی وجہ	ح ۲۳، ح ۲۲
۱۱، ۱۰	نزول مسیح کی وجہ	ح ۲۱
	آسمان سے اگر کسی نے نازل ہونا ہوتا تو آنحضرتؐ	معراج میں اشارہ کہ اسلامی ملک مکہ سے
۱۲۷	نازل ہوتے	ح ۲۶
۲۴۳ تا ۲۲۷	نزول عیسیٰ کی حقیقت	ح ۲۹۱
۲۸۶ تا ۲۸۴، ح ۵۱، ح ۵۰	مسیح کے نزول میں اشارہ	بیت المقدس تک پھیلے گا
ح ۳	نزول کا لفظ اختیار کرنے کی دو وجوہات	مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ کی حقیقت
	دمشق کے شرقی جانب منارہ کے پاس مسیح کے نزول	منارة المسیح
۲۸۵، ۲۸۴، ۲۸۳، ۱۸، ۱۷	سے مراد	اشتبہار چندہ منارة المسیح
	نفس امارہ	۱۵
۳۵	نفس امارہ کا ذبح کرنا عبادت ہے	۲۸
	نفس مطمئنہ	۱۷، ۱۶
	نفس مطمئنہ اور اس کے احیاء ابقاء اور ادناء کے حالات	المنارة البيضاء کے پاس نازل ہونے سے مراد
۳۹	کا ذکر	۱۷
	نیوگ	۱۸
۴۴۲	نیوگ دراصل عربی لفظ ہے	کیا ہے
	وفات مسیح	آنے والا مسیح صاحب المنارہ ہوگا
۳	حضرت مسیح موعودؑ کو وفات مسیح کا علم دیا گیا	مومن
۲۴۲، ۲۳۵، ۱۵۵، ۶	قرآن مسیح کو وفات دیتا ہے	اصل مومن کون ہے
۴۲ تا ۴۰	رفع کے معنی	مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا
	آنحضرتؐ کے بعد صحابہ تمام رسولوں کی وفات کے	مہدی
۲۳۵ تا ۲۲۸	موقوف پر جمع ہوئے	مبارک ہو مہدی معبود آپہنچا ہے
		۶۰
		۱
		ح ۲۴
		۶۰، ۵
		نبوت
		۳۸۹
		۳۸۱

۳۳۳	ان کا خروج ہو چکا ہے	ولایت	
۲۶۱	یہود	ولایت نبوت کی ظل ہے	۳۸۰، ۳۷۹
۱۴۵، ۱۴۲	نبی کے آسمان سے اترنے کا عقیدہ	ولی قدم رسول پر ہوتا ہے	۳۷۹، ۳۷۸
۱۴۳	یہود کا گمان کہ مثیل موسیٰ بنی اسرائیل سے ہوگا	اولیاء کی روحانی سیر کا انتہائی نقطہ	۳۸، ۳۷
ح ۲۸۲	حضرت عیسیٰ کے وقت تقویٰ کو چھوڑ چکے تھے	اولیاء کا کلام نبی کے کلام کا ظل ہوتا ہے	۳۸۱
	حضرت عیسیٰ یہودیوں کی تباہی کی گھڑی کے لیے	ہ-۵	
۱۲۱	ایک دلیل تھے	ہندو مذہب	
۱۵۰	یہود پر طاعون کا عذاب نازل ہوا	اولاد کے حصول کے لیے نیوگ کو جائز قرار دیا	ح ۴۴۲
۱۱۳	بدظنی نے ہی پہلی قوم یہود کو ہلاک کیا	یا جوج ماجوج	
	حضرت عیسیٰ کی بن باپ پیدائش یہود کے لیے تنبیہ	آگ استعمال کرنے والی قوم	۳۱۸، ۳۱۷
ح ۹۰، ح ۸۹، ۸۱، ۸۰	بطور سزا و عزوتوں کے بعد دو دلتیں مقرر کی گئیں	حتیٰ اذا فتحت یا جوج و ماجوج میں	
ح ۸۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۶		ان کے غالب آنے کا ذکر ہے	۲۷۹، ۲۷۸
۱۹۰	عیسیٰ کے کفر کی وجہ سے ان پر غضب اترا	مسح موعود کے زمانہ میں اعظم الفتن یا جوج ماجوج	
	مغضوب اور ضالین سے کون مراد ہیں	کا قتنہ ہے	۳۱۸، ۳۱۷
۲۰۳، ۱۹۴ تا ۱۹۲ ح ۱۹۳، ح ۱۹۲، ۱۷۷، ۴			



اسماء

الہدین مرزا	آ۔ آ
۳۴۳ از آباء واجداد حضرت مسیح موعود علیہ السلام	آدم
الیاس علیہ السلام	۲۵۲ پہلے خلیفہ تھے
۱۴۵ یہود مسیح سے پہلے ان کے نزول کا عقیدہ رکھتے تھے	۲۳۸، ۲۴۴ چھٹے دن میں آدم پیدا کیا گیا تھا
باہر	۸۶ آپ کا نوٹی باپ تھا اور نہ ماں
اس کے دور میں حضرت مسیح موعود کے آباء واجداد	آسمان اپنی تمام مصنوعات کے ساتھ آدم کی ہویٹ
۳۴۴ ہندوستان آئے	۲۶۳ کی حقیقت تھے
پولوس	آدم کی پیدائش لوگوں کو عدم سے وجود میں لانے کے
۲۶ تثلیث کے مذہب کی تخم ریزی کرنے والا	۳۰۷ لیے ہوئی
ج۔ ح۔ د۔ ع۔ غ	۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹ ایلیس نے آدم کو گمراہ کیا
جعفر بیگ مرزا	۳۱۱ آدم کا مثیل آخری زمانہ میں پیدا ہوا
۳۴۳ از آباء واجداد حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۳۱۷ آدم اور مسیح موعود میں مشابہت
جے۔ اے۔ لیفرائے	انسان اور شیطان کے درمیان دوشید جنگیں ہونی
لاہور کا ایک ہشپ	۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹ مقدر ہیں
حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ	۴۴ امراہیم علیہ السلام
۲۳۲ آپ نے آنحضرت ﷺ کا مرثیہ لکھا	حقیقی قربانی کی اور خدا کے حضور اجر پایا
داؤد علیہ السلام	ابوبکر رضی اللہ عنہ
۲۰۱ یہود پر خدا کا غضب داؤد کی زبانی نازل ہوا	تمام رسولوں کی وفات پر صحابہ کا اجماع آپ کے
عبدالباقی مرزا	۲۳۳ تا ۲۳۸ ذریعہ ہوا
۳۴۳ از آباء واجداد حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۳۲۹ مسیح موعود کی آپ سے مشابہت
عبدالہادی بیگ مرزا	احمد بریلوی سید
۳۴۴ از آباء واجداد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام	۶ وہابی آپ کے دوبارہ آنے کے منتظر ہیں
	ارم (قوم)
	۳۷۵ خدا نے ان کو ہلاک کیا

آپ کے متعلق افراط اختیار کرنے والے ضالمین ہیں ۲۰۳

مغضوب اور ضالمین سے کون مراد ہیں

۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۴ تا ۱۹۴

عیسائیوں کا حیات مسیح کا عقیدہ بنانے کی وجہ ۵، ۴

آپ نے الیاس کے نزول کے عقیدے کی تصحیح کی ۱۴۶

نزول عیسیٰ کی حقیقت ۲۲۷ تا ۲۴۲

عیسیٰ امت محمدیہ میں نہیں آسکتا ۲۴۱

سلسلہ اسماعیلیوں کی سلسلہ اسرائیل سے مشابہت ۹

قرآن میں بروزی طور پر امت محمدیہ کا اشارہ ۲۸۳ ح

مثیل مسیح عیسیٰ کے قدم پر آئے گا ۷۷

مسلمان بھی آپ کے حق میں مبالغہ کرتے ہیں ۱۳۰

حیات مسیح کے عقیدہ کی وجہ سے مسلمان نصرانی ہو گئے ۱۲۶

کتاب اللہ آپ کی وفات کی شہادت دیتی ہے ۱۱۳، ۳۱۰

آنحضرت ﷺ کی وفات سے آپ کی وفات ثابت

ہو گئی ہے ۲۲۸ تا ۲۳۵

رفع کے معنی ۲۴۰ تا ۲۴۲

اسراء کی رات آنحضرت ﷺ کی آپ سے

ملاقات ہوئی ۳۰۱

کسی اور کو آپ کی جگہ صلیب نہیں دی گئی ۲۲۱ تا ۲۲۷

غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام۔ حضرت مرزا

خاندانی حالات

دوسرے ناموں کے علاوہ خدا نے احمد نام رکھا ۳۴۳

اجداد کے ناموں کا ذکر ۳۴۳، ۳۴۴

آباء و اجداد کا سمرقند سے آکر ہندوستان میں

رہنے کا ذکر ۳۴۳، ۳۴۸

عطا محمد مرزا

دادا گرامی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ۳۴۳

علی رضی اللہ عنہ

آپ کے بارے میں شیعوں کے عقائد کا ذکر ۴۴۴

عمر رضی اللہ عنہ

آنحضرت ﷺ کی وفات کا فوری یقین نہ آیا ۲۲۹

عیسیٰ علیہ السلام

سلسلہ موسویہ کے خاتم الخلفاء تھے ۷۴، ۳۰۹

یسوع مسیح صاحب شریعت نہ تھا ۱۴

اسرائیلی شریعت کے خادم تھے ۸، ۳۲۷

آپ کی ذات میں چاروں صفات جمع ہو گئی تھیں ۸۵

آپ کی بن باپ پیدائش میں حکمت ۸۹ ح، ۹۰ ح

بے باپ پیدائش عادت اللہ میں داخل ہے ۸۵ ح

مسیح علیہ السلام کے صرف عورت سے پیدا ہونے میں

حکمتوں کا ذکر ۸۳ تا ۸۵، ۸۵ ح تا ۹۰ ح

آپ سلسلہ موسویہ سے انتقال نبوت کی دلیل تھے ۷۹، ۸۰

آپ کی پیدائش میں یہود کے لیے پوشیدہ پیغام ۸۰، ۸۱

آپ کے دور میں یہودی تقویٰ کو چھوڑ چکے تھے ۲۸۲ ح

آپ کے انکار کی وجہ سے یہود پر غضب اترا ۱۹۰، ۲۰۱

یہود کی تباہی کی گھڑی کے لیے ایک دلیل تھے ۱۲۱

یہود کے لیے قیامت کی علامت ۷

سلسلہ خلفائے موسویٰ آپ پر ختم ہو گیا ۱۰۸

عیسائیوں کا آپ کے بارے میں عقیدہ ۳۴۸، ۴۴۴

۱۳۵ صلیب کے مفاسد دور کرنے کے لیے آئے

کسر صلیب کے لئے آئے جو جنگوں کے ذریعہ

۳۳۹ سے نہیں بلکہ آیات سماویہ سے ہوگی

۳۲۳ لوگوں کو روحانی حیات دینے کے لیے آئے

۵۹ آپ کا گھروں کو اموال سے بھرنے کی حقیقت

۳۲۳ قیام شریعت، احیاء دین، منکرین پر اتمام حجت کیلئے

۳۸۷ فلسفہ یورپ اور اندرونی فساد کو دور کرنے کے لیے

شکست سے فتح و شادمانی کی طرف لے

۴۰۶، ۴۰۵ آؤں گا (مسح موعودؑ)

علوم و آیات سماوی کے ذریعہ دین کو تقویت بخشنے

۴۴۷، ۴۴۶ کے لیے تشریف لائے

مقام

۳۰۹ خاتم الخلفاء، خاتم الاممۃ، امام منتظر، حکم

آسمانی نور، مجدد، مامور عبد منصور، مہدی معبود،

۹۸، ۵۳، ۵۱ مسح موعود

خاتم الخلفاء کو مسح کا لقب دیئے جانے کی

۳۲۴، ۳۲۳ تین وجوہات

۵۵ آپ کے مظہر مسح اور مظہر النبی ہونے سے مراد

خدا کی طرف سے پوری قوت، برکت کے ساتھ بھیجا

۷۰ گیا ہوں

۶۱ میں مسح محمدی اور مہدی احمدی ہوں

۱۷۸، ۱۷۷، ۱۶۸ منعم علیہم کے گروہ کا کامل فرد ہوں

آنحضرت ﷺ اور مجھ میں استاد اور شاگرد

۲۵۸ کی نسبت

۳۱۱ آیت اخوین منہم سے کیا ظاہر ہوتا ہے

آپ کا زمانہ ظہور اور اس کی حالت

زمان البرکات نئی ایجادوں کی مختصر تفصیل ۲۱، ۲۲، ۲۵، ح

۱۸۷ تا ۱۸۳ زمانہ کو ایک زکی مفسر کی ضرورت ہے

۶۳ خدا کی جلالی اور جمالی صفات کا ظہور

۶۷، ۶۶ روحانی بارش کے نزول کا زمانہ

مسح موعود کا زمانہ ذوالحج کے مہینہ سے مناسبت تام

۶۹ تا ۶۷ رکھتا ہے

۱۲۲، ۱۲۱ یہ زمانہ آخری زمانہ ہے

۱۲۲، ۱۲۱ امام آخر الزمان کا ظہور

۲۴۷ تا ۲۴۵ ہمارا یوں درحقیقت جمعہ کا دن ہے

۳۷۸ تا ۳۷۶ اسلام کی حالت زار کا ذکر

۳۱۹ مشائخ اور علماء زمانہ کے فساد کا ذکر

۲۵۱ دین صرف نام کا رہ گیا ہے

۳۶۸ تا ۳۵۳ زمانہ حال میں مسلمانوں کی صفات سیئہ کا ذکر

۴۱۴ تا ۴۱۱ مسلمان نے یہود سے مشابہت اختیار کر لی ہے

۴۵۴ تا ۴۴۸ اس زمانہ میں ہر پہلو سے فساد واقع ہو گیا ہے

۳۶۸ تا ۳۷۶ صوفیاء زمانہ کی حالت زار کا ذکر

۴۱۴ پادریوں کے مکائد، تدابیر اور ان کے اضلال کا ذکر

غرض بعثت

اس زمانہ میں فتنوں کا وجود مصلح کا متقاضی ہوا

۴۴۶، ۳۹۷ تا ۳۹۲

بیعت لینے کے متعلق حضرت مسح موعود کو وحی ہوئی

۹۹ بطور حکم عدل آئے

خدا کی عظمت ظاہر کرنے اور ابن مریم کے حق میں

مبالغہ کرنے والوں کو انذار کے لیے آئے ۱۳۰ تا ۱۲۸

۵۵،۵۴ خدا کی بعض صفات جلالیہ اور جمالیہ کا اظہار

ح ۵۶ خدا نے آپ کو صفت افناء اور احیاء دی ہے

۵۸،۵۷ قتل خنزیر جرہہ تاویہ سے ہے

نشانات مہدی مسیح کا ظہور

۶۶ تا ۶۳ سورج چاند کو رمضان میں گرہن لگنا

۱۳۶،۱۲۲،۱۲۱،۹۹،۹۸،۹۶ تا ۹۴

۶۴ آپ کی تائید میں ستارہ ذوالسنین طلوع ہوا

زمانہ کی ایک علامت کہ لوگ کثرت معاصی کے بعد

تقویٰ کی طرف مائل ہوں گے

۴۴۷ رمضان میں خسوف کسوف ہوا

زمین و آسمان اور زمان و مکان نے میرے صدق پر

گواہی دی

۱۶۰ تا ۱۵۸ **مسیح موعود کا ذکر قرآن میں**

سورہ فاتحہ میں مسیح موعود کی جماعت میں داخل ہونے

کی دعا سکھائی گئی تھی

۲۰۱ تا ۱۹۷ قرآن سے ثابت ہے خاتم الخلفاء اسی امت میں

سے ہوگا

۳۱۲،۳۱۰،۳۰۹ نفع فی الصور فجمعنا ہم جمعاً میں

ح ۲۸۳ مسیح موعود کا بعثت مراد ہے

تائید الہی

۲۸۴ مسیح کے زمانہ میں نصرت بغیر وسیلہ انسان نازل ہوگی

۱۸۰ اگر یہ امر خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو تباہ ہو جاتا

۵۸، ح ۵۶ مسیح موعود کو قوت قدسیہ کا ہتھیار دیا گیا ہے

۱۸۸ تا ۱۸۶ اگر میں جھوٹا ہوں تو جھوٹ کا وبال مجھ پر ہوگا

۳۱۳ سب مخالفانہ مکرومکاندے کار جائیں گے

۳۱۳ میرے اور میرے رب میں ایک بھید ہے

۳۲۳، ۵۳ میرے رب نے میرا نام احمد رکھا

۳۱۳ خدا کی طرف سے اسلام کے لئے ایک نشان

۳۲۲ جامع جلال و جمال

۳۳۷ آپ مظہر البروزین اور وارث النبیین ہیں

آپ قدم رسول پر ہیں جس سے مردے

زندہ ہوتے ہیں

۴۷۴، ۴۷۳ آدم سے مشابہت اور دونوں میں فرق

ح ۳۰۷ مسیح موعود قوام پیدا ہوئے تاکہ وجود سے عدم کی

طرف لے جائیں

۳۲۵، ۳۱۷ آیت اسراء میں لفظ مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ

سے مراد

۲۹۴ تا ۲۸۷ مسیح موعود چودھویں صدی میں ظاہر ہوا

۲۹۴ تا ۲۸۷ آنحضرت ﷺ کا آپ کو سلام پہنچانے

سے مراد

۳۰۲ تا ۲۹۸ آپ کی حضرت ابوبکرؓ سے مشابہت

۳۲۹ **صدقات مسیح موعود**

میں حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ خدا کی طرف سے

آیا ہوں

۹۰۳ خدا نے مسیح کیا اور مسیح کلام دیا

۶۰ سلسلہ موسویہ کی طرح سلسلہ محمدیہ ہوگا

۹۳ تا ۹۱، ۴

۱۲۴، ۱۰۴، ۹۶

۳۱۳ تشابہ سلسلتین صدقات کی دلیل ہے

۹ سلسلہ محمدیہ کا آغاز مثیل موسیٰ اور مثیل مسیح پر ختم

۱۳۳، ۱۳۲، ۱۲۳، ۹۸، ۵۳ تا ۵۱ ضرورت زمانہ

کل برکتہ من محمد ﷺ ح ۳۱۰

مفاسد عظیمہ کے دور میں آپ کی بعثت ۳۹۷ تا ۳۹۳

دروود بھیجو کہ حضور خدا اور مخلوق میں وسیلہ ہیں ۱۱۲

آپ کے بغیر ہمارا کوئی نبی نہیں ہے ۱۶۵

آپ آدم کے ظل ہیں ۳۱۱

آخری زمانہ کے آدم ۲۶۱، ۲۶۰، ۲۵۸

پانچویں ہزار میں بعثت اور چھٹے ہزار میں ۲۵۰، ۲۶۶

بروزی بعثت

چھٹے ہزار میں آپ کی روحانیت چودھویں رات کے

چاند کی طرح ہے ۲۷۰، ۲۷۱

آپ کا زمانہ شوکت اسلامی کا زمانہ ہے ح ح ۲۱

آپ کے زمانہ میں شق القمر ظاہر ہوا ۹۴

آپ میں تمام انبیاء کے کمالات موجود ہیں ح ۲۲ تا ح ۲۳

سلسلہ محمدیہ سلسلہ موسویہ سے مشابہ ہے ۱۳۲، ۹

یہودیوں کا گمان کہ مثیل موسیٰ بنی اسرائیل سے ہوگا ۱۴۳

مثیل موسیٰ کے طور پر آنحضرت ﷺ ظہور

فرما ہوئے ۲۱۱، ۹۱، ۷۵، ۶، ۴

آپ کا معراج مکانی اور زمانی ح ۲۱، ۲۸۸ تا ۲۹۶

آپ کا معراج کیا تھا ح ۲۲ تا ح ۲۶

آپ کے زمانی معراج کی انتہا ۲۹۳

آپ کے معراج کی تین قسمیں ح ۲۶

اسراء میں حضرت عیسیٰ سے ملاقات ہوئی ۳۰۱

مسح اور دجال کے ظہور کی پیشگوئی پوری ہوئی ۱۵۷

کسی کو آسمان سے نازل ہونا ہوتا تو آپ ہوتے ۱۲۶

آپ کا ظل ہونا آپ کے کمالات کی وجہ سے ہے ۳۷۹

میرے قتل کے منصوبے ناکام ہو گئے ہیں ۱۷۵

اللہ تعالیٰ میری جماعت کو بڑھا رہا ہے ۱۸۸

میں ہلاک نہیں ہو سکتا جب تک میرا کام پورا نہ ہو ۳۱۳

مصلحین کی تمام شرائط اللہ نے مجھ میں جمع

کر دی ہیں ۲۰۱ تا ۳۹۷

مخالف علماء کو دعوت مباحثہ ۴۰۳

منکرین کی ایذا دہی اور گالیوں کا ذکر ۴۰۸ تا ۴۰۶

مسح کا لقب دیے جانے کی وجہ ۳۲۲

اس اعتراض کا جواب کہ حضرت مسح بے باپ پیدا

ہوئے تو پھر حضرت مسح موعود کی آپ سے کامل

مشابہت کیسے ہوئی ح ۸۵ تا ح ۹۰

غلام مرتضیٰ مرزا

والد گرامی حضرت اقدس مسح موعود علیہ السلام ۳۴۳

بیت اقصیٰ ابتدائی طور پر بنائی ۱۵

ف-گ-م-ہ-ی

فضل الدین بھیروی حکیم

خطبہ الہامیہ کو طبع کیا ۱

لجہ النور کتاب طبع کی ۳۳۵

فیض احمد مرزا

از آباء واجداد حضرت مسح موعود علیہ السلام ۳۴۳

گل محمد مرزا

پردادا حضرت اقدس مسح موعود علیہ السلام ۳۴۳

محمد مصطفیٰ ﷺ

آپ مظہر صفات الہیہ اتم اور اکمل طور پر تھے ح ۲۳

انبیاء کا خاتم ۴۲

آپ خدا اور مخلوق میں وسیلہ ہیں ۱۱۲

ح ۲۱	موسیٰ علیہ السلام	۲۹۸	مسیح موعود کو سلام پہنچانے میں اشارہ
۲۱۱، ۴	حضرت محمد ﷺ آپ کے مشیل تھے	۲۹۰	دین کو دشمنوں کے حملہ سے محفوظ رکھا
۶	آپ کے ذریعہ بنی اسرائیل پر اللہ کا احسان کرنا	۳۲۹، ۳۲۸	عیسائی آپ کے خلاف زبان درازی کرتے ہیں
۷	قرون اولیٰ کی ہلاکت کے بعد آپ کی بعثت		محمد اسلم مرزا
۳۹۳	مفاسد کے وقت موسیٰ کو بھیجا گیا	۳۲۳	از آباء واجداد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام
۷۴	خدا نے کتاب، حکم اور نبوت عطا کی		محمد بیگ مرزا
	آپ کی جماعت نے آپ کی منشاء کے خلاف جنگ	۳۲۳	از آباء واجداد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام
ح ۵۰	لڑی اور شکست کھائی		محمد دلاور مرزا
۲۱۱	ایک قوم سے وعدہ کیا دوسری قوم کے حق میں پورا کیا	۳۲۳	از آباء واجداد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام
۱۳۲، ۹۱، ۹	سلسلہ اسمعیل کی سلسلہ اسرائیل سے مشابہت		محمد سلطان مرزا
۳۷۸	عصا موسیٰ کی طرح حضرت مسیح موعود کو بھی عصا دیا گیا	۳۲۳	از آباء واجداد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام
	ہو علیہ السلام	۳۳۵	محمد صادق مفتی
۳۷۵	ان کی قوم کو خدا نے ہلاک کیا		محمد قائم مرزا
	مسیحی علیہ السلام	۳۲۳	از آباء واجداد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام
۱۴۶	آپ حضرت الیاس کی صورت میں آئے	ح ۷۹	عیسیٰ کی پیدائش میں بنی اسرائیل کیلئے پوشیدہ پیغام

مقامات

۳۳۵	کتاب لہجہ النور علماء عرب کے نام	بغداد	۳۳۵	کتاب لہجہ النور علماء بغداد کے نام
۳۴۰، ۳	فارس	پنجاب	۱۵، ۲۲	
۳۳۵، ۳۰، ۲۰، ۱	قادیان	چچین	۳۳۹	
۱۵	بیت اقصیٰ کو وسعت دی گئی مگر مزید دی جائے گی	حجاز		
۱۵۷، ۲۳، ۲۲، ۱۹	دمشق کے مشرق کی طرف ہے	ہندوستان اس کے مشرق کی طرف ہے	۱۵۷	
۲۲	گورداسپور	خراسان		
۲۲، ۱۳	لاہور	کتاب لہجہ النور علماء خراسان کے نام	۳۳۵	
ح ۲۰	مدینہ	دمشق		
۲۳۳	مدفن رسولؐ	تشیث اور تین خداؤں کی بنیاد پڑی	۲۷، ۲۶، ۲۳	
۴۱۳	دین کی عظمت صرف مکہ و مدینہ تک محدود ہو جائے گی	سیح کے بارے میں عقیدہ کہ دمشق کے مشرق کی		
	مسجد حرام	طرف اترے گا	۱۵۶، ۱۹	
	اس کے وصف بار کنا حوالہ میں لطیف اشارہ ۲۹۱۲، ۲۸۹	روم	۳۳۷	
	مصر	حضرت مسیح موعودؑ کے آباء و اجداد سمرقند سے تھے	۳۴۴	
ح ۵۰	مکہ	شام	۳۳۷، ۳۴۰، ۳۴۱	
ح ۲۰	حضور ﷺ کی پیدائش ہوئی	کتاب لہجہ النور علماء شام کے نام	۳۳۵	
۸۱	حضور ﷺ کی بعثت ہوئی	عراق		
	۷۵	کتاب لہجہ النور علماء عراق کے نام	۳۳۵	
۴۱۳	دین کی عظمت صرف مکہ و مدینہ تک محدود ہوئیگی	عرب		
۱۵	ہندوستان		۳۳۷، ۳، ۳۳۵، ۳۴۰، ۳۴۱	
۱۵۷	ملک حجاز سے مشرق کی سمت میں ہے			

کتابیات

تورات	انجیل
۱۴	حرام، حلال، وراثت، نکاح وغیرہ کے احکامات
۲۴۳	موجودہ زمانہ میں مسیح کی آمد پر تورات کا اتفاق
۲۲۴	تورات ہر ایک مصلوب کو ملعون قرار دیتی ہے
۳۰۱	۸۰۹ موجود نہیں ہیں
۱	۱۸ مسیح کے آنے کا زمانہ
زبور	۲۴۳ موجودہ زمانہ میں مسیح کے آنے پر انجیل متفق
لوگوں کے لیے ہدایت تھی	۱۴ یسوع صاحب شریعت نہ تھا (پادری)
۳۳۵	۳۲۸ بخاری صحیح
المؤطا للامام مالک	۱۷ حدیث یضع الحرب
	برائین احمدیہ (تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
	ح ۲۰

